ہر شعبہ زندگی سے وابستہ مصروف مسلمانوں کی ایمانی ضرورت

30 اسباق

جدید انداز میں تعلیمی مشقوں کے ساتھ

خَتمِ نُبوَّت کورس

- عقیدہ ختم نبوت اور قرآن، حدیث اور اجماع
- عقیدہ ختم نبوت پر قادیانی عقیدے کا جائزہ
- ظہور امام مہدیؑ اور حیات و وفات عیسیٰؑ
- مرزا غلام احمد قادیانی کا تعارف اور دعوے
- قادیانیت قانون اور آئین کی نظر میں
- علامہ اقبال کا نقطہ نظر قادیانیت کے متعلق
- عہد صدیقیؓ کی قربانیاں اور تحفظ ختم نبوت
- تحریک ختم نبوت 1953ء اور 1974ء کی روداد
- قادیانی اقلیت نہیں، دوسرے غیر مسلم اقلیت ہیں
- قادیانی کافر اور دوسرے کافروں میں کیا فرق ہے
- قادیانیوں کی پہچان، طریقہ واردات اور سرگرمیاں
- قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کیوں ضروری ہے
- گستاخ رسول کی سزا اور اعتراضات کے جوابات
- قادیانیوں کو دعوت اسلام اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

زیر نگرانی مولانا اللہ وسایا
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مرتب مُفتی مُصطفٰی عزیز
سیرۃ انٹرنیشنل اسلامک انسٹی ٹیوٹ پاکستان

30 اسباق

خَتمِ نُبُوَّت کورس

ہر شعبہ زندگی سے وابستہ مصروف مسلمانوں کی اجمالی ضرورت

- عقیدہ ختم نبوت اور قرآن، حدیث اور اجماع
- عقیدہ ختم نبوت پر قادیانی عقیدے کا جائزہ
- ظہور امام مہدیؓ اور حیات و وفات عیسیٰؑ
- مرزا غلام احمد قادیانی کا تعارف اور دعوے
- قادیانیت قانون اور آئین کی نظر میں
- علامہ اقبال کا نقطہ نظر قادیانیت کے متعلق
- عہد صدیقیؓ کی قربانیاں اور تحفظ ختم نبوت
- تحریک ختم نبوت 1953ء اور 1974ء کی روداد
- قادیانی اقلیت نہیں، دوسرے غیر مسلم اقلیت ہیں
- قادیانی کافر اور دوسرے کافروں میں کیا فرق ہے
- قادیانیوں کی پہچان، طریقہ واردات اور سرگرمیاں
- قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کیوں ضروری ہے
- گستاخ رسول کی سزا اور اعتراضات کے جوابات
- قادیانیوں کو دعوت اسلام اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

زیر نگرانی مولانا اللہ وسایا
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مرتب مُفتی مصطفیٰ عزیز
سیرۃ انٹرنیشنل اسلامک انسٹی ٹیوٹ پاکستان

سیرۃ انٹرنیشنل اسلامک انسٹیٹیوٹ (اکیڈمی) فیصل آباد

اس کتاب کی رقم تبلیغ وترویج کے لئے وقف ہے

کتاب .... ختم نبوت کورس |30 اسباق|

مرتب .... مفتی مصطفیٰ عزیز

زیر نگرانی .... مولانا اللہ وسایا
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

سرورق .... مفتی محمد وسیم عفی عنہ

لے آوٹ .... مکتبۃ الفقیر

تاریخ اشاعت .... صفر المظفر ۱۴۴۲، اکتوبر 2020

ناشر .... مکتبۃ الفقیر
معہد الفقیر پرنٹنگ پریس، پرانا بائی پاس بالمقابل حافظ رائس مل، جھنگ
Phone: +92-41-3426390, 0300-9652292,03228669680

کتاب اور اسلامک شارٹ کورسز PDF اور VIDEOS میں حاصل کرنے کے لئے اپنا نام اور شہر کا نام لکھ کر بھیجیں۔

+92 300 716 5151

سیرۃ انٹرنیشنل اسلامک انسٹیٹیوٹ (اکیڈمی) فیصل اباد

923 111 772 111 | 923 348 999 899
www.SEERAHT.com | www.SEERAHT.org
SEERAHT
Mufti Mustafa Aziz

www.khatm-e-nubuwwat.com
061 4583486 061-4783486
Aalami Majlis Tahaffuz Khatm e Nubuwwat

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست مضامین

- تقریظ شیخ المشائخ، خواجہ خواجگان ابوالسعد خلیل احمد عفی عنہ (میانوالی) 17
- تقریظ شاہینِ ختم نبوت، فاتح قادیان مولانا اللہ وسایا مدظلہ العالی 19
- تقریظ ولی کامل، محبوب العلماء والطلباء حضرت مولانا مفتی حسن مدظلہ العالی 20
- تقریظ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا عبدالعزیز لاشاری مدظلہ العالی 21
- عرض مرتب 23

سبق | 1 |

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت 25

- عقیدہ ختم نبوت کیا ہے؟ 25
- قرآن مجید کا اسلوب 25
- عالم ارواح میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ 27
- عالم دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ 27

عالم برزخ یعنی عالم قبر میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ 28

"عالم آخرت میں بھی عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ" 29

حجۃ الوداع میں ختم نبوت کا تذکرہ 29

خلاصہ 29

مشق سبق نمبر 1 30

سبق | 2 |

آیت خاتم النبیین کی علمی تحقیقی تفسیر 33

آیت کا شان نزول 33

آیت خاتم النبیین کی تفسیر القرآن بالقرآن" 35

تفسیر خاتم النبیین بالحدیث 37

خاتم النبیین کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تفسیر 37

خاتم النبیین اور اصحاب لغت 38

خاتم النبیین پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات 39

خاتَم اور خاتِم کا معنی: 43

خاتم النبیین کا ترجمہ اور قادیانی جماعت 44

قادیانیوں کو چیلنج 46

مشقیں سبق نمبر 2 47

سبق | 3 |

عقیدہ ختم نبوت از روئے احادیث 50

اور عقیدہ ختم نبوت پر قادیانی عقیدے کا جائزہ 50

عقیدہ ختم نبوت اور قادیانی دھوکہ 53

مشق سبق نمبر 3 55

سبق | 4 |

عقیدہ ختم نبوت 58

- ازروئے اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم واجماع امت 58
- اجماع کی حقیقت 58
- عقیدہ ختم نبوت پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع 59
- عقیدہ ختم نبوت پر اجماع امت 61
- مشق سبق نمبر 4 64

سبق | 5 |

وحی الہام اور کشف کا شرعی معنی 67

- اوران میں قادیانی تحریفات 67
- وحی 67
- الہام 68
- کشف 68
- وحی اور الہام میں فرق 68
- انقطاعِ وحی نبوت 69
- ایک شبہ اور اس کا ازالہ 74
- مشق سبق نمبر 5 76

سبق | 6 |

عہد صدیقی رضی اللہ عنہ اور تحفظ ختم نبوت 79

- عجیب بات 80
- منکرین ختم نبوت کے ساتھ جہاد بالسیف کے بعد جہاد بالقلم 84
- گلی کا کتا بھی ہم سے بہتر ہے اگر ہم تحفظ ختم نبوت نہ کر سکیں 84

مشق سبق نمبر 6 — 86

سبق | 7 |

ظہور امام مہدی علیہ الرضوان — 89

(1) امام مہدی علیہ الرضوان کا مختصر تعارف — 89
(2) امام مہدی علیہ الرضوان کی شخصیت احادیث کی روشنی میں — 89
(3) امام مہدی علیہ الرضوان ظہور سے پہلے اور بعد کے حالات — 90
(4) خلافت مہدی علیہ الرضوان کی برکات — 93
(5) علامات مہدی علیہ الرضوان کا مرزا قادیانی سے تقابلی جائزہ — 93
مشق سبق نمبر 7 — 95

سبق | 8 |

لاہوری اور قادیانی مرزائیوں میں کیا فرق ہے — 98

لاہوری گروپ کافر کیوں؟ — 101
مشق سبق نمبر 8 — 104

سبق | 9 |

قادیانی کافر کیوں؟ — 107

(1) نبوت و رسالت کا دعویٰ — 108
(2) اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخیاں / اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا انکار: — 109
(3) قران کریم و احادیث نبویہ کی توہین — 110
احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین: — 111
(4) محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ — 112
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو بہ پہلو: — 113
(5) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فضیلت اور آپ کی توہین — 115

(6) انبیاء علیہم السلام پر فضلیت اور ان کی توہین — 116
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بن باپ اور حضرت مریم علیہا السلام کی پاک دامنی کا انکار: — 117
معجزات انبیاء علیہم السلام کا انکار: — 118
(7) صحابہ کرام واہل بیت رضی اللہ عنہم کی توہین — 119
(8) حرمین شریفین کی توہین — 120
(9) حرمت جہاد کا اعلان — 121
(10) جمیع امت مسلمہ کی تکفیر — 122
قادیانی دھوکہ: — 124
مشق سبق نمبر 9 — 126

سبق |10|

قادیانی کافر اور دوسرے کافروں میں کیا فرق ہے؟ — 129

ختم نبوت کی تعریف — 130
۱) مطلق کافر — 131
۲) منافق کافر — 131
۳) مرتد اور زندیق کافر — 131
مشق سبق نمبر 10 — 136

سبق |11|

مرزا غلام احمد قادیانی کا مختصر تعارف اور جھوٹے دعوے — 139

خاندانی پس منظر — 139
مرزا کے دعوے — 142
ان دعووں پر چند حوالہ جات — 142
مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے پر چند عقلی دلائل — 143
مرزا قادیانی کے شیطانی الہامات — 143

مشق سبق نمبر 11 147

سبق 12

مرزائیوں اور مسلمانوں کے درمیان کے مسائل (حصہ اول) 150

کذبات مرزا 154
جھوٹ کے متعلق مرزا صاحب کے اپنے فتوے 154
مشق سبق نمبر 12 158

سبق 13

مرزائیوں اور مسلمانوں کے درمیان کے مسائل ہیں (حصہ دوم) 161

قادیانی عذر اور ان کے جواب 164
مرزا صاحب کی گالیوں کے چند نمونے 165
مرزا کی تہذیب وشرافت 165
نوٹ: 166
فائدہ: 166
تنبیہ: 167
مشق سبق نمبر 13 169

سبق 14

نبوت کا مکمل ہونا یا جاری رہنا (حصہ اول) 172

قادیانیوں کے نزدیک نبوت کی اقسام 172
تبصرہ 173
☆ایک ضروری تنبیہ☆ 173
نوٹ 173
اجرائے نبوت پر مرزائیوں کے دلائل 174

مشق سبق نمبر 14 ... 181

سبق |15|

نبوت کا مکمل ہونا یا جاری رہنا (حصہ دوم) 184

طرز استدلال ... 184
مرزائی اعتراض ... 185
مرزائی اعتراض ... 187
نتیجہ ... 190
مرزا صاحب اور اطاعت انگریز ... 191
مرزائی اعتراض ... 191
امام رازی رحمہ اللہ کی تفسیر: ... 193
نبوت کے کسی نہ ہونے کے بارے میں مرزا کا اعتراف ... 194
فائدہ ... 195
احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرزائی دجل ... 195
لا نبی بعدی پر اعتراضات مع جوابات ... 195
اقوال بزرگان بر اجرائے نبوت و جوابات ... 197
ضروری نوٹ ... 197
شیخ ابن عربی رحمہ اللہ اور ختم نبوت اور مرزائیوں کی بولتی بند! ... 198
مشق سبق نمبر 15 ... 200

سبق |16|

مرزا کے جھوٹے دعوے اور وجوہات 203

دلیل اوّل ... 203
دلیل ثانی ... 208
مرزائی عذر ... 209

- دلیل ثالث 210
- ایک اہم قاعدہ 213
- خلاصہ بحث 214
- مشق سبق نمبر 16 215

سبق |17|

حیات ونزول مسیح علیہ السلام 218

- توجیہ 218
- ردتثلیث 219
- ردالوہیت 219
- ردابنیت 219
- ردصلیب وکفارہ 219
- رفع ونزول کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ 220
- مرزا کا اعتراف 221
- خلاصہ کلام 224
- اثبات رفع ونزول باقوال مرزا از روئے قرآن مجید 225
- مجدد کی تعریف 226
- اثبات رفع ونزول از روئے احادیث باقوال مرزا 227
- اثبات رفع ونزول مسیح از روئے اجماع امت 228
- مشق سبق نمبر 17 230

سبق |18|

قرآن عزیز کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر ہونا 233

- طرز استدلال 233
- نکتہ 234

بحث لفظ 'توفی' 236
توفی کا معنی از کتب سلف 237
ہمارا چیلنج 238
مرزائی عذر 239
☆فائدہ عظیمہ 250
مشق سبق نمبر 18 251

سبق |19|

حدیث کی روشنی میں عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا اور اترنا 254

☆☆ہمارا چیلنج ☆☆ 259
::::::::::علامات مسیح:::::::::: 259
والدہ کے حالات از روئے قرآن 260
معجزات 260
نزول 261
امام مہدی علیہ الرضوان کی امامت 261
نزول کے بعد قید حیات 262
مشق سبق نمبر 19 265

سبق |20|

عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر قادیانیوں کے دلائل کے جوابات قرآن کی روشنی میں 268

مرزائی استدلال 268
مرزائی اعتراض 270
دلیل از مرزا قادیانی بر نزول عیسیٰ علیہ السلام 273
☆طریق استدلال 274
عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر قادیانیوں کے دلائل کے جوابات حدیث کی روشنی میں 278

!!!مرزائیوں کی حالت زار!!! 280
مشق سبق نمبر 20 281

سبق |21|
قادیانیت قانون اور آئین کی نظر میں 284

مشق سبق نمبر 21 290

سبق |22|
قادیانیوں کی پہچان اور طریقہ واردات 293

مشق سبق نمبر 22 299

سبق |23|
قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کیوں ضروری ہے؟ 302

قرآن کریم 305
احادیث نبویہ 306
فقہ 310
مشق سبق نمبر 23 316

سبق |24|
تحریک ختم نبوت 1953ء اور 1974 اور ایمان افروز واقعات 319

مجاہدین ختم نبوت 322
1974ء کی تحریک ختم نبوت (جب قادیانی غیر مسلم قرار پائے) 326
مشق سبق نمبر 24 333

سبق |25|

گستاخ رسول کی سزا اور اعتراضات کے جوابات 336

- گستاخ رسول کی سزا کے قرانی آیات سے دلائل 337
- گستاخ رسول کی سزا احادیث نبویہ سے دلائل 339
- گستاخ رسول کا توبہ کرنا اور معافی طلب کرنا۔ 341
- مشق سبق نمبر 25 346

سبق |26|

قادیانی اقلیت کیوں؟ 349

- مشق سبق نمبر 26 357

سبق |27|

کھلا خط بنام مرزا مسرور احمد 360

- دوسرا کھلا خط بنام مرزا مسرور احمد 363
- دوسرا کھلا خط بنام مرزا مسرور احمد۔ حصہ سوئم 365
- کھلا خط بنام مرزا مسرور احمد۔ آخری حصہ 368
- مشق سبق 27 371

سبق |28|

پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری جھلک 374

- ولادت شریف اور حلیہ مبارکہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: 375
- دعوت وتبلیغ کا آغاز: 376
- صبر واستقامت: 377
- ہجرت مبارکہ: 378

غزوات وسرایا:	378
کچھ اہم واقعات:	380
اشیاء الرسول اوران کے اسماء:	380
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اوران کے نام: / آپ کے غلاموں کے نام یہ تھے:	382
باندیاں: / خدام النبی صلی اللہ علیہ وسلم:	382
شاہانِ ممالک کے لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفراء: / کاتبین وحی رسالت:	383
جن کو خصوصیت حاصل تھی: / ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن:	384
اولاد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم:	385
مشق سبق نمبر 28	386

سبق |29|

قادیانی جواب دیں۔۔۔! 389

کیا حضور علیہ السلام کی اتباع سے نجات مل سکتی ہے؟	389
کیا نزول مسیح ختم نبوت کے منافی ہے؟	389
'خاتم النبیین'' کے معنی ''نبیوں کی مہر'' کا ثبوت؟	389
اجراء نبوت پر کوئی آیت یا حدیث؟ / کیا جھوٹا مدعی نبوت زندہ نہیں رہ سکتا؟	390
کیا مرزا قادیانی کی شہ رگ نہیں کٹی؟	390
مرزا قادیانی ''مسیح موعود'' کیسے؟	391
اوران کو حلال وحرام کی کچھ تمیز نہیں کیا دجال قتل ہوگیا؟ اوراسلام کو ترقی مل گئی؟	391
کیا عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے؟	392
کیا سلف کے کلام میں ''لفظ نزول من السماء'' نہیں؟ / کیا مسیح، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرزا قادیانی ہے؟	392
کیا علامات مسیح علیہ السلام ومہدی علیہ السلام مرزا میں ہیں؟	393
کیا مرزا قادیانی قرآن کا معجزہ ہے؟	393
کیا قرآن میں مرزا قادیانی کا نام ابن مریم ہے؟	394
کیا مرزا قادیانی مریم تھا؟ تو اس کا شوہر کون؟	394

- کیا نبی کا فرشتہ جھوٹ بول سکتا ہے؟ 395
- کیا سورۂ لہب میں ابی لہب سے مراد مرزا قادیانی کی تکفیر کرنے والے ہیں؟ 395
- کیا ہے ہمت؟ کیا راست باز کا کام لعنت کرنا؟ 395
- اگر نبی سچا تو پیش گوئیاں کیوں ٹلیں؟ 396
- کیا اب بھی مرزا قادیانی کا انکار کفر ہے؟ 396
- کیا انگلش ناخواندہ ملازم؟ اور انگریزی الہامات ''آئی لو یو'' وغیرہ کیسے؟ 396
- کیا ماہ صفر چوتھا اسلامی مہینہ ہے؟ / مرزا قادیانی نماز کس وقت پڑھتا تھا؟ 397
- اللہ کا فرمان سچا یا مرزا قادیانی کی بکواس؟ / اللہ تعالیٰ یا مرزا قادیانی؟ کیا قابل نفرت عمل اللہ کو پسند؟ 397
- کیا تمام انبیاء علیہم السلام نے مرزا قادیانی کے بارے میں خبر دی؟ 398
- کیا مرزا قادیانی شراب پیتا تھا؟ / کیا مرزا قادیانی کے آنے سے جہاد منسوخ ہو گیا؟ 398
- کیا ریل گاڑی دجال کا گدھا ہے؟ / مرزا قادیانی کی ''سلطان القلمی'' یا جہالت؟ 399

سبق |30|

قادیانیوں کو دعوت اسلام 400

- دعوت غور و فکر 405
- مشق سبق نمبر 30 409

چالیس درود شریف 412

- حوالہ جات 420

تقریظ

شیخ المشائخ، خواجہ خواجگان

ابوالسعد خلیل احمد عفی عنہ

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

بَعدَ الحَمدِ والصَّلوٰاۃ و ارسال التّسلیمات والتّحیات

اللہ رب العزت نے جماعت انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات میں سے حضور نبی آخر الزمان ﷺ کو منتخب فرمایا اور خاتم المرسلین ہونے کا شرف بخشا۔ تاج نبوت کے ساتھ ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تاجدار ختم نبوت بھی بنا دیا، اب رہتی دنیا تک کسی قسم کی نبوت کا جاری ہونا ناممکن ہے کما قال اللہ تعالیٰ:

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾

اللہ جل مجدہ کی شان کریمی ہے کہ انہوں نے اپنی رحمت سے ہمیں نبی آخر الزمان حضور ﷺ کی امت کا فرد بنایا اور حضور خاتم النبیین ﷺ

کی ختم نبوت کا یقین اور عقیدہ دیا۔ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے جس کا ثبوت شریعۃ اسلامیہ کے دلائل اربعہ سے ہے، یہی وجہ ہے کہ امت کے اکابر اور مجاہدین ختم نبوت نے نہ صرف قلم وقرطاس سے اس عقیدہ کا تحفظ کیا بلکہ اپنے جان و مال کو اس عقیدہ کے تحفظ میں قربان کر کے رحمت حق سے دامن کو مالا مال کیا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب بھی حاصل کیا ،مبارک ہیں وہ افراد جو اس راہ کے مسافر ہوئے اور بلا شبہ ﴿يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي﴾ کا تمغہ پا گئے۔ اللهم اجعلنا منهم میرے عزیز مفتی مصطفی عزیز صاحب سلّمہ نے سیرت اکیڈمی فیصل آباد کی جانب سے جدید تعلیمی اسلوب میں 30 اسباق پر مشتمل انتہائی سہل اور معلوماتی کورس مرتب کیا ہے، جو کہ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سے لے کر قادیانیوں کے دجل وفریب سے خوب آگاہی فراہم کرتا ہے۔آخر میں قادیانیوں کو دین اسلام کی دعوت اور مسلم معاشرہ کو اس سلسلہ میں کیا کردار ادا کرنا چاہیے اس پر سیر حاصل مواد جمع کیا ہے۔اللہ رب العزت اس ختم نبوت کورس کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرمائے اور ہم سب کے لیئے وسیلہ نجات فرمائے۔آمین آخر میں فقیر تمام احباب خصوصا اساتذہ اور ائمہ مساجد سے ملتمس ہے کہ اس کورس سے بھر پور استفادہ فرمائیں اور اپنے اپنے حلقہ میں اس کورس کا انعقاد فرمائیں تا کہ نئی نسل کو قادیانی دجل سے محفوظ رکھا جائے اور تحفظ ختم نبوت کا فریضہ بحسن وخوبی سرانجام پا سکے، اللہ پاک توفیق بخشے، آمین بحرمۃ النبی الامی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

والسلام
فقیر ابوالسعد خلیل احمد عفی عنہ

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ کندیاں ضلع میانوالی
23 صفر المظفر 1442ھ بمطابق 11 اکتوبر 2020ء

تقریظ

شاہینِ ختم نبوت، فاتح قادیان

مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم العالیہ

مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علی سید الرسل وخاتم الانبیاء اما بعد

زیرِ نظر کتاب ''ختم نبوت کورس'' تیس اسباق پر مشتمل ہے۔ ہر کورس کے آخر پر تمرین، سوالات وغیرہ بھی ہیں۔ جسے حل کرنے کے لئے پورے سبق کو بہت ہی توجہ سے پڑھے اور سمجھے بغیر چارہ نہیں۔ یہ کورس عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے عقائد وعزائم پر واقفیت کے لئے بہت جامع ہے۔اس کورس میں علمی مباحث، معلومات کی فراوانی کے اعتبار سے کہا جاسکتا ہے کہ بیک وقت اصحاب علم اور عامۃ المسلمین دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ حضرت مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز لاشاری اس کے جامع وترتیب کنندہ ہیں۔انہوں نے بڑی کامیابی کے ساتھ اپنی مراد کی کشتی کو سلامتی کے ساحل پر جالگایا ہے۔ اس پر وہ بہت مبارکباد کے مستحق ہیں۔ حق تعالیٰ ان کی محنت کو اپنے ہاں شرف قبولیت سے سرفراز فرمائے۔ اور کتاب کو قبولیت عامہ وتامہ نصیب فرمائے۔ پڑھنے پڑھانے والوں کے لئے کہ کتاب مینارہ نور ثابت ہو۔

وما ذٰلك علی العزیز، آمین بحرمتك یا ارحم الرحمین

دعاگوو جو

فقیر اللہ وسایا دفتر ختم نبوت ملتان

۱۲اگست ۲۰۲۰ء

تقریظ

ولی کامل، محبوب العلماء والطلباء

حضرت مولانا مفتی حسن صاحب زید مجدھم

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالی جزائے خیر نصیب فرمائیں ہمارے نیک مخلص استاد حضرت مولانا مفتی مصطفی عزیز زید مجدھم کو جن سے اللہ تعالی دین مبین کے مختلف شعبوں میں کام لے رہے ہیں، اور مختلف موضوعات پر بڑی عمدہ کتابیں تالیف فرمائی ہیں، اب الحمد للہ بڑی محبت اور محنت سے ختم نبوت کورس کے نام سے ایک مبارک کتاب مرتب فرمائی ہے۔ اللہ تعالی ان تمام نیک کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنی رضا، خوشنودی اور طالبین کے لئے نفع کا ذریعہ بنائے آمین یارب العالمین

محتاج دعا

محمد حسن عفی عنہ

27 صفر المظفر 1442ھ بمطابق 13/8/2020

تقریظ

مجاہد ختم نبوت

حضرت مولانا عبدالعزیز لاشاری دامت برکاتہم العالیہ

رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

پاکستان ختم نبوت کا عقیدہ ان اجماعی عقائد میں سے ہے جو اسلام کے اصول اور ضروریات دین میں شمار کئے گئے ہیں، اور عہد نبوت سے لے کر اس وقت تک ہر مسلمان اس پر ایمان رکھتا آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ بلا کسی تاویل اور تخصیص کے خاتم النبیین ہیں۔قرآن مجید کی ایک سو آیات کریمہ، رحمت عالم ﷺ کی احادیث متواترہ (دو سو دس احادیث مبارکہ) سے یہ مسئلہ ثابت ہے، آنحضرت ﷺ کی امت کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر منعقد ہوا کہ مدعی نبوت کو قتل کیا جائے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ حیات میں اسلام کے تحفظ و دفاع کے لئے جتنی جنگیں لڑی گئیں ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کل تعداد 259 ہے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ و دفاع کے لئے اسلام کی تاریخ میں پہلی جنگ جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد خلافت میں مسیلمہ

کذاب کے خلاف یمامہ کے میدان میں لڑی گئی اس ایک جنگ میں شہید ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی تعداد بارہ سو ہے جن میں سے سات سو قرآن مجید کے حافظ اور عالم تھے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی کل کمائی اور گراں قدر اثاثہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، جن کی بڑی تعداد اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے جام شہادت نوش کر گئی۔ اسلام کی باقی تمام جنگوں میں کفار کی عورتوں، بچوں، باغات اور فصلوں وغیرہ کو نقصان نہیں پہنچایا گیا لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس جنگ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان مرتدین کی عورتوں، بچوں، باغات اور فصلوں کو بھی ختم کر دیا جائے، اس سے ختم نبوت کے عقیدہ کی عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے ہر میدان میں ہر قسم کی قربانی دینا ہماری سعادت اور رب کریم کا کرم ہے جب کہ اس کی توفیق کے بغیر کوئی کام تکمیل تک نہیں پہنچتا، میرے لئے خوشی اور مسرت کا ایسا موقع کہ الفاظ احساسات، جذبات کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

میرا اکابرین اور علماء عظام سے والہانہ محبت اور خدمت کا صلہ میرے مولا نے میری اولاد کی صورت میں دیا اور وہ بھی ایسا علمی اور تحقیقی ختم نبوت کورس کہ ہمارے پسینوں کو خوشبو ملی، تھکاوٹ کو سرور ملا اور زندگی کی جستجو کی منزل دریافت ہوئی۔ عزیزم مفتی مصطفی عزیز حفظہ اللہ نے اکابریں کے حکم پے لبیک کہا تو رب کریم نے برکات و اعزازات سے مالا مال کر دیا اور شکر گزار ہوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہم مشن اکابرین کا جنھوں نے ہمیں یہ تمغہ نجات دیا اور اس کورس کی سرپرستی فرمائی اور اس کو اپنے پلیٹ فارم سے طباعت کے زیور سے آراستہ کیا۔

جزاهم الله عنا خيرا جزيلا

اللہ کریم اس کورس کو امت مسلمہ کے ایمان اور عقیدے کی حفاظت کا ذریعہ بنائے اور قادیانیوں کو حق قبول کرنے کا سبب بنائے۔

عبدالعزیز لاشاری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

عرض مرتب

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری، اس کے ایمان کا تقاضہ، آخرت میں حصول جنت اور شفاعتِ رسول ﷺ کا ذریعہ ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے اگر یہ محفوظ ہے تو پورا دین محفوظ ہے، حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے نماز، روزہ، حج، زکوۃ، تبلیغ، اور جہاد جیسے فرائض کا تعلق حضور اکرم ﷺ کے اعمال سے ہے اور ختم نبوت کا تعلق حضور ﷺ کی ذاتِ مبارک سے ہے، ختم نبوت کی پاسبانی براہِ راست ذات اقدس ﷺ کی خدمت کے مترادف ہے۔ اللہ کریم کا عظیم کرم ہوا جو کہ اسی کی شان اعظم ہے کہ بندوں کو توفیق عطا کر کے سعادت کی نسبتوں سے نواز دیتے ہیں۔ سیرت کورس کے نام سے 30 اسباق پر مشتمل آپ ﷺ کی حیاۃ طیبہ پر کتاب ترتیب دینے کی سعادت نصیب ہوئی جو کہ تعلیمی مشقوں کے ساتھ ساتھ حوالہ جات سے مزین مجموعہ عوامی حلقہ جات میں مقبول ہونے کے ساتھ ساتھ علماء کرام کے ہاں بھی پسندیدہ زوایوں سے دیکھا گیا۔ سیرت کورس جب (لولاک) رسالے میں تبصرے کے لئے پیش کیا گیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کے اکابرین کی طرف سے سوچ سے بھی زیادہ حوصلہ افزائی ملی ۔(جزاهم الله خيرا) ساتھ میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت فیوضہم کی طرف سے پیغام ملا کہ اس طرح کا کورس ختم نبوت پر تیار کریں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مفتی سید خبیب شاہ صاحب دامت برکاتہ اور غازی عبدالرشید صاحب دامت برکاتہ چند کتابوں کے ساتھ ختم نبوت کورس کے حوالے سے مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہ کی ہدایات اور دعائیں لائے ۔اللہ کی شان ۔۔۔اللہ کا کرم ۔۔۔۔ بندہ کی اس موضوع سے نہ گہری وابستگی اور نہ ہی صفات علم وتقوی مگر اکابرین کی توجہ کی برکت سے آج پندرہ رمضان المبارک 1441 ھجری بمطابق مئی (2020 ختم نبوت کورس)30 اسباق پر مشتمل مکمل ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔الحمد ولك الشكر اللهم تقبل منا

اس کورس کی خصوصیات میں یہ ہے کہ عوامی ذہنی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے علمی اور فکری ذہن سازی کو ملحوظ رکھا گیا، یعنی اس کورس کو پڑھنے والا کسی بھی قادیانی کا علمی مقابلہ باآسانی کر پائے گا اور جب کہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ قادیانیت کو آسانی سے سمجھ پائے گا۔قادیانیت کی معصومیت ،طریقہ واردات ،واویلا اور پل پل میں مختلف شکلوں سے حملے کرنا خوب احسن انداز میں واضح بیان کیا گیا ساتھ میں ان کو سوچ وفکر کے ساتھ دعوت اسلام دی گئ ،رب کریم سے قوی امید ہے کہ یہ کورس پڑھنے والا قادیانیت کا شکار نہیں بنے گا بلکہ مبلغ ومجاہد ختم نبوت بن کر پوری دنیا میں دین متین کا داعی بنے گا۔ان شاء اللہ سیرۃ انٹرنیشنل اسلامک انسٹیٹیوٹ (اکیڈمی) کے تمام احباب اس سنہری سلسلہ کے معاون اور مددگار رہیں ۔خاص طور پر برادر مکرم محمد فارق علوی ،محمد زین شفیق ،محمد عاطف آفتاب اور مفتی محمد وسیم حفظہم اللہ ،محمد ھارون درانی ،محمد شکیل احمد ،اور دیگر تمام شعبہ جات کے احباب کرام کی محنت اور دعائیں شامل ہیں اللہ کریم میرے اساتذۃ کرام ،والدین ،آباؤاجداد ،مجاہدین ختم نبوت اور تمام امت مسلمہ کے لئے ذریعہ برکت اور ذریعہ نجات بنائے اور بندہ راقم کو رسول اللہ ﷺ کی محبت کی حلاوت نصیب فرمائے ۔آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

مصطفی عزیز

سیرۃ انٹرنیشنل اسلامک انسٹیٹیوٹ (اکیڈمی) فیصل اباد

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت

عقیدہ ختم نبوت کیا ہے؟

عقیدہ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے آنے سے پوری ہو چکی ہے۔ حضور ﷺ کے بعد نبوت اور رسالت ختم ہو چکی ہے۔ اب تا قیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

قرآن مجید کا اسلوب

قرآن مجید نے جہاں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، فرشتوں پر ایمان، قیامت پر ایمان کو جزو ایمان قرار دیا ہے۔ وہاں سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت و رسالت پر ایمان بھی ایمان کا جزو قرار دیا ہے۔ لیکن پورے قرآن میں ایک جگہ بھی یہ نہیں فرمایا کہ حضور ﷺ کے بعد بھی کسی نئے نبی کی وحی یا نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ نبوت و رسالت حضور ﷺ کے آنے کے بعد منقطع ہو چکی ہے۔ اب تا قیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ کیونکہ اگر کسی نئے نبی یا رسول نے آنا ہوتا تو قرآن جیسی جامع کتاب میں اس کا ذکر ضرور موجود ہوتا۔

اب ہم چند آیات آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں جن میں سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام اور ان پر ہونے والی وحی پر ایمان لانے کا ذکر ہے۔ لیکن حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی پر ہونے والی وحی پر یا نئے نبی کی نبوت پر ایمان لانے کا کوئی ذکر اشارۃً، کنایۃً بھی نہیں ہے۔

آیت 1

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ﴾ (البقرة: ۲)

(اور جو اس (وحی) پر بھی ایمان لاتے ہیں جو آپ پر اتاری گئی اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری گئی اور آخرت پر وہ مکمل یقین رکھتے ہیں۔)

آیت 2

﴿لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (النساء ۱۶۲)

(البتہ ان (بنی اسرائیل) میں سے جو لوگ علم میں پکے ہیں اور مومن ہیں وہ اس (کلام) پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو (اے پیغمبر) تم پر نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو تم سے پہلے نازل کیا گیا تھا اور قابل تعریف ہیں وہ لوگ جو نماز قائم کرنے والے ہیں، زکوۃ دینے والے ہیں اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم اجر عظیم عطا کریں گے۔)

آیت 3

﴿وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (الزمر: ۶۵)

(اور یہ حقیقت ہے کہ تم سے اور تم سے پہلے تمام پیغمبروں سے وحی کے ذریعے یہ بات کہہ دی گئی تھی کہ اگر تم نے شرک کا ارتکاب کیا تو تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے گا۔ اور تم یقینی طور پر سخت نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔)

آیت 4

﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ﴾ (المائدہ: ۵۹)

(تم (ان سے) کہو کہ: اے اہل کتاب! تمہیں اس کے سوا ہماری کون سی بات بری لگتی ہے کہ ہم اللہ پر اور جو کلام ہم پر اتارا گیا اس پر اور جو پہلے اتارا گیا تھا اس پر ایمان لے آئے ہیں، جبکہ تم میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں؟)

آیت 5

﴿كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③﴾ (الشوریٰ:۳)

(اے پیغمبر) اللہ جو عزیز و حکیم ہے، تم پر اور تم سے پہلے جو (پیغمبر) ہوئے ہیں، ان پر اسی طرح وحی نازل کرتا ہے۔)

ان تمام آیات میں بلکہ پورے قرآن میں حضور ﷺ اور حضور ﷺ سے پہلے نازل ہونے والی وحی کا ہی ذکر ہے۔ حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی پر نازل ہونے والی وحی کا ذکر نہیں۔ عقیدہ ختم نبوت اتنا ضروری اور اہم عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں، عالم دنیا میں، عالم برزخ میں، عالم آخرت میں، حجۃ الوداع کے موقع پر، درود شریف میں اور معراج کے موقع پر اس کا تذکرہ کروایا۔

عالم ارواح میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ

﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾﴾ (آل عمران: ۸۱)

(اور (ان کو وہ وقت یاد دلاؤ) جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ: اگر میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں، پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے، تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ اللہ نے (ان پیغمبروں سے) کہا تھا کہ: کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور میری طرف سے دی ہوئی یہ ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انہوں نے کہا تھا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے کہا: تو پھر (ایک دوسرے کے اقرار کے) گواہ بن جاؤ، اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہی میں شامل ہوں)

اس آیت کریمہ میں بھی حضور ﷺ کی آمد کا ذکر ہے کہ اگر وہ آخری نبی کسی دوسرے نبی کے زمانہ نبوت میں آ گئے تو اس نبی کو اپنی نبوت چھوڑ کر نبی آخر الزماں ﷺ کی پیروی کرنی پڑے گی۔ یعنی عالم ارواح میں بھی حضور ﷺ کی ختم نبوت کا تذکرہ ہو رہا ہے۔

عالم دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ

عالم دنیا میں سب سے پہلے سیدنا آدم علیہ السلام پیدا ہوئے لیکن حضور ﷺ نے فرمایا کہ

((انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ۔))

(مشکوۃ ص ۵۱۳، کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۹۶۰)

''میں اس وقت بھی (لوح محفوظ) میں آخری نبی لکھا ہوا تھا جب آدم علیہ السلام ابھی گارے میں تھے۔''

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جس نبی کو بھی بھیجا اس کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا ذکر یوں فرمایا۔

لم یبعث اللہ نبیا آدم ومن بعدہ الا اخذ اللہ علیہ العھد لئن بعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم وھو حی لیومنن بہ ولینصرنہ (ابن جریر ج ۳ ص ۲۳۲)

حق تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام میں سے جس کو بھی مبعوث فرمایا تو یہ عہد ان سے ضرور لیا کہ اگر ان کی زندگی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئیں تو وہ ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔

اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

بین کتفی آدم مکتوب محمد رسول اللہ خاتم النبیین (خصائص الکبری ج ا ص ۱۹)

آدم علیہ السلام کے دونوں کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی لکھا ہوا تھا۔

اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما نزل آدم بالھند واستوحش فنزل جبرائیل فنادی بالاذان اللہ اکبر مرتین۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ مرتین۔ اشھد ان محمد رسول اللہ مرتین۔ قال آدم من محمد۔ فقال ھو آخر ولدك من الانبیاء۔ (کنز العمال حدیث: ۳۲۱۳۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام جب ہند میں نازل ہوئے تو ان کو (بوجہ تنہائی) وحشت ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان پڑھی۔ اللہ اکبر 2 بار پڑھا۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ 2 بار پڑھا۔ اشھد ان محمد رسول اللہ 2 بار پڑھا۔ آدم علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی جماعت میں سے آپ کے آخری بیٹے ہیں۔

عالم برزخ یعنی عالم قبر میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ

قبر میں جب فرشتے مردے سے سوال کریں گے کہ تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرے نبی کون سے ہیں۔ تو مردہ جواب دے گا کہ

ربی اللّٰہ وحدہ لاشریك له الاسلام دینی محمد نبی وھو خاتم النبیین فیقولان له صدقت۔
(تفسیر درمنثور ج ۶ ص: ۱۶۵)

میرا رب وحدہ لاشریک ہے۔ میرا دین اسلام ہے۔ اور محمد ﷺ میرے نبی ہیں اور وہ آخری نبی ہیں۔ یہ سن کر فرشتے کہیں گے کہ تو نے سچ کہا۔

"عالم آخرت میں بھی عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ"

"عن ابی ھریرۃ فی حدیث الشفاعته فیقول لھم عیسیٰ علیہ السلام ۔۔۔اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا، فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ، أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ" (بخاری حدیث نمبر: ۴۷۱۲)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں ذکر کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کے روز شفاعت کے لئے عرض کریں گے تو وہ کہیں گے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے اللہ کے رسول محمد ﷺ آخری نبی۔"

لیجئے قیامت کے دن بھی حضور ﷺ کی ختم نبوت کا تذکرہ ہوگا۔

حجتہ الوداع میں ختم نبوت کا تذکرہ

عن ابی امامته قال قال رسول اللّٰہ ﷺ فی خطبته یوم حجته الوداع ایھاالناس انه لانبی بعدی ولا امته بعدکم (منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد ج ۲ ص ۳۹۱)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا اے لوگو! نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہوگی۔

خلاصہ

ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے آنے سے پوری ہوچکی ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ اتنا ضروری اور اہم عقیدہ ہے کہ عالم ارواح ہو یا عالم دنیا، عالم برزخ ہو یا عالم آخرت، ہر جگہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کے تذکرے کروائے ہیں۔

مشق سبق نمبر

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. عقیدہ ختم نبوت کیا ہے؟

----

2. عقیدہ ختم نبوت پر کوئی سی دو آیات کا ترجمہ لکھیں؟

----

3. عقیدہ ختم نبوت کب سے ہے؟

----

4. قبر میں کیا سوال و جواب ہوں گے؟

----

5. آپ ﷺ خطبہ حجۃ الوداع میں کیا ارشاد فرمایا تھا؟

سوال نمبر 2 کالم ملائیے

پہلا کالم	دوسرا کالم
نبوت ورسالت حضور ﷺ کے	نازل ہونے والی وحی کا ذکر نہیں
حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی پر	ہونے کے تذکرے کروائے ہیں
تو اس نبی کو اپنی نبوت چھوڑ کر نبی آخر الزماں ﷺ	محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی لکھا ہوا تھا
آدم علیہ السلام کے دونوں کندھوں کے درمیان	کے آنے کے بعد منقطع ہو چکی ہے
ہر جگہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے آخری نبی	کی پیروی کرنی پڑے گی

سوال نمبر 3 مندرجہ ذیل جملوں کے بارے میں بتائیے کہ وہ کس کا قول ہے:

1. اے لوگو! نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ تمہارے بعد کوئی امت۔
   - ☐ اللہ تعالیٰ ☐ حضرت آدم علیہ السلام ☐ حضور ﷺ
2. انبیاء کرام علیہم السلام کی جماعت میں سے آپ کے آخری بیٹے ہیں۔
   - ☐ حضور ﷺ ☐ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ☐ حضرت جبرائیل علیہ السلام
3. میں بھی تمہارے ساتھ گواہی میں شامل ہوں
   - ☐ حضرت موسیٰ علیہ السلام ☐ اللہ تعالیٰ ☐ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
4. یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم اجر عظیم عطا کریں گے۔
   - ☐ اللہ تعالیٰ ☐ حضرت جبرائیل علیہ السلام ☐ حضور ﷺ
5. اور آخرت پر وہ مکمل یقین رکھتے ہیں۔
   - ☐ مومنین ☐ اہل کتاب ☐ اللہ تعالیٰ

سوال نمبر 4 خالی جگہ پر کیجئے۔

1. لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے اللہ کے رسول محمد ﷺ..............."
2. تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی جماعت میں سے آپ کے............ بیٹے ہیں۔
3. میں اس وقت بھی (لوح محفوظ) میں آخری نبی لکھا ہوا تھا جب آدم علیہ السلام ابھی............ میں تھے۔"
4. اس آیت کریمہ میں بھی............ کی آمد کا ذکر ہے۔
5. اگر کسی نئے نبی یا رسول نے آنا ہوتا تو............ جیسی جامع کتاب میں اس کا ذکر ضرور موجود ہوتا۔

سوال نمبر 5 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. اس کی وجہ یہی ہے کہ نبوت و رسالت حضور ﷺ کے آنے کے بعد...... ہو چکی ہے

☐ منعدم ☐ منقطع ☐ منکشف ☐ منصرف

2. اور تم یقینی طور پر سخت...... اٹھانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے

☐ ناراضگی ☐ نقصان ☐ تاوان ☐ حرج

3. یعنی عالم...... میں بھی حضور ﷺ کی ختم نبوت کا تذکرہ ہو رہا ہے۔

☐ بالا ☐ ارواح ☐ جنت ☐ سماء

4. انبیاء کرام علیہم السلام کی جماعت میں سے آپ کے آخری...... ہیں

☐ انسان ☐ بیٹے ☐ مرد ☐ نشانی

5. اے......! نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہوگی

☐ ایمان والو ☐ لوگو ☐ یہودیو ☐ نصاریٰ

سبق نمبر: 2

آیت خاتم النبیین کی علمی تحقیقی تفسیر

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴾ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 40)

(محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں، اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے)

1 آیت کا شان نزول

عرب معاشرے میں یہ قبیح رسم موجود تھی کہ وہ لے پالک بیٹے کو حقیقی بیٹا سمجھتے تھے اور اس لے پالک کو تمام احوال و احکام میں بھی حقیقی بیٹا ہی سمجھتے تھے اور مرنے کے بعد وراثت، حلت و حرمت، رشتہ ناطہ وغیرہ تمام احکام میں بھی حقیقی بیٹا ہی تصور کرتے تھے۔

جس طرح نسبی بیٹے کے مرجانے یا طلاق دینے کے بعد باپ کے لئے حقیقی بیٹے کی بیوی سے نکاح حرام ہے اسی طرح وہ لے پالک بیٹے کی طلاق یافتہ یا بیوہ بیوی سے نکاح کو حرام سمجھتے تھے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کی قبیح رسم کا خاتمہ فرمایا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے غلام تھے۔ حضور ﷺ نے انہیں آزاد کر کے اپنا بیٹا

بنالیا۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی ان کو زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی بجائے زید بن محمد کہنا شروع کر دیا تھا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی اپنی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے ناچاقی ہوگئی اور انہوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمالیں۔ تاکہ اس قبیح رسم کا مکمل طور پر خاتمہ ہوجائے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمالیا تو مشرکین نے اعتراض شروع کر دیا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرلیا ہے۔ چنانچہ جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ اس ایک فقرے میں ان تمام اعتراضات کی جڑ کاٹ دی گئی ہے جو مخالفین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نکاح پر کررہے تھے۔

پہلا اعتراض

ان کا اوّلین اعتراض یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بہو سے نکاح کیا ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی شریعت میں بھی بیٹے کی منکوحہ باپ پر حرام ہے۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، یعنی جس شخص کی مطلقہ سے نکاح کیا گیا ہے وہ بیٹا تھا کب کہ اس کی مطلقہ سے نکاح حرام ہوتا؟ تم لوگ تو خود جانتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سرے سے کوئی بیٹا ہے ہی نہیں۔

دوسرا اعتراض

ان کا دوسرا اعتراض یہ تھا کہ اچھا، اگر منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں ہے تب بھی اس کی چھوڑی ہوئی عورت سے نکاح کرلینا زیادہ سے زیادہ بس جائز ہی ہوسکتا تھا، آخر اس کا کرنا کیا ضرور تھا۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا مگر وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، یعنی رسول ہونے کی حیثیت سے ان پر یہ فرض عائد ہوتا تھا کہ جس حلال چیز کو تمہاری رسموں نے خواہ مخواہ حرام کر رکھا ہے اس کے بارے میں تمام تعصّبات کا خاتمہ کردیں اور اس کی حلت کے معاملے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہ رہنے دیں۔

پھر مزید تاکید کے لیے فرمایا اور وہ خاتم النبیین ہیں، یعنی ان کے بعد کوئی رسول تو درکنار کوئی نبی تک آنے والا نہیں ہے کہ اگر قانون اور معاشرے کی کوئی اصلاح ان کے زمانے میں نافذ ہونے سے رہ جائے تو بعد کا آنے والا نبی یہ کسر پوری کردے، لہٰذا یہ اور بھی ضروری ہوگیا تھا کہ اس رسم جاہلیت کا خاتمہ وہ خود ہی کر کے جائیں۔

اس کے بعد مزید زور دیتے ہوئے فرمایا گیا کہ اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے یعنی اللہ کو معلوم ہے کہ اس وقت

محمد ﷺ کے ہاتھوں اس رسم جاہلیت کو ختم کرا دینا کیوں ضروری تھا اور ایسا نہ کرنے میں کیا قباحت تھی۔ وہ جانتا ہے کہ اب اس کی طرف سے کوئی نبی آنے والا نہیں ہے لہٰذا اگر اپنے آخری نبی کے ذریعہ سے اس نے اس رسم کا خاتمہ اب نہ کرایا تو پھر کوئی دوسری ہستی دنیا میں ایسی نہ ہوگی جس کے توڑنے سے یہ تمام دنیا کے مسلمانوں میں ہمیشہ کے لیے ٹوٹ جائے۔ بعد کے مصلحین اگر اسے توڑیں گے بھی تو ان میں سے کسی کا فعل بھی اپنے پیچھے ایسا دائمی اور عالمگیر اقتدار نہ رکھے گا کہ ہر ملک اور ہر زمانے میں لوگ اس کا اتباع کرنے لگیں، اور ان میں سے کسی کی شخصیت بھی اپنے اندر اس تقدس کی حامل نہ ہوگی کہ کسی فعل کا محض اس کی سنت ہونا ہی لوگوں کے دلوں سے کراہیت کے ہر تصور کا قلع قمع کر دے۔

آیت خاتم النبیین کی تفسیر القرآن بالقرآن"

قرآن پاک میں 7 جگہ پر ختم کے مادے سے الفاظ آئے ہیں۔

نمبر 1

﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ؗ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۟﴾

(البقرة:٧)

اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور ان کے لئے زبردست عذاب ہے۔

نمبر 2

﴿قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝﴾ (النساء:٤٦)

(اے پیغمبر! ان سے) کہو: ذرا مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ تمہاری سننے کی طاقت اور تمہاری آنکھیں تم سے چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے، تو اللہ کے سوا کونسا معبود ہے جو یہ چیزیں تمہیں لا کر دیدے؟ دیکھو ہم کیسے کیسے مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں، پھر بھی یہ لوگ منہ پھیر لیتے ہیں۔

نمبر 3

﴿اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى

بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ﴾ (الجاثیہ: ۲۳)

پھر کیا تم نے اسے بھی دیکھا جس نے اپنا خدا اپنی نفسانی خواہش کو بنا لیا ہے، اور علم کے باوجود اللہ نے اسے گمراہی میں ڈال دیا، اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی، اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا۔ اب اللہ کے بعد کون ہے جو اسے راستے پر لائے؟ کیا پھر بھی تم لوگ سبق نہیں لیتے؟

نمبر 4

﴿اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ﴾

(یٰس: ۶۵)

آج کے دن ہم ان کے منہ پر مہر لگادیں گے، اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے، اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ وہ کیا کمائی کیا کرتے تھے۔

نمبر 5

﴿اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَ یَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾ (الشوریٰ: ۲۴)

بھلا کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ اس شخص نے یہ کلام خود گھڑ کر جھوٹ موٹ اللہ کے ذمے لگا دیا ہے؟ حالانکہ اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر مہر لگا دے، اور اللہ تو باطل کو مٹاتا ہے، اور حق کو اپنے کلمات کے ذریعے ثابت کرتا ہے، یقیناً وہ سینوں میں چھپی ہوئی باتوں تک کو جانتا ہے۔

نمبر 6

﴿یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ﴾ (المطففین: ۲۵)

انہیں ایسی خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگی ہوگی۔

نمبر 7

﴿خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ﴾ (المطففین: ۲۶)

اس کی مہر بھی مشک ہی مشک ہوگی۔ اور یہی وہ چیز ہے جس پر للچانے والوں کو بڑھ چڑھ کر للچانا چاہیے۔

ان سات جگہ پر معنی میں قدر مشترک یہ ہے کہ اس کا معنی یہ کیا جاتا ہے کہ کسی چیز کو اس طرح بند کرنا کہ اندر والی

چیز باہر نہ جا سکے اور باہر والی اندر نہ جا سکے۔ مثلا ''ختم اللہ علی قلوبهم ''اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے۔ اب ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہو سکتا اور کفر ان کے دل سے باہر نہیں جا سکتا۔ اسی طرح ہماری زیر بحث آیت میں بھی ''خاتم النبیین'' کا مطلب یہ ہے کہ دائرہ نبوت میں جتنے نبی آنے تھے وہ آ چکے۔ اب دائرہ نبوت میں نیا نبی نہیں آ سکتا۔ اسی طرح دائرہ نبوت سے کوئی نبی باہر نہیں جا سکتا۔

تفسیر القرآن بالقرآن کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے تشریف لانے سے نبیوں کی تعداد پوری ہو چکی ہے۔ اب تا قیامت نیا نبی نہیں آ سکتا۔

تفسیر خاتم النبیین بالحدیث

"إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

(ترمذی شریف حدیث نمبر ۲۲۱۹)

''حضور ﷺ نے فرمایا میرے بعد میری امت میں 30 جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ لیکن میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

اس کے علاوہ ایک اور روایت میں فرمایا۔

عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ، فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ " (ترمذی شریف حدیث نمبر ۲۲۷۲)

حضور ﷺ نے فرمایا بیشک رسالت اور نبوت (مجھ پر) منقطع ہو چکی ہے۔ اب میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول ہے۔

ان روایات سے پتہ چلا کہ حضور ﷺ نے خود ہی خاتم النبیین کی تشریح فرما دی کہ میرے اوپر رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے اور میرے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا اور نہ کوئی نیا رسول آئے گا۔ یعنی نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے تشریف لانے سے مکمل ہو چکی ہے۔

خاتم النبیین کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تفسیر

تفسیر درمنثور میں امام ابن جریر نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے

فرمایا:

مثلی و مثل النبیین کمثل رجل بنی دارا فأتمها إلا لبنة واحدة، فجئت انا فأتممت تلك اللبنة

(درمنثور جلد 12 صفحہ 63 تفسیر در آیت نمبر ۴۰ سورۃ الأحزاب)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور انبیاء کی مثال ایسے ہے۔ جیسے ایک آدمی گھر بنائے اسے مکمل کردے۔مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔میں آیا تو اس اینٹ کو مکمل کردیا۔

تفسیر درمنثور میں امام ابن جریر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے جس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ،فكان من دخلها فنظر اليها قال : ما احسنها إلا موضع اللبنة فأنا موضع اللبنة، ختم بي الانبياء" درمنثور (عربی) جلد 12 صفحہ 63 تفسیر در آیت نمبر 40 سورۃ الأحزاب طبع مصر 2003ء)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور انبیاء کی مثال ایسے آدمی جیسی ہے۔جیسے ایک آدمی گھر بنائے اسے مکمل کردے۔اور اسے اچھا بنائے۔مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔جو بھی اس گھر میں داخل ہو اسے دیکھے تو کہے کہ کتنا اچھا ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ، میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔مجھ پر انبیاء کو ختم کیا گیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خاتم النبیین کی تفسیر سے بھی پتہ چلا کہ نبیوں کی تعداد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے مکمل ہو چکی ہے۔اب تا قیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

خاتم النبیین اور اصحاب لغت

آیئے اب لغت سے خاتم النبیین کا معنی متعین کرتے ہیں۔

امام راغب اصفہانی کی لغات القرآن کی کتاب مفردات القرآن کی تعریف امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ قادیانیوں کے نزدیک مجدد بھی ہیں۔لہٰذا یہ کتاب قادیانیوں کے نزدیک بھی معتبر ہے۔امام راغب لکھتے ہیں۔

وخاتم النبیین لانه ختم النبوة ای تممها بمجیئه (مفردات راغب صفحہ 142)

آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے نبوت کو ختم کر دیا۔ یعنی آپ ﷺ نے تشریف لا کر نبوت کو تمام فرمادیا۔

لسان العرب عربی لغت کی مشہور و معروف کتاب ہے۔ یہ کتاب عرب و عجم میں مستند سمجھی جاتی ہے۔ اس میں خاتم النبیین کے بارے میں یوں لکھا گیا ہے۔

خاتمهم و خاتمهم آخرهم عن اللحیانی و محمد ﷺ خاتم الانبیاء علیه وعلیهم الصلوة والسلام

''خاتم القوم زیر کے ساتھ اور خاتم القوم زبر کے ساتھ، اس کے معنی آخر القوم ہیں۔ اور انہیں معانی پر لحیانی سے نقل کیا جاتا ہے۔ محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں یعنی آخری نبی ہیں۔''

یہ تو صرف لغت کی 2 کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے جبکہ لغت کی تقریباً تمام کتابوں میں خاتم النبیین کا یہی مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ تو لغت سے بھی خاتم النبیین کا یہی مطلب ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے تشریف لانے سے نبیوں کی تعداد مکمل ہو گئی ہے اب تا قیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

خاتم النبیین پر قادیانی اعتراضات اور ان کے علمی تحقیقی جوابات

قادیانی اعتراض نمبر 1

کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ لفظ ''خاتم'' کی اضافت ''جمع'' کی طرف ہو اور وہاں اس کا معنی ''آخری'' آیا ہو، یہ چیلنج سو سال سے دیا جا رہا ہے لیکن کوئی اس کو توڑ نہیں سکا۔

قادیانی اعتراض کا جواب

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ خاتم الخلفاء یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر میں آنے والا ہے۔

(چشمہ معرفت، ص ۳۱۸ حاشیہ، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۳)

یہاں ''خاتم'' کی اضافت ''جمع'' کی طرف ہے اور مرزا صاحب نے اسکا ترجمہ کیا ہے ''آخری خلیفہ'' واضح رہے یہ کتاب مرزا صاحب کی زندگی کی آخری کتابوں میں سے ہے۔

قادیانی اعتراض نمبر 2

ہم نے مرزا جی کی تحریروں سے نہیں پوچھا، ہم نے لغت کی کتابوں اور عرب محاورات سے پوچھا ہے اس لئے ہمارے سامنے مرزا جی کی تحریریں نہ پیش کریں۔

قادیانی اعتراض کا جواب

آپ کی تسلی کے لئے لغت سے بھی ثابت کر دیتے ہیں، غور سے پڑھیے گا۔

1 تاج العروس میں ہے کہ:

والخاتم آخر القوم کالخاتم ومنه قوله تعالیٰ خاتم النبیین أی آخرهم (تاج العروس ج32 صفحہ 45)

خاتم کا مطلب ہوتا ہے قوم کا آخری آدمی (یعنی جب خاتم القوم بولا جائے) اور اسی سے اللہ کا یہ فرمان ہے کہ وخاتم النبیین جس کا مطلب ہے آخری نبی۔

2 لسان العرب میں ہے کہ

وختام القوم وخاتَمهم وخاتِمهم آخرهم (لسان العرب ج12 صفحہ 162)

جب ختام القوم یا خاتَم القوم یا خاتِم القوم بولا جائے تو اسکا معنی ہوتا ہے قوم کا آخری آدمی، پھر آگے لکھا ہے ولکن رسول الله وخاتم النبیین أی آخرهم خاتم النبیین کا مطلب ہے آخری نبی۔

3 کلیات ابی البقاء میں ہے کہ

وتسمیة نبینا خاتم الانبیاء لأن الخاتم آخر القوم۔ (کلیات ابی البقاء صفحہ 431)

ہمارے نبی کریم ﷺ کا نام خاتم الانبیاء رکھا گیا، کیونکہ خاتم کسی بھی قوم کے آخری فرد کو کہتے ہیں۔

قادیانی اعتراض نمبر 3

ہم نے پوچھا تھا کوئی ایسا حوالہ دکھاؤ جہاں خاتم کی اضافت جمع کی طرف ہو، تم نے خاتم القوم دکھایا، یہ قوم تو واحد ہے جمع نہیں، اسکی جمع تو اقوام آتی ہے؟

قادیانی اعتراض کا جواب

قوم واحد نہیں بلکہ اسم جمع ہے، قوم ایک آدمی کو نہیں کہتے بلکہ بہت سے افراد کے مجموعے کو قوم کہتے ہیں، اس لئے قران کریم اور جہاں بھی قوم کا لفظ آیا ہے وہاں اسکے بعد اسکے لئے جمع کی ضمیریں اور جمع کے صیغے ہی لائیں گئے ہیں، تاج العروس میں جہاں خاتم القوم لکھا ہے اسکے بعد لکھا ہے آخرھم یعنی انکا آخری۔ یہاں ھم کی ضمیر قوم کی طرف لوٹائی گئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قوم جمع ہے۔

آیئے اب قران کریم سے کچھ مثالیں دیکھتے ہیں۔

آیت 1

حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں آیا ہے کہ

﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾﴾ (سورۃ الاعراف 59)

ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا پس آپ نے ان سے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اسکے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

اس جگہ نوح علیہ السلام فرماتے ہیں یاقوم اے قوم اور آگے انھیں جمع کے صیغے سے خطاب کرتے ہیں، اعبدوا مالکم اور علیکم کے ساتھ، ثابت ہوا قوم جمع ہے۔

آیت 2

ایک جگہ ارشاد ہے

﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾ (سورۃ ابراھیم 4)

نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر وہی زبان بولنے والا جو اسکی قوم کی ہوتا کہ وہ ان کے لئے (اللہ کی بات) کھول کر بیان کر سکے۔

یہاں قوم کا ذکر کر کے لیبین لھم میں ھم کی ضمیر جمع لائی گئی جو اس بات کی دلیل ہے کہ قوم جمع ہے۔

آیت 3

ایک اور جگہ نوح علیہ السلام کا ذکر ہے۔

﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا﴾ (سورۃ العنکبوت 14)

پس ہم نے بھیجا نوح علیہ السلام کو انکی قوم کی طرف پس وہ رہے ان میں پچاس کم ہزار سال۔

یہاں بھی قوم کا ذکر کر کے فرمایا فیھم اور یہ ھم کی ضمیر جمع کی ہے جو قوم کی طرف لوٹائی گئی۔

قران کریم ایسی مثالوں سے بھرا پڑا ہے، قوم کا لفظ جہاں بھی آیا ہے اسکی طرف لوٹائی جانے والی ضمیر اور صیغے جمع ہی آئے ہیں اس لئے اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ اسم جمع ہے جو ایسے گروہ کے لئے بولا جاتا ہے جس کے بہت سے افراد ہوں، اور اقوام اسکی جمع الجمع ہے۔

قادیانی اعتراض نمبر 4

عرب محاورے میں جہاں بھی خاتم کی اضافت جمع کی طرف آئی ہے وہاں اسکا معنی آخری ہو ہی نہیں سکتا بہت سے لوگوں کو خاتم المحدثین، خاتم الفقهاء یا خاتم المفسرین کا خطاب دیا گیا ہے، کیا انکے بعد محدثین، فقہاء، مفسرین آنا بند ہو گئے تھے؟

قادیانی اعتراض کا جواب

اگر کسی انسان نے کسی انسان کے بارے میں یہ لفظ بولا ہے تو چونکہ انسان عالم الغیب نہیں ہے اس لئے یہی دلیل ہے کہ وہ صرف اپنے زمانے کے بارے میں بات کر رہا ہے ورنہ اسے معلوم ہی نہیں کہ بعد میں اس سے بڑا محدث، فقیہ، یا مفسر بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ نیز یہاں تو سب سے زیادہ افضل والا معنی بھی نہیں ہو سکتا اور نہ اسکا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ اب اس محدث یا فقیہ یا مفسر کی مہر سے ظلی بروزی مفسر یا محدث بنیں گے، اب مرزائی معترض ہی بتائے کہ جہاں کسی انسان نے کسی دوسرے انسان کے بارے میں خاتم المحدثین یا خاتم المفسرین لکھا ہے تو اس کے وہ کیا معنی کرتے ہیں؟ سب سے آخری مفسر، سب سے افضل مفسر، یا ایسا مفسر جس کی مہر سے محدث یا مفسر بنیں گے؟

آپ اپنے معنی بیان کرو تا کہ بات اس پر آگے چلے، ہمارے نزدیک تو صرف یہ تمام مبالغہ کے لئے ہے اور کچھ

نہیں، اور کوئی انسان یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ آج کے بعد کوئی مفسر یا کوئی محدث ایسا پیدا ہو ہی نہیں سکتا جو اسکے زمانے کے محدثین یا مفسرین سے بڑا ہو، لیکن اللہ عالم الغیوب ہے جب کسی کے بارے میں فرمائے خاتم النبیین تو وہاں خاتم کا معنی حقیقی لینے میں کوئی خرابی نہیں کیوں کا اللہ کو علم ہے اب قیامت تک کوئی نبی نہیں پیدا ہونے والا۔

قادیانی اعتراض نمبر 5

جب قادیانیوں کو کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے خاتم الاولاد کا مطلب آخری اولاد لیا ہے تو ان کی من گھرٹ دلیل یہ ہوتی ہے کہ وہ لفظ خاتم ہے خاتَم نہیں ہے۔

(یاد رہے کہ مرزا صاحب نے جہاں بھی خاتم لکھا وہاں اس کی کوئی وضاحت نہیں کی)

قادیانی اعتراض کا جواب

خاتَم اور خاتِم کا معنی:

پہلی بات تو یہ ہے کہ خاتَم اور خاتِم کا یہ من گھرٹ فرق جو مرزائی کرتے ہیں کیا لغت عرب میں اس کا وجود ہے؟ دو تین کتابوں کے حوالے پیش خدمت ہیں ورنہ پچاسوں کتابیں ہیں جو اس معنی کی تائید میں پیش کی جاسکتی ہیں۔

نمبر 1

صاحب لسانُ العرب علامہ ابن منظور جو ساتویں صدی کے بہترین عالم گزرے ہیں۔انہوں نے اپنی کتاب میں یہ تشریح کی ہے:

والخَتمُ، الخَاتِمُ، الخَاتَمُ، والخَیْتَامُ کُلُّها بعنی واحدٍ و معناها أخیرها

اور ان تمام کا معنی ایک ہی ہے اور وہ کیا کسی چیز کا اخیر۔ختم کرنے والا۔

کہتے ہیں " خِتامُ الودای، خاتَمِ الوادی، خاتِم الوادی، أخیر الوادی "

وادی کا اخری کنارہ۔ جہاں وادی ختم ہوجاتی ہے ان الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے

اور مزید لکھتے ہیں کہ

خِتَامُ القوم خاتِمُهُمْ و القوم وخَاتَمُهُم أخرهم (لسان العرب ج12 صفحہ164)

نمبر 2

ختام القوم خاتِم القوم خاتَم القوم سب کا ایک معنی اخر القوم۔۔۔

والخاتَم والخاتِم:من أسماء النبی ﷺ معناه: آخر الانبياء :وقال الله تعالی خاتَم النبين

(تہذیب اللغہ ج7 صفحہ 316، لسانُ العرب ج12 صفحہ 164)

(تا زیر سے) خاتِم اور (تا کے زبر سے) خاتَم دونوں کا معنی آخر الانبیاء ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا خاتَم النبین معلوم ہوا خاتَم ہو یا خاتِم دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔ کسی چیز کا کنارہ، کسی چیز کی انتہا، جہاں پر کوئی چیز ختم ہو جاتی ہے اس کو خاتَم بھی کہتے ہیں خاتِم بھی کہتے ہیں، ختام، اور ختم بھی کہتے ہیں یہ تمام کے تمام الفاظ ہم معنی اور مترادف ہیں۔

یہ معنی آج کے علماء نے نہیں لکھا کہ مرزا صاحب کے تعصب میں مولویوں نے کتابوں میں لکھ دیا ہو بلکہ یہ معنی ان علماء کرام نے لکھا جو مرزا صاحب کے آنے سے ہزاروں برس پہلے گزر چکے ہیں اور جن کی کتابیں لغت عرب میں سند کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جن کی زبان میں قرآن نازل ہوا ان علماء کرام کی تحقیق ہے کہ خاتَم ہو یا خاتِم معنی ایک ہی ہے آخر الشیٔ اور پھر اس کی مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ فرماتا خاتم النبین، آخر النبین سب نبیوں کے آخر میں آنے والا۔ اس تحقیق کے بعد یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ خاتَم کے معنی آخری ہی ہیں اس کے بعد یہ محض دھوکہ فریب اور دجل وتلبیس ہے اگر یہ کہا جائے کہ خاتَم کے معنی اور خاتِم کے معنی اور ہیں۔

ہمارے نزدیک علماء حق اور ائمہ لغت کی تحقیق کے مطابق لفظ خاتَم ہو یا خاتِم اللہ کے محبوب ﷺ کے بعد اب اور کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

خاتم النبیین کا ترجمہ اور قادیانی جماعت

معزز قارئین ہم نے آیت خاتم النبیین پر علمی، تحقیقی گفتگو سے ثابت کیا کہ خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کے تشریف لانے سے نبیوں کی تعداد مکمل ہو چکی ہے اب تا قیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

اب ہم قادیانی جماعت کے اس آیت کے ترجمے اور مفہوم کا جائزہ لیتے ہیں اور آپ کو بتاتے ہیں کہ قادیانیوں

کا ترجمہ کیوں غلط ہے۔

''مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ خاتم النبیین کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ کی کامل اتباع سے نبی بنیں گے۔''

(حقیقۃ الوحی، ص ۹۶، حاشیہ، خزائن ج 22 صفحہ 100)

قادیانیوں کے خاتم النبیین کے کئے گئے ترجمے کے غلط ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

وجہ نمبر 1

''مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ مجھے نبوت تو ماں کے پیٹ میں ہی ملی تھی۔'' (حقیقۃ الوحی، ص ۶۷، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰)

ایک طرف تو قادیانی کہتے ہیں کہ نبوت حضور ﷺ کی اتباع سے ملتی ہے جبکہ یہاں تو مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ مجھے نبوت ماں کے پیٹ میں ہی ملی تھی۔ اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی کی کون سی بات درست ہے۔

وجہ نمبر 2

مرزا قادیانی نے خود خاتم النبیین کا ایک جگہ ترجمہ لکھا ہے کہ

''ختم کرنے والا ہے سب نبیوں کا'' (ازالہ اوہام، ص ۶۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۱)

اگر یہ ترجمہ غلط ہے تو مرزا قادیانی نے یہ ترجمہ کیوں لکھا؟؟

وجہ نمبر 3

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ میرے پیدا ہونے کے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی اور لڑکا یا لڑکی نہیں ہوئی۔ گویا میں اپنے والدین کے لئے خاتم الاولاد تھا۔

اگر خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کی مہر سے نبی بنتے ہیں تو خاتم الاولاد کا بھی یہی مطلب ہونا چاہیے کہ مرزا قادیانی کی مہر سے مرزا قادیانی کے والدین کے گھر میں اولاد پیدا ہوگی۔ کیا قادیانی یہ معنی خاتم الاولاد کا کریں گے؟

یقیناً یہ ترجمہ نہیں کریں گے تو پتہ چلا کہ قادیانیوں کا کیا گیا ترجمہ سرے سے ہی باطل ہے۔

وجہ نمبر 4

ایک طرف قادیانی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی مہر سے ایک سے زائد نبی بنیں گے۔ جبکہ دوسری طرف مرزا قادیانی اور

قادیانی جماعت کا موقف ہے کہ صرف مرزا قادیانی کو ہی حضور ﷺ کی کامل اتباع سے نبوت ملی ہے۔
(ملخص، حقیقۃ الوحی، ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

مرزا قادیانی کے بعد خلافت ہے نبوت نہیں۔ تو اس طرح حضور ﷺ خاتم النبی ہوئے، خاتم النبیین نہ ہوئے۔ اس لئے خود یہ ترجمہ قادیانیوں کے لحاظ سے بھی باطل ہے۔

وجہ نمبر 5

اگر خاتم النبیین کا یہ مطلب لیا جائے کہ حضور ﷺ کی اتباع سے نبوت ملے گی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضور ﷺ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسی علیہ السلام تک انبیاء علیہم السلام کے خاتم نہیں بلکہ اپنے سے بعد آنے والے نبیوں کے خاتم ہیں اور یہ بات قرآن وحدیث کی منشاء کے خلاف ہے۔

وجہ نمبر 6

یہ معنی محاورات عرب کے بھی بالکل خلاف ہے کیونکہ پھر خاتم القوم اور خاتم المھاجرین کے بھی یہی معنی کرنے پڑیں گے کہ اس کی مہر سے قوم بنتی ہے اور اس کی مہر سے مہاجر بنتے ہیں۔ اور یہ ترجمہ خود قادیانیوں کے نزدیک بھی باطل ہے۔

قادیانیوں کو چیلنج

اگر کوئی قادیانی قرآن پاک کی کسی ایک آیت سے یا کسی ایک حدیث سے یا کسی صحابی یا تابعی کے قول سے خاتم النبیین کا یہ معنی دکھادے کہ حضور ﷺ کی مہر سے یعنی کامل اتباع سے نبی بنتے ہیں تو اس قادیانی کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔ لیکن

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

مشق سبق نمبر | 2 |

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. آیت ختم نبوت کس سورت میں ہے، نیز اس آیت کا ترجمہ بھی لکھیں؟

----

2. آیت ختم نبوت کی تفسیر کسی دوسری آیت سے پیش کریں؟

----

3. تفسیر خاتم النبیین حدیث سے پیش کریں؟

----

4. نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ختم نبوت کو عمارت کے ساتھ کس طرح تشبیہ دی ہے؟

----

5. لسان العرب میں خاتَم اور خاتِم کے کیا معنی بیان کئے گئے ہیں؟

سوال نمبر 2 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. حضور ﷺ کی .... سے یعنی کامل اتباع سے نبی بنتے ہیں۔
2. تو پتہ چلا کہ .... کا کیا گیا ترجمہ سرے سے ہی باطل ہے۔
3. نبیوں کی تعداد مکمل ہو چکی ہے اب تا قیامت کوئی .... نبی یا رسول نہیں آئے گا۔''
4. خاتم القوم، خاتَم القوم سب کا ایک معنی .... القوم۔
5. لھم میں ھم کی ضمیر .... لائی گئی جو اس بات کی دلیل ہے کہ قوم .... ہے۔

سوال نمبر 3 حدیث کو نمبر لگا کر ترتیب دیجئے؟

- اسے اچھا بنائے۔
- جیسے ایک آدمی گھر بنائے اسے مکمل کر دے۔
- جو بھی اس گھر میں داخل ہوا سے دیکھے۔
1. میری اور انبیاء کی مثال ایسے آدمی جیسی ہے۔
- مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔
- میں اس ایک اینٹ کی جگہ ہوں۔
- مجھ پر انبیاء کو ختم کیا گیا۔
- تو کہے کہ کتنا اچھا ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ۔

سوال نمبر 4 کالم ملایئے

پہلا کالم	دوسرا کالم
قوم واحد نہیں	نبیوں کی تعداد مکمل ہوگئی ہے
خاتم النبیین کا مطلب ہے	آخری نبی
حضور ﷺ کے تشریف لانے سے	مجدد بھی ہیں
اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ قادیانیوں کے نزدیک	30 جھوٹے پیدا ہوں گے
میرے بعد میری امت میں	بلکہ اسم جمع ہے

سوال نمبر 5 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. ہمارے نبی کریم ﷺ کا نام خاتم الانبیاء رکھا گیا، کیونکہ خاتم کسی بھی قوم کے......فرد کو کہتے ہیں۔

☐ اول ☐ آخری ☐ اعلیٰ ☐ ادنیٰ

2. اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ اسم...... ہے

☐ جمع ☐ مصدر ☐ مشتق ☐ ظرف

3. یہ تمام کے تمام الفاظ ہم معنی اور...... ہیں۔

☐ متضاد ☐ مترادف ☐ متقارب ☐ متفاوت

4. مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ مجھے نبوت تو ماں ...... میں ہی ملی تھی

☐ کی گود ☐ کے پیٹ ☐ کے سائے ☐ کے پاس

5. حضور ﷺ کی...... سے یعنی کامل اتباع سے نبی بنتے ہیں

☐ مہم ☐ مہر ☐ محنت ☐ ممانعت

عقیدہ ختم نبوت از روئے احادیث
اور عقیدہ ختم نبوت پر قادیانی عقیدے کا جائزہ

ویسے تو عقیدہ ختم نبوت تقریبا 210 سے زائد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے لیکن اس سبق میں ہم عقیدہ ختم نبوت پر 10 احادیث مبارکہ پیش کریں گے۔

حدیث 1

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

(مسلم شریف حدیث نمبر 5961)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین وجمیل محل بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومنے اور عش عش کرنے لگے۔ اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں وہی اینٹ ہوں اور نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔

حدیث 2

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ۔ (مسلم شریف حدیث نمبر 1167)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے چھ چیزوں پر انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی: ❶ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے۔ ❷ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ ❸ مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا۔ ❹ روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنا دیا گیا۔ ❺ مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا۔ ❻ مجھ پر تمام نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

حدیث 3

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي
(مسلم شریف حدیث نمبر 6217)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث 4

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ۔ (بخاری شریف حدیث نمبر 3455)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاء کرتے تھے جب کسی نبی کی وفات ہو جاتی تھا تو دوسرا نبی اس کی جگہ آ جاتا تھا۔لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔

حدیث 5

وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔
(ترمذی شریف حدیث نمبر 2219)

میرے آقا ﷺ نے فرمایا: میری امت میں 30 جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث 6

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ، فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ۔

(ترمذی شریف حدیث نمبر 2272)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رسالت و نبوت ختم ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی۔

حدیث 7

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ۔ (بخاری شریف حدیث نمبر 896)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم سب کے بعد آئے اور قیامت کے دن سب سے آگے ہونگے۔ صرف اتنا ہوا کہ ان کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔

حدیث 8

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔

(ترمذی شریف حدیث نمبر 3686)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔

حدیث 9

عن جبير بن مطعم قال سمعت النبي ﷺ يقول ان لى اسماء، وانا محمد، وانا احمد، وانا الماحى الذى يمحو الله بى الكفر، وانا الحاشر الذى يحشر الناس على قدمى، وانا العاقب الذى ليس بعده نبي

(مشکوۃ صفحہ 515)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی یعنی مٹانے والا ہوں کہ میرے ذریعے اللہ کفر کو مٹائیں گے اور میں حاشر یعنی جمع کرنے والا

ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں یعنی سب کے بعد آنے والا ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث 10

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ هٰكَذَا (بخاری شریف حدیث نمبر 6503)

رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔ (یعنی جس طرح شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی نہیں)

ان دس احادیث مبارکہ سے بھی یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے آنے سے پوری ہوگئی ہے اور حضور ﷺ کے بعد نبیوں کی تعداد میں کسی ایک نبی کا اضافہ بھی نہیں ہوگا۔

عقیدہ ختم نبوت اور قادیانی دھوکہ

عقیدہ ختم نبوت پر ہمار یعنی مسلمانوں کا اور قادیانیوں کا اصل اختلاف یہ ہے کہ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے آنے سے مکمل ہوئی۔ جبکہ قادیانی کہتے ہیں کہ نبیوں کی تعداد نعوذ باللہ مرزا قادیانی کے آنے سے مکمل ہوئی۔ ہم حضور ﷺ کو نبوت کی عمارت کی آخری اینٹ مانتے ہیں جبکہ قادیانی نعوذ باللہ مرزا قادیانی کو نبوت کی عمارت کی آخری اینٹ مانتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا جبکہ قادیانی کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ مرزا قادیانی کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا۔ ذیل میں چند حوالے پیش خدمت ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ قادیانی مرزا قادیانی کو نبوت کی عمارت کی آخری اینٹ اور آخری نبی سمجھتے ہیں۔

حوالہ نمبر 1

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ مسیح موعود کے کئی نام ہیں من جملہ ان میں سے ایک نام خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر میں آنے والا ہے۔ (چشمہ معرفت، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۳)

حوالہ نمبر 2

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بناء

کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔ (خطبہ الہامیہ، ص ۱۱۲، خزائن ج ۱۶ ص ۱۷۹)

حوالہ نمبر 3

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں۔ اس لئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی۔ اور اس نبوت کے مقابل پر تمام دنیا اب بے دست و پا ہے۔ کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔ ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانے کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا۔ اب بجز اس کھڑکی کے کوئی اور کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں رہی۔ (ایک غلطی کا ازالہ، ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۵)

حوالہ نمبر 4

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء، قطب، ابدال وغیرہ اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے صرف میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ (حقیقۃ الوحی، ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

حوالہ نمبر 5

''مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہیں کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی راہوں میں سب سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔'' (کشتی نوح ص ۵۶، خزائن ج ۱۹ ص ۶۱)

مشق سبق نمبر | 3 |

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ کا مفہوم بیان کریں؟

---

2. إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ، فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ کی تشریح بیان کریں؟

---

3. وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی، وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی اس حدیث سے عقیدہ ختم نبوت ثابت کریں؟

---

4. قادیانی ختم نبوت پر کس طرح دھوکہ دیتے ہیں۔

---

5. قادیانی کتب میں کوئی ایک عبارت سے واضح کریں کہ وہ مرزا قادیانی کو بھی نبی مانتے ہیں۔

سوال نمبر 2 کالم ملایئے

دوسرا کالم	پہلا کالم
کوئی نبی نہیں بن سکتا	اوراس نبوت کے مقابل پر
یعنی سب کے بعد آنے والا ہوں	ہم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد
تمام دنیا اب بے دست و پا ہے۔	میری امت میں 30 جھوٹے پیدا ہوں گے
ان میں سے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں	مجھے چھ چیزوں پر
انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی	میں عاقب ہوں

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگائیے۔

1. ...... کے ساتھ میری مدد کی گئی۔

☐ حکومت ☐ نصرت ☐ رعب ☐ حکمت

2. بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے...... کرتے تھے

☐ صلحاء ☐ انبیاء ☐ بادشاہ ☐ راہب

3. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو...... ہوتے۔

☐ حضرت علی رضی اللہ عنہ ☐ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ☐ حضرت حسین رضی اللہ عنہ ☐ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

4. ایک...... محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانے کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا

☐ بروز ☐ ظل ☐ اصل ☐ خلیفہ

5. میں خدا کی راہوں میں سب سے آخری...... ہوں۔

☐ اینٹ ☐ پتھر ☐ راہ ☐ نشان

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. روئے زمین کو میرے لئے..........اور پاک کرنے والی چیز بنادیا گیا۔
2. رسالت و نبوت..........ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی۔
3. میں ماحی یعنی مٹانے والا ہوں کہ میرے ذریعے اللہ کفر کو مٹائیں گے
4. مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ..........کو قبول نہیں کیا۔
5. ایک نام خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا..........جو سب سے آخر میں آنے والا ہے۔

سوال نمبر 5 حدیث کے الفاظ کا ترجمہ کریں

لفظ	ترجمہ	لفظ	ترجمہ	لفظ	ترجمہ
قَالَ		رَسُولُ		اللّٰهِ	
صَلَّى اللّٰهُ		عَلَيْهِ		وَسَلَّمَ	
لِعَلِيٍّ		أَنْتَ		مِنِّي	
بِمَنْزِلَةِ		هَارُونَ		مِنْ	
مُوسٰى		إِلَّا		أَنَّهُ	
لَا		نَبِيَّ		بَعْدِي	

عقیدہ ختم نبوت از روئے اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم و اجماع امت

عقیدہ ختم نبوت جس طرح قرآن پاک اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے اسی طرح عقیدہ ختم نبوت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور امت محمدیہ کے اجماع سے بھی ثابت ہے۔ جس طرح کسی بھی مسئلے پر قرآن اور حدیث بطور دلیل ہیں۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع یا امت کا اجماع بھی کسی مسئلے پر دلیل ہیں۔

آیئے پہلے اجماع کی حقیقت اور اہمیت دیکھتے ہیں اور پھر عقیدہ ختم نبوت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع اور امت کا اجماع دیکھتے ہیں۔

اجماع کی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بے شمار انعامات دیئے ہیں ان میں سے ایک انعام اجماع امت بھی ہے۔ اجماع کی حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی مسئلے کے حکم پر امت کے علماء مجتہدین اتفاق کر لیں تو اس مسئلے پر عمل کرنا بھی اسی طرح واجب ہو جاتا ہے۔ جس طرح قرآن اور احادیث پر عمل کرنا واجب ہے۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی نے نہیں آنا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسی ہستی امت میں موجود نہیں تھی جس کے حکم کو غلطی سے پاک اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھا جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علماء مجتہدین کے اجتہاد کو یہ درجہ دیا کہ ساری امت کے علماء مجتہدین کسی چیز کے اچھے یا برے ہونے پر متفق ہو جائیں وہ اس بات کی

علامت ہے کہ وہ چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی ایسی ہی ہے جیسے اس امت کے علماء مجتہدین نے سمجھا ہے۔

اسی بات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

عن أَنَس بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِنَّ أُمَّتِي لَنْ تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ (ابن ماجہ حدیث نمبر 3950)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہ ہوگی، لہٰذا جب تم اختلاف دیکھو تو سواد اعظم (یعنی بڑی جماعت) کو لازم پکڑو۔

اصول کی کتابوں میں اجماع امت کے حجت شرعیہ ہونے اور اس کے لوازمات اور شرائط کے بارے میں مفصل بحثیں موجود ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ احکام شرعیہ کی حجتوں میں قرآن اور حدیث کے بعد تیسرے نمبر پر اجماع کو رکھا گیا ہے۔ اور جس مسئلے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوجائے تو وہ اسی طرح قطعی اور یقینی ہے جس طرح کسی مسئلے پر قرآن کی آیات قطعی اور یقینی ہیں۔

چنانچہ علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

واجماعهم حجة قاطعة يجب اتباعها بل هى اوكد الحجج وهى مقدمته على غيرها وليس هذا موضع تقرير ذلك فان هذا الاصل مقرر فى موضعه وليس فيه بين الفقهاء ولا بين سائر المسلمين الذين هم المومنون خلاف (اقامتہ الدلیل ج3 صفحہ 130)

''اجماع صحابہ حجت قطعیہ ہے بلکہ اس کا اتباع فرض ہے۔ بلکہ وہ تمام شرعی حجتوں میں سب سے زیادہ موکد اور سب سے زیادہ مقدم ہے۔ یہ موقع اس بحث کا نہیں۔ کیونکہ ایسے مواقع (یعنی اصول کی کتابوں میں) یہ بات اہل علم کے اتفاق سے ثابت ہوچکی ہے۔ اور اس میں تمام فقہاء اور تمام مسلمانوں میں جو واقعی مسلمان ہیں کسی کا اختلاف نہیں۔''

عقیدہ ختم نبوت پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع

اسلامی تاریخ میں یہ بات حد تواتر کو پہنچ چکی ہے کہ مسیلمہ کذاب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نبوت کا دعوی کیا اور ایک بڑی جماعت نے اس کے دعوی نبوت کو تسلیم بھی کرلیا۔

ایک دفعہ مسیلمہ کذاب کا ایلچی حضور ﷺ کے پاس آیا تو حضور ﷺ نے اس سے مسیلمہ کذاب کے دعوی کے بارے میں پوچھا تو ایلچی نے کہا کہ میں مسیلمہ کذاب کو اسکے تمام دعووں میں سچا سمجھتا ہوں۔ تو جواب میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو ایلچی نہ ہوتا تو میں تمہیں قتل کروا دیتا۔ کچھ عرصے بعد ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اس مسیلمہ کذاب کے ایلچی کو ایک مسجد میں دیکھا تو اس کو قتل کروا دیا۔

حدیث کے الفاظ اور ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُمَا حِينَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلِمَةَ: مَا تَقُولَانِ أَنْتُمَا ؟ قَالَا: نَقُولُ كَمَا قَالَ، قَالَ: أَمَا وَ اللهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا۔

(ابو داؤد شریف حدیث نمبر 2761)

حضرت ابونعیم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جس وقت آپ نے مسیلمہ کا خط پڑھا اس کے دونوں ایلچیوں سے کہتے سنا: تم دونوں مسیلمہ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ ان دونوں نے کہا: ہم وہی کہتے ہیں جو مسیلمہ نے کہا ہے، (یعنی اس کی تصدیق کرتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ نہ ہوتا کہ سفیر قتل نہ کئے جائیں تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا۔"

مسیلمہ کذاب کے ایلچی کو عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے قتل کروایا۔ یہ واقعہ درج ذیل روایت میں ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللهِ، فَقَالَ: مَا بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ حِنَةٌ، وَإِنِّي مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ لِبَنِي حَنِيفَةَ فَإِذَا هُمْ يُؤْمِنُونَ بِمُسَيْلِمَةَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ فَجِيءَ بِهِمْ فَاسْتَتَابَهُمْ غَيْرَ ابْنِ النَّوَّاحَةِ، قَالَ لَهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْلَا أَنَّكَ رَسُولٌ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ فَأَنْتَ الْيَوْمَ لَسْتَ بِرَسُولٍ، فَأَمَرَ قَرَظَةَ بْنَ كَعْبٍ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فِي السُّوقِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَتِيلًا بِالسُّوقِ

(ابو داؤد شریف حدیث نمبر 2762)

"انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا میرے اور کسی عرب کے بیچ کوئی عداوت و دشمنی نہیں ہے، میں قبیلہ بنو حنیفہ کی ایک مسجد سے گزرا تو لوگوں کو دیکھا کہ وہ مسیلمہ پر ایمان لے آئے ہیں، یہ سن کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو بلا بھیجا، وہ ان کے پاس لائے گئے تو انہوں نے ابن نواحہ کے علاوہ سب سے توبہ کرنے کو کہا، اور

ابن نواحہ سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: اگر تو ایلچی نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا آج تو ایلچی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے قرظہ بن کعب کو حکم دیا تو انہوں نے بازار میں اس کی گردن ماردی، اس کے بعد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: جو شخص ابن نواحہ کو دیکھنا چاہے وہ بازار میں جاکر دیکھ لے وہ مرا پڑا ہے۔''

جب حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو اس کے بعد بہت سے فتنوں نے سر اٹھایا جن میں منکرین زکوٰۃ کا فتنہ بھی تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف بھی جہاد کیا لیکن جہاد کرنے سے پہلے اس پر بحث ومباحثہ بھی ہوا کہ منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا جائے یا جہاد نہ کیا جائے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم متفق ہو گئے تو پھر منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد ہوا لیکن جب مسیلمہ کذاب کے خلاف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہاد کا حکم دیا تو کسی ایک صحابی نے یہ نہیں کہا کہ وہ کلمہ گو ہے اس کے خلاف جہاد نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کو کفار سمجھ کر کفار کی طرح ان سے جہاد کیا۔ اور مسیلمہ کذاب کو قتل کرنے کی وجہ صرف اس کا دعویٰ نبوت تھا کیونکہ ابن خلدون کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی دوسری گھناؤنی حرکات کا علم اس کے مرنے کے بعد ہوا۔ اور یہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ ختم نبوت پر اجماع ہے۔

عقیدہ ختم نبوت پر اجماع امت

عقیدہ ختم نبوت پر اجماع امت کے چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر 1

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

دعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع (شرح فقہ الاکبر صفحہ 202)

''ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا امت کے اجماع سے کافر ہے۔''

حوالہ نمبر 2

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ

ان الامة فهمت بالاجماع من هذا الفظ ومن قرائن احواله انه افهم عدم نبی بعده ابدا۔ وانه لیس فيه تاويل ولا تخصيص فمنكر هذا لايكون الا منكر الاجماع (الاقتصاد فی الاعتقاد صفحہ 123)

''بیشک امت نے بالا جماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول ہوگا۔ اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل وتخصیص نہیں۔ پس اس کا منکر یقینا اجماع امت کا منکر ہے۔''

حوالہ نمبر 3

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ ختم نبوت پر اُمت کے اجماع کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

ویکون ﷺ خاتم النبیین مما نطقت به الکتاب وصدعت به السنة واجمعت علیه الامة فیکفر مدعی خلافه ویقتل ان اصر (روح المعانی ج22 صفحہ39)

''آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے جس پر کتاب (قرآن) ناطق ہے اور احادیث نبوی ﷺ اس کو بوضاحت بیان کرتی ہیں اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے۔ پس اس کے خلاف کا مدعی کافر ہے اگر وہ توبہ نہ کرے تو قتل کردیا جائے۔''

حوالہ نمبر 4

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے خلیفہ عبدالملک بن مروان کے دور کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ اس کے دور میں ایک شخص نے نبوت کا دعوی کیا۔ تو خلیفہ نے وقت کے علماء جو تابعین میں سے تھے ان کے فتوی سے اس کو قتل کروادیا۔ قاضی صاحب اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ

وفعل ذالك غیر واحد من الخلفاء والملوك باشباههم واجمع علماء وقتهم علی صواب فعلهم والمخالف فی ذالك من کفرهم کافر (شفاء ج2 صفحہ257،258)

''اور بہت سے خلفاء سلاطین نے ان جیسے مدعیان نبوت کے ساتھ یہی معاملہ کیا ہے۔ اور اس زمانے کے علماء نے ان سے اس فعل کے درست ہونے پر اجماع کیا ہے اور جو شخص ایسے مدعیان نبوت کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔''

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں قرآن، حدیث اور اجماع امت کی بحث کا خلاصہ درج ذیل ہے:

1. عقیدہ ختم نبوت قرآن پاک کی 99 آیات سے ثابت ہے۔
2. عقیدہ ختم نبوت 210 سے زائد احادیث سے ثابت ہے۔

3. عقیدہ ختم نبوت تواتر سے ثابت ہے۔
4. عقیدہ ختم نبوت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع اور امت کے اجماع سے بھی ثابت ہے۔
5. مسئلہ ختم نبوت پر امت کا سب سے پہلا اجماع منعقد ہوا۔
6. عقیدہ ختم نبوت کی وجہ سے قرآن پاک کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔

مشق سبق نمبر | 4 |

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. اجماع کی حجیت پر حدیث لکھیں؟

----

2. منکرین زکوۃ سے قتال پر تو صحابہ رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوا لیکن منکر ختم نبوت پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اختلاف کیوں نہ ہوا؟

----

3. امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ختم نبوت پر اجماع کے بارے میں کیا لکھا ہے؟

----

4. قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے خلیفہ عبد الملک بن مروان کے دور کا کونسا واقعہ نقل کیا ہے؟

----

5. عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں قرآن، حدیث اور اجماع امت کی بحث کا خلاصہ لکھیے؟

سوال نمبر 2 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. لہٰذا جب تم.......... دیکھو تو سواد اعظم (یعنی بڑی جماعت) کو لازم پکڑو۔
2. اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علماء مجتہدین کے.......... کو یہ درجہ دیا۔
3. مسیلمہ کذاب کو.......... کرنے کی وجہ صرف اس کا دعوی نبوت تھا۔
4. ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا امت کے.......... سے کافر ہے۔
5. اور جو شخص ایسے مدعیان.......... کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

سوال نمبر 3 کالم ملائیے

پہلا کالم	دوسرا کالم
جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم متفق ہو گئے	سب سے پہلا اجماع منعقد ہوا
قرآن اور حدیث کے بعد تیسرے نمبر	کوئی تاویل و تخصیص نہیں
اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں	ایک مسجد میں دیکھا تو اس کو قتل کروا دیا
ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اس مسیلمہ کذاب کے ایلچی کو	تو پھر منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد ہوا
مسئلہ ختم نبوت پر امت کا	پر اجماع کو رکھا گیا ہے

سوال نمبر 4 درج ذیل میں بتائیں کہ کس کا کلام ہے:

1. جو شخص ایسے مدعیان نبوت کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے ☐ علامہ آلوسی ☐ ابن تیمیہ ☐ قاضی عیاض
2. مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کا حکم کس نے دیا ☐ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ☐ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ☐ حضرت علی رضی اللہ عنہ
3. اگر تو ایلچی نہ ہوتا تو میں تمہیں قتل کروا دیتا ☐ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ☐ حضرت جبرائیل علیہ السلام ☐ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
4. جب تم اختلاف دیکھو تو سواد اعظم کو لازم پکڑو ☐ ایک صحابی ☐ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ☐ ایک تابعی
5. اجماع صحابہ حجت قطعیہ ہے ☐ ابن حجر ☐ ابن زیاد ☐ ابن تیمیہ

سوال نمبر 5

1. اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علماء مجتہدین کے اجتہاد کو یہ...... دیا

☐ حوصلہ ☐ درجہ ☐ نشان ☐ معاوضہ

2. اگر یہ نہ ہوتا کہ...... قتل نہ کئے جائیں تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا

☐ مشیر ☐ معاون ☐ نقیب ☐ سفیر

3. ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت...... امت کے اجماع سے کافر ہے۔

☐ کی سوچ رکھنے والا ☐ کا دعوی کرنے والا ☐ پر کلام کرنے والا ☐ کو چھپانے والا

4. عقیدہ ختم نبوت قرآن پاک کی...... آیات سے ثابت ہے۔

☐ 100 ☐ 99 ☐ 50 ☐ 500

5. ...... مسئلہ پر امت کا سب سے پہلا اجماع منعقد ہوا۔

☐ ناموس رسالت ☐ ختم نبوت ☐ توحید ☐ کشمیر

وحی الہام اور کشف کا شرعی معنی اور ان میں قادیانی تحریفات

ا) وحی

اصطلاح شریعت میں وحی اس کلامِ الٰہی کو کہتے ہیں کہ جو اللہ کی طرف سے بذریعہ فرشتہ نبی کو بھیجا ہو۔ اس کو وحی نبوت بھی کہتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہے اور اگر بذریعہ القاء فی القلب ہو تو اس کو وحی الہام کہتے ہیں (فرشتہ کا واسطہ ہونا ضروری نہیں ہے) جو اولیاء پر ہوتی ہے اور اگر بذریعہ خواب ہو تو اصطلاح شریعت میں اس کو رویائے صالحہ کہتے ہیں۔ جو عام مؤمنین اور صالحین کو ہوتا ہے۔ کشف اور الہام اور رویائے صالحہ پر لغتاً وحی کا اطلاق ہوسکتا ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے: ''و اوحینا الی ام موسیٰ'' مگر عرف شرع میں جب لفظ وحی کا بولا جاتا ہے تو اس سے وحی نبوت ہی مراد ہوتی ہے۔ یہ ایسا ہے کہ جیسے قرآن کریم میں باعتبار لغت کے شیطانی وسوسوں پر بھی وحی کا اطلاق آیا ہے:

﴿ کما قال تعالیٰ وان الشیٰطین لیوحون الی اولیاۗئھم ﴾ (الانعام: ۱۲۱)

﴿ و کذلك جعلنا لکل نبی عدوا شیٰطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا ﴾ (الانعام: ۱۱۲)

لیکن عرف میں شیطانی وسوسوں پر وحی کا اطلاق نہیں ہوتا۔

الہام

کسی خیر اور اچھی بات کا بلا نظر و فکر اور بلا کسی سبب ظاہری کے من جانب اللہ قلب میں القاء ہونے کا نام الہام ہے۔ جو علم بطریق حواس حاصل ہو وہ ادراک حسی ہے اور جو علم بغیر حس اور عقل۔ من جانب اللہ بلا کسی سبب کے دل میں ڈالا جائے وہ الہام ہے۔ الہام محض موہبت ربانی ہے اور فراست ایمانی۔ جس کا حدیث میں ذکر آیا ہے۔ وہ من وجہ کسب ہے اور من وجہ وہب ہے۔ کشف اگرچہ اپنے مفہوم کے اعتبار سے الہام سے عام۔ لیکن کشف کا زیادہ تعلق امور حسیہ سے ہے اور الہام کا تعلق امور قلبیہ سے ہے۔

کشف

عالم غیب کی کسی چیز سے پردہ اٹھا کر دکھلا دینے کا نام کشف ہے۔ کشف سے پہلے جو چیز مستور تھی۔ اب وہ مکشوف یعنی ظاہر اور آشکارا ہوگئی۔

قاضی محمد علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کشاف اصطلاحات الفنون ص ۱۲۵۴ پر لکھتے ہیں:

''الکشف عند اہل السلوک ہوا المکاشفہ ومکاشفہ رفع حجاب را گویند کہ میاں روحانی جسمانی است کہ ادراک آن بحواس ظاہری نتواں کرد الخ''

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ:

''حجابات کا مرتفع ہونا قلب کی صفائی اور نورانیت پر موقوف ہے۔ جس قدر قلب صاف اور منور ہوگا۔ اسی قدر حجابات مرتفع ہوں گے۔ جاننا چاہئے کہ حجابات کا مرتفع ہونا قلب کی نورانیت پر موقوف تو ہے۔ مگر لازم نہیں۔''

وحی اور الہام میں فرق

وحی نبوت قطعی ہوتی ہے اور معصوم عن الخطاء ہوتی ہے اور نبی پر اس کی تبلیغ فرض ہوتی ہے اور امت پر اس کا اتباع لازم ہوتا ہے اور الہام ظنی ہوتا ہے اور معصوم عن الخطاء نہیں ہوتا۔ اولیاء معصوم نہیں۔ اسی وجہ سے اولیاء کا الہام دوسروں پر حجت نہیں اور نہ الہام سے کوئی حکم شرعی ثابت ہوسکتا ہے۔ حتیٰ کہ استحباب بھی الہام سے ثابت نہیں ہوسکتا۔ نیز علم احکام شرعیہ بذریعہ وحی انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہے اور غیر انبیاء پر جو الہام ہوتا ہے۔ سو وہ از قسم بشارت یا از قسم تفہیم ہوتا ہے۔ احکام پر مشتمل نہیں ہوتا۔ جیسے حضرت مریم علیہا السلام کو جو وحی الہام ہوئی وہ از

قسم بشارت تھی نہ کہ از قسم احکام اور بعض مرتبہ وحی الہام کسی حکم شرعی کی تفہیم اور افہام کے لئے ہوتی ہے۔ جو نسبت رویائے صالحہ کو الہام سے ہے۔ وہی نسبت الہام کو وحی نبوت سے ہے۔ یعنی جس طرح رویائے صالحہ الہام سے درجہ میں کمتر ہے۔ اسی طرح الہام درجہ میں وحی نبوت سے فروتر ہے اور جس طرح رویائے صالحہ میں ایک درجہ کا ابہام اور اخفاء ہوتا ہے اور الہام اس سے زیادہ واضح ہوتا ہے۔ اسی طرح الہام بھی باعتبار وحی کے خفی اور مبہم ہوتا ہے اور وحی صاف اور واضح ہوتی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ''الاعلام بمعنی الکشف والوحی والالہام'' مندرجہ احتساب قادیانیت ج دوم از حضرت کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

انقطاعِ وحی نبوت

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی نبوت کا دروازہ بند ہوگیا۔ اس سلسلے میں اکابرین امت کی تصریحات ملاحظہ ہوں:

1 ...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت فرمایا:

''الیوم فقدنا الوحی و من عنداللہ عز و جل الکلام

(کنز العمال ص ۲۳۵ ج ۷ حدیث نمبر ۱۸۷۶۰)

''آج ہمارے پاس وحی نہیں ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فرمان ہے۔''

2 ...... نیز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک طویل کلام کے ذیل میں فرمایا:

''قد انقطع الوحی وتم الدین او ینقص وانا حی • رواہ النسائی بھذا اللفظ معناہ فی الصحیحین''

(الریاض النضرۃ ص ۹۸ ج ۱ وتاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۹۴)

''اب وحی منقطع ہوچکی اور دین الٰہی تمام ہو چکا۔ کیا میری زندگی ہی میں اس کا نقصان شروع ہوجائے گا؟۔''

3 ...... صحیح بخاری ص ۳۶۰ ج ۱ میں اسی مضمون کا کلام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دونوں حضرات سے منقول ہے۔

4 ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ایک روز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ چلو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کر آئیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی زیارت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم تینوں وہاں گئے۔ حضرت ام

ایمن رضی اللہ عنہا ہمیں دیکھ کر رونے لگیں۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ دیکھو ام ایمن ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہی بہتر ہے جو اللہ کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے مقدر ہے۔ انہوں نے کہا:

''قد علمت ما عند اللہ خیرلرسول اللہ ﷺ و لکن ابکی علی خبر السماء انقطع عنا''

(ابو عوانہ و کنز العمال ص ۲۲۵ ج ۷ حدیث نمبر ۱۸۷۳۴ و مسلم ج ۲ ص ۲۹۱)

''یہ تو میں بھی جانتی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہی بہتر ہے جو اللہ کے نزدیک ہے۔ لیکن میں اس پر روتی ہوں کہ آسمانی خبریں ہم سے منقطع ہو گئیں۔''

اسی طرح مسلم شریف میں ہے:

''ولکن ابکی ان الوحی قد انقطع من السماءؑ''

5 ...... علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''لان بموت النبی ﷺ انقطع الوحی'' (مواھب لدینہ ص ۲۵۹)

''اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو چکی ہے۔''

6 ...... ایسے مدعی کے بارے میں علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں تحریر فرمایا ہے:

''و من اعتقد وحیا بعد محمد ﷺ کفر باجماع المسلمین''

''اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی وحی کا معتقد ہو۔ وہ باجماع مسلمین کافر ہے۔''

(بحوالہ ختم نبوت ص ۳۲۲ از حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ)

قادیانی گروہ کشف والہام اور وحی میں تحریف نہیں کرتے۔ بلکہ تلبیس کرتے ہیں کہ نہ صرف کشف والہام۔ بلکہ وحی نبوت کو مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے جاری مانتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی نام نہاد وحی کو ایک مستقل کتاب کی شکل میں شائع کیا ہے اور اس کا نام انہوں نے ''تذکرہ'' رکھا ہے۔ حالانکہ تذکرہ قرآن مجید کا نام ہے۔ جیسا کہ آیت مبارکہ ہے:

''کلا انہا تذکرۃ فمن شاء ذکرہ فی صحف مکرمۃ مرفوعۃ مطھرۃ (عبس ۱۱، ۱۴)''

ان آیات میں ''تذکرہ'' قرآن مجید کو قرار دیا گیا ہے۔ قادیانی اگر مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی کے مجموعہ کا نام قرآن رکھتے تو مسلمانوں میں اشتعال پھیلتا۔ انہوں نے قرآن مجید کا غیر عرفی نام چرا کر مرزا کی وحی پر چسپاں کر دیا

اور اسی تذکرہ کے پہلے صفحہ پر عنوان قائم کیا: ''تذکرہ یعنی وحی مقدس ورویاء وکشوف حضرت مسیح موعود''

قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے وحی نبوت کو جاری مانتے ہیں۔اس تذکرہ کا حجم ۸۱۸ صفحات ہے۔اس میں مرزا قادیانی کی نام نہاد وحی (خرافات) کو جمع کیا گیا ہے۔غرض قادیانی جماعت مرزا قادیانی کے لئے وحی نبوت کو جاری مانتی ہے۔حالانکہ اوپر گزر چکا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد وحی کا مدعی۔مدعی نبوت ہے۔اور یہ بجائے خود مستقل کفر ہے۔اب مرزا قادیانی کی ہزارہا عبارتوں میں سے چند عبارتیں ملاحظہ ہوں۔جس میں مرزا قادیانی نے اپنے لئے وحی کا دعویٰ کیا ہے:

1..... ''پس جیسا کہ میں نے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو میں سناتا ہوں۔یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے۔جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں۔اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے۔اور مسیح موعود ماننا واجب ہے۔'' (تحفۃ الندوہ ص۶،خزائن ج۱۹ص۹۵)

2..... ''خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔بلکہ اس وقت تو پہلے زمانے کی نسبت بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے۔یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں۔چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں۔ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے: ''ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ'' دیکھو براہین احمدیہ۔اس میں صاف طور پر اس عاجز (مرزا) کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات ص۴۳۱ ج۳، ایک غلطی کا ازالہ ص۱،خزائن ص۲۰۶ ج۱۸،ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام ص،۳۰۸۳۰۷، حقیقت النبوۃ ص۲۶۱،انوار العلوم،ج۲،ص۵۷۲)

3..... ''غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔'' (حقیقت الوحی ص۳۹۱،خزائن ص،۴۰۶،۴۰۷ج۲۲)

4..... ''اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں۔ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس

کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔ جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰، ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام ص ۳۱۰' حقیقت النبوۃ ص ۲۶۴' انوار العلوم، ج ۲، ص ۵۷۵ مجموعہ اشتہارات ص ۴۳۵ ج ۳)

5 ...... ''میں خدا تعالیٰ کی تئیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

اب ملاحظہ فرمایئے کہ مرزا قادیانی اپنے اوپر جبریل علیہ السلام کے نزول کے بھی مدعی ہیں:

6 ...... ''جاءنی ایل واختار وادار اصبعه واشاره ان وعد الله اتی • فطوبی لمن وجدو رأی'' یعنی میرے پاس آئل آیا اور اس نے مجھے چن لیا۔ اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا۔ پس مبارک جو اس کو پاوے اور دیکھے۔ (اس جگہ آئل خدا تعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے۔ اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ حاشیہ منہ) (حقیقت الوحی ص ۱۰۳، خزائن ص ۱۰۶ ج ۲۲)

7 ...... ''اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

اسلامی عقیدہ کے مطابق حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا ایک خاص امتیاز یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی سے معصوم ہوتے ہیں۔ ٹھیک انہی کے طرز پر مرزا قادیانی کو بھی معصوم ہونے کا دعویٰ ہے:

8 ...... ''ما انا الا کالقرآن وسیظهر علی یدی ماظهر من الفرقان'' (تذکرہ ص ۶۷۴)

''اور میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور عنقریب میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ فرقان سے ظاہر ہوا۔''

قرآن کریم مسلمانوں کی نہایت مقدس مذہبی کتاب ہے۔ جسے خود مرزا قادیانی کے پیرو بھی محفوظ عن الخطا سمجھتے ہیں اور مرزا قادیانی اپنے تقدس کو قرآن کے مثل ثابت کرتے ہیں۔

9 : ...... ''نحن نزلناه وانا له لحافظون'' (تذکرہ ص ۱۰۷ طبع ۴ ربوہ طبع چہارم)

''ہم نے اس کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

یہ قرآن کریم کی آیت ہے۔ جسے مرزا قادیانی نے معمولی تصرف کے ساتھ اپنی ذات پر چسپاں کیا ہے۔ گویا جس طرح قرآن منزل من اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر خطا و خلل سے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ ٹھیک وہی تقدس مرزا قادیانی کو بھی حاصل ہے:

⑪ ......"وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی" (تذکرہ ص ۳۷۸، ۳۹۴ طبع چہارم)

''اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ یہ تو وحی ہے جو اس (مرزا) پر نازل کی جاتی ہے۔''

علماء شریعت کی طرح تمام صوفیاء بھی اس پر متفق ہیں کہ نبوت و رسالت خاتم النبیین ﷺ پر ختم ہوگئی اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور حضور پرنور ﷺ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے۔ وہ مرتد اور دائرۂ اسلام سے قطعاً خارج ہے۔ البتہ نبوت و رسالت کے کچھ کمالات اور اجزاء باقی ہیں کہ جو اولیاء امت کو عطا کئے جاتے ہیں۔ مثلاً کشف اور الہام اور رویائے صادقہ (سچا خواب) اور کرامتیں۔ اس قسم کے کمالات نبوت کے اجزاء ہیں۔ وہ ہنوز باقی ہیں۔ لیکن ان کمالات کی وجہ سے کسی شخص پر نبی کا اطلاق کسی طرح جائز نہیں۔ اور نہ ان کے کشف اور الہام پر ایمان لانا واجب ہے۔ ایمان فقط کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر ہے۔ نبی کا تو خواب بھی وحی ہے: ''رویا الانبیاء وحی'' (بخاری) مگر ولی کا خواب اور الہام شرعاً حجت نہیں۔ نبی کے خواب سے ایک معصوم کا ذبح کرنا اور قتل کرنا بھی جائز ہے۔ مگر ولی کے الہام سے قتل کا جواز تو درکنار اس سے استحباب کا درجہ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ غرض کسی بھی بڑے سے بڑے بزرگ کا کشف و الہام شرعی مسئلہ کے اثبات کے لئے کوئی مستقل دلیل نہیں ہے۔ اس کو اس طرح سمجھو کہ اگر کسی شخص میں کچھ کمالات اور خصلتیں بادشاہ اور وزیر کی سی پائی جائیں تو اس بناء پر وہ شخص بادشاہ اور وزیر نہیں بن سکتا۔ اور اگر کوئی اس بنا پر بادشاہت اور وزارت کا دعویٰ کرے اور اپنے کو وزیر اور بادشاہ کہنے لگے تو فوراً گرفتاری کے احکام جاری ہوجائیں گے۔ اس طرح اگر کسی شخص میں نبوت کے برائے نام کچھ کمالات پائے جائیں تو اس سے اس شخص کا منصب نبوت پر فائز ہونا لازم نہیں آتا۔ بلکہ اگر کوئی شخص اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ مرتد اور اسلام کا باغی سمجھا جائے گا۔

''عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول لم یبق من النبوۃ الا المبشرات''

(رواہ البخاری فی کتاب التعبیر ص ۱۰۳۵ ج ۲)

''حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اے لوگو! نبوت کا کوئی جزو سوائے اچھے خوابوں کے باقی نہیں۔ (اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے)۔''

اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ نبوت بالکلیہ ختم ہوچکی اور سلسلہ وحی منقطع ہوگیا۔ البتہ اجزائے نبوت میں سے ایک جزو مبشرات باقی ہے۔ یعنی جو سچے خواب مسلمان دیکھتے ہیں۔ یہ بھی نبوت کے اجزا میں سے ایک جزو ہے۔ جس کی تشریح بخاری ہی کی دوسری حدیث میں اس طرح آئی ہے کہ: ''سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزو ہے۔''

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

عبرت کی جگہ ہے کہ ارشادات نبویہ ﷺ کے ان بینات کے بعد بھی بجائے اس کے کہ مرزائی قلوب میں زلزلہ پڑ جاتا۔ اور وہ ایک متنبّی کاذب کو چھوڑ کر سید الانبیاء ﷺ کی نبوت کو اپنے لئے کافی سمجھ لیتے۔ ان کی جسارت اور تحریف میں دلیری اور بڑھتی جاتی ہے۔ وکذلك يطبع الله على قلب كل متكبر جبار!

ادھر حدیث میں سلسلہ نبوت کے انقطاع پر یہ صاف ارشاد ہوتا ہے اور ادھر قادیانی دنیا میں خوشیاں منائی جاتی ہیں کہ اس سے بقاء نبوت ثابت ہوگیا۔ ان ھذا الشئ عجاب۔ کہا جاتا ہے کہ اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ نبوت کا ایک جزو باقی ہے۔ جس سے نفس نبوت کا بقاء ثابت ہوتا ہے۔ جیسے پانی کا ایک قطرہ بھی باقی ہو تو اس کو پانی کہا جاسکتا ہے۔ اسی طرح نبوت کے ایک جزو کا باقی ہونا خود نبوت کا باقی ہونا ہے۔ اہل دانش فیصلہ کریں کہ اس فلسفہ اور سائنس کے دور میں ایک مدعی نبوت کی طرف سے کہا جارہا ہے جس کو جزو اور کل کا بدیہی امتیاز معلوم نہیں۔ وہ کسی شے کے ایک جزو موجود ہونے کو کل کا موجود ہونا سمجھتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ نماز کے ایک جزو مثلاً اللہ اکبر کو پوری نماز اور وضو کے ایک جزو مثلاً ہاتھ دھونے کو پورا وضو کہا جائے۔ اسی طرح ایک لفظ اللہ کو پوری اذان اور ایک منٹ کے روزہ کو ادائے روزہ کہا جائے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر قادیانی نبوت کی یہی برکات ہیں کہ کسی شے کے ایک جزو کے وجود کو کل کا وجود قرار دیا جائے اور جزو پر کل کا اطلاق درست ہوجائے تو پھر ایک اینٹ کو پورا مکان کہنا بھی درست ہوگا۔ اور کھانے کے بیس اجزاء میں سے ایک جزو نمک ہے۔ تو نمک کو کھانا کہنا بھی روا ہوگا۔ نمک کو پلاؤ اور پلاؤ کو نمک کہا جائے تو کوئی غلطی نہ ہوگی۔ اور پھر تو شاید ایک دھاگہ کو کپڑا کہنا بھی جائز ہوگا اور ایک انگلی کے ناخن کو انسان اور ایک رسی کو چارپائی بھی کہا جائے اور ایک میخ کو کواڑ بھی۔ کیا خوب!

نبوت ہوتو ایسی ہو کہ تمام بدیہات ہی کو بدل ڈالے۔ پس اگر ایک اینٹ کو مکان اور نمک کو پلاؤ اور ایک دھاگہ کو کپڑا اور ایک رسی کو چارپائی اور ایک میخ کو کواڑ نہیں کہہ سکتے تو نبوت کے چھیالیسویں جزو کو بھی نبوت نہیں کہہ سکتے۔ رہی پانی کی مثال کہ اس کا ایک قطرہ بھی پانی ہی کہلاتا ہے اور پورا سمندر بھی پانی کہلاتا ہے۔ سو یہ ایک جدید مرزائی فلسفہ ہے کہ عقلمندوں نے پانی کے ایک قطرہ کو پانی کا ایک جزو سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ پانی کا ایک قطرہ بھی ایسا ہی مکمل پانی ہے۔ جیسے ایک دریا۔ جو شخص علم کی ابجد سے بھی واقف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ پانی کے ہر قطرہ میں اجزائے مائیہ پورے پورے موجود ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ سمندر میں پانی کے اجزاء زیادہ ہیں اور قطرہ میں کم مقدار میں موجود ہیں۔ مگر اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایک قطرہ میں پانی کے دونوں اجزاء جن کا جدید فلسفہ ہائیڈروجن اور آکسیجن نام رکھتا ہے۔ موجود ہیں۔ اس لئے پانی کے قطرات کو پانی کے اجزاء نہیں کہا جاسکتا۔ بلکہ پانی کے اجزاء وہی ہائیڈروجن اور آکسیجن ہیں۔ تو جس طرح تنہا ہائیڈروجن کو بھی پانی کہنا غلط ہے اور تنہا آکسیجن کو بھی پانی کہنا غلط ہے۔ اسی طرح نبوت کے کسی جزو کو نبوت کہنا بھی غلطی ہے۔ یہ محض لچر اور ناقابل ذکر بات ہے کہ نبوت کا ایک جزو باقی ہونے سے نبوت کا بقا ثابت کر ڈالا۔ (تلخیص از ختم نبوت کامل)

مشق سبق نمبر | 5 |

سوال نمبر 1 ذیل میں دیے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. عرف شرع میں وحی سے کیا مراد ہے؟

---

2. الہام اور کشف کسے کہتے ہیں؟

---

3. وحی اور الہام میں کیا فرق ہے؟

---

4. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے موقع پر کیا فرمایا تھا؟

---

5. اچھے خواب کے علاوہ نبوت کا کوئی جز باقی نہیں، اس حدیث کی تشریح لکھیں؟

سوال نمبر 2 کالم ملائیے

پہلا کالم	دوسرا کالم
جو علم بطریق حواس حاصل ہو	قلب کی صفائی اور نورانیت پر موقوف ہے
''حجابات کا مرتفع ہونا	چرا کر مرزا کی وحی پر چسپاں کر دیا
میں اس پر روتی ہوں	چھیالیسواں جزو ہے
انہوں نے قرآن مجید کا غیر عرفی نام	وہ ادراک حسی ہے
سچا خواب نبوت کا	کہ آسمانی خبریں ہم سے منقطع ہو گئیں

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگائیے۔

1. ...... کے کسی جزو کو نبوت کہنا بھی غلطی ہے

- [ ] ولایت
- [ ] الہام
- [ ] نبوت
- [ ] صحابیت

2. سچا خواب نبوت کا...... جزو ہے

- [ ] چالیسواں
- [ ] چھیالیسواں
- [ ] بیالیسواں
- [ ] انچاسواں

3. وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی سے...... ہوتے ہیں

- [ ] معصوم
- [ ] محفوظ
- [ ] مشغول
- [ ] مسرور

4. نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد وحی...... ہو چکی ہے۔

- [ ] مرتفع
- [ ] منقطع
- [ ] موقوف
- [ ] منضبط

5. رویائے صالحہ الہام سے درجہ میں...... ہے

- [ ] بلند
- [ ] پست
- [ ] کمتر
- [ ] کم ظرف

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. نبوت کے چھیالیسویں جزو کو بھی.........نہیں کہہ سکتے۔
2. اجزائے نبوت میں سے ایک جزو.........باقی ہے
3. نبی کے خواب سے ایک.........کا ذبح کرنا اور قتل کرنا بھی جائز ہے۔
4. قادیانی گروہ کشف و الہام اور وحی میں.........نہیں کرتے بلکہ.........کرتے ہیں
5. کشف اور الہام اور رویائے صالحہ پر لغتاً.........کا اطلاق ہو سکتا ہے

سوال نمبر 5

(الف) درج ذیل کے بارے میں واضح کریں کہ یہ کس تعریف ہے

عالم غیب کی کسی چیز سے پردہ اٹھا کر دکھلا دینے کا نام ہے

☐ کشف ☐ وحی ☐ قرآن ☐ نبوت

(ب) یہ کس کا قول ہے؟

کیا میری زندگی ہی میں اس کا نقصان شروع ہو جائے گا؟

☐ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ☐ حضرت علی رضی اللہ عنہ ☐ حضرت انس رضی اللہ عنہ

عہد صدیقی رضی اللہ عنہ اور تحفظ ختم نبوت

اللہ رب العزت نے اشرف الخلائق حضرت انسان کی ہدایت کے لیے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا، سنۃ اللہ کے مطابق اس سلسلۃ الذہب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کیا؛ کیوں کہ دنیا میں اللہ کا دستور ابتدائے آفرینش سے چلا آیا ہے کہ ہر چیز کا مبدأ بھی لازم ہے اور منتہاء بھی، چاہے وہ مادی ہو یا روحانی؛ لہٰذا نبوت کے اس وہی دستور کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام سے سلسلۂ نبوت کا آغاز ہوا، اور حبیبِ کبریاء، احمد مصطفی محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ سلسلہ نبوت ختم ہوا؛ گویا یہ ایک قدرتی قانون کے تحت ہوا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ایک انقلاب آفریں بعثت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے دنیا میں تمام ظلمتیں چھٹ گئیں، دنیا جو ظلمت کدہ بنی ہوئی تھی پُرنور اور روشن ہوگئی، جس کی برکتوں کے اثرات آج چودہ صدیوں کے بعد بھی محسوس کیے جا رہے ہیں اور قبیل قیامت تک محسوس کیے جاتے رہیں گے اور پھر حشر ونشر میں بھی اور میزان وحساب میں بھی آپ کی برکتیں جلوہ گر ہوں گی۔ انشاء اللہ!

آپ کی وفات حسرت آیات کے بعد عظیم فتنوں نے سر اٹھایا، مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی غیرت ایمانی، حمیت اسلامی، بلند حوصلگی اور حکمت عملی نے تمام فتنوں کو ایک سال سے بھی کم عرصے میں کافور کر کے رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو پوری امت کی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائے، آمین!

عجیب بات

یہ بات تعجب خیز ہے کہ اہل کتاب یہود ونصاریٰ نے سب سے پہلے اسلام کے خلاف جو سازش رچی وہ تھی عقیدۂ ختم نبوت ﷺ پر کاری ضرب؛ اس لیے کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد جو پانچ افراد نے دعویٔ نبوت کیے، الاستاذ جمیل مصری کی تحقیق کے مطابق ان سب کے اہل کتاب یہود ونصاریٰ کے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ تاریخ کے مستند حوالوں سے اپنی تحقیقی کتاب ''أثر أہل الکتاب في الحروب والفتن الداخلیة في القرن الأول'' میں ثابت کیا ہے۔

دوسری جانب حضرات صحابہ نے بھی اس کو گویا بھانپ لیا، خاص طور پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور آپ نے ''أینقص الدین وأنا حي'' کا تاریخی جملہ کہہ کر صحابۂ کرام کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت ﷺ کی اہمیت خوب اچھی طرح سمجھیں اور تاریخ کے رُخ پھیر دینے والے اس فتنے کی سرکوبی کے لیے کمر بستہ ہو جائیں۔ الحمدللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کوششوں اور اللہ کے فضل سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس بات پر اجماع کر لیا کہ عقیدۂ ختم نبوت ﷺ کو تحفظ فراہم کیا جائے، نبوت کے دعویداروں کو کافر قرار دیا جائے اور ان کے خلاف جہاد فرض گردانا جائے، اس طرح یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا سب سے پہلا اجماع منعقد ہو گیا کہ ختم نبوت کا تحفظ ایک اہم ترین فریضہ ہے اور دعویٔ نبوت کرنے والا کافر ہے، اس سے جہاد فرض ہے۔

بس پھر کیا تھا، اس عقیدے کے تحفظ کی خاطر مدینہ سے گیارہ لشکر ان مدعیان نبوت کی سرکوبی کے لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم پر میدان کارزار میں کود پڑتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک سال سے بھی کم عرصہ میں یا تو مدعیان نبوت اپنے انجام کو پہنچ جاتے ہیں، یا توبہ وانابت کر کے دوبارہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

قائدین	جہت
1 خالد بن سعید بن عاص	مشاف بلاد شام
2 عمرو بن العاص	دومة الجندل
3 خالد بن ولید	بزاخہ، البطاح، یمامہ
4 عکرمہ بن ابی جہل	یمامہ، عمان ومہرہ، حضرموت، یمن
5 شرحبیل بن حسنہ	یمامہ، حضرت موت

علاء ابن الحضرمی	بحرین، دارین
حذیفہ بن محصن الغلفانی	عمان
عرفجہ ابن ہرثمہ البارقی	عمان، مہرہ، حضر موت، یمن
طریفہ بن حاجز	شرق حجاز، بنوسلیم کی طرف
مہاجر بن ابی امیہ	یمن، کندہ، حضر موت
سوید ابن مقرن الذنی	تہامۃ الیمن

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''واللهِ الذي لاَ الهَ إلّا هو لَولاَ أنَّ أبا بكرٍ استَخلَفَ مَا عُبِدَ الله''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اگر ابوبکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ نہ بنائے جاتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی۔ (رواہ البیہقی بحوالہ ازالۃ الخفاء، ج ۱، ص ۳)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَقَدْ قُمْنا بعدَ رسولِ اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم مقاماً كِدنا نُهلَكُ فيه لَولاَ أنَّ الله مَنَّ علينا بأبِي بكر أجْمَعْنا على أنْ لا نقاتلَ على ابنة مخاض وابنة لبون وان نأكل قرىٰ عربية ونَعْبُدَ اللهَ حتى يأتينا اليقينُ نَعْزِمُ اللهُ لأبِي بكر على قِتالِهم۔ (التاریخ الکامل لابن اثیر، ج ۲، ص ۲۰۵)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد ہم ہلاکت خیز حالات سے دو چار ہو گئے تھے؛ مگر اللہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (جیسی بصیرت افروز) شخصیت کے ذریعہ ہم پر احسان عظیم کیا، ہم لوگ (یعنی جماعت صحابہ) یہ طے کر چکے تھے کہ مانعین زکوۃ کے ساتھ قتال نہیں کریں گے اور جو کچھ تھوڑا بہت رزق میسر آئے گا اس پر اکتفا کریں گے اور اس طرح موت تک اللہ کی عبادت کرتے رہیں گے؛ مگر اللہ رب العزت نے حضرت ابوبکر کو مانعین کے ساتھ قتال کا پختہ حوصلہ دیا۔

مؤرخ کبیر، مفکر اسلام حضرت مولانا علی میاں ندوی رحمۃ اللہ علیہ بیسویں صدی میں مسلمانوں کی گمراہیوں کو دیکھ کر دل برداشتہ ہو کر فرماتے تھے ''رِدَّةٌ ولا أبا بكرٍ لها''کہ ارتداد ایک بار پھر زوردار سر اٹھایا ہے؛ مگر افسوس اس کا مقابلہ کرنے کے لیے ابوبکر جیسا حوصلہ نہیں، ان جیسی حمیت وغیرت نہیں، اس موضوع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مستقل کتاب

ہے۔ واقعتا حضرت نے بالکل درست کہا جیسی فکری یلغار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں تھی آج بھی ویسی ہی کیفیت ہے، تب ابوبکر تھے؛ مگر آج کوئی ابوبکر تو کیا ان کا عشر عشیر بھی نہیں، اللہ ہی مدد اور حفاظت فرمائے، آمین!

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں تحفظ ختم نبوت کی خاطر ہزاروں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی جانوں کو قربان کر دیا، بیسویں صدی میں تحفظ ختم نبوت کے لیے نمایاں خدمات انجام دینے والوں میں حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا نام سرِ فہرست ہے، آپ فرماتے ہیں:

''جو لوگ تحریک ختم نبوت میں جہاں جہاں شہید ہوئے، ان کے خون کا جوابدہ میں ہوں، وہ عشق رسالت میں مارے گئے، اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں، ان میں جذبۂ شہادت میں نے پھونکا تھا۔'' (حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری نور اللہ مرقدہٗ کی تحریک کی وجہ سے ختم نبوت کے لیے امت میں بیداری پیدا ہوئی اور امت مسلمہ ہندیہ پورے جوش وجذبہ کے ساتھ میدان کارزار میں کود پڑی، جب کچھ جدید تعلیم یافتہ لوگوں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ اس تحریک کی خاطر شہید ہو رہے ہیں تو انھوں نے اپنے آپ کو اس تحریک سے علیحدہ کر کے یہ ثابت کرنا چاہا کہ جو لوگ مارے گئے یا مارے جا رہے ہیں، ہم اس کے ذمہ دار نہیں، تب پھر حضرت نے اپنی تقریر میں کہا) جو لوگ ان کے خون سے دامن بچانا چاہتے ہیں، میں ان سے کہتا ہوں کہ میں حشر کے دن بھی، ان کے خون کا ذمہ دار ہوں گا؛ کیوں کہ ختم نبوت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی سات سو حفاظ قرآن، تحفظ ختم نبوت کی خاطر شہید کروا دیئے تھے۔ (اور غیر حافظوں کی تعداد اس سے تقریباً دوگنی ہوگئی)۔

(تحریک ختم نبوت کا آغاز شورش کاشمیری بحوالہ روزنامہ اسلام)

ؔ صداقت کے لیے گر جان جاتی ہے تو جانے دو
مصیبت پر مصیبت سر پہ آتی ہے تو آنے دو

مناظر اسلام مولانا لعل حسین اختر نے بڑا عجیب شعر کہا ہے۔ ؎

ؔ جلادو پھونک دو سولی چڑھا دو خوب سن رکھو
صداقت چھپ نہیں سکتی ہے جب تک جان باقی ہے

خلاصہ یہ کہ اسلامی دور حکومت میں، جب بھی کسی نے ختم نبوت پر حملہ کیا، یا حرف زنی کی، مسلمان خلفاء وامراء نے ان کو کیفر کردار تک پہنچا دیا، جس کی سینکڑوں مثالیں تاریخ کے سینے میں محفوظ ہیں، تو آیئے! مدعیان نبوت اور

منکرین ختم نبوت کے بدترین انجام پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

نمبر شمار	اسمائے منکرین ختم نبوت	انجام	سن انجام	دور خلافت وحکومت
1	عیہلہ بن کعب معروف باسود العنسی	قتل ہوا	۱۱ھ	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
2	مسیلمہ بن کبیر حبیب الکذاب	قتل ہوا	۱۱ھ	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
3	مختار بن ابوعبید ابن مسعود ثقفی	قتل ہوا	۶۷ھ	حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ
4	حارث ابن سعید کذاب	قتل ہوا	۷۹ھ	عبدالملک ابن مروان
5	مغیرہ ابن سعید عجلی	قتل ہوا	۱۱۹ھ	ہشام بن عبدالملک بن مروان
6	بیان ابن سمعان	قتل ہوا	۱۲۶ھ	ولید ابن یزید
7	اسحاق اخراس	قتل ہوا		خلیفہ ابوجعفر منصور
8	سیس خراسانی	قتل ہوا	۱۵۰ھ	خلیفہ ابوجعفر منصور
9	ابوعیسیٰ بن اسحاق یعقوب اصفہانی	قتل ہوا		خلیفہ ابوجعفر منصور
10	حکیم مقنع خراسانی	خودکشی کی	۱۶۳ھ	خلیفہ مہدی
11	بابک ابن عبداللہ خرمی	قتل ہوا	۲۲۳ھ	خلیفہ معتصم ب اللہ
12	علی بن محمد عبدالرحیم	قتل ہوا	۲۷۰ھ	خلیفہ المعتمد علی اللہ
13	ابوسعد حسن بن سیرام	قتل ہوا	۳۰۱ھ	خلیفہ المعتضد ب اللہ
14	محمد بن علی شمغانی	قتل ہوا	۳۲۲ھ	خلیفہ راضی ب اللہ

یہ تھے مشہور منکرین ختم نبوت اور مدعیان نبوت اور جب بھی کسی اسلامی دور میں انھوں نے سر اٹھایا، ہمارے خلفاء اور امراء نے ان کو تہہ تیغ کر کے رکھ دیا، یا انھوں نے مجبوراً خودکشی کی، یا توبہ کرنے پر آمادہ ہو گئے؛ اسی لیے اہل کتاب حضور اقدس ﷺ کی وفات ہی سے خلافت کے عدم قیام یا قیام کے بعد سقوط کی بھرپور کوشش کرتے رہے، مگر تیرہ سو سال بعد انھیں اس میں کچھ حد تک مسلمانوں کی اعتقادی کمزوری کی وجہ سے اور کتاب وسنت سے بعد کی بنا پر کامیابی ملی، مگر انشاء اللہ ایک بار پھر خلافت قائم ہوگی۔

وَمَا تَشَاؤُنَ اِلاَّ اَنْ یَشاءَ اللہُ۔ واللہُ مُتِمُّ نُورِہٖ ولو کَرِہَ الکَافِرُون!

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ سقوط خلافت سے قبل اس کے ضعف کے زمانہ ہی سے ایک بار پھر انکار ختم نبوت کے فتنے نے سر اٹھایا اور انیسویں صدی کے اوائل میں ، باب اللہ نے ، پھر بہاؤ اللہ نے اور اسی صدی کے اواخر میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا؛ بل کہ پچھلے دوسو سال میں جتنے مدعیان نبوت ومہدویت کھڑے ہوئے وہ بارہ سو سال کے مقابلہ میں اضعافاً مضاعفہ ہے؛ گویا دشمن کی یہ ایک منظم سازش ہے کہ وہ ختمِ نبوت کا قلع قمع کرنا چاہتے ہیں؛ مگر انشاءاللہ وہ قیامت تک اس میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

منکرین ختم نبوت کے ساتھ جہاد بالسیف کے بعد جہاد بالقلم

جیسا کہ اوپر تاریخ کے حوالے سے واضح کیا گیا کہ جب بھی اسلامی دور حکومت میں، کسی نے ختم نبوت پر حملہ کیا اس کو واصل جہنم کر دیا گیا؛ مگر جب استعماری طاقتیں عالم اسلام پر غالب آگئیں اور اس طرح کے فتنوں نے اسر اٹھایا، تو علماء قلم وکاغذ لے کر میدان کارزار میں کود پڑے اور الحمدللہ انھوں نے ختم نبوت کا بھرپور دفاع کیا، انگریز کے زمانہ میں عدالتوں میں اور کتابوں کے ذریعہ صرف غلام احمد قادیانی ملعون کے رد میں ایک اندازے کے مطابق ایک لاکھ صفحات اردو میں تحریر کیے گئے، احتساب قادیانیت کے نام سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ساٹھ جلدوں پر مشتمل تین سو اسی علماء کے ساتھ سو سینتالیس کتب ورسائل، چونتیس ہزار چھ سو باسٹھ صفحات کی طباعت کی ہے۔محاسبہ قادیانیت کی آٹھ جلدوں کو شامل کیا جائے تو صفحات کی تعداد چالیس ہزار سے بھی زائد ہو گی۔ یہ ایک مجموعہ کے صفحات ہیں، جس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ مسئلہ کتنا اہم ہے،تو آیئے اب میں مختصر اس پر روشنی ڈالتا ہوں۔

گلی کا کتا بھی ہم سے بہتر ہے اگر ہم تحفظ ختم نبوت نہ کر سکیں

تحفظ ختم نبوت کتنا اہم ترین مسئلہ ہے، اس کا اندازہ آپ خاتم المحدثین علامہ انور شاہ کشمیری قدس سرہٗ کے اس واقعہ سے کر سکتے ہیں:

۲۶؍اگست ۱۹۳۲ء کو یوم جمعۃ المبارک تھا، جامع مسجد الصادق بھاولپور میں آپ کو جمعہ کی نماز ادا فرمانا تھی، مسجد کے اندر تل دھرنے کی جگہ نہ تھی ،قرب وجوار کے گلی کوچے نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے،نماز کے بعد آپ

نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا:

میں بواسیر خونی کے مرض کے غلبہ سے نیم جاں تھا اور ساتھ ہی اپنی ملازمت کے سلسلہ میں ڈابھیل کے لیے پا بہ رکاب کہ اچانک شیخ الجامعہ صاحب کا مکتوب مجھے ملا، جس میں بھاول پور آ کر مقدمہ میں شہادت دینے کے لیے لکھا گیا تھا، میں نے سوچا کہ میرے پاس کوئی زادِ راہ نہیں ہے، شاید یہی چیز ذریعہ نجات بن جائے کہ حضرت محمد ﷺ کے دین کا جانبدار بن کر یہاں آیا ہوں۔ یہ سن کر مجمع بے قرار ہو گیا، آپ کے ایک شاگرد مولانا عبدالحنان ہزاروی آہ و بکا کرتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور مجمع سے بولے کہ اگر حضرت کو بھی اپنی نجات کا یقین نہیں تو پھر اس دنیا میں کس کی مغفرت متوقع ہوگی؟ اس کے علاوہ کچھ اور بلند کلمات حضرت کی تعریف و توصیف میں عرض کیے، جب وہ بیٹھ گئے تو پھر مجمع کو خطاب کر کے فرمایا کہ:

''ان صاحب نے ہماری تعریف میں مبالغہ کیا؛ حالاں کہ ہم پر یہ بات کھل گئی کہ گلی کا کتا بھی ہم سے بہتر ہے اگر ہم تحفظ ختم نبوت نہ کر سکیں''۔ (کمالات انوری)

اب آپ اندازہ لگائیے کہ ایک ایسا جلیل القدر محدث و فقیہ ایسا کہہ رہے ہیں، جس کے بارے میں مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری قدس سرہٗ فرماتے تھے ''انور شاہ کشمیری صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت کے بچھڑے ہوئے فرد ہیں'' ان کے اخلاق، ان کا علم، ان کا تقویٰ، ان کی دینی غیرت و حمیت کو دیکھ کر یہ جملہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔

مشق سبق نمبر | 6 |

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟

2. حضرت مولانا علی میاں ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیسویں صدی کے مسلمانوں کو دیکھ کر کیا عمل کیا تھا؟

3. حضرت ابو بکر صدیق نے کون سے مدعیان نبوت کو کس کس سن میں قتل کروایا تھا؟

4. احتساب قادیانیت کے نام سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کتنا کام کیا؟

5. ''گلی کا کتا بھی ہم سے بہتر ہے اگر ہم تحفظ ختم نبوت نہ کر سکیں'' یہ جملہ کس ہستی نے کس موقع پر کہا تھا؟

سوال نمبر 2 کالم ملائیے

دوسرا کالم	پہلا کالم
کہ عقیدۂ ختم نبوت ﷺ کو تحفظ فراہم کیا جائے	حبیبِ کبریاء، احمد مصطفی محمد مجتبیٰ ﷺ پر
جانبدار بن کر یہاں آیا ہوں	اللہ رب العزت نے حضرت ابوبکر کو
یہ سلسلہ نبوت ختم ہوا	اللہ کے فضل سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس بات پر اجماع کرلیا
تحفظ ختم نبوت کی خاطر شہید کروادیئے تھے	حضرت محمد ﷺ کے دین کا
مانعین کے ساتھ قتال کا پختہ حوصلہ دیا	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی سات سو حفاظ قرآن

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگائیے۔

1. پھر حشر ونشر میں بھی اور میزان وحساب میں بھی آپ کی ...... جلوہ گر ہوں گی
   - ☐ رحمتیں ☐ برکتیں ☐ نوازشیں ☐ مہربانیاں
2. ختم نبوت کا تحفظ ایک اہم ترین فریضہ ہے اور دعویٔ نبوت کرنے والا ...... ہے
   - ☐ زندیق ☐ مرتد ☐ مستشرق ☐ کافر
3. ہم لوگ (یعنی جماعت صحابہ) یہ طے کرچکے تھے کہ مانعین ...... کے ساتھ قتال نہیں کریں گے
   - ☐ صدقہ ☐ عشر ☐ خمس ☐ زکوٰۃ
4. ...... کے لیے گر جان جاتی ہے تو جانے دو
   - ☐ کرامت ☐ صداقت ☐ شرافت ☐ مصاجبت
5. تو علماء ...... لے کر میدان کارزار میں کود پڑے
   - ☐ تیر وتلوار ☐ قلم وکاغذ ☐ پگڑی وعصا ☐ گھوڑا و خچر

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. گلی کا کتا بھی ہم سے بہتر ہے اگر ہم تحفظ............نہ کر سکیں
2. ....خلفاء وامراء نے ان کو کیفر کردار تک پہنچا دیا
3. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں تحفظ ختم نبوت کی خاطر ہزاروں............نے اپنی جانوں کو قربان کر دیا
4. دیکھتے ہی دیکھتے............سے بھی کم عرصہ میں یا تو مدعیان نبوت اپنے انجام کو پہنچ جاتے ہیں،
5. نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ایک انقلاب آفریں............ہے

سوال نمبر 5 دعویٰ نبوت کی وجہ سے کس کو کس نے قتل کروایا:

1. حارث ابن سعید کذاب

☐ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ☐ عبدالملک ابن مروان ☐ خلیفہ ابوجعفر منصور

2. ابوسعد حسن بن سیرام

☐ خلیفہ المعتضد ب اللہ ☐ خلیفہ معتصم ب اللہ ☐ خلیفہ ابوجعفر منصور

ظہور امام مہدی علیہ الرضوان

❶ امام مہدی علیہ الرضوان کا مختصر تعارف

حضرت مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے اور جس پر اہل حق کا اتفاق ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہوں گے اور نجیب الطرفین سید ہوں گے۔ ان کا نام نامی محمد اور والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ وہ نبی نہیں ہوں گے، نہ ان پر وحی نازل ہوگی، نہ وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ ان کی کفار سے خوں ریز جنگیں ہوں گی، ان کے زمانے میں کانے دجال کا خروج ہوگا اور وہ لشکر دجال کے محاصرے میں گھر جائیں گے، ٹھیک نماز فجر کے وقت دجال کو قتل کرنے کے لئے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور فجر کی نماز حضرت مہدی علیہ الرضوان کی اقتدا میں پڑھیں گے، نماز کے بعد دجال کا رخ کریں گے، وہ لعین بھاگ کھڑا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب کریں گے اور اسے "بابِ لُدّ" پر قتل کر دیں گے، دجال کا لشکر تہ تیغ ہوگا اور یہودیت و نصرانیت کا ایک ایک نشان مٹا دیا جائے گا۔

❷ امام مہدی علیہ الرضوان کی شخصیت احادیث کی روشنی میں

عن ابی سعید الخدری h مرفوعا لا تقوم الساعة حتّٰی تملا الارض ظلما وجورا وعدوانا ثم یخرج من اهل بیتی من یملاها قسطا وعدلا (المستدرک ج4ص557)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زمین ظلم وجور سے بھر جائے۔ بعدازاں میرا اہل بیت سے ایک شخص (مہدی رضی اللہ عنہ) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

عن عبد اللہ ابن مسعود hقال قال رسول اللہ ﷺ لا تذهب الدنیا حتی یملك العرب رجل من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی (ترمذی شریف)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت (اولاد) میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا (یعنی محمد)۔

وکنیته ابو عبد اللہ و في الشفاء للقاضي عیاض رحمه اللہ ان کنیته ابو لقاسم

(الشاعۃ ص ۱۹۳)

امام مہدی کی کنیت ابوعبد اللہ ہوگی اور قاضی عیاض رحمہ اللہ کی کتاب میں ہے کہ ان کی کنیت ابوالقاسم ہوگی۔

ولقبه المهدی لان اللہ هداه للحق والجابر لانه یجبر قلوب امة محمد ﷺ اولانه یجبر ای یفهر الجبارین ویقصمهم (الشاعۃ ص ۱۹۳)

ان کا لقب مہدی ہوگا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے ان کی رہنمائی فرمائی جائے گی۔ اسی طرح ان کا لقب "جابر" بھی ہوگا کیونکہ وہ اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلوب پر مرہم رکھیں گے یا اس لیے کہ وہ ظالموں پر غالب آ کر ان کی شان وشوکت کو ختم کردیں گے۔

عن ام سلمة رضی اللہ عنها قالت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول المهدی من عترتی من ولد فاطمه رضی اللہ عنها (ابو داود شریف ج ۲ ص ۵۸۸)

حضرت اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی میری نسل یعنی فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔

3 امام مہدی علیہ الرضوان ظہور سے پہلے اور بعد کے حالات

ظہور مہدی علیہ الرضوان اس وقت ہوگا جب دنیا ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی اور حضرت مہدی علیہ الرضوان دنیا

کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور سے قبل فتنے بہت بڑھ چکے ہوں گے آپ فتنوں کو ختم کریں گے اور آپ کے زمانہ میں آپس میں محبت والفت کا وہ رنگ ہوگا جو حضرات صحابہ کے دور میں تھا اور تمام مسلمان آپس میں بھائیوں کی طرح رہیں گے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی خلافت پوری دنیا میں ہوگی اور وہ پوری دنیا کے حکمران ہوں گے جس کی مدت ۷ سال سے ۹ سال تک کے درمیان ہوگی۔ حضرت امام مہدی کی شناخت کے لیے ایک علامت یہ بھی ہوگی کہ ان سے لڑنے کے لیے ایک لشکر روانہ ہوگا اور جب وہ لشکر مکہ اور مدینہ کے درمیان پہنچے گا تو اس پورے لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ مقام بیداء میں لشکر کے زمین میں دھنس جانے کی روایات امام مسلم اور امام ابن ماجہ دونوں نے تخریج کی ہیں حوالہ کے لیے ملاحظہ ہو۔

(مسلم شریف حدیث نمبر ۷۲۴۰ تا ۷۲۴۴، ابن ماجہ)

سفیانی اور اس کے لشکر کی تفصیل یہ ہے کہ وہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک اموی شخص ہوگا جس سے اسلام اور مسلمانوں کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا، اس کے زمانے میں مسلمانوں کا بالعموم اور علماء وفضلاء کا بالخصوص قتل عام ہوگا لیکن یہ فتنہ زیادہ دیر تک نہیں رہے گا کیوں کہ حضرت امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہوگا جس کی علامت یہ ہوگی کہ سفیانی بیت اللہ کو منہدم کرنے کی نیت سے روانہ ہوگا لیکن جب یہ اپنے لشکر سمیت بیدا نامی جگہ جو حرمین کے درمیان ہے پہنچے گا تو پورا لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اس سلسلے میں حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی تحریر فرماتے ہیں: اس لشکر کا زمین میں دھنسنا فتنہ سفیانی کی نشانی ہوگی اور سفیانی کا خروج دراصل امام مہدی کے ظہور کی علامت ہوگا اور اس سلسلے میں بہت سی احادیث تواتر معنوی کے ساتھ وارد ہوئی ہیں۔

(التعلیق الصبیح ج ۶ صفحہ ۲۰۰)

اور اس پورے لشکر میں سے صرف ایک شخص زندہ بچے گا جو لوگوں کو آ کر لشکر کے زمین میں دھنس جانے کی خبر دے گا چنانچہ حضرت کاندھلوی ہی تحریر فرماتے ہیں: ان لوگوں میں سے صرف ایک مخبر زندہ بچے گا۔ (حوالہ بالا)

یہی نہیں کہ امام مہدی کے ظہور سے قبل صرف سفیانی کا خروج ہوگا بلکہ بہت سے اور لوگ بھی خروج کریں گے چناں چہ کچھ لوگ مصر سے خروج کریں گے، کچھ مغربی جانب سے اور کچھ جزیرہ العرب سے گویا اس وقت ساری دنیا کے مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے کفر پوری قوت سے مسلمانوں کے ساتھ نبرد آزما ہوگا اور چہار اطراف سے مرکز عالم اور مرکز اسلام خانہ کعبہ پر حملے کی تیاریاں شروع ہو جائیں گی اور اس کے کچھ ہی عرصے کے بعد امام

مہدی کا ظہور ہو جائے گا حضرت امام مہدی کے زمانے میں اکثر یہودی مسلمان ہو جائیں گے جس کی وجہ یہ ہو گی کہ امام مہدی کو تابوت سکینہ مل جائے گا جس کے ساتھ یہودیوں کے بڑے اعتقادات وابستہ ہیں اس لیے وہ اس تابوت کو حضرت امام مہدی کے پاس دیکھ کر مسلمان ہو جائیں گے (الاشاعہ صفحہ ۱۹۹)

مغرب کی طرف سے کئی جھنڈوں کا نمودار ہونا اور اس لشکر کا سردار قبیلہ کندہ کا ایک آدمی ہو گا چناں چہ نعیم بن حماد نے یہ روایت نقل کی ہے کہ ترجمہ: امام مہدی کے ظہور کی علامت وہ چند جھنڈے ہیں جو مغرب کی طرف سے آئیں گے اور ان کا سردار قبیلہ کندہ کا ایک لنگڑا شخص ہو گا۔ (کتاب الفتن صفحہ ۲۳۰)

حضرت امام مہدی کی تصدیق و تائید اور امت مسلمہ کی عزت و شرافت اور اس کی عند اللہ مقبولیت کی سب سے اہم دلیل وہ نماز ہو گی جو حضرت عیسی علیہ السلام حضرت امام مہدی کی اقتدا میں ادا فرمائیں گے

(بخاری شریف ۳۴۴۹، مسلم ۳۹۲۔)

لیکن اس سے حضرت عیسی علیہ السلام کے منصب و نبوت پر کوئی حرف نہیں آئے گا اور یہ ایسے ہی ہو گا جیسے نبی علیہ السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

علامہ سیوطی نے الحاوی للفتاوی میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: اگر دنیا کی مدت ختم ہونے میں صرف ایک دن بچے گا تب بھی اللہ ایک آدمی بھیج کر رہے گا جو نام اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو گا اور اس کی کنیت ابو عبداللہ ہو گی۔ (الحاوی ج ۲ صفحہ ۷۶)

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: مشرق کی طرف سے ایک قوم سیاہ جھنڈوں کے ساتھ آئے گی اور وہ لوگ مال کا مطالبہ کریں گے، لوگ ان کو مال نہیں دیں گے تو وہ لڑیں گے اور ان پر غالب آجائیں گے اب وہ لوگ ان کے مطالبہ کو پورا کرنا چاہیں گے تو وہ اس کو قبول نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہ اس مال کو میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے حوالے کر دیں گے جو زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے لوگوں نے پہلے اسے ظلم و ستم سے بھرا ہو گا سو تم میں سے جو کوئی اس کو پائے تو اس کے پاس آجائے اگرچہ برف پر چل کے آنا پڑے۔ (الاشاعہ صفحہ ۲۴۰)

ظہور مہدی پر دلالت کرنے والی علامات میں سے ایک علامت وقت کا انتہائی تیز رفتاری سے گزرنا بھی ہے جس کی وجہ بظاہر بے برکتی کا پیدا ہو جانا ہو گا۔

ترمذی شریف کی ایک روایت کا ترجمہ ہے۔ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک زمانہ قریب نہ ھوجائے سال مہینہ کے برابر، مہینہ ہفتہ کے برابر، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھنٹہ کے برابر اور ایک گھنٹہ آگ کا شعلہ سلگنے کے برابر نہ ہوجائے اس حدیث کی شرح کرتے ہووے ملا علی قاری نے امام خطابی کا یہ قول نقل فرمایا ہے: ایسا امام مہدی یا حضرت عیسی یا دونوں کے زمانے میں ہوگا، میں کہتا ہوں کہ آخری قول ہی زیادہ ظاہر ہے کیوں کہ یہ معاملہ خروج دجال کے وقت پیش آئے گا اور دجال کا خروج ان دونوں بزرگوں کے زمانے میں ہوگا۔

4 خلافت مہدی علیہ الرضوان کی برکات

اہل کفار کے خلاف قتال اور دیگر فتنوں کے خاتمے پر حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی خلافت قائم ہوگی۔ آپ کی خلافت کے زمانے میں امت پر نعمتوں کی اس قدر فراوانی ہوگی اور ایسی خوشحالی حاصل ہوگی کہ امت کو پہلے کبھی ایسی خوشحالی حاصل نہ ہوسکی ہوگی۔ خلافت مہدی علیہ الرضوان کی برکات کے حوالے سے چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری امت میں مہدی علیہ الرضوان ہوں گے جو کم از کم سات سال یا نو سال خلیفہ رہیں گے، ان کے زمانے میں میری امت ایسی نعمتوں اور فراوانیوں میں ہوگی کہ اس سے پہلے اس کی مثال بھی نہیں سنی ہوگی، زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی اور کچھ بھی نہ چھوڑے گی اور اس زمانے میں مال کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا۔

ایک روایت میں ہے:

"میری امت کے آخر میں مہدی پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالی اس پر خوب بارش برسائیں گے اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے، ان کے زمانہ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت اور امت میں عظمت ہوگی"۔ (المستدرک ج ۴ ص ۵۵۸)

آپ ﷺ نے فرمایا: مہدی علیہ الرضوان زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح اس سے پہلے وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷)

5 علامات مہدی علیہ الرضوان کا مرزا قادیانی سے تقابلی جائزہ

امام مہدی علیہ الرضوان کا نام حضور ﷺ کے نام پر یعنی محمد ہوگا۔

جب کہ مرزا قادیانی کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

آپ کے والد کا نام حضرت رسول پاک ﷺ کے والد کے نام پر (یعنی عبداللہ) ہوگا۔

جب کہ مرزا قادیانی کے باپ کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے (یعنی سید) ہوں گے۔

جب کہ مرزا قادیانی مغل خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی کنیت ابوعبداللہ یا ابوالقاسم ہوگی۔

جب کہ مرزا قادیانی کی کوئی کنیت نہ تھی۔

ظہور مہدی علیہ الرضوان اس وقت ہوگا جب دنیا ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور حضرت مہدی علیہ الرضوان دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

مرزائی بتائیں کہ کیا مرزا کے دعویٰ مہدویت کے وقت زمین ظلم و جور سے بھر چکی تھی تو کیا تمہارے مہدی نے ظلم و جور ختم کر دیا اور پوری دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیا؟ بلکہ مرزا کے دور کے بعد ظلم و جور کو جو ترقی ملی ہے اس کی مثال گزشتہ ۱۳ صدیوں میں نہیں ملتی۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان کی خلافت پوری دنیا میں ہوگی اور وہ پوری دنیا کے حکمران ہوں گے جس کی مدت ۷ سال سے ۹ سال تک کے درمیان ہوگی۔

کیا مرزا قادیانی کو ایک دن بھی حکمرانی نصیب ہوئی؟

حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور سے قبل فتنے بہت بڑھ چکے ہوں گے آپ فتنوں کو ختم کریں گے اور آپ کے زمانہ میں آپس میں محبت و الفت کا وہ رنگ ہوگا جو حضرات صحابہ کے دور میں تھا اور تمام مسلمان آپس میں بھائیوں کی طرح رہیں گے۔

مرزائیوں کے مہدی کے زمانے میں فتنے کتنے تھے اور مرزا قادیانی کے بعد فتنے زیادہ ہوئے یا فتنوں کا خاتمہ ہو گیا؟ کیا مسلمان آپس میں بھائیوں کی طرح بن گئے ہیں یا بھائیوں کے درمیان بھی عداوتیں بڑھ گئیں؟

مشق سبق نمبر | 7 |

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. حضرت مہدی کا نام ونسب کیا ہے؟

----

2. حضرت مہدی کب آئیں گے؟

----

3. سفیانی اور اس کے لشکر کی تفصیل کیا ہے؟

----

4. حضرت مہدی کتنا عرصہ خلیفہ رہیں گے اور ان کی خلافت کے حالات کیسے ہوں گے؟

----

5. حضرت مہدی کا دور کیسا ہوگا؟

سوال نمبر 2 کالم ملایئے

دوسرا کالم	پہلا کالم
اور اس کی کنیت ابوعبداللہ ہوگی	ٹھیک نماز فجر کے وقت دجال کو قتل کرنے کے لئے
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے	حضرت امام مہدی کے زمانے میں
کنیت ابوعبداللہ یا ابوالقاسم ہوگی	حضرت مہدی علیہ الرضوان کی خلافت
پوری دنیا میں ہوگی	جو نام اور اخلاق میں میرے مشابہ ہوگا
اکثر یہودی مسلمان ہوجائیں گے	حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. وہ نبی نہیں ہوں گے، نہ ان پر وحی نازل ہوگی، نہ وہ...... کا دعویٰ کریں گے

☐ خلافت ☐ نبوت ☐ ولایت ☐ صحابیت

2. حضرت...... کی خلافت پوری دنیا میں ہوگی

☐ عمرو بن عبدالعزیز ☐ مہدی ☐ عیسیٰ ☐ علی

3. جب یہ اپنے لشکر سمیت...... نامی جگہ جو حرمین کے درمیان ہے پہنچے گا تو پورا لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا

☐ حرہ ☐ بیدا ☐ فلسطین ☐ لد

4. جس کی وجہ یہ ہوگی کہ امام مہدی کو...... مل جائے گا

☐ عصا ☐ تابوت سکینہ ☐ چادر ☐ تورات

5. ان کے زمانہ (خلافت) میں...... کی کثرت اور امت میں عظمت ہوگی

☐ اولاد ☐ خاندان ☐ مویشیوں ☐ عورتوں

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. کیونکہ وہ اُمت محمدیہ ﷺ کے .... پر مرہم رکھیں گے
2. اس کے زمانے میں مسلمانوں کا بالعموم اور .... کا بالخصوص قتل عام ہوگا
3. .... کے خلاف قتال اور دیگر فتنوں کے خاتمے پر حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی خلافت قائم ہوگی
4. جب کہ مرزا قادیانی .... خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔
5. کیا مرزا قادیانی کو ایک دن بھی .... نصیب ہوئی ؟

سوال نمبر 5 حدیث کی ترتیب درست کریں

اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی،

میری امت کے آخر میں مہدی پیدا ہوں گے

اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے

ان کے زمانہ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت اور امت میں عظمت ہوگی

اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برسائیں گے

لاہوری اور قادیانی مرزائیوں میں کیا فرق ہے

مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کے دو گروپ ہیں۔ ایک لاہوری دوسرا قادیانی۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور نورالدین کے زمانہ تک یہ ایک تھے۔ مارچ ۱۹۱۴ء میں نورالدین کے آنجہانی ہونے پر لاہوری گروپ کے چیف گرو محمد علی ایم اے اور اس کے حواریوں کا خیال تھا کہ نورالدین کی جگہ محمد علی کو قادیانی جماعت کی زمامِ اقتدار سونپ دی جائے گی۔ مگر مرزا قادیانی کے خاندان کے افراد اور مریدوں نے نوعمر مرزا محمود کو مرزا قادیانی کی نام نہاد خلافت کی گدی پر بٹھا دیا۔ محمد علی لاہوری اپنے حواریوں سمیت اپنا سامنہ لے کر لاہور آ گئے۔ تب سے مرزا قادیانی کی جماعت کے دو گروپ بن گئے۔ لاہوری و قادیانی۔ دنیا جانتی ہے کہ یہ لڑائی صرف اور صرف اقتدار کی لڑائی تھی۔ عقائد کا اختلاف نہ تھا۔ اس لئے کہ لاہوری گروپ مرزا قادیانی اور نورالدین کے زمانہ تک عقائد میں نہ صرف قادیانی گروپ کا ہمنوا تھا۔ بلکہ اب بھی یہ لاہوری گروپ مرزا قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں سچا سمجھتا ہے۔ امام، مأمور من اللہ، مجدد، مہدی، مسیح، ظلی و بروزی نبی وغیرہ۔ مرزا کے تمام کفریہ دعاوی کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے عقائد کی ترویج اور توسیع اس کی کتب کی اشاعت کرتے ہیں۔ قادیانیوں نے لاہوریوں کے متعلق یہ پروپیگنڈہ کیا کہ یہ اقتدار نہ ملنے کے باعث علیحدہ ہوئے ہیں۔ تو لاہوریوں نے اپنے دفاع کے لئے اقتدار کی لڑائی کو عقائد کے اختلاف کا چولا پہنا دیا۔ لاہوریوں نے کہا کہ ہمیں قادیانیوں سے تین مسائل میں اختلاف ہے:

1 ...... قادیانی گروپ مرزا کے نہ ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں۔ ہم ان کو کافر نہیں کہتے۔

2 ...... قادیانی گروپ مرزا قادیانی کو قرآنی آیت: ﴿مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ﴾ کا مصداق قرار دیتے ہیں۔ ہم اس آیت کا مرزا قادیانی کو مصداق نہیں سمجھتے۔

3 ...... قادیانی گروپ مرزا کو حقیقی نبی قرار دیتا ہے۔ ہم اسے حقیقی نبی قرار نہیں دیتے۔

اس پر ان کے درمیان مناظرے ہوئے۔ ''مباحثہ راولپنڈی'' نامی کتاب میں دونوں کے تحریری مناظروں کی روئیداد شائع شدہ ہے۔ فریقین نے مرزا قادیانی کی کتب کے حوالہ جات دیئے ہیں۔ یہ خود مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے کہ مرزا قادیانی کے دعاوی ایسے شیطان کی آنت کی طرح الجھے ہوئے ہیں کہ مرزا کے ماننے والے خود فیصلہ نہیں کر پائے کہ مرزا قادیانی کے کیا دعاوی تھے؟ لیکن یہ اقتدار کی رسہ کشی، اور نفس پرستی ہے۔ جب دو گروپ بن گئے۔ ایک گروپ کا چیف مرزا محمود۔ دوسرے گروپ کا چیف محمد علی لاہوری قرار پائے۔ تو مرزا محمود نوجوان تھا۔ اقتدار اور پیسہ پاس تھا۔ اس نے وہ بے اعتدالیاں کیں کہ مرزا قادیانی کے بعض پکے مرید کانوں کو ہاتھ لگانے لگے۔ مرزا محمود کی جنسی بے راہ روی اور رنگینیاں اور سنگینیاں اس داستان نے قادیان سے لاہور تک کا سفر کیا۔ تو لاہوری گروپ نے تاریخ محمودیت، ربوہ کا پوپ، ربوہ کا مذہبی آمر، کمالات محمودیہ۔ ایسی دسیوں کتابیں لکھ کر مرزا محمود کی بدکرداریوں کو الم نشرح کیا۔ مرزا محمود نے جواب آں غزل کے طور پر لاہوریوں کو وہ بے نقط سنائیں کہ الامان والحفیظ۔ ذیل میں حوالے ملاحظہ ہوں:

''فاروق'' جناب خلیفہ قادیان کے ایک خاص مرید کا اخبار ہے۔ جناب خلیفہ صاحب! کئی مرتبہ اس کی خدمات کے پیش نظر اس کی توسیع اشاعت کی تحریک فرما چکے ہیں۔ سوقیانہ تحریریں شائع کرنے اور گالیاں دینے کے لحاظ سے اس اخبار کو قادیانی پریس میں بہت اونچا درجہ حاصل ہے۔ جماعت لاہور اور اس کے اکابر کو گالیاں دینا اس اخبار کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔ اس کی ۲۸/ فروری ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں ہمارے خلاف چند مضامین شائع ہوئے ہیں۔ ان میں بے شمار گالیاں دی گئی ہیں۔ جن میں سے چند بطور نمونہ درج ذیل کی جاتی ہیں:

(اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۱/ مارچ ۱۹۳۵)

1 لاہوری اصحاب الفیل۔ 2 اہل پیغام کی یہودیانہ قلابازیاں۔ 3 ظلمت کے فرزند اور زہریلے سانپ۔ 4 لاہوری اصحاب الاخدود۔ 5 خباثت اور شرارت اور رزالت کا مظاہرہ۔ 6 دشمنان سلسلہ کی

بھڑکی ہوئی آگ میں یہ پیغامی لاہوری فریق عباد الدنیا وقود النار بن گئے۔ 7 نہایت ہی کمینہ سے کمینہ اور رذیل سے رذیل فطرت والا اور احمق سے احمق انسان۔ 8 اصحاب اخدود پیامی۔ 9 دو غلے اور میے دروں میے بروں عقائد۔ 10 بدلگام پیغامیو۔ 11 حرکات دنیہ اور افعال شنیعہ۔ 12 محسن کشانہ اور غدارانہ اور نمک حرامانہ حرکات۔ 13 دو رخے سانپ کی کھوپڑی کچلنے۔ 14 تم نے اپنے فریب کارانہ پوسٹر میں...... تک انگیخت اور اشتعال کا زور لگالیا۔ 15 فوراً کپڑے پھاڑ کر بالکل عریانی پر کمر باندھ لی۔ 16 ایسی کھجلی اٹھی تھی۔ 17 رذیل اور احمقانہ فعل۔ 18 کبوتر نما جانور۔ 19 احمدیہ بلڈنگ (لاہوری جماعت کے مرکز) کے؟ کرمک۔ 20 اے سترے بہترے بڈھے کھوسٹ۔ 21 اے بدلگام تہذیب ومتانت کے اجارہ دار پیامیو (فریق لاہور)۔ 22 برخوردار پیامیو۔ 23 جیسا منہ ویسی چپیڑ۔ 24 کوئی آلو، ترکاری یا لہسن پیاز بیچنے بونے والا نہیں۔ 25 جھوٹ بول کر اور دھوکے دے کر اور فریب کارانہ بھیگی بلی بن کر۔ 26 لہسن پیاز اور گوبھی ترکاری کا بھاؤ معلوم ہوجاتا۔ 27 آخرت کی لعنت کا سیاہ داغ ماتھے پر لگے۔ 28 اگر شرم ہوتو وہیں...... چلو بھر پانی لے کر ڈبکی لگالو۔ 29 یہ کسی قدر دجالیت اور خباثت اور کمینگی۔ 30 علی بابا اور چالیس چور بھی اپنی مٹھی بھر جماعت لے کر بلوں میں سے نکل آئے ہیں۔ 31 بھلا کوئی ان پیامی ایروں غیروں سے اتنا تو پوچھے۔ 32 سادہ لوح پیامی نادان دشمن۔ 33 پیامیو عقل کے ناخن لو۔ 34 نامعقول ترین اور مجہول ترین تجویز۔ 35 سادہ لوح اور احمق۔ 36 اے سادہ لوح یا ابلہ فریب امیر پیغام 37 پیغام بلڈنگ کے اڑہائی ٹوٹرو۔ 38 احمق اور عقل وشرافت سے عاری اور خالی۔ 29 اہل پیغام (لاہوری فریق) نے جس عیاری اور مکاری اور فریب کاری سے اپنے دجل بھرے پوسٹروں میں۔ 40 چاپلوسی اور پابوسی کا مظاہرہ۔ 41 اہل پیغام کے دوتازہ گندے پوسٹر۔

(منقول از اخبار ''فاروق'' قادیان پیامی نمبر مورخہ ۲۸/فروری ۱۹۳۵ء)

لاہوری مرزائی بھی قادیانیوں کو گالیاں دینے میں کم نہ تھے۔ ملاحظہ ہو:

''مولوی محمد علی صاحب (لاہوری) کا خطبہ جمعہ ۱۹/اکتوبر ۱۹۴۵ء ہمارے سامنے ہے۔ یہ خطبہ بھی حسب معمول جماعت احمدیہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف الزامات اور گالیوں سے پر ہے۔ جناب مولوی صاحب کی گالیوں کی شکایت کہاں تک کی جائے۔ ان کا جوش غیظ وغضب ٹھنڈا ہونے میں ہی نہیں آتا۔ ہم

ان کی گالیاں سنتے سنتے تھک گئے ہیں۔مگر وہ گالیاں دیتے دیتے نہیں تھکے۔ ہر خطبہ گزشتہ خطبہ سے زیادہ تلخ اور طعن آمیز ہوتا ہے۔ بدگوئی اور بدزبانی اب جناب مولوی صاحب کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔کوئی بات طعن وتشنیع اور گالی گلوچ کی آمیزش کے سوا کرہی نہیں سکتے۔''

(مضمون مندرجہ اخبار''الفضل'' قادیان ج ۲۳ نمبر ۲۷۳،ص ۴ مورخہ ۲۲/نومبر ۱۹۴۵)

لیکن گالی گلوچ کی بوچھاڑ تو دونوں جماعتوں کی عادت ہے۔کبھی ایک سبقت لے جاتی ہے کبھی دوسری۔اس فن کی بنیاد خود مرزا قادیانی صاحب کی کتابوں میں رکھی گئی ہے۔پس اتباع لازم ہے۔مرزا محمود نے محمد علی کی گالیوں کی شکایت کی۔اب محمد علی کی مرزا محمود کے متعلق شکایت بھی ملاحظہ ہو:

''خود جناب میاں محمود احمد صاحب نے مسجد میں جمعہ کے روز خطبہ کے اندر ہمیں دوزخ کی چلتی پھرتی آگ۔ دنیا کی بدترین قوم اور سنڈاس پر پڑے ہوئے چھلکے کہا۔ یہ الفاظ اس قدر تکلیف دہ ہیں کہ ان کو سن کر ہی سنڈاس کی بو محسوس ہونے لگتی ہے۔''

(مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار''پیغام صلح'' لاہور ج ۲۲ نمبر ۳۳،ص ۷ مورخہ ۳/جون ۱۹۳۴)

مسلمانوں نے (لاہوری وقادیانی) دونوں کی اس باہمی چخ چخ کو ایک سکہ کے دورخ قرار دیا۔ایک گروکے دو چیلوں کی اخلاق باختگی کو مرزا قادیانی کی روحانی تربیت کا نتیجہ قرار دیا۔امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ لاہوریوں وقادیانیوں میں کیا فرق ہے؟ آپ نے فی البدیہہ فرمایا کہ بر ہر دو لعنت، خنزیر، خنزیر ہوتا ہے، چاہے گورے رنگ کا ہو یا کالے رنگ کا۔ کفر کفر ہے۔ چاہے لاہوری ہو یا قادیانی۔ لاہوریوں کا مرکز لاہور میں ہے۔قادیانیوں کا مرکز پاکستان بننے کے بعد چناب نگر اور اب ان کا مرکز بہشتی مقبرہ سمیت لندن کو سدھار گیا ہے۔تمام علمائے اسلام نے دونوں گروپوں کے کفر کا فتویٰ دیا۔قومی اسمبلی اور سپریم کورٹ تک سب نے دونوں کو کافر وغیر مسلم گردانا۔

لاہوری گروپ کافر کیوں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے۔ وہ بالاجماع کافر ہے۔اس کو جو لوگ اپنا امام' مجدد' مأمور من اللہ' مہدی' مسیح' ظلی نبی' تسلیم کریں۔ وہ بھی کافر ہیں۔حتیٰ کہ مدعی نبوت کو جو لوگ مسلمان سمجھیں۔ بلکہ جو اسے کافر نہ سمجھیں وہ بھی کافر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علماء نے اپنے فتاویٰ میں' عدالتوں نے اپنے فیصلوں میں، اور

اسمبلی نے اپنے قانون میں قادیانیوں کی طرح لاہوری گروپ کو بھی کافر قرار دیا ہے۔ مرزا قادیانی کے کفریہ دعاوی جن کو لاہوری گروپ بھی صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں:

لاہوری گروپ مرزا قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں سچا مانتا ہے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ:

1 ...... ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاص ۱۱، خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۸)

2 ...... ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔'' (بدر ۵/مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ص ۱۲۷ ج ۱۰)

3 ...... ''میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔''
(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۵، حاشیہ خزائن ص ۶۸ ج ۲۱)

4 ...... ''نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ص ۴۰۷ ج ۲۲)

5 ...... ''اس امت میں آنحضرت ﷺ کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ (مرزا) بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۸ حاشیہ، خزائن ص ۳۰ ج ۲۲)

6 ...... ''ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں جو توریت میں مذکور ہیں۔ میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں۔ پہلے بھی کئی نبی گزرے ہیں جنہیں تم لوگ سچے مانتے ہو (الحکم ۱۰/اپریل ۱۹۰۸ء، ملفوظات ص ۲۱۷ ج ۱۰)

ان حوالہ جات میں مرزا قادیانی کا صراحت کے ساتھ نبوت کا دعویٰ موجود ہے، اور پہلے انبیاء (سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت ﷺ تک) کی طرح نبی ہونے کے مدعی ہیں۔ اب نبی کے لئے معجزہ چاہئے۔ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کو اللہ تعالیٰ نے معجزہ نہ دیا ہو۔ مرزا قادیانی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کے لئے معجزہ چاہئے۔ چنانچہ وہ اپنے معجزات کے متعلق خود لکھتا ہے:

7 ...... ''اگر میں (مرزا) صاحب معجزہ نہیں تو جھوٹا ہوں۔'' (تحفۃ الندوۃ ص ۵، خزائن ص ۹۷ ج ۱۹)

8 ...... ''مگر میں تو اس سے بڑھ کر اپنا ثبوت رکھتا ہوں کہ ہزارہا معجزات اب تک ظاہر ہو چکے ہیں۔''
(تحفۃ الندوۃ ص ۷، خزائن ص ۱۰۰ ج ۱۹)

9 ...... ''اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷، خزائن ص ۵۷۵ ج ۲۲)

دیکھئے نبی کے لئے وحی نبوت بھی ہونی چاہئے۔ مرزا قادیانی اس کے متعلق لکھتا ہے:

10 ..... ''اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا۔''

(حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ص ۴۰۷ ج ۲۲)

ان حوالہ جات سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا، اور یہ امر طے شدہ ہے کہ: **"دعویٰ النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفر بالاجماع"** (شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص ۲۰۷ مصری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے۔ وہ بالاجماع کافر ہے۔ مرزا کے ان کفریہ دعاوی کو لاہوری گروپ بھی صحیح مانتے ہیں۔ اس لئے قادیانیوں کی طرح لاہوری بھی کافر ہیں۔ (مزید تفصیل ''احتساب قادیانیت'' ج اول میں مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کی ترک مرزائیت اور ''تحفہ قادیانیت'' ج ۲ میں معرکہ لاہور و قادیان از حضرت لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ ملاحظہ کریں)۔

مشق سبق نمبر | 8 |

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. مرزا قادیانی کی جماعت کے دو گروپ کون سے ہیں اور وہ کب بنے؟

---

2. لاہوریوں کے قادیانیوں سے کتنے مسائل میں اختلاف ہے؟

---

3. لاہوری گروپ کافر کیوں ہے؟

---

4. خلیفہ قادیان کے اخبار کا نام کیا ہے اور اس کی خصوصیت کیا تھی؟

---

5. جناب میاں محمود احمد صاحب نے مسجد میں جمعہ کے روز خطبہ میں کیا کہا تھا؟

سوال نمبر 2 کالم ملایئے

پہلا کالم	دوسرا کالم
اس نے وہ بے اعتدالیاں کیں کہ	جو تورات میں مذکور ہیں
اگر میں (مرزا) صاحب معجزہ نہیں	چاہے گورے رنگ کا ہو یا کالے رنگ کا
مرزا قادیانی کے کفریہ دعاوی	تو جھوٹا ہوں
بر ہر دو لعنت، خنزیر، خنزیر ہوتا ہے،	مرزا قادیانی کے بعض پکے مرید کانوں کو ہاتھ لگانے لگے
ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں	جن کو لاہوری گروپ بھی صحیح تسلیم کرتے ہیں

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. نوعمر مرزا محمود کو مرزا قادیانی کی نام نہاد خلافت کی ...... پر بٹھا دیا
   - ☐ کرسی ☐ گدی ☐ سیٹ ☐ مسند
2. جماعت لاہور اور اس کے اکابر کو گالیاں دینا اس ...... کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔
   - ☐ کتاب ☐ اخبار ☐ رسالے ☐ جریدے
3. ...... کے کفریہ دعاوی جن کو لاہوری گروپ بھی صحیح تسلیم کرتے ہیں
   - ☐ میاں محمود احمد ☐ مرزا قادیانی ☐ مولوی محمد علی ☐ جناب خلیفہ قادیان
4. لیکن گالی گلوچ کی ...... تو دونوں جماعتوں کی عادت ہے
   - ☐ کثرت ☐ بوچھاڑ ☐ بیماری ☐ حرکت
5. ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں جو ...... میں مذکور ہیں
   - ☐ زبور ☐ انجیل ☐ تورات ☐ قرآن مجید

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. آنحضرت ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ.......... کافر ہے
2. قومی اسمبلی اور سپریم کورٹ تک سب نے..........کو کافر و غیر مسلم گردانا۔
3. اب ان کا مرکز بہشتی مقبرہ سمیت..........کو سدھار گیا ہے
4. اس لئے کہ لاہوری گروپ مرزا قادیانی اور نورالدین کے زمانہ تک..........میں نہ صرف قادیانی گروپ کا ہمنوا تھا
5. ایک گروپ کا چیف مرزا محمود۔ دوسرے گروپ کا چیف..........قرار پائے۔

سوال نمبر 5 درج ذیل گالیوں کی نشاندہی کریں کہ یہ کس نے کس کو دی ہیں:

1. اے سادہ لوح یا ابلہ فریب امیر پیغام	لاہوری	قادیانی
2. چاپلوسی اور پابوسی کا مظاہرہ	قادیانی	لاہوری
3. دوزخ کی چلتی پھرتی آگ	لاہوری	قادیانی
4. خباثت اور شرارت اور رزالت کا مظاہرہ	قادیانی	لاہوری
5. جھوٹ بول کر اور دھوکے دے کر اور فریب کارانہ بھیگی بلی بن کر۔	لاہوری	قادیانی

قادیانی کافر کیوں؟

فتنہ قادیانیت تاریخ اسلام میں سب سے بڑا ارتدادی فتنہ ہے۔ قادیانیوں کے کفر کے بارے میں شروع سے آج تک دنیا بھر کے علماء ومفتیان کرام ایک ہی نظریہ رکھتے آئے ہیں، لیکن اس کے باوجود قادیانی کمال ڈھٹائی سے اپنے عقائد کفریہ کو اسلام ثابت کرنے کی کوششوں میں لگے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں کبھی تو قرآن وحدیث میں تحریف کرتے ہیں، کبھی اسلامی عقائد پر عقلی شبہات سامنے رکھتے ہیں اور کبھی قادیانیت سے ناواقفیت رکھنے والے سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے اپنے ظاہری اعمال رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم بھی کلمہ اسلام پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، مساجد تعمیر کرواتے ہیں، قرآن وحدیث کو مانتے ہیں اور بڑے رفاعی کام بھی کرواتے ہیں، پھر ہم کافر کیوں ہیں؟ بعض مسلمان ان کے ظاہری اعمال کو دیکھتے ہوئے انہیں بھی مسلمانوں کا فرقہ سمجھنے لگتے ہیں حالانکہ قادیانیوں کا مسلمانوں سے اسلام کے بہت سے بنیادی عقائد میں اختلاف ہے۔ یہ بات قادیانی بھی جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے مسیلمہ کذاب کی طرح دعویٰ نبوت کیا ہے اور مسیلمہ کذاب اور اس کے تمام پیروکار بھی کلمہ اسلام پڑھتے تھے، توحید، رسالت، وجود ملائکہ، قبر، حشر غرض تمام عقائد کو بھی مانتے تھے اور اذان واقامت اور مساجد بھی مسلمانوں جیسی تھیں۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز بھی پڑھتے تھے یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ کو نبی بھی مانتے تھے، لیکن ان سب کے باوجود نبوت کا دعویٰ کرنے کیوجہ سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے متفقہ طور پر مسیلمہ کذاب اور اسکے ماننے والوں کو کافر ومرتد قرار دے کر ان کے خلاف اعلان جنگ کرتے ہوئے 27 ہزار مسیلمیوں کو واصل جہنم

کیا تھا۔ اسی طرح دورِ خلافت کے بعد بھی جب کبھی کسی شقی ازلی بدبخت نے نبوت کا اعلان کیا تو اسے دعویٰ نبوت کی وجہ سے بالاتفاق کافر و مرتد قرار دیا گیا، جبکہ مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کے ساتھ بہت سے دیگر مسلّمہ قطعی عقائد کا بھی انکار کیا ہے اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم، اولیا کرام رحمہ اللہ، شعائر اسلام اور اہل اسلام کے بارے میں وہ گستاخیاں کیں ہیں کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ قادیانیوں کے انہی کفریہ عقائد اور توہین آمیز عبارات کی وجہ سے امت مسلمہ قادیانیوں کے کفر کا اعلان کرتی آئی، قادیانیوں کی وجوہاتِ تکفیر اسی سیکشن میں تفصیل سے ملاحظہ فرمائیں۔

1 نبوت و رسالت کا دعویٰ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کی تکمیل ہو چکی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی قسم کا دعویٰ نبوت کھلا کفر ہے۔ چنانچہ شرح فقہ اکبر میں ہے

"دعویٰ النبوة بعد نبيّنا كفر بالاجماع" (شرح فقہ اکبر ص 202)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنا کفر ہے اور اسی پر ساری امت کا اجماع ہے

اور صرف یہی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی خود کو نبی کہے اور مراد لغوی معنی یعنی "پیغام پہنچانے والے" تو بھی وہ کافر ہے۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری کے صفحہ 263 ج 2 پر ہے۔

"من قال انا رسولُ الله او قال بالفارسية من پيغمبرم يريدُ به من پيغام برم يكفر"

"اور اگر کوئی کہے میں رسول ہوں یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہو کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں تو تب بھی کافر ہو جائے گا"۔

جب کہ مرزا قادیانی نے کھلے لفظوں میں نبوت و رسالت کا دعویٰ کر کے اس کفر کا بھی ارتکاب کیا ہے۔ مرزا کے دعویٰ رسالت پر چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

''اللہ نے مجھے بھیجا اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی، ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

''خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔''

(اربعین نمبر ۳، ص ۳۸، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۶)

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء، ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

مرزا قادیانی کی کتب سے چند عبارات نقل کی ہیں جن میں مرزا قادیانی نے صراحتاً دعویٰ نبوت کیا ہے اور سرکار دو جہاں خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت بالاجماع کفر ہے، اس لیے مرزا قادیانی اور اسے ماننے والے اس کفر کے ارتکاب کیوجہ سے کافر دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

❷ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخیاں

اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہٗ لاشریک ہے، حق تعالیٰ کی ذات پر اس کی جملہ صفات کے ساتھ غیر متزلزل ایمان اسلام کے لیے شرط ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں ادنیٰ توہین بھی بدترین کفر ہے جبکہ مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ کی ذات مقدسہ کے بارے میں وہ خرافات بکیں ہیں جو اس کے بد باطن کی عکاسی کرتی ہیں۔ چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر یک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔ (توضیح مرام، ص ۷۵، خزائن ج ۳ ص ۹۰)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ کی ذات کو تیندوے سے تشبیہ دی ہے۔ جبکہ قرآن کا اعلان ہے:
لیس کمثلہٖ شیءٌ (نہیں ہے اس اللہ کی مثل کوئی شئی)

''کیا کوئی عقل منداس بات کو قبول کرسکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں، پھر اس کے بعد یہ سوال ہوگا کیوں نہیں بولتا کیا (اللہ کی) زبان پر کوئی مرض لاحق ہوگئی ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص ۱۴۴، خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲)

''وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔'' (تجلیات الٰہیہ، ص ۲، خزائن ج ۲۰ ص ۳۹۶)

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا انکار:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جابجا اپنی وحدانیت کے دلائل ذکر کیے ہیں اور ہر طرح کے رشتہ سے نا صرف

برأت کا اعلان کیا ہے بلکہ جن لوگوں نے خدا کے سوا خدا کی اولاد وغیرہ کا عقیدہ گھڑا اُن کی سخت تردید کی ہے۔ سورۃ اخلاص توحید کے مضامین پر ہی مشتمل ہے لیکن مرزا قادیانی کے توحید باری تعالیٰ کے متعلق کیا نظریات ہیں ملاحظہ فرمائیں! مرزا قادیانی خدائی کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور میں نے یقین کرلیا میں وہی ہوں۔''

(آئینہ کمالات اسلام، ایضاً خزائن ج ۵ ص ۵۶۴)

''مرزا قادیانی کہتا ہے، مجھ پر وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِیْ اے مرزا تو میرے نزدیک میری اولاد کی طرح ہے۔'' (تذکرہ ص ۴۲۲ طبع چہارم)

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِیْ اے مرزا تو مجھ سے میرے بیٹے کی طرح ہے۔ (تذکرہ طبع چہارم ص ۵۲۶)

اپنے بیٹے کو خدا تعالیٰ سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ خدا نے مجھے کہا کہ: ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا (حقیقۃ الوحی ص ۹۵ خزائن ج ۲۲ ص ۹۸،۹۹)

③ قرآن کریم واحادیث نبویہ کی توہین

قرآن مجید کی توہین:

قرآن مجید کتب سماویہ میں سب سے برتر، اعلیٰ، اکمل اور آخری آسمانی کتاب ہے، جسکی حفاظت کے متعلق خدائی وعدہ ہے۔ لیکن یہ مقدس کتاب بھی مرزا قادیانی کے ہاتھوں نہ بچ سکی مرزا قادیانی نے نہ صرف جابجا تحریف کے نشتر چلا کر اپنے کفریہ عقائد کو قرآن سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ اپنے کلام کو قرآن کی طرح قطعی کہا ہے۔ قادیانی عقیدے کے مطابق چونکہ محمد رسول اللہ ﷺ دوبارہ مرزا کی صورت میں قادیان میں آئے ہیں، اس لیے قرآن بھی دوبارہ مرزا قادیانی پر قادیان میں نازل ہوا ہے۔''

مرزا قادیانی کا لڑکا لکھتا ہے کہ:

''ہم کہتے ہیں کہ قرآن مجید کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی، مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کرکے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۷۳)

مرزا قادیانی کا مرید اسکی تعریف میں اشعار کہتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی

(الفضل قادیان، ج ۱۰، ش نمبر ۳۰، ص ا، کالم نمبر ۳، مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ:

''قرآن مجید خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔'' (تذکرہ ص ۹۹ طبع چہارم)

''میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔'' (خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

احادیث رسول ﷺ کی توہین:

احادیث رسول اکرم ﷺ کے فرامین کا نام ہے جو درحقیقت خدائے وحدہٗ لاشریک ہی کی طرف سے وحی کی گئی ہیں۔ قرآن مجید کے بعد سب سے بڑا درجہ احادیث رسول کو حاصل ہے اور ان پر ایمان مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے لیکن جو شخص قرآن مجید کے بارے میں ایسے نظریات کا حامل ہو وہ احادیث رسول ﷺ کو کیا حیثیت دے گا۔ حدیث رسول ﷺ کے بارے میں مرزائی عقائد ملاحظہ کیجئے! قادیانی عقیدے کے مطابق اگر مرزا قادیانی کی بات کے مقابل حدیث آجائے تو ترجیح مرزا قادیانی کی بات کو ہوگی اور حدیث رسول ﷺ کو ردی کی طرح پھینک دیا جائے گا۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

''میرے اس دعویٰ (مسیح موعود) کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی ہے۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔'' (اعجاز احمدی، ص ۳۰ خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰)

احادیث رسول کے قبول و رد کرنے کے بارے میں اپنے قول کو حکم بناتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''میرا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں جس انبار کو چاہوں خدا سے علم پا کر قبول کروں اور جس ڈھیر کو چاہوں

خدا سے علم پا کر رد کر دوں۔'' (اربعین نمبر ۳،ص ۱۵ ملخصاً از خزائن ج ۱۷ص ۴۰۱ حاشیہ)

مرزائیوں کے اخبار الفضل میں مرزا قادیانی کی مذکورہ عبارات کی مزید وضاحت ان الفاظ میں بیان کی گئی کہ:

''قرآن کریم اور الہامات مسیح موعود (مرزا قادیانی کی باتیں) دونوں خدا تعالیٰ کے کلام ہیں، دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا، اس لیے قرآن کو مقدم رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا (یعنی دونوں درجے میں برابر ہیں)۔ مسیح موعود سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث کی روایت سے معتبر ہیں۔ کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت ﷺ کے منہ سے نہیں سنیں۔''

(اخبار الفضل قادیان ج 2 نمبر ۱۳۳ ص ۶، کالم نمبر ۲، ۳، مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۱۵ء)

❹ محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ

مرزا قادیانی نے عام دعویٰ نبوت نہیں کیا بلکہ ثانی محمد ہونے کا دعویٰ کیا ہے، کیونکہ قادیانی عقیدہ کے مطابق محمد رسول ﷺ کا دنیا میں دوبارہ آنا مقدر تھا۔ پہلی بار آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں محمد بن عبداللہ کی شکل میں آئے اور دوسری بار قادیان میں مرزا غلام احمد ابن غلام مرتضیٰ کی بروزی شکل میں آئے، یعنی مرزا قادیانی کی شکل میں محمد رسول اللہ کی روحانیت مع اپنے تمام کمالات نبوت کے دوبارہ جلوہ گر ہوئی ہے۔ مرزا قادیانی کے اس گھناؤنے عقیدہ پر چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

آنحضرت ﷺ کی دو بعثت ہیں یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت ﷺ کا دوبارہ دنیا میں آنے کا وعدہ کیا گیا تھا، جو مسیح موعود اور مہدی (مرزا قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔

(تحفہ گولڑویہ، ص ۹۴ خزائن ج ۱۷ص ۲۴۹، حاشیہ)

مرزا قادیانی نے اپنے اس گندے عقیدے کا اظہار یوں بھی کیا ہے لکھتا ہے کہ

"اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور وجود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا در حقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ وہ شخص جو مجھ میں اور مصطفی میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔'' (خطبہ الہامیہ، ص ۱۷۱، خزائن ج ۱۶ص ۲۵۸)

مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا بشیر احمد ایم اے اسی عقیدے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ'' قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اُتارا تا کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے "اخرین منھم لما یلحقو بھم" میں فرمایا تھا۔'' (کلمۃ الفصل ۱۰۵)

آگے لکھتا ہے:

وہ جس نے مسیح موعود کی بعثت کو نبی کریم ﷺ کی بعثت ثانی نہ جانا اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا کیوں کہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک بار پھر دنیا میں آئیں گے۔ (کلمۃ الفصل 106)

اسی نظریئے کو مرزا قادیانی کے مرید خاص قاضی اکمل نے اشعار کی صورت میں بیان کیا ہے جو قادیانی اخبار میں چھپے لکھتا ہے

اے میرے پیارے میری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اترا قرآن رسول قدنی

(اخبار الفضل قادیان، ج ۱۰، ش نمبر ۳۰، ص ۱، کالم نمبر ۳، مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

یہ مذکورہ عبارات ہیں مرزا قادیانی کا کفر نصف النہار کے سورج سے بھی زیادہ واضح ہے

نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو:

قادیانی عقیدے کے مطابق مرزا قادیانی کو صرف حضور ﷺ کا نام ہی نہیں، بلکہ تمام کمالاتِ محمدی بھی ملے ہیں اور اس طرح سے مرزا قادیانی حضور ﷺ کے ہم پلہ ہو گیا۔ قادیانی کتب سے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

مرزا قادیانی کالڑکا لکھتا ہے:

مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمد یہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا۔۔۔ پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ (کلمۃ الفصل ص ۱۱۳)

مرزا قادیانی کالڑکا لکھتا ہے:

''میں نے بفضل الٰہی اس بات کو پایہ ثبوت تک (گزشتہ مضمون میں) پہنچایا کہ حضرت مسیح موعود باعتبار نام، کام، مقام اور آمد کے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود ہیں یا یوں کہو کہ آنحضرت جیسا کہ (دنیا کے) پانچویں ہزار میں

مبعوث ہوئے تھے ایسا ہی اِس وقت جمیع کمالات کے ساتھ مسیح موعود کی بروزی صورت میں مبعوث ہوئے ہیں۔''

(کلمۃ الفصل مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۹ء)

انہی کفریہ عقائد کی وجہ سے مرزا قادیانی نے قرآن مجید کی وہ آیات جن کے مخاطب رسول اللہ ﷺ ہیں کے بارے میں دعویٰ کیا کہ یہ آیات میری شان میں دوبارہ نازل ہوئیں ہیں۔ بطور نمونہ کے چند آیات ملاحظہ فرمائیں۔

وَرَفعنالك ذكرك (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص ۷۳۴)

وما ينطق عن الهوٰى ان هو الا وحى يوحىٰ (تذکرہ طبع چہارم ص ۷۸)

قل يا ايها الناس انى رسولُ الله اليكم جميعا (تذکرہ طبع چہارم ص ۳۵۲)

وما ارسلنك الا رحمة اللعالمين (تذکرہ طبع چہارم ص ۸۷)

انا اعطينك الكوثر (تذکرہ طبع چہارم ص ۶۰۲)

قادیانی ذریت کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی بھی حضور اکرم ﷺ کی طرح درود وسلام کا مستحق ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ بھی مرزا قادیانی پر درود بھیجتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

صلی اللہ علیک وعلیٰ محمد (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات مرزا ص ۷۷۷، طبع چہارم)

قادیانی عقیدے کے مطابق قرآن مجید میں جو آداب آپ ﷺ کے بیان کیے گئے ہیں وہی آداب مرزا قادیانی کی تعظیم وتکریم کے لیے بجالانا ضروری ہیں۔ مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم اے ایک واقعہ نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے:

مرزا قادیانی کے مرید خاص مولوی احسن امروہی اور مولوی عبدالکریم کا مسیح موعود کی موجودگی میں تنازع ہوا جس میں ایک دوسرے کے خلاف آوازیں بلند ہوگئیں اور پھر اتنی بلند ہوئیں کہ باہر جانے لگیں اس پر مرزا صاحب نے فرمایا ''لاترفعوا اصواتكم فوق صوت النبى (سورہ حجرات)'' یعنی اے مؤمنوں! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز کے سامنے بلند نہ کرو''۔ اس حکم کے سنتے ہی مولوی عبدالکریم فوراً خاموش ہوگئے لیکن مولوی احسن امروہی آہستہ آہستہ بڑبڑاتے رہے۔ (سیرت المہدی، روایت نمبر ۳۴۵، ج ۱، ص ۳۱۴)

5 آنحضرت ﷺ پر فضیلت اور آپکی توہین

مرزا قادیانی نے اپنی تحریرات میں آپ ﷺ پر فضیلت کی بھی پوری جگہ رکھی ہے۔ مرزا قادیانی کے بے باک قلم سے آقا مدنی کریم آقا ﷺ کی شان میں جو توہین آمیز عبارات نکلیں ہیں وہ اس کے کفر کا بانگ دہل اعلان کرتی ہیں۔ اور تاریخ اسلام میں کبھی کسی بدبخت کو ایسی جرأت نہ ہوسکی جس کا اظہار مرزا قادیانی اور اس کی ذریت نے کیا۔ چند عبارات ملاحظ کیجیے۔

''ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا ہے۔ اور اس قدر آگے بڑھایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۱۳)

''یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔'' (اخبار الفضل قادیان، ج ۱۰، ش نمبر ۵، ص ۵، کالم نمبر ۳، مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

مرزا قادیانی حضور ﷺ کے معجزات کے بارے میں لکھتا ہے کہ:

''آپ ﷺ سے تین ہزار معجزات کا ظہور ہوا۔'' (تحفہ گولڑیہ، ص ۴۰، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳)

جبکہ اپنے معجزات کی تعداد بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ ہیں۔'' (نصرۃ الحق، ص ۵۶ خزائن ج ۲۱ ص ۷۵)

مرزا قادیانی کے مرید خاص "قاضی اکمل" نے مرزا قادیانی کی شان میں نظم لکھی جس کو مرزا قادیانی نے نا صرف پسند کیا بلکہ اپنے اخبار "بدر" میں اس کو چھپوایا بھی اور فریم کروا کر اپنے مہمان خانے میں بھی لگوادیا۔ نظم کے چند اشعار یہ ہیں۔

محمد پھر اُتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے بڑھ کر ہے اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(روزنامہ بدر قادیان جدید، ۲، قدیم ج ۵، ش نمبر ۴۳، ص ۱۴، کالم نمبر ۱، مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

''آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب۔۔۔ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے، حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی پڑتی ہے۔''

(مرزا قادیانی کا مکتوب روزنامہ الفضل قادیان، ج ۱۱، ش نمبر ۶۶، ص ۹، کالم نمبر ۳، مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

آپ ﷺ کے جائے قیام کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''خدا تعالی نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لیے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔'' (تحفہ گولڑیہ، ص۶۹ خزائن ج ۱۷ ص ۲۰۵ حاشیہ)

آپ ﷺ کے جسم اقدس کی توہین کرتے ہوئے بکواس کرتا ہے کہ:

''ایسے موقع پر مسلمان معراج پیش کر دیتے ہیں حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ معراج جس وجود سے ہوا تھا وہ گنے موتنے والا وجود تو نہ تھا۔'' (استغفر اللہ) (ملفوظات احمدیہ ج۹، ص۴۵۹)

قارئین کرام مرزائی کتب سے چند عبارات آپ کے سامنے رکھیں ہیں جن کا ہر ہر حرف چیخ چیخ کر مرزا قادیانی کے کفر کا اعلان کر رہا ہے۔ قارئین کرام! مرزا کی کتب سے توہین رسالت پر مشتمل چند عبارات آپ کے سامنے رکھی ہیں اور توہین رسالت کرنے والے کے بارے میں مرزا قادیانی کا اپنا فتویٰ بھی موجود ہے لکھتا ہے کہ ''جو شخص آنحضرت کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا جس سے آپ کی ہتک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے۔''

(ملفوظات ۲۸۳)

اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ مرزا قادیانی، اس کی اولاد اور قادیانیت جو مندرجہ بالا کفریہ عبارات پر نا صرف ایمان رکھتی ہے بلکہ بے وقوفانہ تاویلات کے ذریعے ان کی اشاعت بھی کرتی ہے۔ کیا وہ خود مرزا قادیانی کے فتویٰ کی رو سے حرامی ہیں یا نہیں؟

6 انبیاء علیہ السلام پر فضیلت اور ان کی توہین

اسلامی عقیدے کے مطابق آپ ﷺ سے قبل کم و بیش سوا لاکھ انبیاء کرام علیہم السلام دنیا میں بھیجے گئے ہیں۔ اسلام میں ان تمام پر ایمان اور انکی تعظیم و تکریم ضروری ہے اور کسی بھی نبی کی شان میں ادنیٰ توہین بھی انسان کو کفر کی اتھاہ گہرائیوں میں پہنچ دیتی ہے۔ لیکن مرزا قادیانی نے نا صرف تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت کا دعویٰ کیا بلکہ توہین انبیاء میں انبیاء کرام علیہم السلام کے تقدس مقام و مرتبے کے بارے میں مرزا قادیانی کیا نظریات رکھتا تھا۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

''خدا تعالیٰ نے میرے معجزات ثابت کرنے کے لیے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔'' (تحقیقۃ الوحی، ص ۱۳۶، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۴)

''میری آمد سے ہر نبی زندہ ہو گیا، ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔''
(نزول المسیح، ص ۱۰۰م، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۸)

''ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبیوں کی پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔''
(ازالہ اوہام، ص ۶۲۹ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹)

''خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔''
(حقیقۃ الوحی، ص ۱۴۸، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

''شیطانی کلمے کا دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے۔'' (ازالہ اوہام، ص ۴۲۸ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹)

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد کہا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم، ص ۶، خزائن ج ۱۱، ص ۲۹۰)

''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔'' (خزائن ج ۱۱، ص ۲۹۱)

''عیسیٰ علیہ السلام کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم، ص ۶، خزائن ج ۱۱، ص ۲۹۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بن باپ اور حضرت مریم علیہا السلام کی پاک دامنی کا انکار:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلیل القدر صاحب شریعت نبی اور رسول ہیں۔ جیسے آپ کی نبوت کی زندگی معجزات سے پُر ہے ایسے ہی آپ کی ولادت بھی معجزہ ہے۔ کیونکہ آپ بن باپ پیدا ہوئے جس کا تفصیلی ذکر سورۃ مریم میں ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی نے نا صرف آپ کی ولادت بن باپ کا انکار کیا ہے بلکہ آپ کی ولادت کا بڑے گستاخانہ طریقہ سے استہزاء کیا ہے اور ایسے ہی آپ کی والدہ ماجدہ جناب مریم صدیقہ مطہرہ علیہا السلام کی پاکدامنی کا انکار کرتے ہوئے یہودیوں کے بھی کان کترے ہیں۔

''قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت مریم علیہا السلام کے یوسف نجار نامی شخص سے تعلقات تھے۔ جس کے نتیجے میں حضرت مریم علیہا السلام کو عیسیٰ علیہ السلام کا حمل ہوا۔ پھر بدنامی سے بچنے کے لیے حضرت مریم کا یوسف نجار سے نکاح کروا دیا گیا۔ مرزا قادیانی، حضرت مریم کا یوسف نجار کے ساتھ قبل نکاح پھرنے کے متعلق لکھتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کا اپنے منسوب یوسف نجار کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔''
(ایام الصلح، ص ۶۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۰۰)

''جب چھ سات ماہ کا حمل نمایاں ہوگیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم علیہا السلام کا یوسف نجار سے نکاح کردیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ بعد مریم علیہا السلام کا بیٹا ہوا وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔''
(چشمہ مسیحی ص ۲۶، خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۵، ۳۵۶)

''مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا، پھر بزرگوں کے نہایت اصرار پر بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔'' (کشتی نوح، ص ۱۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

''اور قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت مریم اور یوسف نجار کے نکاح سے مزید اولاد بھی پیدا ہوئی ہے مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں۔'' (کشتی نوح، ص ۱۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

''وہ مسیح ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا۔ مخرج معلوم کی راہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کا مبرز ہے، تولد پا کر مدت تک بھوک، پیاس، درد اور بیماری کا دکھ اُٹھاتا رہا۔'' (براہین احمدیہ، حصہ چہارم، ص ۳۶۹، حاشیہ، خزائن ج ۱ ص ۴۴۱، ۴۴۲)

جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں......تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی، بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ (چشمہ مسیحی، ص ۲۷، خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۶)

معجزات انبیاء علیہم السلام کا انکار:

انبیاء کرام علیہم السلام کی صداقت کے لیے اُن کے ہاتھوں پر ایسے امور ظاہر ہوتے تھے جن کا ظہور انسانی طاقت سے خارج ہوتا ہے۔ ایسے کاموں کو معجزات کہتے ہیں قرآن مجید میں کئی انبیاء کرام کے معجزات کا تذکرہ ہے۔ لیکن مرزا قادیانی نے نا صرف ان معجزات کا انکار کیا بلکہ بعض معجزات کا استہزا بھی کیا۔ چند قادیانی تحریریں ملاحظہ فرمائیں، جن سے قادیانی کفر عیاں ہے۔

''سورۃ بقرہ میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہوگیا اور اپنے قاتل کا پتہ دے دیا تھا یہ محض موسیٰ کی دھمکی تھی اور علم مسمریزم تھا۔'' (ازالہ اوہام، ص ۷۴۹، ۷۵۰ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۵۰۴)

''ایک صاحب نے (مرزا قادیانی سے) پوچھا شق قمر (چاند کے دو ٹکڑے) کی نسبت حضور کیا فرماتے ہیں، فرمایا

ہماری رائے میں یہی ہے کہ وہ ایک قسم کا خسوف تھا۔''

(اخبار بدر قادیان، ج ۷، ص نمبر ۱۹، ۲۰ ص ۵، کالم نمبر ۳ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء)

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندے کے معجزے کا ذکر جو قرآن مجید میں وہ بھی مسمریزم کا عمل تھا۔''

(ازالہ اوہام، ص ۵۰۶ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۷۵۳)

''مسیح علیہ السلام کا معجزہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا۔''

(ازالہ اوہام، ص ۳۰۲ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

''مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے، جو مسیح کی ولادت سے قبل بھی مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار تمام مجذام، مفلوج، مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔''

(ازالہ اوہام، ص ۳۲۱ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)

دوسری جگہ لکھتا ہے کہ:

''اسی تالاب نے فیصلہ دیا کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھوں میں سوائے مکر وفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم، ص ۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

❼ صحابہ کرام واہل بیت رضی اللہ عنہم کی توہین

جو شخص اللہ تعالیٰ، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، انبیاء کرام علیہم السلام کی اس دیدہ دلیری سے توہین کرتا ہو وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کو کیا خاطر میں لائے گا۔ مرزا قادیانی کی حضرات صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم کے متعلق چند عبارات پیش خدمت ہیں۔ قارئین فیصلہ فرمائیں کہ کیا ایسے غلط اور روح فرسا نظریات رکھنے والے کا اسلام سے کوئی تعلق ہو سکتا ہے؟

''بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص ۱۲۰ خزائن ج ۲۱، ص ۲۸۵)

''ابوہریرہ غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔'' (اعجاز احمدی، ص ۱۸ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۷)

''میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بھی بہتر ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۲۷۸)

''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علی المرتضیٰ) کو تلاش کرتے ہو۔'' (ملفوظات ج ۱ ص ۴۰۰، ملفوظات ج ۲، ۱۴۲)

''حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں ان میں سے ہوں۔''
(ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، حاشیہ، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۷)

''تمہارا ورد تو صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے کہ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر (ذکر حسین) ہے۔'' (اعجاز احمدی، ص ۸۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۴)

''میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے سو (۱۰۰) حسین ہر وقت میری جیب میں ہے۔''
(نزول المسیح ص ۹۹ خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا محمود لکھتا ہے کہ

''اب جو سید کہلاتا ہے اسکی سیادت باطل ہو جائے گی، اب وہی سید ہوگا جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اتباع میں داخل ہوگا اب پرانا رشتہ کا نام نہیں آئے گا۔'' (انوار العلوم ج 8 ص 80)

مرزا قادیانی اپنی اولاد کے بارے میں لکھتا ہے کہ:

''یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے ہیں پنج تن جن پر بنا ہے۔'' (درثمین اُردو ص ۴۵)

انہی عقائد کی وجہ سے قادیانی ذریت مرزا قادیانی کو ثانی محمد اسکی بیوی کو اور اسکی بیٹی کو سیدة النساء، بیٹے کو "قمر الانبیاء" اسکے ماننے والوں کو صحابہ، اسکے خلفاء کو "امیر المؤمنین" اور اسکے خاندان کو اہل بیت کہتے ہیں۔

⑧ حرمین شریفین کی توہین

دنیا کے تمام شہروں میں مکہ مکرم اور مدینہ منورہ سب سے افضل ہیں اور فضیلت کی وجہ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کا ہونا جبکہ مدینہ منورہ میں روضہ رسول ﷺ کا ہونا ہے۔ ان دونوں کی حرمت قرآن وحدیث میں بیان کی گئی ہے۔ لیکن ان مقدس شہروں کی حرمت بھی مرزا قادیانی اور اسکی ذریت سے محفوظ نہیں رہی۔ مکہ و مدینہ سے متعلق چند قادیانی تحریرات ملاحظہ کیجیے۔

''لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں، مگر اس جگہ (قادیان میں) نفلی حج سے زیادہ ثواب ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲ خزائن ج ۵ ص ۳۵۲)

اپنے شہر کو حرم قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''زمین قادیان اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے۔'' (درثمین ص ۵۰)

مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا محمود اپنے باپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے، پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ بھی کب تک رہے گا آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں؟'' (حقیقت الرویا ص ۴۶، انوار العلوم ج ۴، ص ۱۳۶)

مزید لکھتا ہے کہ:

''میں یہ کہتا ہوں کہ مکہ معظمہ کا حج موقوف ہو گیا اور اس کی بجائے قادیان آنا حج کا درجہ رکھتا ہے۔''

(الفضل قادیان، ج ۲۰، نمبر ۷، ص ۱، کالم نمبر ۲، مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۲ء)

قادیان کے سالانہ جلسے کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے

''آج جلسے کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کیطرح ہے۔ حج اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کی ترقی کے لیے مقرر کیا تھا۔ اب وہ فائدہ جو حج سے مقصود ہے وہ سالانہ جلسہ قادیان پر ہی آ کر اٹھایا جا سکتا ہے۔''

(برکات خلافت ص ۵، خطبات محمود، ج ۴، ص ۲۵۴)

قادیانی اخبار الفضل میں حرمین کی حرمت کے بارے میں دریدہ دہنی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''میں (مرزا محمود) ان لوگوں سے متفق نہیں جو یہ کہتے ہیں کہ کسی صورت میں بھی حرمین پر حملہ نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ مدینہ پر بھی چڑھائی ہو سکتی ہے۔'' (ملخصاً از الفضل قادیان ۱۲ دسمبر ۱۹۳۵ء)

قادیانی اخبار الفضل مرزا قادیانی کی قبر کو روضہ رسول ﷺ کے مماثل قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''گنبدِ خضریٰ کے انوار کا پورا پرتو اس گنبدِ بیضاء (مرزا قادیانی کی مرقد) پر پڑ رہا ہے اور آپ گویا اُن برکات سے حصہ لے سکتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے مرقد سے مخصوص ہیں۔'' (نعوذ باللہ)

(الفضل قادیان، ج ۱۰ نمبر ۴۸، ص ۶، کالم نمبر ۳، مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۲ء)

⑨ حرمت جہاد کا اعلان

جہاد اسلام کا ایک بڑا اہم فریضہ ہے جس پر ثبوت قرآن مجید کی بیسوں آیات اور احادیث رسول ﷺ دلیل ہیں۔ احادیث کے مطابق "الجهاد ماضٍ الی یوم القیامۃ" جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ لیکن مرزا قادیانی نے

انگریزی حکومت کو طول دلوانے کی غرض سے انگریز کی خوشنودی میں نہ صرف جہاد کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا بلکہ جہاد کرنے والوں کو غلیظ گالیاں بھی دی ہیں۔حرمت جہاد پر مرزائی کتب کے چند حوالہ جات ملاحظہ کیجیے۔

''ہر وہ شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھے مسیح موعود مانتا ہے اسی روز سے اس کو عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانے میں جہاد قطعاً حرام ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۴۷)

''یہ بات تو بہت اچھی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کی جائے اور جہاد کے خراب مسئلہ کے خیال کو دلوں سے مٹایا جائے۔'' (اعجاز احمدی،ص ۳۴ خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۵)

انگریزی حکومت کے لیے اپنی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں' ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔ (تریاق القلوب ص ۱۵ مندرجہ خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۵،۱۵۶)

''میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے' ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۱۹'از:مرزا غلام احمد قادیانی)

''بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے' یا نہیں۔سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے'اس سے جہاد کیسا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔''

(شہادت القرآن ص ۳' مندرجہ خزائن ج ۶' ص ۳۸۰ از مرزا قادیانی)

⑩ جمیع امت مسلمہ کی تکفیر

قادیانیوں کے انہی، گندے، غلیظ اور روح فرسا عقائد کیوجہ سے جمیع امت مسلمہ قادیانیوں کے کفر کا اعلان کرتی آئی ہے۔لیکن تعجب ہے قادیانیوں پر کہ باوجود اتنے کفریہ عقائد کے خود کو مسلمان، جبکہ جمیع امت مسلمہ کو کافر

کہتے ہیں۔ کیونکہ قادیانیوں کے نزدیک ایمان کے لیے شرط اول مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان لانا ہے اور اگر کوئی شخص تمام اسلامی عقائد و اعمال کو مانتا ہو لیکن مرزا قادیانی کی نبوت کا منکر ہو تو قادیانیوں کے نزدیک نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ہے۔ قادیانی کتب سے چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

''خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔'' (تذکرہ ص ۶۰۷ طبع چہارم)

''جو میرے مخالف تھے اُن کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا ہے۔''
(نزول المسیح ص ۴ حاشیہ، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۲)

''ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اسکا دشمن جہنمی ہے۔'' (انجام آتھم، ص ۶۲ خزائن ج ۱۱ ص ۶۲)

قادیانی ذریت بھی اسی نقش قدم پر چلی ہے۔ مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا محمود لکھتا ہے کہ:

''ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں۔'' (انوار خلافت ص ۹۰، انوار العلوم، ج ۳، ص ۱۴۸)

اس عبارت کا حاصل یہ ہوا کہ جیسے نماز، روزہ، حج وغیرہ فرض ہے اور فرضیت کا انکار کفر ہے ایسے ہی مرزائیوں کے نزدیک تمام مسلمانوں کو کافر سمجھنا فرض ہے اور اس فرضیت (اہل اسلام کے کفر) کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ مزید لکھتا ہے:

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انھوں نے نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (آئینہ صداقت ص ۳۵، انوار العلوم ج ۶ ص ۱۱۰)

مرزا قادیانی کا دوسرا لڑکا مرزا بشیر احمد ایم اے مسئلہ کفر و اسلام کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''ہر وہ شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے لیکن عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا یا عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے لیکن محمد ﷺ کو نہیں مانتا یا محمد ﷺ کو تو مانتا ہے لیکن مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''
(کلمۃ الفصل ص ۱۱۰)

مرزا بشیر قادیانی کی اس عبارت کے مطابق جیسے آنحضرت ﷺ یا کسی اور نبی کا انکار کفر ہے، ایسے ہی مرزا قادیانی کا انکار بھی کفر ہے اور یہ انکار دائرہ اسلام سے باہر پھینک دیتا ہے۔

قادیانی دھوکہ:

قادیانی ذریت پوری امت مسلمہ کو کافر سمجھتی ہے جس پر مذکورہ قادیانی عبارات شاید ہیں لیکن قادیانی بعض اوقات مخالفت سے بچنے یا پھر ذاتی مفاد کے حصول کے لیے سادہ لوح مسلمانوں کو صریح دھوکہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تو تمہیں کافر نہیں کہتے۔ حالانکہ ان مذکورہ عبارات کے علاوہ مرزائیوں کا ایک سو سالہ طرز عمل بھی یہی بتاتا ہے کہ قادیانی ہمیں غیر مسلم ہی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مرزائی کتب میں مسلمانوں سے جملہ مذہبی و معاشی اور معاشرتی معاملات میں مکمل بائیکاٹ کی تعلیم ہے۔ چند تحریرات ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا قادیانی کا لڑکا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ:

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے غیر احمدیوں کے ساتھ وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم ﷺ نے عیسائیوں کے ساتھ رکھا ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۶۹)

مزید لکھتا ہے کہ:

''دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دینی اور دوسرے دنیوی، دینی تعلق کا بھاری ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیاوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ وناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے۔'' (کلمۃ الفصل، ۱۶۹)

مرزا قادیانی کا دوسرا لڑکا مرزا محمود لکھتا ہے کہ:

''حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہمارا ان (مسلمانوں) سے اللہ تعالیٰ، رسول کریم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوۃ غرض ہر چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔'' (الفضل قادیان، ج ۱۹، ۱۳، ص ۷، کالم ۱، مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء)

''مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب مرتد کے پیچھے نماز پڑھو۔'' (تذکرہ ص ۱۸ طبع چہارم)

مرزا محمود مسلمان کا جنازہ پڑھنے کے بارے میں لکھتا ہے کہ:

''جیسے غیر احمدی (مسلمان) کا جنازہ پڑھنا درست نہیں اسی طرح ان کے بچوں کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں ہے کیونکہ یہ ایسے ہیں جیسے ہندوں کے بچوں کا جنازہ۔'' (ملخصاً از انوار خلافت ۹۳ انوار العلوم ج ۳ ص ۱۵۰)

انہی مذکورہ عقائد ونظریات کی وجہ سے پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی نے قائد اعظم کی نماز جنازہ نہیں پڑھی، جب اس سے جنازہ نہ پڑھنے کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ:

''آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر'' (زمیندار لاہور ۸ فروری ۱۹۵۰ء)

غرض قادیانی کتب میں اہل اسلام کے ساتھ صرف اسی قدر تعلقات کی اجازت ہے جتنی اسلام میں غیر مسلموں کے ساتھ، جس پر قادیانی کتابوں اور ان کا ۱۰۰ سو سالہ طرز عمل گواہ ہے۔

مشق سبق نمبر | 9 |

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. قادیانی سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے کون سے ظاہری اعمال رکھتے ہیں؟

----

2. فتاوی عالمگیری میں دعویٰ نبوت کرنے والے کے بارے کیا فتویٰ درج ہے؟

----

3. مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا انکار کیسے کیا ہے؟

----

4. (اخبار الفضل 16 اکتوبر 1922 میں قاضی اکمل نے کیا لکھا تھا؟

----

5. مرزا قادیانی نے حرمین کی توہین کس طرح کی ہے؟

سوال نمبر 2 کالم ملایئے

دوسرا کالم	پہلا کالم
تائیداورحمایت میں گزرا ہے	مسیح علیہ السلام کا معجزہ
حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا	میں یہ کہتا ہوں کہ مکہ معظّمہ کا حج موقوف ہوگیا
کہ کسی مکفر اور مکذب مرتد کے پیچھے نماز پڑھو	ہمارا فرض ہے
اوراس کی بجائے قادیان آنا حج کا درجہ رکھتا ہے	میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی
کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں	تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کی......ہوچکی

☐ تجدید ☐ تنسیخ ☐ ترکیب ☐ تکمیل

2. خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس......کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا (اربعین نمبر ۳،ص ۳۶،خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۶)

☐ کمینے ☐ دجال ☐ مخنث ☐ عاجز

3. یہ بات تو بہت اچھی ہے کہ گورنمنٹ......کی مدد کی جائے اور جہاد کے خراب مسئلہ کے خیال کو دلوں سے مٹایا جائے۔(اعجاز احمد،ص ۳۴ خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۴)

☐ امریکہ ☐ برطانیہ ☐ جرمنی ☐ روس

4. جو میرے مخالف تھے اُن کا نام عیسائی اور یہودی اور......رکھا گیا ہے (نزول المسیح ،ص ۴،حاشیہ،خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۲)

☐ کافر ☐ مشرک ☐ مرتد ☐ منافق

5. جس پر قادیانی کتابوں اور ان کا......طرز عمل گواہ ہے

☐ ہزار سالہ ☐ سو سالہ ☐ دوسو سالہ ☐ پانچ سو سالہ

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. جس حالت میں.......... کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں
2. میری آمد سے ہر نبی زندہ ہو گیا، ہر رسول میری.......... میں چھپا ہوا ہے

(نزول المسیح ،ص ۱۰۰،خزائن ج ۱۸ص ۴۷۸)

3. میرے.......... کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ ہیں (نصرۃ الحق ،ص ۵۶،خزائن ج ۲۱ ص ۷۲)
4. قرآن کریم اورالہامات مسیح موعود (مرزا قادیانی کی باتیں) دونوں.......... کے کلام ہیں،

(اخبار الفضل ج ۲ نمبر ۱۳۳ ص ۶، ۳۰ اپریل ۱۹۱۵ء)

5. میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود.......... ہوں اور میں نے یقین کرلیا میں وہی ہوں

(آئینہ کمالات اسلام ،ص ۵۶۴،خزائن ج ۵ ص ۵۶۴)

وجہ نمبر 5 عبارت کالفظی ترجمہ کریں

من		قال		انا	
رسولُ اللہ		اوْ		قال	
بالْفارسیۃ		من		پیغمبرم	
یریدُ		بہ		من	
پیغام		برم		یکفر	

قادیانی کافر اور دوسرے کافروں میں کیا فرق ہے؟

قادیانیت کی طرف سے مظلوم ہونے کا رونا رویا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے سیاسی، سماجی، معاشرتی بائیکاٹ کی اٹھنے والی آواز کو شدت پسندی قرار دیا جاتا ہے۔ اچھے خاصے دیندار لوگ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ وہ بھی انسان ہیں، وہ بھی کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، ہنستے مسکراتے ہیں، آج ہم نے ان کا بائیکاٹ کیا تو کل وہ ہمارا بائیکاٹ کریں گے۔

آج ہم مکان دکان میں انہیں گھسنے نہیں دیتے تو کل وہ ہمیں روکیں گے۔ عیسائی، یہودی ہمیں ائیر پورٹ سے واپس بھیج دیں گے، وہ بھی کہیں گے پہلے عیسائی، یہودی بنو، پھر ہمارے وطن آنا۔

یہ محض پروپیگنڈہ اور سوچی سمجھی سازش ہے کہ مسلمانوں کے ذہن سے محبتِ رسول ﷺ کو ختم کیا جائے اور اسے جذباتیت کے نعرے میں دبا دیا جائے۔ گستاخ رسول ﷺ کے لیے بھی ایسے ہی نرم رویہ رکھنے کا کہا جاتا ہے۔ ہماری غیرت لسانی، گروہی، مسلکی معاملات پر تو جاگتی ہے، ہمارا خون کھولتا ہے جب کوئی ہمارے والدین کو گالی دے، ہم اسے مارڈالنے کو دوڑتے ہیں۔ ہم مخالف مسلک کو برداشت نہ کرنے والے، آقائے دو جہاں ﷺ کے دشمن کو گلے لگانے کی باتیں کرتے ہیں۔ دراصل ہم نے مقامِ مصطفیٰ ﷺ کو سمجھا ہی نہیں ورنہ محبوب کے دشمن کو کوئی بھائی کیسے کہہ جائے

مرزائی قادیانی مسلمانوں کی طرح کلمہ نماز پڑھتے ہیں، دیگر عبادات کرتے ہیں تو یہ غلط فہمی دور کر لیجیے۔

قادیانیوں کا یہی حربہ ہے، سادہ لوح مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ دیکھیں جی! ہم تو کلمہ بھی مسلمانوں والا پڑھتے ہیں، نماز بھی ایسے پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، دین اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں، یہ تو مولویوں نے باتیں بنائی ہوئی ہیں، ہم تو حضور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی بھی مانتے ہیں.

ختم نبوت کی تعریف

آخری نبی یا خاتم النبین کے معنی ہیں آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا، اب کسی پر تاجِ نبوت نہیں سجایا جائے گا، آپ کے بعد کوئی نیا نبی نئی شریعت لے کر نہیں آئے گا۔

لیکن قادیانیوں کا یہ نظریہ ہے کہ آئندہ نبی آپ ﷺ کی مہر سے بنا کرے گا، پہلے اللہ پاک نبی کا انتخاب کرتے تھے مگر اب انہوں نے اس کا اختیار حضور نبی کریم ﷺ کو دے دیا ہے. ان سے کوئی پوچھے کیا مرزا قادیانی کو نعوذ باللہ آپ کا انتخاب کہنا آپ ﷺ کی توہین نہیں؟؟

اسی لیے عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے

''تصویر کا ایک رخ تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی میں یہ کمزوریاں اور عیوب تھے، اس کے نقوش میں توازن نہ تھا۔ قدو قامت میں تناسب نہ تھا، اخلاق کا جنازہ تھا، کردار کی موت تھا۔ جھوٹ اس کا شیوہ تھا۔ معاملات کا درست نہ تھا۔ بات کا پکا نہ تھا۔ بزدل اور کمزور تھا۔ مسلک کا ٹوڈی تھا۔ تقریر وتحریر ایسی ہے کہ پڑھ کر متلی ہونے لگتی ہے لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر اس میں کوئی کمزوری نہ بھی ہوتی۔ وہ مجسمہ حسن و جمال ہوتا، قویٰ میں تناسب ہوتا، چھاتی 45 انچ ہوتی، کمر ایسی کہ سی آئی ڈی کو بھی پتہ نہ چلتا، بہادر بھی ہوتا، مرد میدان ہوتا، کردار کا آفتاب ہوتا، خاندان کا مہتاب ہوتا، شاعری میں فردوسی وقت ہوتا، ابوالفضل اور فیضی اس کا پانی بھرتے، خیام اس کی چاکری کرتا، غالب اس کا وظیفہ خوار ہوتا، انگریزی کا شیکسپئر ہوتا اور اردو کا ابوالکلام ہوتا، پھر نبوت کا دعویٰ کرتا تو کیا ہم اسے نبی مان لیتے؟؟؟

میں تو کہتا ہوں کہ خواجہ غریب نواز اجمیری رحمہ اللہ، شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام بخاری رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، ابن تیمیہ، امام غزالی رحمہ اللہ یا حسن بصری رحمہ اللہ بھی نبوت کا دعویٰ کرتے تو کیا ہم انھیں نبی مان لیتے؟ اگر علی رضی اللہ عنہ دعویٰ کرتے کہ جسے تلوار حق نے اور بیٹی نبی ﷺ نے دی، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی دعویٰ کرتے تو کیا بخاری انھیں نبی مان لیتا؟ ہرگز نہیں،

حضور ﷺ کے بعد کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جو تختِ نبوت پر سج سکے اور تاجِ امامت و رسالت جس کے سر پر ناز کر سکے، وہ ایک ہی ہے جس کے دم قدم سے کائنات میں نبوت سرفراز ہوئی۔''

اب یہاں پر یہ بات سمجھنے کی ہے کہ کفر تین قسم کا ہے

1 مطلق کافر

یہ وہ کافر ہے جو ظاہر اور باطن سے کافر ہے، یہ خود کو کافر تسلیم کرتا ہے، خود کو عیسائی، یہودی، پارسی، سکھ، ہندو کہتا ہے اور مسلمانوں کو مسلمان کہتا ہے۔ غرض اپنے مذہب کی نسبت اپنے ساتھ اور مسلمانوں کے مذہب کی نسبت ان کی طرف ہی کرتا ہے۔ ان کے ساتھ کاروبار، لین دین کی اجازت ہے۔

2 منافق کافر

منافق اس کو کہتے ہیں جس کا دل اور زبان دو الگ الگ بیان رکھتا ہو، زبان سے کلمہ پڑھے مگر دل میں کفر رکھے۔ ایسے لوگوں سے خیر خواہی اور بھلائی کی توقع رکھنا فضول ہی نہیں بے وقوفی بھی ہے۔ یہ عام کافروں سے برے کافر ہیں اور انھی کے لیے وعید ہے یہ جہنم کے سب سے نچلے حصے میں ہوں گے۔

3 مرتد اور زندیق کافر

مرتد وہ کافر ہے جو اسلام سے منہ موڑ کر کفر میں داخل ہو جائے، اس کے لیے حکم ہے کہ اسے تین دن کی مہلت دی جائے، اس کے اشکالات دور کیے جائیں، اگر پھر بھی وہ نہ مانے تو اللہ کی دھرتی اس کے وجود سے پاک کر دی جائے، مگر یاد رہے کہ یہ کام صرف ریاست کا ہے۔

اب آتے ہیں کفار کی سب سے بری قسم یعنی زندیق کی طرف

زندیق کا کفر سب سے برا ہے کیونکہ یہ اپنے من گھڑت دین کو اسلام پیش کرتا ہے اور مسلمانوں کے حقیقی دین کو کفر بتاتا ہے، یا ایسے سمجھ لیجیے کہ یہ آبِ زم زم پر شراب کا لیبل لگا کر بیچتا ہے۔ گو کہ شراب بیچنا بھی برا ہے مگر شراب پر آبِ زم زم کا لیبل لگا کر، دھوکہ دے کر بیچنے والا زیادہ برا ہے۔ مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی مثال ایسے دی ہے کہ ایک شخص خنزیر کا گوشت خنزیر کہہ کر بیچتا ہے جبکہ دوسرا شخص خنزیر کا گوشت بکرا کہہ کر بیچتا ہے، گو کہ خنزیر بیچنا لینا پکانا حرام ہے مگر دونوں کے جرم میں فرق ہے۔ ایک بتا کر بیچ رہا ہے جسے لینا ہے لے جسے نہیں لینا نہ

لے، جبکہ دوسرا اسی کو حرام کو حلال بنا کر فروخت کر رہا ہے۔

بالکل یہی فرق عیسائی، یہودی اور قادیانیوں میں ہے۔ اسی فرق کی بنا پر دوسرے غیر مسلموں سے لین دین، کاروبار، میل ملاپ کی اجازت ہے، اور قادیانیوں کے ساتھ ایسے کسی تعلق کی اجازت نہیں، چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے یہود و نصاری کے ساتھ تعلق رکھا اور معاہدے بھی کیے مگر جھوٹے نبوت کے دعویدار اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کے ساتھ تعلقات سے منع فرمایا اور ناجائز قرار دیا، اور اسود عنسی کو آپ ﷺ کے حکم پر حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے جہنم واصل کیا، اور مسیلمہ کذاب کے خلاف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر کشی کی اور اس کا خاتمہ کیا۔

امام احمد اور امام شافعی رحمہ اللہ نے زندیق کے لیے بھی مرتد والا حکم دیا یعنی اسے موقع دیا جائے، اگر توبہ کر لے تو ٹھیک، نہیں تو اس کا کام تمام کر دیا جائے گا۔ جبکہ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں زندیق کی توبہ قبول نہیں کروں گا بلکہ اسے سزائے موت دی جائے گی، کیونکہ توبہ قبول کرنا اللہ کا کام ہے، ہم اپنی حد جاری کریں گے کیونکہ موت کے ڈر سے کوئی بھی توبہ کر سکتا ہے، کہہ سکتا ہے کہ آئندہ ایسی حرکت نہیں کروں گا۔ امام احمد بن حنبل اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک زندیق واجب القتل ہے۔

آپ گھر بیٹھے ہیں۔ آپ کے گھر کے دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ آپ اپنے بیٹے سے کہتے ہیں۔" بیٹا باہر دیکھو کون آیا ہے؟

بیٹا آ کر کہتا ہے۔

ابو جی، بوٹا سنگھ آیا ہے۔ مہند سنگھ آیا ہے۔ آپ اندر بیٹھے سمجھ گئے کہ میرا ملاقاتی ایک سکھ ہے۔

اگر بیٹا آ کر کہتا ہے۔ ابو جی رام داس آیا ہے، پریم چندر آیا ہے۔ آپ اندر بیٹھ کر سمجھ گئے کہ میرا ملاقاتی ایک ہندو ہے۔

اگر بیٹا ذکر کرتا ہے۔ ابو جی! محمد حسین قریشی آیا ہے، احمد علی عباسی آیا ہے۔ آپ اندر سمجھ گئے کہ میرا ملاقاتی ایک مسلمان ہے۔

آپ جذبہ اشتیاق سے اٹھتے ہیں کہ میرا ایک مسلمان بھائی مجھ سے ملنے کے لئے آیا ہے۔ جب آپ باہر جاتے ہیں تو آپ حیرت زدہ رہ جاتے ہیں کہ آپ کے سامنے ایک قادیانی ملعون کھڑا ہے۔

پہلی تینوں صورتوں میں آپ مختلف کافروں کو ان کے نام سے پہچان گئے۔ لیکن جب قادیانی کافر آیا تو وہ آپ

کو دھوکہ دے گیا۔ کیونکہ اس کافر نے اپنا نام مسلمانوں جیسا رکھا ہوا ہے۔

آپ کسی عیسائی سے پوچھیں۔" تیرے مذہب کا کیا نام ہے؟" وہ فوراً کہے گا۔" عیسائیت

آپ کسی ہندو سے پوچھیئے" تیرے مذہب کا کیا نام ہے؟" وہ فوراً بولے گا۔" ہندومت

آپ کسی سکھ سے سوال کریں گے" تیرے مذہب کا کیا نام ہے؟" وہ فوراً کہے گا۔" سکھ مت

آپ کسی قادیانی کافر سے پوچھئے تیرے مذہب کا کیا نام ہے؟ وہ فوراً کہے گا" اسلام"

دنیا کا کوئی کافر اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہتا جبکہ قادیانی دنیا کا واحد کافر ہے جو اپنے کفر کو اسلام کہتا ہے۔

آپ کسی عیسائی سے سوال کریں" تیری کتاب کا کیا نام ہے؟" وہ کہے گا" انجیل"

آپ کسی ہندو سے سوال کریں" تیری کتاب کا کیا نام ہے؟" وہ کہے گا" وید"

آپ کسی سکھ سے پوچھیں" تیری مذہبی کتاب کا کیا نام ہے؟" وہ جواباً کہے گا۔" گرنتھ"

آپ کسی قادیانی کافر سے پوچھے تیری مذہبی کتاب کا کیا نام ہے؟" وہ فوراً کہے گا" قرآن مجید"

پہلی تینوں صورتوں میں ہر کافر نے اپنی اپنی مذہبی کتابوں کے نام بتائے ہیں۔لیکن مکار قادیانی کافر نے اپنی مذہبی کتاب کا نام" قرآن مجید" بتا کر مسلمانوں کی کتاب پر قبضہ کیا ہے۔

آپ کسی عیسائی سے پوچھیں" تیری عبادت گاہ کا کیا نام ہے۔" وہ بولے گا" گرجا"

آپ کسی ہندو سے پوچھیں" تیری عبادت گاہ کا کیا نام ہے؟" وہ کہے گا" مندر"

آپ کسی سکھ سے پوچھیں" تیری عبادت گاہ کا کیا نام ہے؟" وہ کہے گا" گوردوارہ"

آپ عیار قادیانی کافر سے پوچھیں" تیری عبادت گاہ کا کیا نام ہے؟" وہ فوراً منہ کھول کر کہے گا" مسجد"

پہلی صورتوں میں سارے کافروں نے اپنی اپنی عبادت گاہ کا نام بتایا۔لیکن جب قادیانی کافر آیا تو اس نے مسلمانوں کی مسجد پر قبضہ کرنے کی ناپاک جسارت کی۔

ہندو تسلیم کرتا ہے کہ وہ ہندو ہے اور ہم مسلمان ہیں، وہ اپنے کو ہندو اور ہم کو مسلمان مانتا ہے، ہمارا اور ان کا کوئی جھگڑا نہیں!! ہم مسلم وہ غیر مسلم عیسائی تسلیم کرتا ہے کہ وہ عیسائی ہے، اور ہم مسلمان ہیں، وہ اپنے کو عیسائی اور ہم کو مسلم کہتا ہے، ہمارا اور ان کا کوئی جھگڑا نہیں! ہم مسلم وہ غیر مسلم سکھوں کا معاملہ بھی یہی ہے کہ وہ اپنے کو سکھ اور ہم کو مسلم کہتے ہیں، صاف اور واضح حقیقت ہے، ہمارا ان سے کوئی جھگڑا نہیں! ہم مسلم وہ غیر مسلم یہی کچھ یہودی پر لاگو ہوتا ہے، وہ

ہم کو مسلم سمجھ کر مارتا ہے، ہم اس کو یہودی سمجھ کر لڑتے ہیں، شناخت واضح ہے، ہمارا شناخت کے معاملے میں ان سے کوئی جھگڑا نہیں! قادیانی اپنے آپ کو مسلم اور ہم کو غیر مسلم کہتا ہے، لہٰذا ہم اگر ان کو مسلم مانیں تو ہمیں اپنے آپ کو غیر مسلم ماننا پڑے گا، شناخت ایک ہے دعویدار دو ہیں!! غلام احمد قادیانی کے مطابق!

جو موسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے عیسیٰ کو نہیں مانتا وہ کافر ہے!

جو عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے محمد ﷺ کو نہیں مانتا وہ کافر ہے!

جو محمد ﷺ کو مانتا ہے، غلام احمد کو نہیں مانتا وہ کافر ہے!

پاکستان بننے سے پہلے بہاولپور کی عدالت ان کو غیر مسلم قرار دے چکی ہے!

ساؤتھ افریقہ کی سپریم کورٹ ان کو غیر مسلم قرار دے کر ان کے مردے مسلم قبرستان میں دفنانے کو غیر قانونی قرار دے چکی ہے!!

قادیانی کے ساتھ ہمارا شناخت کا جھگڑا اس وقت تک چلتا رہے گا، جب تک وہ اپنے آپ کو اقلیت مان کر اقلیتی ووٹ نہیں بنواتے اور اقلیتی امیدوار کھڑا نہیں کرتے، ہر مذہب کی عبادت گاہ کا الگ نام ہے، وہ ہماری عبادت گاہ کا نام استعمال نہیں کر سکتے، ان کے کلمے میں محمد سے مراد مدینے والے محمد نہیں بلکہ غلام احمد قادیانی ہے جسے وہ پہلے محمد سے زیادہ شان والا کہتے ہیں، اسی لئے جب ان سے کہا گیا کہ اپنا کلمہ بنائیں تو اس نے کہا کہ جب آنے والا محمد ہی ہے تو ہمیں نیا کلمہ بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ میرا ہی نام سورہ الصف میں احمد رکھا گیا، قرآن اللہ کا کلام اور میرے منہ کی باتیں ہیں (نقلِ کفر کفر نہ باشد) لہٰذا اس وجہ سے ان کے کلمے پہ پابندی ہے!!

یادش بخیر، قائدِ اعظم نے کتنا اعتماد کیا تھا سر ظفر اللہ خان پر کہ اسے اسلامی ریاست کو پہلا وزیرِ خارجہ بنایا تھا اور اس نے پاکستانی سفارت خانوں کو قادیانی مشنز میں تبدیل کر دیا تھا، نیز وزارتِ خارجہ کو کچھ اس طرح قادیانیوں سے بھرا تھا کہ آج بھی وزارتِ خارجہ میں ہر تیسرا اسفارتکار قادیانی ہے اور ہر سفارت خانے میں سیکرٹری لیول کا قادیانی افسر موجود ہے، بیرون ملک پاکستانی اسکول جو سفارت خانوں کے تابع ہیں ان میں پرنسپل اور وائس پرنسپل، سیکشن انچارج قادیانی لگائے جاتے ہیں، ظفر اللہ خان نے قائدِ اعظم کو غیر مسلم سمجھ کر ان کا جنازہ نہ پڑھا اور کہا" آپ مجھے ایک غیر مسلم ریاست کا مسلم وزیر سمجھ لیں یا ایک اسلامی ریاست کا غیر مسلم وزیر" حقیقت یہ ہے کہ ہمارے کافر قرار دینے سے پہلے قادیانیوں نے ہمیں کافر قرار دیا، جس کی وجہ سے ہم اپنی کھوئی ہوئی شناخت واپس

لینے کے لئے مجبور ہوئے، قادیانی خلیفہ سے جب اجازت لی گئ کہ مسلمان بچوں کی نمازِ جنازہ کی اجازت تو دی جائے کیونکہ وہ تو ناسمجھ اور معصوم ہیں تو قادیانی نے کہا" پھر عیسائیوں اور ہندوؤں کے بچوں کی نماز جنازہ بھی پڑھ لیا کرو کیونکہ معصوم اور ناسمجھ تو وہ بھی ہیں۔ محترم قارئین! دنیا کے سارے کافر اسلام کے لئے سانپ ہیں۔ ہر سانپ کا علیحدہ علیحدہ رنگ ہے۔ ہر سانپ کے چلنے کی اپنی اپنی سرسراہٹ ہے۔ یہ" کھپرا" سانپ ہے۔ اس کی کوئی سرسراہٹ نہیں۔ اس کی کوئی پھنکار نہیں۔ اس کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب یہ ڈنک مار کر ایمان کا چراغ گل کر دیتا ہے۔ دنیا کے سارے کافر زہر کو زہر کے نام پر بیچتے ہیں۔ لیکن قادیانی کافر زہر کو تریاق کے نام پر بیچتا ہے۔ دنیا کے سارے کافر شراب کو شراب کے نام پر بیچتے ہیں لیکن قادیانی کافر شراب کی بوتل پر آب زم زم کا لیبل لگاتا ہے۔ دنیا کے سارے کافر خنزیر کے گوشت کو خنزیر کے گوشت کے نام پر فروخت کرتے ہیں لیکن قادیانی کافر خنزیر کے گوشت کو بکرے کے گوشت کے نام پر بیچتا ہے۔ دنیا کے سارے کافر شراب خانے پر شراب خانے کا بورڈ لگاتے ہیں لیکن قادیانی کافر شراب خانے پر مسجد کا بورڈ لگاتا ہے۔ عام کافر تلوار سے حملہ کرنے والا دشمن ہے لیکن قادیانی کافر کھانے میں زہر ملانے والا دشمن ہے۔ عام کافر اسلام کے قلعہ کے میں دروازے کو توڑ کر اندر داخل ہونا چاہتا ہے لیکن قادیانی کافر قلعہ میں سرنگ لگا کر داخل ہوتا ہے۔

مشق سبق نمبر 10

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. ختم نبوت کی تعریف کریں؟

----

2. کفر کی کتنی قسمیں ہیں؟

----

3. زندیق کا حکم بیان کریں؟

----

4. عیسائی، ہندو، اور سکھوں کی عبادت گاہ کو کیا کہتے ہیں؟

----

5. ظفر اللہ خان نے قائدِ اعظم کا کیوں نہیں جنازہ پڑھا؟

سوال نمبر 2 کالم ملائیے

دوسرا کالم	پہلا کالم
وہ فوراً کہے گا اسلام	تقریر و تحریر ایسی ہے کہ
پڑھ کر متلی ہونے لگتی ہے	قادیانی کافر خنزیر کے گوشت کو بکرے کے گوشت
مسلم وزیر سمجھ لیں	آپ کسی سکھ سے پوچھیں" تیری عبادت گاہ کا کیا نام ہے؟
وہ کہے گا گوردوارہ	آپ کسی قادیانی کافر سے پوچھئے تیرے مذہب کا کیا نام ہے؟
کے نام پر بیچتا ہے	آپ مجھے ایک غیر مسلم ریاست کا

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. سر ظفر اللہ خان کو اسے اسلامی ریاست کو پہلا وزیر...... بنایا تھا

☐ داخلہ ☐ خارجہ ☐ ریلوے ☐ خزانہ

2. آپ عیار قادیانی کافر سے پوچھیں" تیری عبادت گاہ کا کیا نام ہے؟" وہ فوراً منہ کھول کر کہے گا......

☐ گوردوارہ ☐ مسجد ☐ مندر ☐ گرنتھ

3. مسیلمہ کذاب کے خلاف...... نے لشکر کشی کی اور اس کا خاتمہ کیا۔

☐ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ☐ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ☐ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ☐ حضرت علی رضی اللہ عنہ

4. مرزا قادیانی میں یہ کمزوریاں اور عیوب تھے، اس کے...... میں توازن نہ تھا

☐ قدموں ☐ نقوش ☐ کندھوں ☐ نتھنوں

5. ...... مسلمانوں کی طرح کلمہ نماز پڑھتے ہیں، دیگر عبادات کرتے ہیں تو یہ غلط فہمی دور کر لیجیے

☐ دہرایئے کیمونسٹ ☐ مرزائی قادیانی ☐ یہودی عیسائی ☐ ہندو سکھ

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. دراصل ہم نے مقامِ مصطفیٰ ﷺ کو سمجھا ہی نہیں ورنہ محبوب کے دشمن کو کوئی............ کیسے کہہ جائے۔
2. ....اس کو کہتے ہیں جس کا دل اور زبان دو الگ الگ بیان رکھتا ہو
3. اسود عنسی کو آپ ﷺ کے حکم پر............ نے جہنم واصل کیا
4. جو موسیٰ کو مانتا ھے............کو نہیں مانتا وہ کافر ھے!
5. میرا ہی نام سورہ الصّف میں............رکھا گیا، قرآن اللہ کا کلام اور میرے منہ کی باتیں ہیں (نقلِ کفر کفر نہ باشد)

سوال نمبر 5 ذیل میں جملوں کے سامنے دیئے گئے درست لفظ کی نشاندہی کریں؟

1. قادیانی کونسا کافر ہے ☐ منافق ☐ دہریہ ☐ زندیق
2. وید کس گروہ کی کتاب ہے ☐ قادیانی ☐ سکھ ☐ ہندو
3. قادیانیوں کی شناخت کیا ہونی چاہیے ☐ کافر ☐ اقلیتی ☐ قادیانی

سبق نمبر |11|

مرزا غلام احمد قادیانی کا مختصر تعارف اور جھوٹے دعوے

خاندانی پس منظر

''میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ (برطانیہ) کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیے تھے ان خدمات کی وجہ سے جو چٹھیات خوشنودی حکام ان کو ملی تھیں مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہوگئیں مگر تین چٹھیات جو مدت سے چھپ چکی ہیں ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کے گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔ پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا ہوں۔'' (کتاب البریہ ص ۳ تا ۶ مندرجہ، خزائن ج ۱۳ ص ۶)

نام و نسب

''اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد کا نام غلام مرتضی اور دادا صاحب کا نام عطاء محمد

اور میرے پرداداصاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جو اَب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے۔''

(کتاب البریہ ص ۱۳۴ برحاشیہ، خزائن ص ۱۶۲، ۱۶۳ ج ۱۳، مثلہ سیرۃ المہدی حصہ اول ج ۱ ص ۱۰۵ روایت نمبر ۱۲۹، جدید ایڈیشن)

تاریخ ومقام پیدائش

مرزا غلام احمد قادیانی بھارت کے مشرقی پنجاب ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ قصبہ قادیان میں پیدا ہوا۔ اپنی تاریخ پیدائش کے بارے میں اس نے یہ وضاحت کی ہے: ''اب میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا۔''

(کتاب البریہ ص ۱۴۶ حاشیہ، خزائن ص ۱۷۷ ج ۱۳)

ابتدائی تعلیم

مرزا قادیانی نے قادیان ہی میں رہ کر متعدد اساتذہ سے تعلیم حاصل کی جس کی تفصیل خود اس کی زبانی حسب ذیل ہے۔

''بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کیلئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدائے تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صَرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو اِن سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا ان کو بھی میرے والد نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کیلئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔''

(کتاب البریہ برحاشیہ ۱۴۸ تا ۱۵۰۔ خزائن ج ۱۳ ص ۱۷۹ تا ۱۸۱)

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی خود لکھتا ہے کہ ''تمام نفوس قدسیہ انبیاء کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیم کا نشان ظاہر فرمایا۔'' (دیباچہ براہین احمدیہ ص ۷، خزائن ج ۱ ص ۱۶)

ملازمت

مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا لکھتا ہے۔

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان آنے کے باہر لے گیا اور ادھر اُدھر پھراتا رہا پھر جب آپ نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشاء رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔''

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۳۸، ۳۹، طبع جدید، روایت نمبر ۴۹، مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

واضح رہے کہ پنشن کی یہ رقم سات صد روپیہ تھی۔ (سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۱۳۱، ص ۱۱۸ روایت نمبر ۱۳۲، طبع جدید)

منکوحات مرزا

مرزا غلام احمد قادیانی کی تین بیویاں تھیں۔ پہلی بیوی جس کو 'پھجے کی ماں' کہا جاتا ہے اور اس کا نام حرمت بی بی تھا اس سے ۱۸۵۲ء یا ۱۸۵۳ء میں شادی ہوئی۔ دوسری بیوی جس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے اس سے نکاح ۱۸۸۴ء میں ہوا۔ اس کی ایک اور بیوی بھی تھی جس کے ساتھ بقول اسکے اس کا نکاح آسمانوں پر ہوا تھا، جس کا نام محمدی بیگم تھا مگر اس کے ساتھ اس کی شادی ساری زندگی نہ ہو سکی اس کا مفصل تذکرہ آئندہ آئے گا۔

اولاد

۱) مرزا سلطان احمد ۲) مرزا فضل احمد

(یہ دونوں مرزا پر ایمان نہ لائے تھے مرزا فضل احمد مرزا قادیانی کی زندگی میں مر گیا لیکن مرزا نے اس کا جنازہ نہ پڑھا (روزنامہ الفضل قادیان ۷، ج ۳۱، نمبر ۱۵۸، ص ۳، کالم ۴ مورخہ جولائی ۱۹۴۳ ص ۳) جبکہ مرزا سلطان احمد کو مرزا نے

عاق کردیا تھا) مرزا کی دوسری بیوی سے درج ذیل اولاد ہوئی:

لڑکے: مرزا محمود احمد۔ مرزا شوکت احمد۔ مرزا بشیر احمد اول۔ مرزا شریف احمد۔ مبارک احمد۔ بشیر احمد ایم اے۔

لڑکیاں: مبارکہ بیگم۔ امۃ النصیر۔ امۃ الحفیظ بیگم۔ عصمت

ان میں سے فضل احمد، بشیر اول، شوکت احمد، مبارک احمد، عصمت اور امۃ النصیر کا مرزا کی زندگی میں ہی انتقال ہوگیا تھا جبکہ باقی اولاد (سلطان احمد، محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد، مبارک بیگم، امۃ الحفیظ بیگم) مرزا قادیانی کی موت کے بعد بھی زندہ رہی۔ (دیکھئے نسب نامہ مرزا، سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۰۴ روایت ۱۲۸)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مرزا کے ہاں دونوں بیویوں سے آٹھ لڑکے اور چار لڑکیاں پیدا ہوئی تھیں۔ چار لڑکے اور دو لڑکیاں مرزا کی زندگی میں انتقال کر گئیں جبکہ چار لڑکے اور دو لڑکیاں زندہ رہیں۔

مرزا کے دعوے

مرزا نے درجہ بدرجہ دعوے کئے تھے جس کا نقشہ حسب ذیل ہے۔
(ملہم من اللہ۔ مجدد۔ مسیح موعود۔ مہدی۔ ظلی بروزی نبوت۔ مستقل نبوت)

ان دعووں پر چند حوالہ جات

1. ''جب تیرھویں صدی کا آخیر ہوا اور چودہویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا نے الہام کے ذریعہ مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے'' (کتاب البریہ حاشیہ ۱۶۸، خزائن ج ۱۳ ص ۲۰۱)
2. ''میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہوں'' (کتاب البریہ ص ۱۶۹، خزائن ج ۱۳ ص ۲۰۲)
3. **"انی فضلتک علی العالمین قل ارسلت الیکم جمیعا"**

   (میں نے تجھ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی تو کہہ دے کہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں)۔

   (تذکرہ ص ۱۲۵ طبع چہارم)
4. ''اللہ جل شانہ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے''

   (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۰۷)
5. ''**جعلناک المسیح ابن مریم** ''ہم نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔

   (ازالہ اوہام ص ۵۷۳، خزائن ج ۳ ص ۴۰۹، تذکرہ ص ۱۸۵، ۱۸۶، طبع چہارم)

6 ''خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا لوگ انتظار کرتے ہیں تو ہے۔''
(اتمام الحجۃ ص ۳، خزائن ج ۸ ص ۲۷۵)

7 ''جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔''
(ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، روحانی خزائین ج ۱۸ ص ۲۱۲)

8 "انا انزلناہ قریبا من القادیان" ہم نے اس کو قادیان کے قریب اتارا ہے۔
(براہین احمدیہ ص ۴۹۸ حاشیہ، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳، تذکرہ ص ۷۴ طبع چہارم)

9 ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا'' (دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

10 "قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا ای مرسل من اللہ" اور کہہ کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ (تذکرہ ص ۳۵۲ طبع چہارم)

11 "یس اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر۔
(حقیقت الوحی ص ۱۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰، تذکرہ ص ۶۶۴ طبع چہارم)

12 ''شریعت کی تعریف یہ ہے کہ جس میں امر اور نہی پایا جائے اور یہ دونوں میری وحی میں بھی پائے جاتے ہیں''
(خلاصہ عبارت اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ص ۴۳۵ ج ۱۷)

13 اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے "هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ"
(اعجاز احمدی ص ۷۔ خزائن ص ۱۱۳ ج ۱۹)

مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے پر چند عقلی دلائل

یوں تو بے شمار دلائل عقلیہ مرزا کے جھوٹا ہونے پر شاہد ہیں مگر صرف چند عقلی دلائل کذب مرزا پر پیش کئے جاتے ہیں:

مرزا قادیانی کے شیطانی الہامات

مرزا قادیانی لکھتا ہے: "ایک خدا کا قول ہے اور ایک خدا کا فعل ہے اور جب تک خدا کے قول پر خدا کا فعل

شہادت نہ دے ایسا الہام شیطانی کہلائے گا اور شہادت سے مُراد ایسے آسمانی نشان ہیں کہ جو انسانوں کی معمولی حالتوں سے بہت بڑھ کر ہیں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۴۰، خزائن ج۲۲، ص۵۷۸)

مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا تحریر کو مدنظر رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کے صرف کچھ الہامات کا تجزیہ کیا جائے مثلاً

''پٹی پٹی گئی'' (تذکرہ ص۸۰۱ طبع جدید)

سوال: اس الہام میں خدا کا فعل کیا ہے؟ اور خدا کی شہادت کیا ہے؟ اس سے اسلام کو کیا فائدہ ہوا؟ قوم کو کیا فائدہ ہوا؟

''جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو'' (تذکرہ ص۴۷۱ طبع جدید)

سوال: اس الہام میں خدا کا فعل کیا ہے؟ اور خدا کی شہادت کیا ہے؟ اس سے اسلام کو کیا فائدہ ہوا؟ قوم کو کیا فائدہ ہوا؟

''واللہ واللہ سدھا ہو یا اولا'' (تذکرہ ص۷۴۶ طبع جدید)

سوال: اس الہام میں خدا کا فعل کیا ہے؟ اور خدا کی شہادت کیا ہے؟ اس سے اسلام کو کیا فائدہ ہوا؟ قوم کو کیا فائدہ ہوا؟

''ہن اسد الیکھا خدا نال جا پیا اے'' (تذکرہ ص۷۰۹ طبع جدید)

سوال: اس الہام میں خدا کا فعل کیا ہے؟ اور خدا کی شہادت کیا ہے؟ اس سے اسلام کو کیا فائدہ ہوا؟ قوم کو کیا فائدہ ہوا؟

''ایلی ایلی لما سبقتنی'' (تذکرہ ص۹۱،۱۰۱ طبع جدید)

سوال: اس الہام میں خدا کا فعل کیا ہے؟ اور خدا کی شہادت کیا ہے؟ اس سے اسلام کو کیا فائدہ ہوا؟ قوم کو کیا فائدہ ہوا؟

عنموائیل (تذکرہ ص۱۵۰، طبع چہارم)

سوال: اس الہام میں خدا کا فعل کیا ہے؟ اور خدا کی شہادت کیا ہے؟ اس سے اسلام کو کیا فائدہ ہوا؟ قوم کو کیا فائدہ ہوا؟

''ھو شعنا نعسا'' (تذکرہ ص۱۰۲ طبع چہارم)

سوال: اس الہام میں خدا کا فعل کیا ہے؟ اور خدا کی شہادت کیا ہے؟ اس سے اسلام کو کیا فائدہ ہوا؟ قوم کو کیا فائدہ ہوا؟

''پریشن'' (تذکرہ ص ۱۱۵ طبع چہارم)

سوال: اس الہام میں خدا کا فعل کیا ہے؟ اور خدا کی شہادت کیا ہے؟ اس سے اسلام کو کیا فائدہ ہوا؟ قوم کو کیا فائدہ ہوا؟

توپہ یا طوپہ (تذکرہ ص ۴۷۷)

سوال: اس الہام میں خدا کا فعل کیا ہے؟ اور خدا کی شہادت کیا ہے؟ اس سے اسلام کو کیا فائدہ ہوا؟ قوم کو کیا فائدہ ہوا؟

تو صاف پتا چلتا ہے کہ یہ الہاماتِ خداوندی نہیں ہو سکتے بلکہ یہ مرزا صاحب کے خدا یعنی یلاش کے ہیں۔

2 نبی کا دینی علوم میں کوئی بشر استاد نہیں ہوتا ہے جبکہ مرزا کے کئی استاد ہیں جن میں سے فضل الٰہی، فضل احمد اور گل علی شاہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں جن سے قرآن مجید و دیگر علوم پڑھے۔

(کتاب البریہ ص ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ص ۱۸۰، ۱۸۱، ج ۱۳ حاشیہ)

3 جس ملک اور شہر میں نبی ہوتا ہے اس میں عذاب الٰہی نہیں نازل ہوتا ''ما كان ليعذبهم وانت فيهم'' جبکہ مرزا کی زندگی میں قادیان مین سخت زلزلہ آیا اور طاعون جیسی موذی مرض نے قادیان والوں کو آ پکڑا۔

(حقیقت الوحی ص ۲۳۱، ۲۳۲، خزائن ج ۲۲ ص ۲۴۳، ۲۴۴ ملخص)

4 نبی کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ جبکہ مرزا نے وعدہ خلافی کی وہ مثالیں قائم کیں کہ اذا وعدا خلف کا عظیم مصداق ٹھہرا ہے مثلاً براہین احمدیہ کی پچاس ج وں کی قیمت وصول کر کے صرف پانچ جلدیں لکھیں اور یہ کہنے لگا کہ اول پچاس جلدیں لکھنے کا ارادہ تھا مگر اب صرف پانچ پر اکتفا کیا ہے کیونکہ پچاس اور پانچ میں صرف صفر کا فرق ہے۔

5 نبی کسی پر لعنت نہیں کرتا۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے'' انی لم ابعث لعانا ولكن بعثت داعيا ورحمة اللهم اهد قومي فانهم لا يعلمون'' جبکہ مرزا لعنتوں کی مشین گن تھا اور کئی شخصیات پر اس نے اپنی لعنتی مشین گن سے لعنتوں کی بوچھاڑ کی ہے مثلاً اس نے اپنی کتاب نور الحق ص ۱۱۸ تا ۱۲۲، خزائن ۱۵۸ ج ۸ میں ایک ہزار مرتبہ گن کر لعنت کا لفظ لکھا ہے۔ (ممکن ہے یہ مرزائیوں کا درود ہزارہ ہو)

6 مرزا کہتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ۱۲۰ برس تھی'' اور ستارہ قیصریہ ص ۱۰، خزائن ج ۱۵، ص ۱۲۴ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر آپ کی عمر کے تقریباً نصف یعنی ۶۳ سال ہوئی اب اس قانون کے تحت مرزا قادیانی کی عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے نصف یعنی ۳۲ سال ہونی چاہیے مگر اسکی عمر ۶۹ برس ہوئی۔

7 ہجرت بھی انبیاء کرام کی سنت ہے۔ (سیرۃ المہدی ص ۱۲۶، طبع جدید، حصہ اول روایت ۱۳۵)

مگر مرزا نے کبھی ہجرت نہیں کی بلکہ اپنے وقت کے کافر ظالم انگریز حکمران کے قصیدے لکھتا رہا ہے۔

8 نبی امی ہوتا ہے، لکھنا پڑھنا نہیں جانتا۔ کتابیں تصنیف نہیں کرتا بلکہ اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے کتابیں نازل ہوتی ہیں مرزا قادیانی پڑھتا لکھتا رہا ہے اس کی چوراسی تصنیفات ہیں جن پر قادیانی اپنی جہالت سے فخر کرتے ہیں، الٹی مت ماری گئی۔

9 نبی شاعر نہیں ہوتا۔ جبکہ مرزا قادیانی نے سینکڑوں شعر لکھے اور کہے ہیں بطور نمونہ اس کا ایک شعر ملاحظہ ہو:

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(درثمین ص ۶۸ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷، خزائن ص ۱۲۷ ج ۲۱)

10 نبی اپنے ارادہ اور وعدہ میں کبھی ناکام نہیں ہوتا کیونکہ نصرت ایزدی اس کے ساتھ ہوتی ہے مگر مرزا اپنے سینکڑوں ارادوں اور وعدوں میں ناکام و نامراد ہوا۔ بطور مثال محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کا ارادہ بزعم مرزا خدائی وعدہ آسمانوں پر نکاح یادرکھنے کے قابل ہے۔

11 نبی جس جگہ فوت ہوتا ہے اسے اسی مقام میں دفن کیا جاتا ہے

'' فاذا توفیٰ اللہ عزو وجل نبیا قط حیث یقبض روحه الا دفن حیث یقبض روحه ''

(کنز العمال ص ۱۱۹ ج ۶)

'' ما قبض اللہ تعالیٰ نبیا الا فی موضع الذی یجب ان یدفن فیه '' (ترمذی)

مگر مرزا کے ساتھ اسکے الٹ ہوا کہ لاہور میں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل بمرض ہیضہ فوت ہوا اور پھر مال گاڑی میں (جس میں گدھے، کتے اور خنزیر، پتھر، اور کوئلہ وغیرہ لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہیں) لاد کر قادیان میں دفن کیا گیا۔ بالآخر ''پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا''

مشق سبق نمبر |11|

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. مرزا قادیانی کے والد کا نام اور اس انگریزوں کی نوکری کی وضاحت کریں؟

----

2. مرزا قادیانی کی جائے پیدائش اور تاریخ پیدائش بتائیں؟

----

3. مرزا قادیانی کی علمی استعداد بیان کریں؟

----

4. مرزا قادیانی کے کوئی دو دعوے تحریر کریں؟

----

5. مرزا قادیانی کے وعدہ خلافیوں کی کوئی مثال لکھیں؟

سوال نمبر 2 کالم ملایئے

دوسرا کالم	پہلا کالم
میں نے مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے	سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید
قادیان والوں کو آ پکڑا	اللہ جل شانہ کی وحی اور الہام سے
میں اپنی قلم سے کام لیتا ہوں	آپ سیالکوٹ شہر میں
ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے	اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ
تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے	طاعون جیسی موذی مرض نے

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. اس لئے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ...... ہی تھا
   - ☐ کرم ☐ شریف ☐ محسن ☐ فضل
2. شریعت کی تعریف یہ ہے کہ جس میں...... پایا جائے
   - ☐ ماضی اور مضارع ☐ اشارہ اور صلہ ☐ امر اور نہی ☐ خبر و قصص
3. نبی کا دینی علوم میں کوئی...... استاد نہیں ہوتا ہے
   - ☐ بشر ☐ جن ☐ فرشتہ ☐ مخلوق
4. نبی کسی پر...... نہیں کرتا
   - ☐ طعنہ زنی ☐ لعنت ☐ الزام تراشی ☐ نظر بد
5. مرزا نے کبھی...... نہیں کی
   - ☐ نیکی ☐ اچھائی ☐ ہجرت ☐ نصرت

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. نبی اپنے ارادہ اور وعدہ میں کبھی .... نہیں ہوتا
2. آنحضرت کی عمر آپ کی عمر کے تقریباً نصف یعنی .... سال ہوئی
3. پچاس اور پانچ میں صرف .... کا فرق ہے۔
4. میں خدا تعالی کی طرف سے .... ہو کر آیا ہوں
5. کہ وہ اس ملک میں .... سے آئے تھے

وجہ نمبر 5 درج ذیل جملوں میں غلط صحیح کی نشاندہی کریں:

(الف) مرزا قادیانی ایسے خاندان سے تھا جو کہ جو اس گورنمنٹ (برطانیہ) کا پکا خیر خواہ تھا

(ب) والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق وکیل تھے

(ج) مرزا قادیانی کے دونو بیٹے ۱) مرزا سلطان احمد ۲) مرزا فضل احمد مرزا پر ایمان لے آئے تھے۔

مرزائیوں اور مسلمانوں کے درمیان کے مسائل

(حصہ اول)

1. اجرائے نبوت وختم نبوت
2. حیات ووفات عیسیٰ علیہ السلام
3. صدق وکذب مرزا یعنی سیرت وکردار مرزا

مرزائی عموماً کوشش کرتے ہیں کہ پہلے دو موضوعات پر بحث کی جائے تیسرے موضوع پر بحث کرنا انہیں موت نظر آتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات اس موضوع سے گھبراتے ہوئے وہ مناظرہ ہی کو خیر باد کہہ دیتے ہیں وہ عموماً حیات عیسیٰ یا اجرائے نبوت کے متعلق مناظرہ کرتے ہیں۔ مگر ہمیں چاہیے کہ سب سے پہلے انہیں مجبور کریں کہ وہ سیرت مرزا پر مناظرہ کریں کیونکہ اصل بحث کسی مدعی ماموریت کی سیرت وکردار پر ہی ہونی چاہیے اگر اس کی سیرت وکردار بے داغ ہو تو پھر دوسرے مسائل کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

ہر مدعی پہلے اپنی سیرت قوم کے سامنے پیش کرتا ہے جیسا کہ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اہل مکہ کے سامنے صفا پہاڑی پر چڑھ کر اپنی چالیس سالہ زندگی پیش کی۔ قرآن مجید میں ہے۔

﴿فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (یونس:۱۶)

اس لئے ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہم سب سے پہلے مرزا صاحب کی زندگی اور کردار کو ان کی اپنی تحریروں کے آئینہ

میں دیکھیں اگر وہ اپنی تحریروں کی رو سے ایک پاکیزہ سیرت، شریف، دیانتدار اور سچا انسان ثابت ہو جائے تو اسکے تمام مسائل دعاوی کو بلاحیل وحجت مان لیں گے اور دوسرے مسائل میں بحث کرنے اور وقت ضائع کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوگی اور اگر وہ کسی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو بقول خود مرزا کے اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں رہے گا چنانچہ مرزا صاحب خود تحریر کرتے ہیں کہ:

''ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔''

(چشمہ معرفت ج ۲ ص ۲۲۲، خزائن ص ۲۳۱ ج ۲۳)

لہٰذا پہلے ہم مرزا صاحب کی سیرت و کردار دیکھتے ہیں۔

ہم بلاخوف تردد کہہ سکتے ہیں کہ کسی مرزائی کے اندر یہ جرأت نہیں ہے کہ وہ مرزا کو اس کی اپنی تحریروں کی رو سے ایک سچا اور شریف انسان ثابت کر سکے۔ ہم آگے چل کر مشت نمونہ از خروارے اس کے کذاب ہونے کے چند دلائل پیش کریں گے لیکن اس بحث سے قبل ہم اپنی تائید میں مرزا صاحب کے دونوں خلفاء کی تحریریں پیش کرتے ہیں۔

حوالہ نمبر 1

''جب یہ ثابت ہو جائے کہ ایک شخص فی الواقع مامور من اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے تو پھر اجمالاً اس کے تمام دعاوی پر ایمان لانا واجب ہو جاتا ہے .... الغرض اصل سوال یہ ہوتا ہے کہ مدعی ماموریت فی الواقع سچا ہے یا نہیں؟ اگر اس کی صداقت ثابت ہو جائے تو اسکے تمام دعاوی کی صداقت بھی ساتھ ہی ثابت ہو جاتی ہے اور اگر اس کی سچائی ہی ثابت نہ ہو تو اس کے متعلق تفصیلات میں پڑنا وقت کو ضائع کرنا ہوتا ہے۔''

(دعوۃ الامیر ص ۴۹، ۵۰ انوار العلوم، ج ۷، ص ۳۷۶، ۳۷۷)

حوالہ نمبر 2

''خاکسار (بشیر احمد ایم۔اے) عرض کرتا ہے کہ حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین) فرماتے ہیں کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مولوی صاحب کیا نبی کریم ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی ہو سکتا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا کہ اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو پھر؟ میں نے کہا پھر ہم دیکھیں گے کہ کیا وہ صادق اور راست باز ہے یا نہیں۔ اگر صادق ہے تو بہر حال اس کی بات کو قبول کریں گے۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۸۸، طبع جدید نمبر ۱۰۹)

ان دو حوالہ جات سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ اصل بحث صدق و کذب پر ہونی چاہیے اگر وہ ہو ہی جھوٹا تو پھر اس

کے دعاوی وغیرہ پر بحث کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔

اب ہم اس بات پر دلیل دیں گے کہ وفات وحیات مسیح پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔

حوالہ نمبر 1

''اوّل تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے ارکان میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں جس زمانہ تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۴۰، خزائن ص ۳ ص ۱۷۱)

اس حوالہ سے چند امور واضح ہوئے:

1. عقیدہ نزول مسیح ہمارے ایمانیات کی جز نہیں ہے۔
2. یہ مسئلہ دین کے ارکان میں سے کوئی رکن نہ ہے۔
3. یہ ایک پیش گوئی ہے اس اس کا حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔
4. اس کے بیان نہ کرنے سے اسلام ناقص نہیں ہوتا اور بیان کرنے سے کامل نہیں ہوتا۔

حوالہ نمبر 2

''کل میں نے سنا تھا کہ ایک شخص نے کہا کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے کچھ فرق نہیں کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں باقی سب عملی حالت مثلاً نماز، روزہ، اور زکوۃ اور حج وہی ہے سو سمجھنا چاہیے کہ یہ بات صحیح نہیں کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی غلطی ہوتی تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا اور الگ جماعت بنائی جاتی اور ایک بڑا شور بپا کیا جاتا یہ غلطی دراصل آج نہیں پڑی بلکہ میں جانتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی تھی اور کئی خواص اور اولیاء اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا اگر یہ کوئی ایسا اہم امر ہوتا تو خدا تعالیٰ اسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا۔''

(احمدی اور غیر احمدی میں فرق ص ۱۲، خزائن ج ۲۰ ص ۴۶۴)

اس حوالہ سے چند امور واضح ہوئے۔

1. حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ آنحضرت کے تھوڑے ہی عرصہ بعد پھیل گیا تھا۔
2. کئی خواص، اولیاء، اہل اللہ کا یہی عقیدہ تھا۔
3. یہ کوئی ایسا اہم امر نہیں ہے جس کا ازالہ خدا تعالیٰ نے ضروری سمجھا ہو۔

حوالہ نمبر 3

''اور مسیح موعود کے ظہور سے پہلے اگر امت میں سے کسی نے خیال بھی کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو ان پر کوئی گناہ نہیں صرف اجتہادی خطا ہے جو اسرائیلی نبیوں سے بھی بعض پیش گوئیوں کے سمجھنے میں ہوتی رہی ہے۔''
(حاشیہ حقیقت الوحی ص ۳۰، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲)

اس حوالہ سے جو امور واضح ہوئے وہ یہ ہیں۔

1. نزول عیسیٰ علیہ السلام کے معتقد پر کوئی گناہ نہیں ہے۔
2. یہ محض اجتہادی خطا ہے اور اس قسم کی خطا اسرائیلی نبیوں سے بھی ہوتی رہی۔

حوالہ نمبر 4

''ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیح علیہ السلام کی وفات و حیات پر جھگڑے اور مباحثہ کرتے پھرو یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔'' (ملفوظات احمدیہ ج ۲ ص ۷۲ جدید)

اس حوالہ سے یہ واضح ہوا کہ:

1. مرزائیوں کی غرض یہ نہیں ہونی چاہیے کہ وفات و حیات مسیح پر مباحثہ و جھگڑے کریں۔
2. یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے

سو ہم کہتے ہیں کہ جب یہ مسئلہ ہمارے ایمانیات کی جز نہیں ہے، جب یہ دین کے ارکان میں سے رکن نہیں، جب اسلام کی حقیقت سے اس کا کچھ تعلق نہیں، جب اس کے بیان کرنے یا نہ کرنے سے اسلام میں کچھ فرق نہیں پڑتا، جب یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد جلد ہی پھیل گیا تھا، جب یہ عقیدہ خواص کا تھا، اولیاء کا تھا، اہل اللہ کا تھا، اور جب یہ کوئی خاص امر نہیں ہے، جب اس کا ازالہ خدا نے ضروری نہیں سمجھا، جب اس کے عقیدہ رکھنے والے پر کوئی گناہ نہیں، جب یہ محض اجتہادی غلطی ہے، جب اس قسم کی خطائیں سابقہ انبیاء سے بھی ہوتی رہیں، جب آپ کی غرض اس پر مباحثہ کرنے کی نہیں اور جب یہ ادنیٰ سی بات ہے تو اس مسئلہ پر بحث کرنے کی کوئی

ضرورت و اہمیت باقی نہ رہی لہٰذا ہم سب سے پہلے مرزا کی سیرت و کردار پر بحث کریں گے جو انتہائی اہم اور ضروری ہے۔

کذبات مرزا

کذبات مرزا بیان کرنے سے قبل ان آیات کو بار بار دہرانا چاہیے۔

''لعنة الله على الكاذبين،

ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا

اوقال اوحی الی ولم یوح الیه شیء'' وغیرہ،

نیز جھوٹ کے متعلق مرزا صاحب کے اپنے فتوے بھی بار بار بیان کرنے چاہئیں۔

جھوٹ کے متعلق مرزا صاحب کے اپنے فتوے

1. ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۲۰، خزائن ص ۵۶ ج ۱۷)
2. ''جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۶، خزائن ص ۴۵۹ ج ۲۲)
3. ''تکلّف سے جھوٹ بولنا گوہ (پاخانہ) کھانے کے مترادف ہے''
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۹، خزائن ص ۳۴۳ ج ۱۱، حقیقت الوحی ص ۲۰۶ ج ۲۲ ص ۲۱۵)
4. ''جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔''
(انجام آتھم مطبع قادیان ص ۴۰، خزائن ص ۴۳ ج ۱۱)
5. ''ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے وحی ہے جو مجھ پر ہوئی ہے ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوؤروں اور بندروں سے بدتر ہے۔''
(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۲۶، ۱۲۷۔ خزائن ج ۲۱ ص ۲۹۲)
6. ''وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔''
(شحنۂ حق ص ۶۰، خزائن ج ۲ ص ۳۸۶)
7. ''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔''
(چشمہ معرفت ص ۲۲۲، خزائن ص ۲۳۱ ج ۲۳)

اب ہم مرزا کے چند ایک جھوٹ پیش کرتے ہیں اس کے کذبات کا کما حقہ احاطہ کرنا کارے دارد ہے۔ ہم نمونے کے طور پر چند اکاذیب مرزا بیان کریں گے۔

جھوٹ نمبر 1

''اولیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی ہے کہ وہ (مسیح موعود۔ناقل) چودہویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔'' (اربعین نمبر ۲ ص ۲۳ طبع چناب نگر (ربوہ)، خزائن ج ۱۷ ص ۳۷۱)

مطبع قادیان میں انبیاء کا لفظ ہے بعد کے ایک ایڈیشن میں یہ وضاحت کی گئی کہ یہ لفظ غلطی سے لکھا گیا اور اب نئے ایڈیشن میں یہ وضاحت بھی حذف کر دی گئی ہے۔

اولیاء جمع کثرت ہے اور جمع کثرت دس سے اوپر ہوتی ہے اس لئے کم از کم دس معتمد اولیاء کے نام پیش کرو جنہوں نے بذریعہ کشف مہر لگائی ہو اور ولی ایسا ہو جس کو دونوں فریق صحیح ولی مانیں۔ ہم کہتے ہیں کہ مرزا کا یہ سفید جھوٹ ہے کسی مسلمہ ولی نے اس بات کی تصریح نہیں کی کہ مہدی چودہویں صدی میں ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔ یہ تمام اولیاء کرام پر جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر 2

''اے عزیزو تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کیلئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔'' (اربعین نمبر ۴ ص ۱۳، خزائن ص ۴۴۲ ج ۱۷)

یہ بھی بالکل صاف جھوٹ ہے کسی ایک پیغمبر سے یہ خواہش کرنا ثابت نہیں ہے۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین۔

جھوٹ نمبر 3

''یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توراۃ کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑے گی بلکہ مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے۔'' (کشتی نوح ص ۵، خزائن ص ۵ ج ۱۹)

اسی عبارت کے متعلق اسی صفحہ پر حاشیہ لکھا ''مسیح موعود کے وقت میں طاعون کا پڑنا بائبل کی ذیل کی کتابوں میں موجود ہے:

زکریا باب ۱۴ آیت ۱۲ بائبل ۸۹۱، انجیل متی باب ۲۴ آیت ۸، مکاشفات باب ۲۲ آیت ۸، عہدنامہ جدید ص ۲۵۹۔''

اس عبارت میں ایک جھوٹ نہیں بلکہ خدا تعالی کی چار آسمانی کتابوں پر چار عدد جھوٹ ہیں۔ مذکورہ کتب کے مذکورہ صفحات پر ہرگز مسیح موعود کے وقت طاعون کے پڑنے کا ذکر نہیں ہے۔

مرزائی عذر

جب مرزائیوں سے سوال کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید میں مسیح موعود کے وقت طاعون پڑنے کا ذکر کہاں ہے تو مرزائی جواب دیتے ہیں کہ قرآن مجید کی اس آیت میں مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑنے کا ذکر ہے اور یہ آیت پڑھتے ہیں:

﴿وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ..... الخ﴾ (النمل:۸۲)

اور کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب نزول مسیح ص ۳۸، ۳۹، ۴۰، خزائن ص ۴۱۶ تا ۴۱۸ ج ۱۸ میں اس ''دابۃ الارض'' سے مراد طاعون لیا ہے اور مرزائی اس آیت کو طاعون پر اس طرح چسپاں کرتے ہیں کہ دابۃ الارض سے مراد چوہا ہے جو زمین سے نکلے گا اور تکلمھم کا مطلب ہے کہ ان کو کاٹے گا۔

جواب اول

کسی مفسر، کسی محدث، کسی مجدد نے یہاں دابۃ سے مراد طاعون اور طاعون کا چوہا نہیں لیا، یہ مرزا کا اپنا افتراء ہے ہم بلا خوف تردید قادیانی امت کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ تیرہ صدیوں کے کسی مجدد کا نام پیش کریں جس نے اس آیت میں دابۃ الارض سے مراد طاعون لیا ہو۔

جواب ثانی

اگر بالفرض تمہاری یہ من گھڑت تفسیر مان بھی لی جائے تو اس میں یہ کہاں لکھا ہے کہ یہ طاعون مسیح موعود کے وقت میں پڑے گا؟ تقریب تام نہیں ہے۔

جواب ثالث

خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اس آیت کی متعدد تفسیریں بیان کی ہیں۔ اپنی کتاب (ازالہ اوہام ج ۲ ص ۵۰۳، خزائن ص ۳۷۰ ج ۳) پر لکھتا ہے:

﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ......الخ﴾ (النمل: ۸۲)

یعنی جب ایسے دن آئیں گے جب کفار پر عذاب نازل ہو اور ان کا وقت مقرر قریب آ جائے تو ہم ایک گروہ دابۃ الارض کا زمین سے نکالیں گے وہ گروہ متکلمین کا ہوگا جو اسلام کی حمایت میں تمام ادیان باطلہ پر حملہ کرے گا یعنی وہ علماء ظاہر ہوں گے جن کو علم کلام اور فلسفہ میں ید طولی ہوگا۔''

اس عبارت میں خود مرزا نے دابۃ الارض سے مراد متکلمین و علماء ظاہر لئے ہیں۔ معلوم ہوا دابۃ الارض سے مراد طاعون و طاعون کا چوہا نہیں ہے۔

اسی طرح اپنی کتاب 'حمامۃ البشریٰ' میں دابۃ الارض سے مراد علماء سوء لیا ہے:

''ان المراد من دابۃ الارض علماء سوء الذین یشھدون باقوالھم ان الرسول حق والقرآن حق ثم یعملون الخبائث ویخدمون الدجال کان وجودھم من الجزئین جزء مع الاسلام وجزء مع الکفر اقوالھم کاقوال المومنین وافعالھم کافعال الکافرین فاخبر رسول اللہ ﷺ عن انھم یکثرون فی آخر الزمان وسموا دابۃ الارض لانھم اخلدوا الی الارض وما ارادوا ان یرفعوا الی السماء............الخ'' (حمامۃ البشریٰ ص ۸۶، خزائن ص ۳۰۸ ج ۷)

یہاں مرزا صاحب نے دابۃ الارض سے مراد علماء سوء یعنی منافقین کو لیا ہے پھر اس سے مراد طاعون کا چوہا کیسے ہوگیا، کہاں علماء سوء کہاں علماء متکلمین اور کہاں طاعون کا چوہا، اور یہ تین اقوال آپس میں متضاد ہیں۔ ایک ہی آیت کی تین تفسیریں مرزا صاحب کے کذاب اور منافق ہونے کی واضح دلیل ہیں اور مرزا خود تسلیم کرتا ہے کہ جاہل، پاگل، مجنون منافق کے کلام میں تضاد ہوتا ہے۔ (ست بچن ص ۳۱، خزائن ص ۱۴۳ ج ۱۰) معلوم ہوا کہ خود مرزا صاحب جاہل، پاگل، مجنون اور منافق ہیں۔

مذکورۃ الصدر حمامۃ البشریٰ کی عبارت میں ایک اور جھوٹ بھی ہے کہ یہ ''فاخبر رسول اللہ ﷺ'' سے شروع ہوتا ہے ہم پوچھتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہ کس حدیث میں خبر دی ہے وہ حدیث پیش کریں۔ یہ حضور ﷺ پر صریح افتراء اور بہتان ہے۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا: '' من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار ''

''یعنی جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا پس وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے''

لہٰذا یہ جھوٹ بول کر بھی مرزا جہنمی ہوا۔

مشق سبق نمبر |12|

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. مرزائی عموماً کن موضوعات پر بات کرتے ہیں اور کس سے بھاگتے ہیں؟

----

2. مرزا کے کسی خلیفہ کی تحریر لکھئے جس میں انہوں نے کہا کہ اصل بحث صدق و کذب کی ہے؟

----

3. جھوٹ کے بارے میں مرزا قادیانی کے دو فتوے نقل کریں؟

----

4. مرزا قادیانی کے کوئی ایک جھوٹ باحوالہ نقل کیجئے؟

----

5. من گھڑت حدیث کے بارے میں نبی ﷺ کی کیا وعید ہے؟

سوال نمبر 2 کالم ملایئے

دوسرا کالم	پہلا کالم
دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں	حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ
میں تضاد ہوتا ہے	جھوٹ بولنے سے بدتر
وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں	اگر وہ ہو ہی جھوٹا تو پھر اس کے دعاوی وغیرہ پر
آنحضرت کے تھوڑے ہی عرصہ بعد پھیل گیا تھا	جو ولد الزنا کہلاتے ہیں
بحث کرنے کی ضرورت ہی نہیں	جاہل، پاگل، مجنون منافق کے کلام

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. وہ...... حیات عیسیٰ یا اجرائے نبوت کے متعلق مناظرہ کرتے ہیں

☐ خصوصاً ☐ عموماً ☐ لازماً ☐ یقیناً

2. کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی...... ہو سکتا ہے؟

☐ نبی ☐ ولی ☐ غوث ☐ خلیفہ

3. ...... بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں

☐ برا ☐ غلط ☐ الٹا ☐ جھوٹ

4. بلکہ مسیح علیہ السلام نے بھی...... میں یہ خبر دی ہے

☐ تورات ☐ قرآن ☐ انجیل ☐ صحیفہ

5. جاہل، پاگل، مجنون منافق کے کلام میں...... ہوتا ہے۔

☐ تقابل ☐ تصنع ☐ تعامل ☐ تضاد

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. مرزائیوں کی غرض یہ نہیں ہونی چاہیے کہ وفات وحیات .... پر مباحثے و جھگڑے کریں
2. جھوٹ بولنا.......... ہونے سے کم نہیں
3. ....جمع کثرت ہے اور جمع کثرت دس سے اوپر ہوتی ہے
4. تو اس میں یہ کہاں لکھا ہے کہ یہ.......... مسیح موعود کے وقت میں پڑے گا؟
5. یہاں مرزا صاحب نے دابۃ الارض سے مراد علماء سوء یعنی..........کو لیا ہے

سوال نمبر 5 درج ذیل جملے میں نشاندہی کریں کہ یہ جملہ کس کا ہے

1. ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا

☐ مرزا ناصر ☐ مرزا قادیانی ☐ مرزا بشیر ☐ حکیم نورالدین

2. جمع قلت پر نشان لگائیں

☐ تین کو ☐ دو کو ☐ دس سے زائد کو ☐ دس سے کم کو

3. اس عقیدے کا نام بتائیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے

☐ حیات مہدی ☐ حیات رسول ☐ حیات مسیح ☐ حیات خلیفہ

سبق نمبر 13

مرزائیوں اور مسلمانوں کے درمیان کے مسائل ہیں

(حصہ دوم)

جھوٹ نمبر 4

"ہمارے نبی اکرم ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا مگر عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ نے ایک یہودی استاد سے تمام توراۃ پڑھی تھی .... سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن و حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا سو میں یہ حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن و حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔" (ایام صلح ص ۱۴۷، خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۴)

یہ صریح جھوٹ ہے۔ حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام نے کون سے مکتبوں میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کی؟ یہ ان انبیاء علیہم السلام پر صریح الزام ہے، قرآن و احادیث صحیحہ سے ثابت کرو کہ حضرت عیسیٰ نے کون سے یہودی عالم سے توراۃ پڑھی تھی حالانکہ قرآن پاک میں ہے "و یعلمہم الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل" یعنی میں خود ان کو تعلیم دوں گا اسی طرح قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔

﴿وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيْلَ﴾ (المائدۃ:۱۱۰)

اور جب میں نے کتاب اور حکمت و توراۃ وانجیل سکھائی۔

اس میں بھی تعلیم کی نسبت خدا تعالیٰ نے اپنی طرف کی ہے آگے جو اپنے بارے میں لکھا ہے کہ میرا یہی حال ہے ......الخ یہ بھی صاف جھوٹ ہے ہم ثابت کرتے ہیں کہ مرزا کے متعدد اساتذہ تھے۔ کتاب البریہ ص ۱۶۱ تا ۱۶۳، خزائن ص ۱۸۰۔۱۸۱ ج ۱۳ کے حاشیہ پر اس کے اپنے ہاتھوں سے اس کی تعلیم کا حال موجود ہے جیسا کہ شروع میں گذر چکا ہے۔

مرزائی عذر

مرزائی ان ہر دو حوالوں میں تاویل کر کے تطبیق کرتے ہیں کہ یہ سفید جھوٹ نہیں ہے جو پڑھا ہے اس سے مراد قرآن کے ظاہری الفاظ ہیں اور جہاں لکھا کہ نہیں پڑھا اس سے مراد معارف و معانی ہیں۔

جواب

یہ تاویل درج ذیل متعدد وجوہ سے غلط ہے۔

وجہ اول

مرزا غلام احمد نے اپنے حال کو حضور علیہ السلام کے حال سے تشبیہ دی ہے کیا حضور ﷺ نے بھی ظاہری الفاظ کسی استاد سے پڑھے تھے؟ یہ اس کا تشبیہ دینا بتا رہا ہے کہ وہ خود یہاں ظاہری الفاظ و معانی وغیرہ کا فرق مراد نہیں لے رہا۔

وجہ ثانی

اس سے معارف و معانی مراد لینا غلط ہے کیونکہ اس نے خود تین چیزیں بیان کیں :۱) قرآن ۲) حدیث ۳) تفسیر معارف و معانی تو تفسیر میں ہوتے ہیں یہ اس کا علیحدہ علیحدہ بیان کرنا یعنی ایک جگہ قرآن بولنا اور آگے تفسیر بولنا اس پر دال ہے کہ وہ ظاہری الفاظ و معارف دونوں کی نفی کر رہا ہے کہ دونوں میں میرا استاد کوئی نہیں۔

وجہ ثالث

اس عبارت میں یہ تاویل کرنا کہ اس سے مراد معارف و معانی ہیں ٹھیک نہیں ہے کیونکہ اس میں اس نے قسم اٹھائی ہے ''سو میں یہ حلفاً کہہ سکتا ہوں ....الخ'' اور قسم میں ظاہر معنی مراد ہوتا ہے وہاں تاویل استثناء وغیرہ نہیں چل سکتے مرزا صاحب نے خود قسم کے متعلق اصول بیان کیا ہے، یہ بڑا اہم اصول ہے جو ہمیں نزول مسیح کی

احادیث میں بھی کام دے گا۔ جہاں نبی کریم ﷺ نے قسم اٹھا کر ایک مضمون بیان فرمایا ہے اسی طرح یہاں بھی یہ اصول کام دے گا۔

اور ایک جگہ مرزا کا ایک مرید مرزا کی صفت میں یہ شعر کہتا ہے:

والله ہے تجھ سے خدا تو خدا سے
تیرا رتبہ نہیں آتا بیاں میں

مرزائی اس کی تاویل کرتے ہیں مگر چونکہ یہاں اس نے واللہ کے لفظ سے قسم اٹھا دی اس لیے تاویل نہیں چل سکے گی اس طرح یہ اصول بیشمار مواقع میں کام دے گا اصول یہ ہے۔

''والقسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاھر لا تاویل فیہ ولا استثناء والا ای فائدۃ کانت فی ذکر القسم''

(حمامۃ البشریٰ ص ۱۴ حاشیہ، خزائن ص ۱۹۲ ج ۷)

علاوہ ازیں خود مرزا صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ تمام انبیاء کا کوئی استاد اور اتالیق نہیں ہوتا۔

''اور تمام نفوس قدسیہ انبیا کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیمہ کا نشان ظاہر فرمایا۔'' (دیباچہ براہین احمدیہ ص ۷، خزائن ج ۱ ص ۱۶)

جھوٹ نمبر 5

''احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۸، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۹)

جبکہ (کتاب البریہ ص ۲۷۱ بر حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۲۰۵-۲۰۶) کی عبارت یہ ہے۔

''بہت سے اہل کشف نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر خبر دی تھی کہ وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ظہور کرے گا اور یہ پیش گوئی اگرچہ قرآن شریف میں صرف اجمالی طور پر پائی جاتی ہے مگر احادیث کی رو سے اس قدر تواتر تک پہنچی ہے کہ جس کا کذب عند العقل ممتنع ہے۔''

احادیث جمع کثرت ہے اس لئے کم از کم دس احادیث صحیحہ متواترہ دکھاؤ جن میں مسیح موعود کے چودھویں صدی کے سر پر آنے کے الفاظ وغیرہ موجود ہوں مگر ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزائی امت تا قیامت کوئی ایک بھی صحیح حدیث نہیں دکھا سکتی۔

جھوٹ نمبر 6

''اگر احادیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کیلئے آواز آئے گی کہ: ''ھذا خلیفۃ اللہ المھدی'' اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔''

(شہادۃ القرآن ص ۴۱، خزائن ص ۳۳۷ ج ۶)

جھوٹ بالکل جھوٹ! بخاری شریف میں اس قسم کی کوئی حدیث نہیں۔ ھاتوا برہانکم ان کنتم صادقین۔

قادیانی عذر اور ان کے جواب

1. اسکے متعلق قادیانی جواب دیتے ہیں کہ یہ حدیث کنز العمال میں موجود ہے مگر ہمارا سوال یہ ہے کہ بخاری شریف سے دکھاؤ۔ کیونکہ مرزا نے بخاری شریف کا حوالہ دیا ہے
2. بعض دفعہ وہ ہمارے بعض علماء کے اس قسم کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے بھی غلط حوالہ دیا۔ جواب یہ ہے کہ کیا ان کے غلط حوالہ دینے سے مرزا کی بات سچی بن جائیگی؟ ہرگز نہیں۔
3. ہمارے کسی عالم نے بطور استدلال اتنے زور سے غلط حوالہ نہیں دیا، عام حوالہ کا غلط ہو جانا اور بات ہے مگر اتنی تحدی اور زور شور سے حوالہ دینا اور پھر غلط دینا یہ دھوکہ اور فریب ہے۔
4. اگر وہ کہیں کہ نسیاناً لکھا گیا تو پھر اس کی معذرت ہونی چاہیے۔ مرزا صاحب سے اس کی معذرت دکھاؤ اور کوئی سچا نبی نسیان پر قائم رہ نہیں سکتا۔ نسیان کا وقوع اور چیز ہے اس پر استقلال اور چیز ہے۔
5. اگر وہ چالاکی سے کہیں کہ مرزا صاحب کی غلطی نہیں بلکہ کاتب کی غلطی ہے تو جواب یہ کہ آگے آئے الفاظ'' اصح الکتب بعد کتاب اللہ'' وغیرہ اس کی تردید کرتے ہیں۔

جھوٹ نمبر 7

''تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ، مدینہ اور قادیان۔''

(ازالہ اوہام برحاشیہ ص ۷۷، خزائن ص ۱۴۰ ج ۳)

لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یاد رہے مرزا قادیانی کو بھی ہی مسلم ہے کہ کشف ورؤیا انبیاء وحی ہوتے ہیں۔
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۵، روحانی ص ۱۲۹، ج ۲۱ ملخص)

جھوٹ نمبر 8

''وقدسبونی بکل سب فماردت علیھم جوابھم''

ترجمہ: مجھ کو گالی دی گئی میں نے جواب نہیں دیا

(مواہب الرحمن ص ۱۸، خزائن ص ۲۳۶ ج ۱۹)

یہ بالکل جھوٹ ہے کہ میں نے لوگوں کی گالیوں کا جواب نہیں دیا بلکہ خود مرزا صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں ابتدا سختی کی مخالفوں کی طرف سے ہے۔ (کتاب البریۃ دیباچہ ص ۱۰، خزائن ص ۱۱ ج ۱۳)

مرزا صاحب کی گالیوں کے چند نمونے

مرزا کی تہذیب وشرافت

مرزا کی گالیوں کے مطالعہ سے پہلے گالیوں سے متعلق اس کے اپنے چند فتاویٰ لکھے جاتے ہیں جن میں اس نے گالی دینے کی سخت مذمت کی ہے۔

1. ''اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔'' (کشتی نوح، ص ۱۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۱)
2. ''خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔'' (اربعین ۳ ص ۳۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۶)
3. ''گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔'' (اربعین ۴ ص ۵، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۱)
4. ''گالیاں سن کر دعا دو، پا کے دکھ آرام دو   کبر کی عادت جو دیکھو، تم دکھاؤ انکسار''
(براہین احمدیہ حصہ پنجم، ص ۱۱۴، خزائن ج ۲۱ ص ۱۴۴)

اب مرزا صاحب کی گالیوں کے چند نمونے ملاحظہ فرمالیں۔

1. ''تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبۃ والمودۃ وینتفع من معارفھا ویقبلنی ویصدق

دعوتی الا ذریۃ البغایا الذین ختم اللہعلی قلوبھم فھم لا یقبلون۔''

میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان کے علوم سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعویٰ کی تصدیق کرتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد، جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے پس وہ قبول نہیں کرتے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷،۵۴۸، خزائن ج ۵ ص ۵۴۷،۵۴۸)

2 مولوی سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق چند اشعار ملاحظہ فرمائیں

ومن اللئام اری رجیلا فاسقا
غولا لعینا نطفۃ السفھاء

ترجمہ: اور لئیموں میں سے ایک فاسق معمولی آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے، سفیہوں کا نطفہ ہے۔

شکس خبیث مفسد و مزور
نحس یسمی السعد فی الجھلاء

''یہ بدگو اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھلانے والا منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے''

آذیتنی خبثا فلست بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

''تو نے اپنی خباثت سے مجھے بہت دکھ دیا ہے پس میں سچا نہیں ہوں گا اگر ذلت کے ساتھ تیری موت نہ ہو''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴، ۱۵، خزائن ص ۴۴۵، ۴۴۶ ج ۲۲) (انجام آتھم ص ۲۸۱، ۲۸۲، خزائن ص ۲۸۱، ۲۸۲ ج ۱۱)

نوٹ:

بغایا، بغیہ کی جمع ہے جس کا معنی ہے بدکار عورت جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

﴿وما کانت امك بغیا﴾

اور باغی جس کا معنی سرکش ہے اس کی جمع بغاۃ ہے۔

فائدہ:

ذریۃ البغایا کا ترجمہ خود مرزا نے خراب عورتوں کی نسل، بازاری عورتیں اور کنجریوں کا بیٹا کیا ہے۔

(نور الحق حصہ اول ص ۱۲۲، خزائن ص ۱۶۳ ج ۸، انجام آتھم ج ۱۱ ۲۸۲، خزائن ص ۲۸۲ ج ۱۱، خطبہ الہامیہ ص ۱۶، خزائن ص ۴۹ ج ۱۶)

مرزا قادیانی کے اپنے بیٹے نے اس کو نہیں مانا اور مرزا قادیانی کی حیات میں مرا۔ قادیانی بتائیں گے کہ کیا ان کی پہلی ام المومنین بھی فاحشہ تھی؟

''اے بدذات فرقہ مولویان تم کب تک حق چھپاؤ گے، کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت چھوڑ و گے اے ظالم مولویو تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔''

(انجام آتھم ص ۲۰ بر حاشیہ، خزائن حاشیہ ص ۲۱ ج ۱۱)

4 ''مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے ہرگز نہیں کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵، خزائن ص ۳۰۹ ج ۱۱)

5 ''بعض جاہل اور فقیری سجادہ نشین اور مولویت کے شتر مرغ'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸، خزائن ص ۳۰۲ ج ۱۱)

6 ان العدا صاروا خنازیر الفلا
ونسائهم من دونهن الا کلب

''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں''

(نجم الہدیٰ ص ۱۰، خزائن ج ۱۴ ص ۵۳)

یعنی میرے مخالف جنگلوں کے سوَر ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔

تنبیہ:

مرزائی اگر مرزا قادیانی کے جھوٹوں کے جواب میں یہ کہیں کہ العیاذ باللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی تین جھوٹ بولے تھے جیسا کہ بخاری شریف میں ہے تو مرزا صاحب کے جھوٹ بھی اسی طرح کے ہیں تو اس کے دو جواب ہیں۔

جو جھوٹ ہم نے مرزا قادیانی کے پیش کئے ہیں وہ واقعتاً جھوٹ ہیں جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کلام تو توریہ اور تعریض کے طور پر ہے وہ حقیقت میں جھوٹ ہے نہیں سمجھنے والوں کی غلطی ہے ورنہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو کلام کیا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے جیسا کہ شراح حدیث نے اسکی وضاحت کردی۔

مرزا قادیانی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نسبت اس راویت کی رو سے جھوٹ کا الزام لگانے والوں کو خبیث شیطان پلید مادہ والا کہا ہے اس نے لکھا:

''حضرت ابراہیم کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر ان پر بدگمانی ہے اس کی وجہ ان کی دروغ گوئی ہے تو

ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۸، خزائن ج ۵ ص ۵۹۸)

مشق سبق نمبر |13|

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کے بارے میں مرزا قادیانی نے کیا جھوٹ بولا؟

2. مرزا قادیانی نے بخاری شریف کے بارے میں کیا جھوٹ بولا؟

3. وہ کون سے تین شہر ہیں جن کا مرزا قادیانی نے کہا کہ وہ قرآن میں ان کے نام ہیں؟

4. ذریۃ البغایا کا ترجمہ مرزا نے کیا کیا ہے؟

5. مرزا قادیانی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نسبت کی کیا بات کی ہے؟

سوال نمبر 2 کالم ملایئے

دوسرا کالم	پہلا کالم
استاد اور اتالیق نہیں ہوتا	ہم ثابت کرتے ہیں کہ
مرزا کے متعدد اساتذہ تھے	نسیان کا وقوع اور چیز ہے
اپنے بیٹے نے اس کو نہیں مانا	تمام انبیاء کا کوئی
ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے	مرزا قادیانی کے
اس پر استقلال اور چیز ہے	میری ان کتابوں کو

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. سوآنے والے کا نام جو......رکھا گیا

☐ خلیفہ ☐ مہدی ☐ ہادی ☐ نبی

2. مرزا غلام احمد نے اپنے حال کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے...... سے تشبیہ دی ہے

☐ حال ☐ قال ☐ فعل ☐ چال

3. اور چودھویں صدی کا......ہوگا

☐ مجدد ☐ محدث ☐ مفسر ☐ مصنف

4. مرزا قادیانی کو بھی ہی مسلم ہے کہ کشف ورؤیا انبیاء......ہوتے ہیں

☐ الہام ☐ القاء ☐ وحی ☐ مبشرات

5. گالیاں اور بدزبانی کرنا طریق......نہیں ہے

☐ ظرافت ☐ شرافت ☐ طاقت ☐ نظافت

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. اور باغی جس کا معنی سرکش ہے اس کی جمع .... ہے۔
2. گالیاں اور بدزبانی کرنا طریق .... نہیں ہے
3. اگر وہ کہیں کہ .... لکھا گیا تو پھر اس کی معذرت ہونی چاہیے
4. کیا .... نے بھی ظاہری الفاظ کسی استاد سے پڑھے تھے؟
5. اس سے .... و .... مراد لینا غلط ہے

وجہ نمبر 5

1. مرزا قادیانی کی کتابوں کی تعیین کریں۔

☐ مواہب الرحمن ☐ روحانی خزائن ☐ ازالہ اوہام ☐ کتاب البریہ

2. درج ذیل شعر کس کا ہے

گالیاں سن کر دعا دو، پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو، تم دکھاؤ انکسار

سبق نمبر | 14 |

نبوت کا مکمل ہونا یا جاری رہنا

(حصہ اول)

قادیانیوں کے نزدیک نبوت کی اقسام

حوالہ نمبر 1

''میں نبیوں کی تین اقسام مانتا ہوں۔ایک جو شریعت لانے والے ہوں، دوسرا جو شریعت نہیں لائے لیکن ان کو نبوت بلاواسطہ ملتی ہے اور کام وہ پہلی امت کا ہی کرتے ہیں جیسے سلیمان وزکریا اور یحییٰ علیہم السلام اور ایک جو نہ شریعت لائے اور نہ ان کو بلاواسطہ نبوت ملتی ہے لیکن وہ پہلے نبی کی اتباع سے نبی ہوتے ہیں۔''

(القول الفیصل ص ۱۴، انوار العلوم ج ۲ ص ۲۷۶، ۲۷۷)

حوالہ نمبر 2

''اس جگہ یاد رہے کہ نبوت مختلف نوع پر ہے اور آج تک نبوت تین قسم پر ظاہر ہو چکی ہے۔

1. تشریعی نبوت: ایسی نبوت کو مسیح موعود نے حقیقی نبوت سے پکارا ہے
2. وہ نبوت جس کیلئے تشریعی یا حقیقی ہونا ضروری نہیں، ایسی نبوت حضرت مسیح موعود کی اصطلاح میں مستقل نبوت ہے
3. ظلی اور امتی نبی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مستقل اور حقیقی نبوتوں کا دروازہ بند ہو گیا اور ظلی نبوت کا دروازہ کھولا گیا۔''

(مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت ص ۳۱ مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے)

حوالہ نمبر ③

’’انبیائے کرام علیہم السلام دو قسم کے ہوتے ہیں ① تشریعی ② غیر تشریعی ۔ پھر غیر تشریعی بھی دو قسم کے ہوتے ہیں: ① براہ راست نبوت پانے والے۔ ② نبی تشریعی کی اتباع سے نبوت حاصل کرنے والے۔ آنحضرت ﷺ کے پیشتر صرف پہلی دو قسم کے نبی آتے تھے۔‘‘ (مباحثہ راولپنڈی ص ۱۷۵)

تبصرہ

مذکورہ بالا حوالہ جات سے قادیانیوں کا دعویٰ واضح ہوگیا کہ ان کے نزدیک نبوت کی تین قسمیں ہیں جن میں دو بند ہیں۔ ایک خاص قسم (ظلی بروزی) جو کہ نبی اکرم ﷺ کی اتباع سے حاصل ہوتی ہے وہ جاری ہے لہٰذا اب خاص دعویٰ کے مطابق ان سے خاص دلیل کا مطالبہ ہونا چاہیے اسی طرح ان حوالہ جات سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ یہ خاص قسم حضور ﷺ کے بعد جاری ہوئی ہے لہٰذا دلیل ایسی ہو جس سے یہ ثابت ہو جائے کہ حضور ﷺ کے بعد یہ خاص قسم جاری ہوئی ہے نیز اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نبوت وہبی نہیں ہوگی بلکہ کسبی ہوگی۔ کیونکہ جب یہ اتباع سے حاصل ہوگی تو یہ کسبی ہو جائے گی نہ کہ وہبی۔

اب ان تنقیحات ثلاثہ کے بعد جب کوئی قادیانی اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کوئی دلیل پیش کرے تو دیکھو کہ کیا یہ دعویٰ کے مطابق ہے یعنی کیا اس سے ظلی بروزی خاص قسم کی نبوت جاری ہوتی ہے یا عام۔ اور کیا اس میں حضور ﷺ کے بعد اس نبوت کا ذکر ہے یا مطلق اور کیا اس سے نبوت وہبی ثابت ہوتی ہے یا کسبی۔ ہم بلا خوف تردید دعویٰ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان تنقیحات ثلاثہ کے مطابق وہ اپنے دعویٰ پر ایک دلیل بھی پیش نہیں کر سکتے۔

ایک ضروری تنبیہ

قادیانیوں کی سب سے بڑی عیاری یہ ہے کہ دعویٰ تو اس خاص قسم کی نبوت کا ہے لیکن وہ عام موضوع اجرائے نبوت رکھ کر بحث شروع کر دیتے ہیں اور ایسے عام دلائل پیش کرتے ہیں جو ان کے خاص دعویٰ کے مطابق نہیں ہوتے بلکہ وہ دلائل ان کے اپنے مسلمات کے خلاف ہوتے ہیں۔

نوٹ

اکثر اوقات مرزائی امکان نبوت کی بحث چھیڑ دیتے ہیں یہاں امکان کی بحث نہیں ہے وقوع کی بحث ہے اگر وہ

امکان کی بحث چھیڑیں تو تریاق القلوب کی درج ذیل عبارت پیش کریں۔

''مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑا یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا اور چند دفعہ زنا میں گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید ہو چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اسے جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ (پاخانہ) اٹھاتے ہیں اب خدا کی قدرت سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ نبی اور رسول بھی بن جائے اور اس گاؤں کے شریف لوگوں کے پاس دعوت کا پیغام لے کر آوے اور کہے کہ جو شخص تم میں سے میری اطاعت نہیں کرے گا خدا اسے جہنم میں ڈالے گا لیکن باوجود اس امکان کے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کبھی ایسا نہیں ہوا۔'' (تریاق القلوب ص ۶۷، خزائن ص ۲۷۹/۲۸۰ ج ۱۵)

(جب یہ عبارت پڑھیں تو ساری پڑھ دیں کیونکہ عموماً تھوڑی سی عبارت پڑھنے کے بعد مرزائی کہتے ہیں کہ آگے پڑھو اور مجمع پر برا اثر ڈالتے ہیں۔)

یہاں پر یہ واقعہ بھی ملحوظ خاطر رہے جب حضرت ابوسفیان زمانہ جاہلیت میں تجارتی سفر پر روم گئے تھے اور قیصر روم نے انہیں اپنے دربار میں بلا کر سوال پوچھے تھے جن میں سے ایک سوال حضور ﷺ کے خاندان کے بارے میں بھی تھا جس کا انہوں نے جواب دیا تھا کہ وہ ایک بلند مرتبہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور قیصر روم کا اس پر تبصرہ یہ تھا کہ انبیاء عالی نسب قوموں سے ہی مبعوث کیے جاتے ہیں۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۴)

اجرائے نبوت پر مرزائیوں کے دلائل

آیت 1

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ ......الخ﴾ (أعراف ۳۵)

اے بنی آدم اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں بیان کریں............الخ۔

جواب نمبر 1

آپ کی دلیل دعوے کی مطابق نہیں کیونکہ رسول کا لفظ عام ہے۔ مرزا صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ: ''رسول کا لفظ عام ہے جس میں رسول اور نبی اور محدث داخل ہیں۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۲۲، خزائن ص ۳۲۲ ج ۵)

جواب نمبر 2

اگر یہ اجرائے نبوت کی دلیل ہے تو اس میں تینوں قسمیں جاری ثابت ہو جائیں گی حالانکہ تم خود دو قسمیں بند مان چکے ہو، لہٰذا یہ آیت تمہارے بھی اسی طرح خلاف ہے جس طرح ہمارے خلاف ہے۔ ما ھو اجوابکم فھو جوابنا

جواب نمبر 3

اگر یہ اجرائے نبوت کی دلیل ہے تو اس سے ثابت ہوگا کہ عیسائی، ہندو، سکھ حتی کہ کوئی بھی مذہب، فرقہ یا قوم کا نبی ہوسکتا ہے کیونکہ بنی آدم میں سب شمار ہیں۔

جواب نمبر 4

اگر یہ آیت اجرائے نبوت کیلئے دلیل مان بھی لی جائے تو مرزا صاحب پھر بھی نبی نہیں بن سکتے کیونکہ بقول اپنے آدم کی اولاد ہی نہیں مرزا صاحب فرماتے ہیں:

ؔ کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷، خزائن ص ۱۲۷ ج ۲۱)

اگر وہ بنی آدم میں سے تھا جیسا کہ ظاہر ہے تو پھر اس نے یہ جھوٹ بولا اور جھوٹ بولنے والا بھی نبی نہیں ہوسکتا۔ رہی کسر نفسی والی تاویل تو وہ بھی نہیں ہوسکتی کیونکہ ایسی کسر نفسی کسی عقل مند انسان نے آج تک نہیں کی باقی اس کی کسر نفسی کی حقیقت اس کے دیگر دعاوی اور تعلیمات سے واضح ہے سنئے مرزا صاحب کی تعلیمات:

۱) ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ص ۲۴۰ ج ۱۸)

استاد محترم مولا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

ابن ملجم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بد تر غلام احمد ہے

۲) روضۂ آدم کہ جو تھا نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، ص ۱۱۳، خزائن ص ۱۴۴ ج ۲۱)

۳) کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

۴) آدم نیز احمد مختار در برم جامہ ہمہ ابرار

۵) آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام مرا بتمام

(نزول مسیح ص ۹، خزائن ص ۴۷۷ ج ۱۸)

۶) انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے

(نزول مسیح ص ۹۹، خزائن ص ۴۷۷ ج ۱۸)

جواب نمبر 5

یہ اجرائے نبوت کی دلیل ہے تو مرزا صاحب کو پیش کرنی چاہیے، حالانکہ مرزا نے کسی کتاب میں بھی اس آیت کو پیش نہیں کیا۔ کوئی مرزائی اگر مرزا کی کتاب سے یہ دلیل ثابت کر دے تو منہ مانگا انعام حاصل کرے۔

جواب نمبر 6

اصل تحقیقی جواب یہ کہ عبارت کا سیاق وسباق دیکھنے سے یہ بات روز روشن سے زیادہ واضح ہوگئی ہے کہ یہاں پر حکایت ماضی کی ہے چنانچہ یہاں سے دو رکوع قبل حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کی پیدائش کا ذکر

ہے تمام واقعہ بڑی تفصیل سے اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں اور اس ضمن میں یہ ارشاد ہوتا ہے کہ جب ہم نے حضرت آدم علیہ السلام کو مع ان کے رفقاء کے زمین پر اتار دیا تو ان کو یہ خطاب کیا گیا۔ اس صورت میں چار جگہوں پر بنی آدم سے خطاب کیا گیا ہے۔

1 ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا ......الخ﴾ (الاعراف:۲۶)

اے بنی آدم تحقیق ہم نے تم پر لباس نازل کیا''

2 ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ......الخ﴾ ((الاعراف:۲۷)

اے بنی آدم تمہیں شیطان نہ بہکاوے۔ پارہ ۸ أعراف ۳۱

3 ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ ......الخ﴾ (الاعراف:۳۵)

''اے بنی آدم اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں۔

4 ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (أعراف:۳۱)

اے بنی آدم ہر نماز کے وقت اپنی زینت حاصل کرو۔

ان چار جگہوں پر اس وقت اولاد آدم کو خطاب کیا گیا ہے اور یہ حضور ﷺ کے سامنے ماضی کی حکایت کی گئی ہے حضور ﷺ یا آپ کی امت کو خطاب نہیں ہوا۔ کیونکہ آپ کی امت کو ''یا ایها الناس'' سے خطاب کیا جاتا ہے۔ یا بنی آدم سے اس امت کو خطاب نہیں کیا گیا۔ ہاں اگر پہلے حکم کا نسخ نہ ہو اور اس حکم میں یہ امت بھی شامل ہو جائے تو یہ علیحدہ بات ہے چنانچہ اس کے بعد اس وعدہ کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجے ہیں ان میں سے بعض کا تذکرہ تفصیلاً بیان کیا جیسے ﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا﴾ (العنکبوت:۱۴) وغیرہ اس سلسلہ کو بیان کرتے کرتے آگے چل کر فرمایا

﴿ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى﴾ (الاعراف:۱۰۳)

پھر دور تک موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ چلا گیا، حتی کہ نبی کریم ﷺ تک اس سلسلہ کو پہنچا دیا اور پھر نبی کریم ﷺ کا تذکرہ یوں فرمایا

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (الاعراف:۱۵۸)

اے نبی ﷺ فرما دیجئے میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

اور اسی طرح مختلف مقامات میں اعلان کروائے

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾ (سباء:۲۸)

''اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام لوگوں کیلئے۔

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء:۱۰۷)

اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (الاحزاب:۴۰)

''محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔''

اور انہی آیات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا

'' ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ''

تو اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو نازل کرنے کے بعد رسولوں کے بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا اور پھر اس کے بعد اپنے وعدے کے مطابق جن رسولوں کو بھیجا ان کی ایک مختصر تاریخ بیان کی حتی کہ اس رسالت کو حضور ﷺ تک پہنچا کر آپ پر نبوت و رسالت کے سلسلہ کو ختم فرمایا۔

جواب نمبر ۷

اگر اس آیت سے نبوت جاری ثابت ہوتی ہے تو اس قسم کی یہ آیت بھی موجود ہے ﴿فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ...الخ﴾ (البقرۃ:۳۸) اس آیت میں بھی وہی یاتینکم ہے اور اس کا سیاق وسباق بھی وہی ہے اگر اس آیت سے نبوت و رسالت جاری ہوتی ہے تو اس آیت سے شریعت جاری ہو رہی ہے حالانکہ وہ تمہارے نزدیک بھی بند ہے۔ ما ھوا جوابکم فھو جوابنا۔

مرزائی اعتراض

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اس آیت سے شریعت کا جاری ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن الیوم اکملت لکم دینکم .... الخ اس آیت سے ثابت ہو گیا کہ دین اور شریعت مکمل ہو چکی ہے لہٰذا اب کسی قسم کی نئی شریعت

کی ضرورت نہیں رہی۔

الجواب

جیسے اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ شریعت مکمل ہوگئی مزید شریعت کی ضرورت نہیں رہی اسی طرح آیت خاتم النبیین سے یہ ثابت ہوگیا کہ سلسلہ نبوت ورسالت بھی ختم ہوگیا۔

آیت نمبر 2

﴿اَللّٰهُ يَصْطَفِىْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ﴾ (الحج ٧٥)

بیشک اللہ تعالیٰ فرشتوں اور آدمیوں میں سے پیغام پہچانے والوں کو چن لیتا ہے۔''

طرز استدلال

اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ نبوت اور رسالت کا سلسلہ جاری ہے۔ یصطفی مضارع کا صیغہ ہے جو حال اور استقبال پر دلالت کرتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور لوگوں سے رسول چنتا رہے گا لہٰذا ہمارا مدعا ثابت ہوا۔

جواب نمبر 1

یہ دلیل بھی دعویٰ کے مطابق نہیں مطابقت ثابت کیجئے دعویٰ خاص ہے اور دلیل عام ہے کیونکہ رسول کا لفظ مرزا صاحب کے نزدیک عام ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام ۳۲۲، خزائن ص ۳۲۲ ج ۵، ایام الصلح ص ۱۷۱، خزائن ص ۴۱۹ ج ۱۴)

یہاں عام لفظ کو کسی خاص معنی میں محدود کرنا صریح شرارت ہے، مرزا صاحب خود تسلیم کرتے ہیں، ''ایک عام لفظ کو اس کے خاص معنی میں محدود کرنا صریح شرارت ہے۔'' (نور القرآن ص ۶۹ ج ۲ روحانی ص ۴۴۴ ج ۹)

جواب نمبر 2

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے یصطفی فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چنے گا حالانکہ تم جس نبوت کے اجراء کے قائل ہو وہ اللہ تعالیٰ کی اصطفاء سے نہیں بلکہ اطاعت سے (کسبی) ہوگی۔

جوابِ نمبر 3

آپ کا دعویٰ حضور ﷺ کے بعد نبوت جاری ہونے کا ہے اس میں حضور کا کوئی ذکر نہیں بلکہ مطلق ہے لہٰذا اس اعتبار سے دعویٰ آپ کی دلیل کے مطابق نہیں رہا۔

مشق سبق نمبر 14

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. مرزا نبیوں کی کون سی اقسام مانتا تھا؟

2. قادیانیوں کی سب سے بڑی عیاری کیا ہے؟

3. ''یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون .... الخ'' اس سے آیت سے مرزائی کس طرح نبوت ثابت کرتے ہیں؟

4. 'اللہ یصطفی من الملائکتہ وسلاً و من الناس'' اس سے آیت سے مرزائی کس طرح نبوت ثابت کرتے ہیں؟

5. یصطفی سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر 2 کالم ملائیے

پہلا کالم	دوسرا کالم
مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑا	''یا ایہا الناس'' سے خطاب کیا جاتا ہے
یہاں عام لفظ کو کسی خاص معنی میں محدود کرنا	پیغام پہچانے والوں کو چن لیتا ہے
ابن ملجم کے ذکر کو چھوڑو	یعنی بھنگی ہے
بیشک اللہ تعالیٰ فرشتوں اور آدمیوں میں سے	صریح شرارت ہے
آپ کی امت کو	اس سے بدتر غلام احمد ہے

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگائیے۔

1. نیز اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ......وہبی نہیں ہوگی بلکہ کسبی ہوگی

☐ ولایت ☐ نبوت ☐ خلافت ☐ صلاحیت

2. انبیاء عالی نسب قوموں سے ہی...... کیے جاتے ہیں

☐ منتخب ☐ مرسل ☐ متبنی ☐ مبعوث

3. ایک عام لفظ کو اس کے خاص معنی میں محدود کرنا صریح...... ہے

☐ دلالت ☐ شرارت ☐ کمال ☐ ضرورت

4. محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے......میں سے کسی کے باپ نہیں

☐ بچوں ☐ خاندان ☐ لوگوں ☐ مردوں

5. اگر یہ آیت اجرائے نبوت کیلئے دلیل مان بھی لی جائے تو مرزا صاحب پھر بھی......نہیں بن سکتے

☐ ولی ☐ خلیفہ ☐ نبی ☐ مہدی

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. اس جگہ یاد رہے کہ نبوت مختلف نوع پر ہے اور آج تک .... تین قسم پر ظاہر ہو چکی ہے
2. نیز اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نبوت .... نہیں ہوگی بلکہ کسبی ہوگی۔
3. جب حضرت ابوسفیان زمانہ جاہلیت میں تجارتی سفر پر .... گئے تھے
4. جب ہم نے حضرت .... کو مع ان کے رفقاء کے زمین پر اتار دیا
5. اسی طرح آیت .... سے یہ ثابت ہو گیا کہ سلسلہ نبوت و رسالت بھی ختم ہو گیا۔

سوال نمبر 5 آیت کا لفظی ترجمہ لکھیں:

لفظ	ترجمہ	لفظ	ترجمہ	لفظ	ترجمہ
و		ما		ارسلناک	
الا		رحمة		للعالمین	
ما		کان		محمد	
ابا		احد		من	
رجالکم		و		لکن	
رسول اللہ		وخاتم		النبیین	

نبوت کا مکمل ہونا یا جاری رہنا

(حصہ دوم)

آیت نمبر 3

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ﴾ (النساء:٦٩)

جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے پس یہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے نعمت کی پیغمبروں اور صدیقین اور شہداء اور صالحین۔

طرز استدلال

اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی امت کو آپ کی اطاعت سے نبوت حاصل ہوتی ہے جس طرح آپ کی اطاعت سے امت میں صالح شہید اور صدیق ہوتے ہیں اسی طرح آپ کی اطاعت سے نبی بھی ہوتے ہیں اور یہی ہمارا دعویٰ ہے کہ آپ کی اطاعت والی نبوت جاری ہے لہٰذا ہمارے دعویٰ کیلئے یہ صریح دلیل ہے کیونکہ بالاتفاق حضور ﷺ کی اطاعت سے تین درجے ہوتے ہیں۔ اس لئے آیت کا یوں معنی کرنا درست نہیں ہوگا کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والے ان چار قسم کے لوگوں کے ساتھ ہوں گے اور انہیں ان کی رفاقت حاصل ہوگی بلکہ جب تین درجہ اطاعت سے حاصل ہوتے ہیں تو چوتھا درجہ بھی اطاعت سے حاصل ہوگا وہ نبوت کا درجہ ہے

اور یہاں پر مع کا معنی وہی ہے جو توفنا مع الابرار میں ہے۔

جواب نمبر 1

کسی ایک مجدد یا مفسر سے اپنے معنی کی توثیق پیش کریں۔

جواب نمبر 2

دلیل دعویٰ کے مطابق نہیں کیونکہ النبیین کا لفظ نبیوں کی تمام اقسام کو شامل ہے اگر اطاعت سے نبوت حاصل ہو رہی ہے تو وہ ہر قسم کی ہوگی اور یہ تمہارے اپنے عقیدے اور دعویٰ کے خلاف ہے۔

جواب نمبر 3

آیت کے شان نزول سے آیت کا مطلب بخوبی واضح ہو رہا ہے شان نزول یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے ایک غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ قیامت کے روز آپ بہت بلند مقام پر ہوں گے اور ہم خدا جانے کہاں ہونگے کیا ہماری آپ سے ملاقات ہو سکے گی اور ہم اپنی آنکھوں کو آپ کے دیدار سے ٹھنڈا کر سکیں گے دنیا میں تو جب تھوڑی دیر بھی ہم آپ سے جدا ہوتے ہیں تو آپ کی جدائی قابل برداشت نہیں ہوتی اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والوں کو ان نیک لوگوں کی رفاقت حاصل ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ یہاں درجات کا ذکر نہیں ہے بلکہ محض رفاقت کا ذکر ہے۔

جواب نمبر 4

بخاری اور مسلم میں ایک حدیث ہے جو بعینہٖ اس آیت کی طرح ہے فرمایا: التاجر الصدوق مع النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین تو کیا یہاں پر یہ مطلب ہوگا کہ سچا تاجر بھی نبی اور صدیق بن جائے گا یا یہ مطلب ہے کہ سچے تاجروں کو ان لوگوں کی رفاقت نصیب ہوگی۔

مرزائی اعتراض

اگر آیت میں درجات کا ذکر نہیں اور محض رفاقت کا ذکر ہے تو آپ نے تین درجے صدیق، شہید اور صالح سے نکال لیے کیونکہ بقول آپ کے اس آیت کا معنی یوں ہوگا کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ نبیوں

کے ساتھ ہوگا وہ خود نبی نہیں ہوگا اور اسی طرح وہ صدیقوں کے ساتھ ہوگا خود صدیق نہیں بنے گا حالانکہ اس طرح تمہارے نزدیک بھی نہیں۔

جواب نمبر 1

اس آیت میں اس بات کا قطعاً ذکر نہیں ہے کہ کوئی شخص اطاعت کر کے نبی یا صدیق یا شہید ہوگا یا نہیں بلکہ یہاں مقصود صرف اطاعت کا نتیجہ بیان کرنا ہے کہ جو اطاعت کرے گا اس کو ان حضرات کے ساتھ رفاقت فی المکان حاصل ہوگی۔

جواب نمبر 2

ہم جو یہ سمجھتے ہیں کہ اطاعت کرنے سے نبی نہیں ہوگا یہ مقدمہ اس آیت سے نہیں بلکہ دوسری آیتوں کی بناء پر ہے جیسے خاتم النبیین والی آیت کیونکہ خاتم الصدیقین اور خاتم الشہداء اور خاتم الصالحین کی کوئی آیت نہیں ہے اگر اس طرح خاتم النبیین کی آیت بھی نہ ہوتی تو ہم نبوت بھی مان لیتے لیکن نبوت کا درجہ ماننے سے یہ آیت اور اس جیسی اور نصوص صریحہ اور احادیث صحیحہ مانع ہیں۔

جواب نمبر 3

اطاعت سے تین درجے جو ہم مانتے ہیں وہ اس آیت سے نہیں مانتے کیونکہ اس آیت میں درجات کا ذکر ہی نہیں وہ دوسری آیتوں سے مانتے ہیں جن میں درجات کا ذکر ہے اور جن آیات میں درجات بیان کئے گئے ہیں وہاں نبوت کا درجہ نہیں دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ (الحدید:۱۹)

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے یہ لوگ ہیں صدیق اور شہداء اپنے رب کے نزدیک۔

دیکھئے یہاں درجوں کا ذکر ہو رہا ہے رفاقت اور معیت کا ذکر نہیں ہے تو یہاں اولئك هم النبيون نہیں فرمایا بلکہ صدیقون اور شہداء فرمایا۔

جواب نمبر 4

اگر بقول آپ کے اطاعت سے یہ درجات حاصل ہوتے ہیں تو ہم سوال کرتے ہیں کہ یہ درجات کیسے ہیں کیا

حقیقی یا ظلی یا بروزی۔ اگر اطاعت سے نبی ظلی اور بروزی بنتے ہیں تو صدیق، شہید اور صالح بھی ظلی اور بروزی ہونے چاہیے اور اگر وہ تین درجے حقیقی ہیں تو نبی بھی حقیقی ہونا چاہیے یہ کہاں کا انصاف ہے کہ جب اطاعت کرنے سے یہ چار درجے حاصل ہوتے ہیں ان میں سے تین تو حقیقی ہوں اور ایک ظلی ربروزی ہو، یا چاروں حقیقی مانو یا چاروں ظلی ربروزی اور اگر کہو کہ ظلی ربروزی صدیق، شہید نہیں ہوتے اوّل تو یہ مسلّم نہیں اگر مان بھی لیا جائے تو ہم کہتے ہیں کہ ظلی بروزی نبی بھی کوئی نہیں یہ بھی تمہاری جدید اصطلاح ہے اور اگر کہو کہ ظلی شہید ہوتے ہیں تو ہم پوچھتے ہیں کیا ظلی حقیقی اور شہید کا حکم ایک ہے؟ اور یہ ظاہر ہے کہ حکم ایک نہیں کیونکہ مبطون اور غریق وغیرہ شہداء کو غسل دیا جاتا ہے حالانکہ حقیقی شہید کو غسل نہیں دیا جاتا معلوم ہوا کہ حکم ایک نہیں اور تمہارے نزدیک ظلی نبی کے احکام وہی ہیں جو حقیقی نبی کے ہیں کیونکہ تمہارے نزدیک ظلی نبی کا منکر کافر ہے۔

(حقیقت الوحی ص ۱۶۳، خزائن ص ۱۶۷ ج ۲۲ آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵ روحانی خزائن ص ۳۵ ج ۵)

مرزائی اعتراض

یہاں مع بہ معنی من ہے۔

جواب نمبر ①

اول تو ہم یہ تسلیم ہی نہیں کرتے کہ مع بمعنٰی من کے ہوتا ہے کیونکہ کلام عرب میں مع رمن کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا اگر یہ من کے معنی میں ہوتا تو مع پر من داخل نہ ہوسکتا حالانکہ کلام عرب میں اس کا ثبوت ملتا ہے دیکھو لغت کی مشہور کتاب ''المصباح المنیر : ودخول من نحو جئت من معہ'' یعنی عرب جئت من مع القوم بولتے ہیں پس مع پر من کا داخل ہونا اس بات کا مشعر ہے کہ مع کبھی من کے معنی میں نہیں آتا۔ باقی رہی وہ آیات جو قادیانیوں نے مغالطہ دیتے ہوئے پیش کی ہیں ان میں سے کسی ایک آیت میں بھی مع رمن کے معنوں میں نہیں ہے۔ دیکھئے وتوفنا مع الابرار کی تفسیر میں مشہور مفسر امام رازی کیا معنی کرتے ہیں:

''وفاتھم معھم ھی ان تموتوا علی مثلھم اعمالھم حتی یکونوا فی درجاتھم یوم القیامة قد یقول الرجل انا مع الشافعی فی ھذہ المسئلة ویرید بہ کونہ مساویا لہ فی ذالك الاعتقاد'' (تفسیر کبیر ص ۱۸۱ ج ۳)

جواب نمبر 2

اگر ہم تسلیم بھی کرلیں کہ مع رمن کے معنی میں بھی کسی جگہ استعمال ہوتا ہے تو اس سے یہ کیسے لازم آ گیا کہ اس آیت میں بھی مع رمن کے معنی میں ہے یہاں پر کسی ایک مفسر نے بھی یہ معنی نہیں لئے۔

جواب نمبر 3

جب کوئی لفظ دو معنوں میں مستعمل ہو تو دیکھا جاتا ہے کہ حقیقت کس میں ہے اور مجاز کس میں جب تک حقیقت متعذر نہ ہو تو مجاز کی طرف رجوع نہیں کیا جاتا۔ مع معیت اور رفاقت کے معنی میں حقیقت ہے اور یہاں حقیقت متعذر نہیں ہے بلکہ وحسن اولئک رفیقا کا جملہ صاف اور صریح دلالت کر رہا ہے کہ یہاں معیت کے معنی میں ہے ورنہ یہ جملہ کلام الٰہی میں بالکل بے فائدہ اور زائد ہوگا کیونکہ جب اطاعت کرنے سے وہ لوگ خود نبی اور صدیق بن گئے تو پھر یہ کہنے کی کیا ضرورت کہ ان لوگوں کی رفاقت اچھی ہوگی۔

جواب نمبر 4

اگر مع کا معنی من لیا جائے تو درج ذیل آیات کا کیا معنی ہوگا:

﴿محمد رسول الله والذين معه...... الخ﴾ اور ﴿ان الله مع الصابرين﴾

جواب نمبر 5

مشہور مفسر امام رازی جو مرزا کے نزدیک چھٹی صدی کے مجدد ہیں انہوں نے تمہارے معنی کی صریح اور واضح تردید کی ہے:

"ومعلوم انه ليس المراد من كون هولاء معهم هو انهم يكونون فى عين تلك الدرجات لان هذا ممتنع" (تفسیر کبیر ص ۲۶۳)

جواب نمبر 6

مرزا نے خود اقرار کیا کہ اطاعت کرنے سے اور فنافی الرسول ہوجانے سے نبوت نہیں ملتی بلکہ زیادہ سے زیادہ محدثیت کا درجہ حاصل ہوسکتا ہے اس سے نہیں بڑھ سکتا۔

حوالہ نمبر ①:

''جب کسی کی حالت اس نوبت تک پہنچ جائے (جو اس سے قبل مذکور ہو چکی ہے) تو اس کا معاملہ اس عالم سے وراء الوراء ہو جاتا ہے اور ان تمام ہدایتوں اور مقامات عالیہ کو ظلی طور پر پالیتا ہے جو اس سے پہلے نبیوں اور رسولوں کو ملے تھے اور انبیاء اور رسل کا وارث اور نائب ہو جاتا ہے۔ وہ حقیقت جو انبیاء میں معجزہ کے نام سے موسوم ہوتی ہے وہ اس میں کرامت کے نام سے ظاہر ہوتی ہے اور وہی حقیقت جو انبیاء میں عصمت کے نام سے نامزد کی جاتی ہے اس میں محفوظیت کے نام سے پکاری جاتی ہے اور وہی حقیقت جو انبیاء میں نبوت کے نام سے بولی جاتی ہے اس میں محدثیت کے پیرایہ میں ظہور پکڑتی ہے حقیقت ایک ہی ہے لیکن بباعث شدت اور ضعف رنگ کے ان کے نام مختلف رکھے جاتے ہیں۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کے ملفوظات مبارکہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ محدث نبی بالقوہ ہوتا ہے اگر باب نبوت مسدود نہ ہوتا تو ہر ایک محدث اپنے وجود میں قوت استعداد نبی ہونے کی رکھتا ہے اور اس قوت اور استعداد کے لحاظ سے محدث کا حمل نبی پر جائز ہے یعنی کہہ سکتے ہیں المحدث نبی جیسا کہ کہہ سکتے ہیں:

العنب خمر نظر اعلی القوة والاستعداد ومثل هذا الحمل شائع متعارف فی عبارات القوم وقد جرت المحاورات علی ذالك کما لایخفی علی کل ذکی عالم مطلع علی کتب الادب''

(ریویو آف ریلیجنز اپریل ۱۹۰۴ بعنوان اسلام کی برکات، آئینہ کمالات اسلام ص ۲۳/۸ ۲۳۸ ج ۵۔ خزائن ۲۳/۸ ۲۳۸)

اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ ظلی نبوت بھی در حقیقت محدثیت ہی ہے اور ظلی نبی جو کامل اتباع سے بنتا ہے وہ حقیقت میں محدث ہے لہٰذا قادیانیوں کا یہ کہنا کہ اتباع اور اطاعت سے نبوت حاصل ہو جاتی ہے غلط ٹھہرا۔ یہاں پر مرزا محدث کا حمل جو نبی پر کر رہے ہیں اور المحدث نبی کہہ رہے ہیں وہ محض اس کی قوۃ اور استعداد کے لحاظ سے ہے۔ جیسا کہ عنب کا حمل قوت اور استعداد کے لحاظ سے خمر پر ہوتا ہے تو اب ظاہر ہے کہ یہ حمل اگرچہ جائز ہے لیکن ان کے احکام مختلف ہیں جیسا کہ عنب اور خمر کے احکام مختلف ہیں اسی طرح محدث جس کو بالقوۃ ہم نبی کہہ رہے ہیں اس کے احکام نبی سے مختلف ہونے چاہئیں۔ لہٰذا یہ بات ثابت ہو گئی کہ اطاعت کرنے سے مرزا کے نزدیک جو نبوت حاصل ہوتی ہے وہ محدثیت ہی ہے جس کا انکار کفر نہیں اور اطاعت سے اس مقام کے حاصل ہونے میں کوئی نزاع نہیں ہے۔

حوالہ نمبر 2

''حضرت عمر کا وجود ظلی طور پر گویا آنحضرت ﷺ کا وجود ہی تھا۔
(ایام الصلح ص ۳۴،۳۵،خزائن ص ۲۶۵ ج ۱۴)

حوالہ نمبر 3

''صدہا ایسے لوگ گذرے ہیں جن میں حقیقت محمدیہ متحقق تھی اور عنداللہ ظلی طور پر ان کا نام محمد یا احمد تھا''
(آئینہ کمالات اسلام ج ۵ ص ۳۴۶،خزائن ص ۳۴۶ ج ۵)

نتیجہ

مذکورہ بالا حوالوں سے بھی یہ بات واضح ہوگئی کہ اتباع اور اطاعت سے نبی نہیں ہوسکتے جبکہ بقول ان کے صدہا شخص ایسے گذر چکے ہیں جن کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وجود بھی ظلی طور پر حضور کا ہی وجود تھا۔ تو کیا ان میں سے کسی ایک نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اور کوئی اپنی علیحدہ جماعت یا امت بنائی یا اپنے منکرین کو کافر یا جہنمی کہا۔ (فعلیکم البیان بالبرھان)

جواب نمبر 7

امت میں سے سب سے اونچا مقام صدیقیت کا ہے شہید اور صالح اس سے نیچے کے مقام ہیں اطاطت کرنے سے یہ امت والے ہی مراتب حاصل ہوسکتے ہیں نہ کہ وہ خود نبی بن جائے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کی جماعت جو حضور ﷺ کی پوری پوری متبع اور مطیع ہے جن کو دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ نے راضی ہوکر جنت کے سرٹیفکیٹ عطا فرما دیے اور ایسی اتباع کا نمونہ پیش کیا کہ قیامت تک امت میں اس کی نظیر نہیں پائی جاسکتی اور بقول مرزا ان میں حقیقت محمدیہ متحقق ہوچکی تھی اور حضور ﷺ بھی ان کے متعلق ارشاد فرما رہے ہیں۔ لوکان بعدی نبی لکان عمر اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا ابوبکر خیر الناس بعدی الاان یکون نبی لیکن اس کے باوجود صحابہ کرام میں سے کوئی بھی نبوت کے مقام پر فائز نہ ہوا اور کسی نے نبوت کا دعویٰ نہ کیا بلکہ حضرت ابوبکر جیسے صدیق رہے اور عمر جیسے شہید اور محدث بنے نبی تو کوئی بھی نہ بن سکا اب امت میں کون دعویٰ کرسکتا ہے کہ اس نے ان حضرات سے بڑھ کر اتباع کی ہے اور نبوت کے مقام پر پہنچ گیا ہے۔

جواب نمبر 8

اگر اطاعت سے نبوت ملتی ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کیوں نہیں ملی کیا وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرنے میں حق بجانب نہیں ہونگے کہ اے اللہ تو نے اطاعت سے نبوت عطا کرنی تھی تو ہم نے جبکہ تیرے رسول پر اپنی جانیں، مال اور اولاد ہر چیز قربان کردی تھی، کیا قصور کیا تھا کہ نبوت کے بلند اور اعلیٰ ترین منصب پر ہمیں سرفراز نہ فرمایا؟ کیا تیرے انصاف کا یہی تقاضا تھا کہ ایک انسان کہ جس کا ایمان بھی محل نزاع میں ہے اور انگریزوں کا جاسوس اور ایجنٹ بھی تھا اور بجائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے انگریز کی اطاعت کو فرض سمجھتا تھا اس کو یہ مقام عطا کر دیا؟

ع ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

مرزا صاحب اور اطاعت انگریز

''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں اور دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو وہ سلطنت برطانیہ ہے۔'' (شہادۃ القرآن ص ۸۴، خزائن ص ۳۸۰ ج ۶)

مرزائی اعتراض

ہم نے جو معنی کیا ہے امام راغب ہمارے معنی کی تائید کرتے ہیں کیونکہ وہ فرماتے ہیں:

'' قال الراغب ممن انعم علیهم من الفرق الاربع فی المنزلة والثواب النبی بالنبی والصدیق بالصدیق والشهید بالشهید والصالح بالصالح واجاز الراغب ان یتعلق من النبیین لقوله ومن یطع الله والرسول ای من النبیین ومن بعدهم '' (البحر محیط ج ۳ ص ۲۸۷)

دیکھئے اس عبارت سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ جبکہ من النبیین کو من یطع اللہ کے متعلق کریں گے تو معنی یہ ہوگا کہ نبیوں میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ ایسا ہوگا۔ تو معلوم ہوا کہ اس امت میں بھی کچھ نبی ہونے چاہئیں جو رسول کی اطاعت کرنے والے ہوں اگر نبوت کا دروازہ بند ہے تو اس آیت کے مطابق وہ کون سا نبی ہوگا جو رسول اللہ کی طاعت کرے گا۔

جواب نمبر ①

یہ عبارت امام راغب کی کسی کتاب میں نہیں ہے اگر ہمت ہے تو امام راغب کی وہ کتاب پیش کرو جس میں یہ عبارت درج ہے۔

جواب نمبر ②

یہ قادیانیوں کا صریح دجل ہے اور اس حوالہ کے پیش کرنے میں بھی انہوں نے اپنے روایتی دجل وفریب سے کام لیا ہے حوالہ ہذا تفسیر بحر محیط علامہ اندلسی کی کتاب سے پیش کیا ہے حالانکہ علامہ اندلسی نے یہ قول نقل کر کے اس کی سخت ترین الفاظ میں تردید فرمائی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

'' وهذا الوجه الذى هو عنده ظاهر فاسد من جهة المعنى او من جهة النحو ''

(البحر محیط ص ۲۸۷ ج ۳)

یعنی نحوی غلطی یہ ہے کہ من النبیین جزا کا جزء ہے اور یہاں اسے شرط کا جزء قرار دیا جارہا ہے اور معنوی غلطی یہ ہے کہ یہ عبارت ختم نبوت کے خلاف ہے۔'' ظاہر ہے کہ علامہ راغب جیسا فاضل شخص یہ غلطی نہیں کرسکتا یہ عبارت ان کی طرف غلط منسوب ہے۔

جواب نمبر ③

امام راغب کے قول کو صحیح بھی تسلیم کرلیا جائے تو بھی ہمارے مخالف نہیں ہے کیونکہ تمام انبیاء حضور ﷺ کے امتی اور متبع ہیں دیکھئے شب معراج میں تمام انبیاء علیہم السلام نے آپ کی اتباع اور اقتدا کی اور بیت المقدس میں آپ کی امامت میں نماز ادا کی اس کے علاوہ انبیاء سابقین اور بنی اسرائیل سلسلہ کے آخری نبی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آیات قرآنی اور احادیث نبویہ کی رو سے قیامت سے قبل اس امت میں تشریف لائیں گے اور آپ ﷺ کی شریعت کی اتباع اور اطاعت کریں گے۔لہٰذا انبیاء علیہم السلام میں سے ایک فرد کامل ایسا مل گیا جو آپ کی اتباع اور اقتدا کرے گا۔

ہمارا سوال

کیا نبوت وہبی ہے یا کسبی؟ اگر کہو کہ نبوت وہبی ہے تو تمہارا استدلال ختم، کیونکہ تم جس نبوت کے قائل ہو (یعنی کہ وہ اطاعت سے حاصل ہوتی ہے) وہ تو کسبی ہے اور اگر کہو کہ ہے تو وہبی لیکن کسب کو دخل ہے جیسا کہ يهب لمن

یشاء اناثا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو جب اس میں کسب کا دخل ہے تو وہ کسبی بھی ہو گئی صرف وہبی نہیں اور کسبی نبوت غلط ہے جیسا کہ آئندہ واضح کیا جاتا ہے۔ باقی جو آیت آپ نے پیش کی ہے اول تو وہ قیاس مع الفارق ہے۔ کہاں اولاد کا پیدا ہونا اور کہاں نبوت کا عطا ہونا دوسرے یہ بھی غلط ہے کہ یہاں کسب کو دخل ہے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ یہاں کسب کو کوئی دخل نہیں ہے بلکہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ محض ہبہ ہے کیونکہ اگر وہ نہ چاہتے تو زوجین ساری عمر کسب کرتے رہیں اور ان کو کوئی چیز نہ دے اور اگر چاہے تو جہاں مطلقاً کسب نہ ہو وہاں دیدے جیسا کہ حوا علیہا السلام اور عیسیٰ علیہ السلام۔

جواب نمبر 2

اگر نبوت کسبی مانی جائے تو عصمت باقی نہیں رہتی۔

جواب نمبر 3

حوالہ نمبر 1

علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ

" فان قلت فعل النبوة مكتسبة او موهوبة فالجواب ليست النبوة مكتسبة حتى يتوصل اليها بالنسك والرياضات كما ظنه جماعة من الحمقاء (كالقاديانية) وقد افتى المالكيه وغيرهم بكفر من قال ان النبوة مكتسبة " (الیواقیت والجواہر ص ۱۶۴ ج ۱)

حوالہ نمبر 2

" من ادعى نبوة احد مع نبيناﷺ او بعده وداعى النبوة لنفسه او جوز اكتسابها او البلوغ بصفاء القلب الى مرتبتها وكذلك من ادعى منهم انما يوحى اليه وان لم يدعى النبوة فهولاء كلهم كفار مكذبون للنبيﷺ لانه اخبرﷺ انا خاتم النبيين لانبي بعدى۔"

(شرح شفاء للقاضی عیاض ص ۲۷۰۔۲۷۱)

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر:

" ومعلوم انه ليس المراد من كون هولاو معهم هو انهم يكونون فى عين تلك الدرجات لان هذا

ممتنع ''(تفسیر کبیر ص ۲۶۳)

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ مرزا کے نزدیک چھٹی صدی کے ایک مشہور اور مسلّم مجدد ہیں۔ دیکھئے کس صراحت سے انہوں نے مرزائیوں کی تفسیر کی تردید کی ہے کہ فاؤلئک مع الذین سے مراد یہ نہیں کہ اطاعت کرنے سے ان کو وہ درجات حاصل ہوں گے کیونکہ یہ ممتنع ہے بلکہ اس سے مراد صرف ان کی صحبت ہے جیسا کہ ہم کہتے ہیں۔

جواب نمبر 4

''ان رسول اللہ ﷺ کان یدعو قرب وفاته اللهم بالرفیق الاعلیٰ مع الذین انعمت علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین هل مراد منه ان یصیر من النبیین الخ وهو نبی ورسول عظیم من قبل بل معناه ان الرسول کان یطلب عن ربه الرؤف الرحیم یتقله من دارالدنیا الی جوار ہ حیث یحصل له رفقه الانبیاء والصدیقین۔''

جواب نمبر 5

اس آیت میں ہے من یطع اللہ ورسولہ اور من عام ہے جو کہ مذکر مؤنث دونوں کو شامل ہے اس آیت سے کوئی عورت بھی نبی ہونے پر استدلال کرسکتی ہے حالانکہ قادیانی بھی اس کے قائل نہیں۔ماھوا جوابکم فھو جوابنا

نبوت کے کسبی نہ ہونے کے بارے میں مرزا کا اعتراف

حوالہ نمبر 1 :

''اور اس میں کوئی شک نہیں کہ محدثیت محض وہبی ہے کسب سے حاصل نہیں ہوسکتی جیسا کہ نبوت کسب سے حاصل نہیں ہوسکتی۔''(اردو ترجمہ حمامۃ البشریٰ ل ۸۲،خزائن ص ۳۰۱ ج ۷)

حوالہ نمبر 2 :

''صراط الذین انعمت علیھم اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو یہ مرتبہ ملا انعام کے طور پر ملا یعنی محض فضل سے نہ کسی عمل کا اجر۔''(چشمہ مسیحی ص ۴۲،خزائن ص ۳۶۵ ج ۲۰)

فائدہ

یہ آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کا اعجاز ہے کہ مرزا اپنے ہی مسلمات کے خلاف لکھ گیا اسی لیے کہا گیا ہے کہ ''جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے''

احادیث نبویہ ﷺ پر مرزائی دجل

لا نبی بعدی پر اعتراضات مع جوابات

اعتراض نمبر 1

لا نبی بعدی سے مراد یہ ہے کہ میرے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں ہوگا جیسا کہ اکثر علماء کی تصریحات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں ہوسکتا نبی کریم ﷺ کی مراد بھی یہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کی آمد بتلائی ہے اس سے معلوم ہوا کہ لا میں عام نفی مراد نہیں ہے۔

جواب نمبر ا

یہاں پر لا نفی جنس کا ہے اور نفی عام ہے جیسا کہ مرزا نے خود تسلیم کیا ہے کہ:

''الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا ﷺ خاتم النبیین بغیر استثناء وفسرہ نبینا ﷺ فی قولہ لا نبی بعدی بیان واضح للطالبین ولو جوّزنا ظہور نبی بعد نبینا ﷺ لجوّزنا النفتاح باب وحی النبوۃ بعد تغلیقہا وہذا خلف کما لا یخفی علی المسلمین وکیف یجئ نبی بعد نبینا ﷺ وقد انقطع الوحی بعد وفاتہ وختم اللہ بہ النبیین۔''

(حمامۃ البشریٰ ص ۲۰ مطبوعہ ۱۸۹۴، خزائن ص ۲۰۰ ج ۷)

مرزا صاحب نے کس صراحت کے ساتھ خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کا وہی ترجمہ اور مفہوم لیا ہے جو ہم لیتے ہیں باقی رہا عیسیٰ علیہ السلام والا اعتراض تو اس کا جواب گزر چکا ہے ان کی آمد سے کسی قسم کا فرق نہیں پڑتا کیونکہ ان کے دوبارہ آنے سے انبیاء کی فہرست میں کسی قسم کا اضافہ نہیں ہوگا۔

جواب نمبر 2

جیسے لا الہ الا اللہ میں اللہ کے بعد اللہ تعالی کے سوا اس کوئی ظلی بروزی خدا نہیں اسی طرح لا نبی بعدی میں بھی یہی مفہوم ہوگا۔

اعتراض

یہاں پر متکلم کی مراد دیکھنی چاہیے مراد متکلم یہی ہے کہ آپ کے بعد صاحب شریعت نبی کوئی نہیں ہوگا ہر کلام میں متکلم کی مراد کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

جواب نمبر 3

ہم کہتے ہیں کہ متکلم کی مراد بھی وہی ہے جو ہم بیان کرتے ہیں اور نزع صرف لفظی ہے جیسا کہ مرزا نے اپنی کتاب چشمہ معرفت ص ۱۸۰، خزائن ۱۸۹ ج ۲۳ پر تحریر کیا ہے واضح ہو کہ یہ کتاب مرزا کی موت سے چھ دن قبل ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کو چھپی۔

"اور ہم میں اور ہمارے مخالف مسلمانوں میں صرف لفظی نزاع ہے اور وہ یہ کہ ہم خدا کے ان کلمات کو جو نبوت یعنی پیش گوئیوں پر مشتمل ہوں، نبوت کے اسم سے موسوم کرتے ہیں اور ایسا شخص جس کو بکثرت ایسی پیش گوئیاں بذریعہ وحی دی جائیں یعنی اس قدر کہ اس کے زمانے میں اسکی کوئی نظیر نہ ہو اس کا نام ہم نبی رکھتے ہیں کیونکہ نبی اس کو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے بہ کثرت آئندہ کی خبریں دے مگر ہمارے مخالف مسلمان مکالمہ الہیہ کے قائل ہیں لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیش گوئیوں پر مشتمل ہوں، نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے حالانکہ نبوت صرف آئندہ کی خبر دینے کو کہتے ہیں جو بذریعہ وحی والہام ہو اور ہم سب اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ شریعت قرآن شریف پر ختم ہوگئی، صرف مبشرات یعنی پیش گوئیاں باقی ہیں۔" (چشمہ معرفت حصہ دوم ص ۱۸۰، خزائن ص ۱۸۹ ج ۲۳)

اعتراض

لا نبی بعدی کا یہ مطلب ہے کہ میرے مد مقابل اور مخالف ہو کر کوئی نبی نہیں آسکتا جیسا کہ حدیث فاولتھا کذابین یخرجان بعدی سے ثابت ہو رہا ہے۔

جواب نمبر ①

بعدی سے مراد بعثت کے بعد مراد ہے خواہ زندگی میں ہو یا زندگی کے بعد جیسا کہ قرآن مجید میں اسی لفظ کا استعمال ہوا ہے اور وہاں موت مراد نہیں بلکہ زندگی کے متعلق استعمال ہوا ہے جیسے بئس ما خلفتمونی من بعدی اور آیت وقفینا من بعدہ الرسل سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ حضرت موسیٰ کی زندگی ہی میں کئی نبی موجود تھے نیز بعدی کا معنی خود مرزا نے زمانے کا کیا ہے مقابلہ کا نہیں کیا۔ (کتاب البریہ ص ۱۸۵، خزائن ص ۲۱۸ ج ۱۳، حاشیہ)

''کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے آنحضرت ﷺ کے بعد تشریف لاوے۔''

(انجام آتھم ص ۲۷، خزائن ص ۲۷ ج ۱۱، حمامۃ البشریٰ ص ۲۰، خزائن ص ۲۰۰ ج ۷)

جواب نمبر ②

لفظ بعدی کا مخالفت یا مقابلہ کے معنی میں استعمال ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہاں بھی یہی معنی مراد ہو اگر آپ میں ہمت ہو تو کسی قرینہ سے ثابت کریں کہ یہاں یہی معنی ہے یا کسی مسلّم مجدد نے یہ معنی کئے ہوں۔

اقوال بزرگان براجرائے نبوت وجوابات

ضروری نوٹ

① مرزائی جس قدر بزرگوں کے اقوال اجرائے نبوت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں ان میں اکثر وبیشتر میں دجل وتلبیس سے کام لیا جاتا ہے انہی بزرگوں کی ختم نبوت کے متعلق تصریحات موجود ہیں۔

② جو عبارتیں مرزائی پیش کرتے ہین جن سے وہ نبوت جاری ثابت کرتے ہیں ان تمام سے مقصد یہ ہے کہ ان کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ انکے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی چونکہ یقینی ہے اور وہ حضور ﷺ کی شریعت کے تابع ہونگے اس لئے وہ یوں کہہ دیتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے بلکہ آپ کا تابع ہوکر آسکتا ہے اس سے مراد ان کی صرف عیسیٰ علیہ السلام ہی ہوتے ہیں نہ یہ کہ کوئی قاعدے کے طور پر وہ پیش کرتے ہیں۔

تفصیل کیلئے علامہ خالد محمود کی کتاب ''عقیدۃ الامت'' اور مولانا محمد نافع کا رسالہ ''ختم نبوت اور سلف صالحین'' ملاحظہ ہو۔

3 سلف صالحین کی جس قدر عبارتیں پیش کی جاتی ہیں ان کا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ حضور کے بعد نبوت جاری ہے بلکہ مرزا صاحب خود تسلیم کرتے ہین کہ سلف صالحین محدثیت اور مجددیت کے قائل ہیں۔

مرزا نے اپنے مرنے سے ایک دن قبل ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء بوقت ظہر ایک سرحدی پٹھان کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ''میں کسی نئی نبوت کا قائل نہیں بلکہ جس قسم کی نبوت کے قائل شیخ ابن العربی وغیرہ ہیں میں بھی اسی قسم کی نبوت کا قائل ہوں اور اس کی ضرورت ہے۔''

آئیں دیکھتے ہیں شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کس قسم کی نبوت کے قائل ہیں۔

شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اور ختم نبوت اور مرزائیوں کی بولتی بند!

ایک حدیث "لم یبق من النبوت الا المبشرات" کی تشریح میں شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قالت عائشه اول ما بدی یه رسول الله ﷺ من الوحی الرویا فکان لایری رویا الاخرجت مثل فلق الصبح و ھی التی ابقی اللہ علی المسلمین وھی من اجزاء النبوة فما ارتفعت النبوة یا نکیله ولهٰذا قلنا انما ارتفعت نبوة التشریع فهذا معنی لا نبی بعده۔ (فتوحات مکیہ ج ۲ باب ۷۳ سوال نمبر ۲۵)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کو وحی (نبوت) سے پہلے سچے خواب نظر آتے تھے۔ جو چیزرات کوخواب میں دیکھتے تھے وہ خارج میں صبح روشن کی طرح ظہور پذیر ہوجاتی تھی۔ اور یہ وہ چیزیں ہے جومسلمانوں میں اللہ نے قیامت تک باقی رکھی ہے اور یہ سچا خواب نبوت کے اجزاء میں سے ہے۔ پس اس اعتبار سے نبوت کلی طور پہ بندنہیں ہوئی اور اسی وجہ ہم نے کہا لا نبی بعدی کا معنی یہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت تشریعی باقی نہیں۔

اس عبارت سے بالکل واضح ہے کہ نبوت سوائے اچھے خوابوں کے کچھ باقی نہیں۔ کیا ہر اچھا خواب دیکھنے والا نبی ہوتا ہے؟ کیا اچھے خواب دیکھنے والے کو آج تک امت کے کسی فرد نے نبی قرار دیا؟

پھر بعض علماء وصوفیا کو وحی والہام سے نوازا جاتا ہے، اس سے بادی النظر میں ختم نبوت سے تعارض معلوم ہوتا ہے۔ مگر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو وضاحت کردی

" فلا اولیاء والا انبیاء الخبر خاصة والانبیاء شرائع و الرسل و الخبر و الحکم"

(فتوحات مکیہ ج ۲ باب ۱۵۸ صفحہ ۲۵۷)

انبیاء و اولیا کو اللہ تعالی کی طرف سے خبر خاصہ کے ذریعہ خصوصی خبر دی جاتی ہے اور انبیاء کے لیے تشریعی احکام، شریعت ورسالت، خبر واحکام نازل ہوتے ہیں۔

ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ تمام انبیاء کی وحی کو تشریعی قرار دیتے ہوئے قادیانیوں کے دجل کا قلع قمع کر دیا۔

اب دیکھتے ہیں کہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے جس نبوت کو جاری کہا اسکے متعلق ان کا کیا کہنا ہے۔

وھذا النبوۃ جاریۃ ساریۃ فی الحیوان مثل قولہ تعالی واوحیٰ ربك الی النحل۔

(فتوحات مکیہ ج ۲ باب ۱۵۵ صفحہ ۲۵۴)

اور یہ نبوت حیوانات میں بھی جاری ہے جبکہ اللہ فرماتا ہے تیرے رب نے شہد کی مکھی کو وحی کی۔

ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی اس صراحت نے تو یہ بات واضح کر دی کہ وہ جہاں پر نبوت کو اولیاء کے لئے جاری مانتے ہیں انکو وحی نبوت نہیں بلکہ خبر و ولایت سمجھتے ہیں جو صرف رہنمائی تک محدود ہے۔ احکام و اخبار، امر و نہی شریعت و رسالت کا اس سے تعلق نہیں یہ صرف رہنمائی ہے جس کے لیے انھوں نے نبوت کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور وہ اس نبوت کو حیوانات میں جاری سمجھتے ہیں۔ کیا ''قادیانی نبوت'' گدھوں، کتوں وغیرہ کو بھی مل سکتی ہے؟

یہ بالکل واضح ہے کہ یہ حضرات مجددیت اور محدثیت کے قائل تھے اگر یہ نبوت کے قائل ہوتے تو یہ لوگ اپنے پر ایمان لانے کی دعوت دیتے اور اپنے منکرین کو کافر کہتے حالانکہ ان میں سے کوئی بھی بات نہیں ہے۔

مشق سبق نمبر |15|

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. '' من یطع اللہ والرسول فاولئك مع الذين انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین '' اس آیت سے کس طرح قادیانی نبوت ثابت کرتے ہیں؟

----

2. مذکورہ بالا دلیل کا جواب نمبر چار بیان کریں؟

----

3. اطاعت کے تین درجات بیان کریں؟

----

4. دخول من نحو جت من معہ اس جملے کا کیا مطلب ہے؟

----

5. '' سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے۔ یہ کس نے کہا ہے اس کو مکمل کریں؟

سوال نمبر 2 کالم ملائیے

پہلا کالم	دوسرا کالم
اور ہم اپنی آنکھوں کو	ایک مشہور اور مسلّم مجدد ہیں
لا نبی بعدی سے مراد یہ ہے کہ	وہ خارج میں صبح روشن کی طرح ظہور پذیر ہو جاتی تھی
جو چیز رات کو خواب میں دیکھتے تھے	میرے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں ہوگا
امام رازی رحمۃ اللہ علیہ مرزا کے نزدیک چھٹی صدی کے	یہ بھی تمہاری جدید اصطلاح ہے
ہم کہتے ہیں کہ ظلی بروزی نبی بھی کوئی نہیں	آپ کے دیدار سے ٹھنڈا کر سکیں گے

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگائیے۔

1. ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ تمام انبیاء کی وحی کو...... قرار دیتے ہوئے قادیانیوں کے دجل کا قلع قمع کر دیا۔

☐ حقیقی ☐ مجازی ☐ تشریعی ☐ ظلی

2. حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو...... کرے

☐ منسوخ ☐ موقوف ☐ مضبوط ☐ مقطوع

3. اور ہم سب اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ شریعت ...... پر ختم ہو گئی

☐ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ☐ امام مہدی ☐ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ☐ قرآن شریف

4. اس آیت میں ہے من یطع اللہ و رسولہ اور من عام ہے جو کہ...... دونوں کو شامل ہے

☐ معرفہ نکرہ ☐ مذکر مؤنث ☐ واحد جمع ☐ ظاہر باطن

5. بنی اسرائیل سلسلہ کے آخری نبی ...... ہیں

☐ سیدنا یحییٰ علیہ السلام ☐ سیدنا نوح علیہ السلام ☐ سیدنا موسیٰ علیہ السلام ☐ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. اس سے معلوم ہوا کہ یہاں درجات کا ذکر نہیں ہے بلکہ محض.......... کا ذکر ہے۔
2. کیونکہ تمہارے نزدیک.......... نبی کا منکر کافر ہے۔
3. مرزا نے خود اقرار کیا کہ اطاعت کرنے سے اور فنافی الرسول ہوجانے سے.......... نہیں ملتی
4. اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں اور دوسرا اس.......... کی جس نے امن قائم کیا ہو
5. باقی جو آیت آپ نے پیش کی ہے اول تو وہ.......... قیاس مع الفارق ہے

سوال نمبر 5 درج ذیل عبارت کس کتاب سے لی گئی ہے؟

1. هو انهم يكونون فى عين تلك الدرجات لان هذا ممتنع

☐ آئینہ اسلام ☐ تفسیر کبیر ☐ روحانی خزائن ☐ البحر المحیط

سبق نمبر |16|

مرزا کے جھوٹے دعوے اور وجوہات

دلیل اوّل

''فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ'' مرزائی کہتے ہیں کہ جس طرح نبی کریم ﷺ نے اپنی نبوت سے قبل کی زندگی جو کفار میں گزاری تھی کو بطور دلیل پیش کیا اسی طرح مرزا صاحب کی بھی نبوت سے قبل کی زندگی بے داغ ہے بعد کی زندگی پر الزامات لگائے گئے مگر چونکہ اس وقت مخالفت تھی اس لئے الزامات لگائے گئے تو مرزا کی پہلی زندگی دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بے داغ ہے اور مرزا صاحب خدا کے سچے نبی ہیں۔

جواب نمبر 1

نبی کی ساری زندگی پاک اور بے داغ ہوتی ہے بعد کی زندگی سے بحث سے فرار اختیار کرنا اس پر دال ہے کہ اس کی زندگی میں ضرور کچھ کالا کالا ہے۔

جواب نمبر 2

مرزا نے اپنی پہلی زندگی میں انگریز کی عدالت میں مقدمہ لڑ کر وراثت حاصل کی حالانکہ نبی کسی کا وارث نہیں ہوسکتا۔ نحن معشر الانبیاء لانرث ولانورث۔

جواب نمبر 3

آپ کا یہ صغریٰ اور کبریٰ ہی مسلم نہیں ہے یہ تو بالکل صحیح ہے کہ نبی کی نبوت سے پہلے کی زندگی بھی پاک وصاف اور بے داغ ہوتی ہے اور دعویٰ نبوت سے بعد کی زندگی بھی پاک وصاف ہوتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس کی پہلی زندگی پاک وصاف اور بے عیب ہو وہ نبی بھی ہو جائے جس طرح نبی کیلئے ضروری ہے کہ وہ شاعر نہ ہو، وہ کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھے، جو جھوٹ نہ بولتا ہو لیکن یہ تو ضروری نہیں کہ جو شاعر نہ ہو یا لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو یا جھوٹ نہ بولتا ہو وہ نبی بھی ہو جائے۔

جواب نمبر 4

مرزا قادیانی نے خود تسلیم کیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے سوا کوئی معصوم نہیں اور نہ میں معصوم ہوں ملاحظہ ہو: ’’لیکن افسوس کہ بٹالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ نہ مجھے اور نہ کسی اور انسان کو بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونے کا دعویٰ ہے۔‘‘ (کرامات الصادقین ص ۵، خزائن ص ۷ ج ۷)

جواب نمبر 5

مرزا قادیانی خود اقرار کرتا ہے کہ میں نے بہت عرصہ گم نامی کا گزارا ہے کہتا ہے: ’’یہ اس زمانہ کے الہام ہیں جس پر تیس برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے اور یہ تمام الہام براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں جن کے شائع ہونے پر اب ۲۶ برس سے زیادہ عرصہ گذر گیا اور یہ وہ زمانہ تھا جس میں مجھے کوئی بھی نہیں جانتا تھا نہ کوئی موافق تھا نہ مخالف کیونکہ میں اس زمانہ میں کچھ بھی چیز نہ تھا اور ایک احد من الناس اور زاویہ گمنامی میں پوشیدہ تھا...... بلکہ اس قصبہ کے تمام لوگ اور دوسرے ہزار ہا لوگ جانتے ہیں کہ اس زمانہ میں در حقیقت میں اس مردہ کی طرح تھا جو قبر میں صد ہا سال سے مدفون ہو اور کوئی نہ جانتا ہو کہ یہ کس کی قبر ہے۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۷، ۲۸، خزائن، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱ ج ۲۲)

جب مرزا قادیانی بقول اپنے ایسا گمنام تھا کہ اس کا نہ کوئی مخالف تھا نہ موافق بلکہ وہ ایک مردے کی طرح تھا جو صد ہا سال سے قبر میں مدفون ہو تو اب ایسی زندگی کا بطور صفائی و دعویٰ پیش کرنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟

جواب نمبر 6 (ماں کی نافرمانی)

''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ بچپن میں حضرت نے والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ بتایا کہ یہ لے لو حضرت نے فرمایا کہ نہیں میں یہ نہیں لیتا انہوں نے کوئی اور چیز بتائی حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں سختی سے کہنے لگیں کہ جاؤ پھر راکھ سے روٹی کھالو حضرت روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے اور گھر میں ایک لطیفہ ہو گیا۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۲۵،۲۲۶ روایت ۲۴۵ طبع جدید)

ہر عقل مند بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ مرزا کی ماں کا مقصود ہرگز یہ نہیں تھا کہ تم سچ مچ راکھ ہی سے روٹی کھاؤ بلکہ بطور زجر کہا گیا تھا اور جہاں اس حوالہ سے مرزا صاحب کی بے وقوفی ثابت ہو رہی ہے وہاں مرزا صاحب کی ماں کی نافرمانی بھی ثابت ہو رہی ہے۔ اب بتایئے کوئی نبی اپنی ماں کی نافرمانی کر سکتا ہے؟ اور وہ بھی معروف کام میں۔

جواب نمبر 7

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر اُدھر پھراتا رہا پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے گھر واپس نہیں آئے......الخ۔''

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۳۸،۳۹ روایت نمبر ۴۹ طبع جدید)

واضح ہو کہ مرزا کی عمر اس وقت ۲۴/۲۵ سال تھی کیونکہ پیدائش (حسب تحریر کتاب البریہ ص ۱۴۶، خزائن ج ۱۳، ص ۱۷۷) ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء ہے اور تاریخ ملازمت (حسب تحریر سیرۃ المہدی ص ۱۴۰، روایت نمبر ۵۰، طبع جدید) ۱۸۶۴ء ہے۔ نیز واضح ہو کہ یہ پنشن کی رقم معمولی رقم نہ تھی بلکہ سات صد روپیہ تھی جو آج کل کے لاکھوں کے برابر ہو سکتی ہے۔

اب مرزا صاحب کی عمر کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور اتنی خطیر رقم کو بھی ذہن میں رکھتے ہوئے خط کشیدہ الفاظ پر غور فرمائیں کہ آخر اتنی رقم کہاں کہاں خرچ ہوئی؟ کیا حضرت صاحب اس وقت بچے تھے کہ امام دین آپکو بہلا پھسلا کر

اور دھوکہ دے کر کہیں اور لے گیا اور ادھر اُدھر پھرانے کا کیا مطلب ہے؟ اگر مرزا صاحب اتنے بھولے اور چھوٹے تھے تو گھر والوں نے اتنی بڑی رقم لینے کیلئے انہیں کیوں بھیجا؟ ذرا غور فرمائیں کہ یہ لفظ کہاں کہاں کی غمازی کرتا ہے؟ پھر سوچیں کہ یہ روپیہ کوئی نیک کام میں خرچ نہیں ہوا بلکہ ''اڑایا گیا'' اور اڑانا وہاں ہی بولا جاتا ہے جہاں کارِ خیر نہ ہو۔ باہر جانا اصطلاح ہے جو آوارہ آدمی اپنے گھر پر قناعت نہیں کرتے وہ ادھر ادھر جاتے ہیں۔ اور کوئی نوجوان بدکاری کا عادی ہو تو کہتے ہیں "فلاں شخص باہر جاتا ہے"۔

بعض مرزائی جواب دیتے ہیں کہ یہ 700 روپے کنجریوں کے ہاں آنے جانے میں نہیں لگے تھے بلکہ مرزا صاحب نے عدالت کو جرمانے میں ادا کیے تھے اور سات سو روپے جرمانہ آپ کو مولانا کرم الدین ضلع جہلم کے دائر کیس میں ہوا تھا تو مرزا صاحب نے یہ روپے وہاں دیے تھے ادھر ادھر صرف نہیں کیے۔

یہ جواب غلط ہے مولانا کرم الدین کے کیس میں امام الدین کا ذکر نہیں ملتا مگر پینشن کے کیس میں امام الدین آپ کو ادھر ادھر پھراتا رہا۔ یہ رقم شرمناک کاموں کے سوا اور کہیں صرف نہیں ہوئی۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے مرزا غلام سؤروں کے شکار کے لیے ادھر ادھر گھومتے رہے ہوں تا کہ ان پر یہ پیشگوئی پوری ہو سکے یہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لیے آیا ہے اور باہر سؤروں کا شکار کھیلتا پھر رہا ہے۔

(سیرت المہدی سوم ۸۰۹، روایت نمبر ۹۴۶، طبع جدید)

بات کے شروع میں مرزا صاحب کی جوانی کا ذکر ہے۔ جوانی کا ذکر کر کے ادھر ادھر گھومنا کیا معنی رکھتا ہے؟ (اور مرزا کے شوخ مزاج ہونے پر عدالت بھی گواہ ہے) اگر یہ کوئی شرمناک حرکات نہ تھی اس کے آخر میں مرزا صاحب کو شرم آنے کا بیان کیوں ہے؟ معلوم ہوا کہ واقعی ہی ان سے شرم ناک کام واقع ہوئے تھے۔ پھر یہ واقع ایسا ہے کہ اسے صرف مرزا غلام کی بیوی ہی بیان کرتی ہے۔ ظاہر ہے عورتیں اپنے خاوندوں کی "اس قسم" کی حرکات کا بہت خیال رکھتی ہیں۔

ہم مرزائیوں سے سوال کرتے ہیں کہ آپ اس سات صد روپے کا حساب دیں کہ کہاں خرچ ہوا؟ بصورت دیگر آپ کے نبی کی عصمت باقی نہیں رہتی اور آپ کا دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب کی نبوت سے قبل کی زندگی بالکل بے داغ تھی۔

جواب نمبر 8

نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے اپنے گھر کے آدمیوں کو بلا کران کے سامنے اپنی صفائی کا اعلان کیا انہوں نے یک زبان جو کر اعلان کیا کہ ''جربناک مرار فما وجدنا فیک الا صدقا'' یعنی ہم نے آپ کو بار بار آزمایا پس ہم نے تجھ میں سچائی کے سوا کچھ نہیں پایا۔ اس کے برعکس مرزا قادیانی اپنی صفائی میں مولوی محمد حسین پیش کرتا ہے جو کہ کچھ تھوڑا عرصہ اس کے ساتھ رہا تھا حالانکہ وہ مرزا قادیانی کے شہر کا رہنے والا بھی نہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی صفائی تو آپکے قبیلے کے سردار ابوسفیان نے ہرقل بادشاہ کے سامنے اسوقت پیش کی تھی جبکہ ابھی انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور اسی طرح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جو آپ کی رفیقہ حیات تھیں انہوں نے آپ کی پہلی زندگی کی صفائی پیش کی، جبکہ آپ کی طرف پہلی دفعہ جبرائیل امین آئے تھے اور آپ ﷺ کی آخری زندگی کی صفائی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پیش کر رہی ہیں فرماتی ہیں'' کان خلقه القرآن'' آپ کا اخلاق قرآن ہے۔

اب مرزا قادیانی کی بیویوں کی گواہی و حالت سنیں، مرزا قادیانی اپنی پہلی بیوی فضل احمد اور سلطان احمد کی ماں المعروف ''پھجے دی ماں'' سے فضل احمد کی پیدائش کے بعد تقریباً ۳۳ سال عملاً مجرد رہا نہ اسے طلاق دی اور نہ ہی اسے بیوی کی طرح بسایا بلکہ عملاً مجرد رہ کر آیت کریمہ **ولا تذروها كالمعلقة** کی صریح مخالفت کی اس طرح **عاشروهن بالمعروف ولا تميلوا كل الميل** کی بھی صریح مخالفت ہوئی۔

حوالہ نمبر 1:

''بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حافظ نور محمد متوطن فیض اللہ چک نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کئی دفعہ فرمایا کرتے تھے کہ سلطان احمد (یعنی مرزا سلطان احمد صاحب) ہم سے سولہ سال چھوٹا ہے اور فضل احمد بیس برس اور اس کے بعد ہمارا اپنے گھر سے کوئی تعلق نہ رہا۔'' (سیرۃ المہدی حصہ ۲ ص ۳۴۹ روایت ۳۸۵)

حوالہ نمبر 2:

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ جن کو لوگ عام طور پر ''پھجے دی ماں'' کہا کرتے تھے بے تعلقی سی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی اور ان کا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھیں اس لئے حضرت مسیح موعود

نے ان سے مباشرت ترک کردی تھی۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۳۰ روایت ۴۱، طبع جدید)

اس حوالہ کی چند سطور کے بعد لکھا ہے ''حتی کہ محمدی بیگم کا سوال اٹھا اور آپ کے رشتہ داروں نے مخالفت کر کے محمدی بیگم کا نکاح دوسری جگہ کرا دیا اور فضل احمد کی والدہ نے (مرزا کی دوسری بیوی) ان سے قطع تعلق نہ کیا بلکہ ان کے ساتھ رہیں تب حضرت صاحب نے ان کو طلاق دی۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۳۰ روایت ۴۱، طبع جدید)

نوٹ: مرزا نے دوسری شادی نصرت جہاں بیگم سے ۱۸۸۴ء میں کی تھی اور بچے کی ماں کو ۱۸۹۲ء میں طلاق دی تھی اور ۱۸۹۲ء میں محمدی بیگم کا نکاح سلطان احمد سے ہوا۔

دلیل ثانی

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ''وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ۝لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ۝ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ'' اگر محمد مصطفیٰ ﷺ مجھ پر کوئی جھوٹا افترا باندھیں میں ان کی شہ رگ کاٹ کر ہلاک کر دیتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر مرزا قادیانی خدا تعالیٰ پر جھوٹا افترا کرتا تھا تو اسے ۲۳ سال کے اندر اندر ہلاک کر دیا جاتا اور اسکی شہ رگ کاٹ دی جاتی کیونکہ نبی اکرم ﷺ دعویٰ نبوت کے بعد ۲۳ سال تک بقید حیات رہے۔

جواب نمبر 1

اس آیت کا سیاق وسباق دیکھیں تو بات واضح ہو جائے گی کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کسی قاعدہ کلیہ کے طور پر نہیں بلکہ یہ قضیہ شخصیہ ہے اور صرف حضور ﷺ کے متعلق یہ بات کہی جا رہی ہے اور یہ بھی اس بناء پر کہ بائبل میں موجود تھا کہ اگر آنے والا پیغمبر اپنی طرف سے کوئی جھوٹا الہام یا نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ ج مارا جائے گا: ''میں ان کیلئے ان ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ اسے حکم دوں گا وہی ان سے کہے گا اور جو کوئی میری باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے تو میں ان کا حساب ان سے لوں گا لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اس کو حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کچھ کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔'' (کتاب استثناء ۱۸ تا ۲)

جواب نمبر 2

اگر مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کے اس اصول کو تسلیم کر لیا جائے تو کئی سچے نبی نعوذ باللہ جھوٹے بن جائیں گے

اور کئی جھوٹے نبی سچے ہو جائیں گے۔ حضرت یحییٰ اور ان کے علاوہ کئی اور اسرائیلی پیغمبر بہت تھوڑی عمر میں یعنی ۲۳ سال کی مدت کے اندر اندر شہید کر دیے گئے۔ مرزا کے اصول کے مطابق یحییٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء جو ۲۳ سال کے اندر شہید ہوئے وہ جھوٹے بن جائیں گے نعوذ باللہ اور کئی جھوٹے نبی سچے ہو جائیں گے جیسے بہاؤ اللہ ایرانی جو دعویٰ نبوت کے چالیس سال بعد تک زندہ رہا، مرزا قادیانی کے اس اصول کے مطابق بہاؤ اللہ جو صاحب شریعت نبی ہونے کا مدعی تھا سچا ثابت ہو رہا ہے حالانکہ مرزائی اس کو جھوٹا مانتے ہیں۔ بہاؤ اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ۱۲۶۹ھ میں کیا تھا اور ۱۳۰۹ھ تک زندہ رہا تو اسکی بعد از دعویٰ نبوت زندگی چالیس سال بنتی ہے۔

(کتاب الفرائد بہائیوں کی کتاب ص ۲۵، ۲۶ اور الحکم ۲۴/ اکتوبر ۱۹۰۴ ص ۴)

جواب نمبر 3

مرزا قادیانی اپنی دلیل کی رو سے بھی جھوٹا ثابت ہوتا ہے اس کا دعویٰ نبوت اگر چہ محل نزاع ہے کیونکہ اس کے ماننے والے دو جماعتوں میں منقسم ہیں لاہوری گروپ اس کو نبی نہیں تسلیم کرتا اور نہ اس کا دعویٰ نبوت مانتا ہے اس کے برعکس قادیانی گروپ اس کو نبی مانتا ہے لیکن ان کی تحقیق یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے دعوائے نبوت ۱۹۰۱ء میں کیا ہے اور مرزا قادیانی کی موت ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی اپنی دلیل کی مطابق بھی جھوٹا ہے کیونکہ وہ ۲۳ سال کی مدت کے اندر ہیضے سے ہلاک ہوا۔

جواب نمبر 4

بالفرض اگر یہ قانون عام بھی تسلیم کر لیا جائے تو سچے نبیوں کے متعلق ہوگا جھوٹے نبیوں کو مہلت مل سکتی ہے فرعون و نمرود جنہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا ان کو بھی مہلت ملی اور جب مرزا کا دیگر دلائل سے جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا تو ان پر یہ قانون نہ لگے گا پہلے مرزا کے سچا نبی ہونے کا ثبوت پیش کرو۔

مرزائی عذر

مرزا پر جب علماء نے اعتراض کیا کہ بعض ایسے مفتری بھی ہیں جو ۲۳ سال کے اندر اندر ہلاک نہ ہوئے جیسے اکبر بادشاہ اور روشن دین جالندھری وغیرہ۔ اگر ۲۳ سال کے اندر ہلاک ہونا ضروری ہے تو یہ حضرات جنہوں نے نبوت کے جھوٹے دعوے کیے تھے ۲۳ سال کے اندر اندر ہلاک کیوں نہ ہوئے؟

تو مرزا قادیانی نے اس کا یہ جواب دیا کہ جن جھوٹوں کے آپ نام پیش کرتے ہیں آپ ثابت کریں کہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا ہوا اور اپنے پر وحی نازل ہونیکا بھی دعویٰ کیا ہو پھر وہ ۲۳ سال تک زندہ رہے ہوں۔ کیونکہ ہماری تمام تر بحث وحی نبوت میں ہے۔ مطلق دعوے میں نہیں۔

''اس مقام سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے اب اس کے مقابل یہ پیش کرنا کہ اکبر بادشاہ نے نبوت کا دعویٰ کیا یا روشن دین جالندھری نے دعویٰ کیا یا کسی اور شخص نے دعویٰ کیا اور وہ ہلاک نہیں ہوئے یہ دوسری حماقت ہے جو ظاہر کی جاتی ہے بھلا اگر یہ سچ ہے کہ ان لوگوں نے نبوت کے دعوے کیے اور ۲۳ برس تک ہلاک نہ ہوئے تو پہلے ان لوگوں کو خاص تحریر سے ان کا دعویٰ ثابت کرنا چاہیے اور وہ الہام پیش کرنا چاہئے جو الہام انہوں نے خدا کے نام پر لوگوں کو سنایا یعنی یہ کہا کہ ان لفظوں کے ساتھ میرے پر وحی نازل ہوئی ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں اصل لفظ ان کی وحی کے کامل ثبوت کے ساتھ پیش کرنے چاہیے کیونکہ ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے۔''

(ضمیمہ اربعین ۴ ص ۱۱، خزائن ص ۷۷ ۴ ج ۱۷، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۴ تا ۶، خزائن ص ۴۲، ۴۴ ج ۱۷ ملخص)

الجواب

یہ عبارت ہمارے حق میں ہے کیوں کہ اگر تمام بحث وحی نبوت میں مانی جائے تو مرزا نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ کیا اور ۱۹۰۸ء میں مر گیا اور اس اپنی تحریر سے اس کے کذب پر مہر لگ گئی۔

شعر
الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

دلیل ثالث

پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ مہدی کی نشانی یہ ہے کہ اس کے زمانہ میں رمضان المبارک کے مہینہ میں چاند اور سورج گرہن ہوگا یہ نشان مرزا قادیانی پر پورا ہوتا ہے جس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی حدیث نبوی کے مطابق سچا مہدی ہے۔

جواب

قادیانی جس روایت کو حدیث نبوی بنا کر پیش کرتے ہیں یہ سراسر جھوٹ ہے، پیغمبر خدا پر بہتان عظیم ہے اور صریح دھوکہ ہے۔ یہ حدیث رسول نہیں بلکہ امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے (بلکہ یہ بھی ثابت نہیں کہ یہ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ

کا ہے) جو دار قطنی نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔

امام محمد باقر کا یہ قول سند کے لحاظ سے انتہائی ساقط اور مردود ہے یہ قول مع سند یوں ہے:

"عن عمر و بن شمر عن جابر عن محمد بن علی قال ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق الله السموات والارض تنكسف القمر لاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس فی النصف منه ولم تكونا منذ خلق الله السموات والارض" (دار قطنی ج ا ص ۸۸)

اس عبارت میں پہلا راوی عمرو بن شمر ہے جس کے متعلق میزان الاعتدال میں لکھا ہے کہ "

ليس بشئی زائغ، كذاب، رافضی، يشتم الصحابة ويروی الموضوعات عن الثقات، منكر الحديث، لايكتب حديثه، متروك الحديث۔"

علامہ شمس الدین ذہبی جو فن رجال کے امام ہیں وہ اس راوی کی مذمت میں نو جملے لکھتے ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اس راوی کی روایت ہرگز قابل اعتبار نہیں۔

دوسرا راوی ہے جابر، اس نام کے بہت سے راوی ہیں جن میں ایک جابر جعفی ہے جس کے متعلق امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے جس قدر جھوٹے لوگ ملے ہیں جابر جعفی سے زیادہ جھوٹا کوئی نہیں ملا۔

تیسرا راوی محمد بن علی ہے اس نام کے بہت سے راوی گذرے ہیں اس کی کوئی دلیل نہیں کہ اس محمد بن علی سے مراد محمد باقر ہی ہوں۔ کیونکہ عمرو بن شمر کی عادت تھی "یروی الموضوعات عن الثقات" کہ وہ موضوع روایت ثقہ راویوں کی طرف منسوب کر کے روایت کیا کرتا تھا۔ جس روایت کی سند کا یہ حال ہو وہ کیسے قابل حجت ہو سکتی ہے۔

بفرض محال اگر اسے امام محمد باقر کا صحیح قول مان لیا جائے تو مرزا قادیانی پھر بھی جھوٹا ہے کیونکہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں رمضان کی جن تاریخوں میں یہ گرہن لگا تھا وہ اس قول کے مطابق نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کے زمانہ میں رمضان کی تیرہ تاریخ کو چاند گرہن اور اٹھائیس تاریخ کو سورج گرہن لگا تھا۔ حالانکہ اس قول کے مطابق مہدی کی نشانی یہ ہے کہ اس زمانہ میں چاند گرہن رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو اور سورج گرہن پندرہ تاریخ کو لگے گا۔

مرزائی عذر

قانون قدرت یہ ہے کہ چاند گرہن ہمیشہ تیرہ، چودہ، پندرہ چاند کی تاریخوں میں سے کسی ایک تاریخ میں لگتا ہے

اور سورج گرہن چاند کی ستائیس، اٹھائیس اور انتیس میں سے کسی ایک تاریخ کو لگتا ہے۔ آج تک چاند کی پہلی تاریخ میں چاند گرہن اور پندرہ تاریخ میں سورج گرہن نہیں لگا۔ لہٰذا امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں لاول لیلة من رمضان سے مراد گرہن کی ان راتوں میں سے پہلی رات یعنی تیرھویں کی رات مراد ہے اور فی النصف منه سے مراد سورج گرہن کی تین تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی اٹھائیس مراد ہے اور مرزا صاحب کے زمانہ میں رمضان کی تیرہ کو چاند گرہن اور اٹھائیس کو سورج گرہن لگا تو یہ گرہن امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ہو گیا۔

جواب نمبر ①

روایت کے الفاظ اس بے ہودہ تاویل کے ہرگز متحمل نہیں ہوسکتے۔ آپ نے فرمایا ''اول لیلة من رمضان'' نہ کہ ''اوّل لیلة من لیالی الکسوف'' تیرہ رمضان کو کوئی احمق بھی اول رمضان نہیں کہتا اور نہ ہی ''فی النصف منه'' سے مراد اٹھائیس تاریخ مراد لی جاسکتی ہے۔ اٹھائیس تاریخ، ستائیس، اٹھائیس، انتیس تاریخوں میں درمیانی کہلاسکتی ہے ان تاریخوں کی نصف نہیں ہوسکتی، اور نہ ہی کوئی احمق اٹھائیس تاریخ کو نصف رمضان کہہ سکتا ہے۔

جواب نمبر ②

مرزا قادیانی کی یہ تاویل اس لئے بھی باطل ہے کہ اس قول میں دو مرتبہ یہ جملہ آیا ہے کہ ''لم تکونا منذ خلق الله السموات والارض'' یعنی ہمارے مہدی کے یہ دو نشان ایسے ہوں گے کہ جب سے آسمان و زمین بنے ہیں تب سے ایسے نشان ظاہر نہیں ہوئے ہوں گے۔

یہ قول اسی صورت میں صحیح ہوسکتا ہے کہ جب اسے ظاہری الفاظ کے مطابق رکھا جائے، اول لیلۃ سے یکم رمضان اور نصف منہ سے پندرہ رمضان مراد لی جائے کیونکہ جب سے آسمان و زمین بنے ہیں ان تاریخوں میں چاند اور سورج کا بھی گرہن نہیں لگا۔ تیرہ رمضان کو چاند گرہن اور اٹھائیس رمضان کو سورج گرہن مرزا قادیانی سے قبل ہزاروں مرتبہ لگ چکا ہے مرزا سے قبل ۴۵ سال کے عرصہ میں تین مرتبہ رمضان کی انہی تاریخوں میں گرہن لگ چکا ہے۔ مسٹر کیتھ کی کتاب ''ویوز آف دی گلوبز'' اور ''حدائق النجوم'' میں اٹھارہ سو ایک سے لے کر ۱۹۰۰ تک ایک صدی کے گرہنوں کی فہرست دی گئی ہے جس میں سے ۴۵ سالوں کی فہرست اس کتاب یعنی ''شہادت آسمانی''

مؤلفہ مولانا سید ابو احمد رحمانی میں صفحہ ۱۵ سے ۲۲ تک درج ہے۔

ایک اہم قاعدہ

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کی ۲۷ ویں ج میں گرہن کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سات سو تریسٹھ برس پہلے سے ۱۹۰۱ء تک کا تجربہ لکھا ہے جس کے بعد وہ لکھتے ہیں کہ ہر ثابت شدہ یا مانا ہوا گہن ۲۲۳ برس قبل اور بعد اس قسم کا گہن ہوتا ہے یعنی وہ مانا ہوا گہن جس وقت اور جس مہینہ میں جس طور کا ہوگا ۲۲۳ برس سے قبل اور بعد بھی ان ہی خصوصیات کے ساتھ ویسا ہی دوسرا گہن ہوگا اب اس حساب کی روشنی میں آپ غور کریں جب ۱۲۶۷ھ سے ۱۳۱۲ھ تک چھیالیس برس میں تین مرتبہ گرہنوں کا اجتماع رمضان کی تیرہ اور اٹھائیس کو ہوا، اس قاعدے کو جاری کر کے دیکھا جائے کہ کس وقت میں گرہنوں کا اجتماع رمضان کی تیرہ اور اٹھائیس کو ہوا ہے۔ ذیل میں اس کا حساب پیش کر کے چند مدعیوں کے نام جو میرے علم میں ہیں پیش کئے جاتے ہیں اس واقع میں کتنے ہوئے ہیں اس سے زیادہ ماہرین تاریخ جان سکتے ہیں۔

1. ۱۱۷ھ مطابق ۷۳۶ء رمضان کی تیرہ اور اٹھائیس تاریخوں کو گرہن لگا اور اس وقت ظریف نامی بادشاہ مدعی موجود تھا یہ صاحب شریعت نبی ہونے کا مدعی تھا ۱۲۶ھ میں مرا تو اس کا بیٹا صالح بادشاہ ہوا۔
2. ۳۴۶ھ مطابق ۹۵۹ء رمضان کی انہی تاریخوں میں گرہن لگا اس وقت ابو منصور عیسیٰ مدعی نبوت موجود تھا تفصیل کیلئے کتاب ''دوسری شہادت آسمانی ص ۸۳، ۸۴'' ملاحظہ فرمائیں۔ دوسرے نقشے کے مطابق پہلا گرہن ۱۶۱ھ مطابق ۷۷۹ء رمضان کی انہی تاریخوں میں لگا۔ اس وقت صالح نامی مدعی نبوت موجود تھا اور اس صالح کے زمانہ میں مرزا قادیانی کی طرح دو مرتبہ رمضان کی ان تاریخوں میں گرہن لگا ہے یعنی ۱۶۱ھ اور ۱۶۲ھ کا ظہور ہندوستان میں نہ ہوا بلکہ امریکہ میں ہوا اس وقت مسٹر 'ڈوئی' وہاں مسیح موعود ہونے کا جھوٹا مدعی تھا۔
3. اس کے بعد ایک گرہن ۱۶۲ھ مطابق ۷۸۰ء میں لگا جس میں صالح مدعی تھا اور دوسرا گرہن ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۸۹۵ء میں لگا جس میں مرزا قادیانی جھوٹا مدعی نبوت تھا۔

اس نقشہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ۴۵ سال میں سورج گرہن اور چاند گرہن تین مرتبہ رمضان المبارک میں اکٹھے لگے، تاریخیں حسب ذیل ہیں:

پہلا اجتماع پہلا چاند گرہن ۱۳ رمضان ۱۲۶۷ھ مطابق ۱۳ جولائی ۱۸۵۱ء اور سورج گرہن ۲۸ جولائی ۱۸۵۱ء

مطابق ۲۸ رمضان ۱۲۶۷ھ کو لگا۔

دوسرا اجتماع چاند گرہن ۲۱ مارچ ۱۸۹۴ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۱۱ھ، سورج گرہن ۶ اپریل ۱۸۹۴ء مطابق ۲۸ رمضان ۱۳۱۱ھ

تیسرا اجتماع چاند گرہن ۱۱ مارچ ۱۸۹۵ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۱۲ھ اور سورج گرہن ۲۶ مارچ ۱۸۹۵ء مطابق ۲۸ رمضان ۱۳۱۲ھ۔

واضح رہے کہ ان ۴۵ سالوں میں صرف مرزا قادیانی ہی نہیں بلکہ اور بھی مسیح یا نبی ہونے کے مدعی موجود تھے جس کی تفصیل کتاب ''دوسری شہادت آسمانی'' میں دیکھی جاسکتی ہے۔

خلاصہ بحث

ہر ایک ذی علم سمجھتا ہے کہ اگر اس اجتماع کو نشان قرار دیا جائے گا تو صرف ایک نشان ثابت ہوگا اور حدیث میں نہایت صاف طور سے دو نشانوں کی پیش گوئی کی گئی ہے اور ہر ایک نشان کو بے نظیر کہا ہے۔ اس لئے اگر ۱۳ اور ۲۸ رمضان کو گہن ہونا نشان ہے تو حدیث کے بموجب ہر ایک گہن کو نشان ہونا چاہیے اور ہر ایک کو بے نظیر ہونا چاہیے مگر مذکورہ فہرست سے ظاہر ہے کہ ۹۰ برس کے عرصہ میں چاند گرہن رمضان کی ۱۳ تاریخ کو پانچ مرتبہ یعنی ۱۲۶۳ھ، ۱۲۶۷ھ، ۱۲۹۱ھ، ۱۳۱۰ھ، ۱۳۱۱ھ، ۱۳۱۲ھ ہوا ہے۔ اور سورج گرہن اٹھائیس رمضان کو ۴۶ برس میں چھ مرتبہ ہوا ہے، اور ان دونوں کا اجتماع ان تاریخوں میں تین مرتبہ ہوا۔ پھر کیا ایسے ہی گہن نشان و معجزہ ہو سکتے ہیں؟ ذرا ہوش کر کے جواب دو۔ (دوسری شہادت آسمانی ص ۱۴ بر حاشیہ ۲)

مشق سبق نمبر |16|

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. مرزا کی زندگی اس کے نبوت کا دعویٰ کرنے سے قبل کیسی تھی؟

----

2. مرزا نے ماں کی نافرمانی کی تو کیا لطیفہ ہو گیا؟

----

3. مرزا نے پینشن کی رقم کہاں خرچ کی تھی؟

----

4. حضور ﷺ نے مہدی علیہ السلام کی کیا نشانی بیان فرمائی ہے؟

----

5. کیا مرزا کی پیدائش پر چاند گرہن لگا تھا؟

سوال نمبر 2 کالم ملایئے

دوسرا کالم	پہلا کالم
جو آپ ﷺ کی رفیقہ حیات تھیں	۴۵ سال میں سورج گرہن اور چاند گرہن
تین مرتبہ رمضان المبارک میں اکٹھے لگے	مرزا نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ کیا اور ۱۹۰۸ء میں مرگیا
۲۳ سال تک بقید حیات رہے	آج تک چاند کی پہلی تاریخ میں چاند گرہن
اور پندرہ تاریخ میں سورج گرہن نہیں لگا	اسی طرح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
اور اس اپنی تحریر سے اس کے کذب پر مہر لگ گئی	نبی اکرم ﷺ دعویٰ نبوت کے بعد

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. مرزا قادیانی خود اقرار کرتا ہے کہ میں نے بہت عرصہ...... کا گزارا ہے

☐ گم نامی ☐ خاموشی ☐ نیک نامی ☐ آسانی

2. روایت کے الفاظ اس بے ہودہ تاویل کے ہرگز...... نہیں ہوسکتے

☐ مستحق ☐ متحمل ☐ مخلوط ☐ مستحسن

3. یہ قانون عام بھی تسلیم کرلیا جائے تو سچے...... کے متعلق ہوگا

☐ لوگوں ☐ نبیوں ☐ خلیفوں ☐ رشتہ داروں

4. مرزا قادیانی کے زمانہ میں...... کی تیرہ تاریخ کو چاند گرہن اور اٹھائیس تاریخ کو سورج گرہن لگا تھا

☐ شوال ☐ شعبان ☐ رمضان ☐ ذیعقدہ

5. یہ حدیث رسول نہیں بلکہ امام...... کا قول ہے

☐ زین العابدین ☐ جابر جعفی ☐ مہدی ☐ محمد باقر

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. جو قبر میں..........سال سے مدفون ہو اور کوئی نہ جانتا ہو کہ یہ کس کی قبر ہے
2. بعض مرزائی جواب دیتے ہیں کہ یہ..........روپے کنجریوں کے ہاں آنے جانے میں نہیں لگے تھے
3. فرماتی ہیں ''کان خلقہ القرآن'' آپ کا اخلاق..........ہے۔
4. مرزا نے دوسری شادی نصرت جہاں بیگم سے..........میں کی تھی
5. جیسے..........جو دعویٰ نبوت کے چالیس سال بعد تک زندہ رہا

سوال نمبر 5 چاند گرہن اور سورج گرہن کے بارے میں قانون قدرت بیان کریں؟

....

....

....

....

سبق نمبر |17|

حیات ونزول مسیح علیہ السلام

مرزائی عموماً عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق وفات وحیات کے عنوان پر بحث کرتے ہیں حالانکہ یہ عنوان بالکل غلط ہے قادیانیوں نے بڑی مکاری وعیاری سے کام لیتے ہوئے اس غلط عنوان کو موضوع بحث بنا رکھا ہے موضوع بحث در حقیقت رفع اور نزول عیسے علیہ السلام کے عنوان سے ہونا چاہیے جس کے لئے درج ذیل دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

توجیہ

یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ قرآن حکیم اہل کتاب کے تمام اختلافات کے لئے بطور حکم آیا ہے جیسا کہ قرآن کریم کا خود دعویٰ ہے۔

﴿وَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ‌ۙ وَهُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ﴾

ترجمہ: اور ہم نے کتاب کو آپ پر صرف اسی لئے نازل کیا ہے تا کہ آپ ان کیلئے وہ چیز بیان کریں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور اس قوم کیلئے جو ایمان لاتے ہیں ہدایت اور رحمت ہے۔ (النحل: ۶۴)۔

چنانچہ مرزا قادیانی نے بھی مندرجہ بالا آیت سے یہی استدلال کیا ہے ہم نے اس کو اس لئے تجھ پر اتارا ہے تا کہ امور متنازعہ فیہ کا اس سے فیصلہ کر دیں۔ (ازالہ اوہام ۶۵۵، خزائن ص ۴۵۴ ج ۳)

اب ہم عیسائیوں کے عقائد کو دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق درج ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

1. تثلیث 2. الوہیت مسیح 3. ابنیت
4. صلیب اور کفارہ 5. رفع جسمانی اور نزول جسمانی۔

اسی طرح یہود کے بھی عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق چند خیالات پائے جاتے ہیں رفع اور نزول کے علاوہ باقی تمام غلط عقائد کی قرآن مجید نے بڑے صریح الفاظ میں تردید کی ہے ملاحظہ ہو:

رد تثلیث

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ...... الخ﴾ (مائدہ:۷۳)

''البتہ تحقیق وہ لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تین میں سے تیسرا ہے''

رد الوہیت

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ﴾ (المائدہ:۷۲)

''البتہ تحقیق کہ وہ لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ ہی عیسیٰ بن مریم ہیں''

رد ابنیت

﴿وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ﴾ (توبہ:۳۰)

''اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔''

رد صلیب و کفارہ

﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ﴾ (النساء:۱۵۷)

''اور نہیں قتل کیا انہوں نے اس کو اور نہ سولی دیا اس کو''

﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ (فاطر:۱۸)

''نہیں اٹھائے گا کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ''۔

اب رہا ان کا عقیدہ رفع و نزول، تو ہم پوچھتے ہیں کہ اس کا فیصلہ قرآن حکیم نے کہاں کیا ہے اگر یہ عقیدہ بھی

دوسرے عقائد کی طرح غلط اور باطل تھا تو قرآن مجید کو صریح الفاظ میں جیسے "ما رفع، لم یرفع، لا ینزل" وغیرہ سے تردید کرنی چاہیے تھی حالانکہ ہم بلاخوف تردید یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ قرآن مجید میں کوئی ایسا اشارہ تک نہیں پایا جاتا اور نہ حدیث کے ذخیرہ میں کوئی ایک حدیث اس مضمون کی ملتی ہے بلکہ اس کے برعکس قرآن اور حدیث نے بڑے زوردار الفاظ میں ان کے اس عقیدہ کی تائید کی ہے اگر قرآن مجید اس عقیدہ کی تائید نہ بھی کرتا بلکہ صرف سکوت اختیار کرتا تو بھی ان کا یہ عقیدہ درست اور صحیح ماننا پڑتا۔ مرزا نے خود اس اصول کو تسلیم کیا ہے کہ نہایت ادب واحترام سے فرماتے ہیں کہ "اب ہم دیکھتے ہیں کہ واقعی صلیب کے متعلق قرآن شریف کیا کہتا ہے اگر یہ خاموش ہے تو پتہ چلا کہ یہود ونصاریٰ اپنے خیالات میں حق پر ہیں۔"

(ریویو آف ریلیجنز اپریل ۱۹۱۹ء ج ۱۸ شمارہ نمبر ۶ ص ۱۴۹، ۱۵۰)

رفع ونزول کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ

حوالہ نمبر 1

"یہ کہ وہ ان کے دیکھتے دیکھتے اوپر اٹھا لیا گیا اور بدلی نے اسے ان کی نظروں سے چھپا لیا اور اسکے جاتے وقت جب وہ آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا تو دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ان کے پاس آ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے گلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو۔ یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے اسی طرح پھر آئے گا جس طرح تم نے اسے آسمان کی طرف جاتے دیکھا ہے۔"

(رسولوں کے اعمال باب ۱ آیت ۹، ۱۰، ۱۱ / متی ص ۲۸ آیت ۲۴ تا ۳۰)

حوالہ نمبر 2

"پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تا کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک رہے جبتک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جنکا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا جو کچھ وہ تم سے

کہے اسکی سننا۔ اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا، وہ امت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔''
(رسولوں کے اعمال باب ۳ آیت ۲۰ تا ۲۴)

حوالہ نمبر 3

''غرض خداوند یسوع ان سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا اور خدا کی داہنی طرف بیٹھ گیا۔''
(مرقس باب ۱۴ آیت ۱۹/ ۲۰)

حوالہ نمبر 4

''جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ ان سے جدا ہو گیا اور آسمان پر اٹھایا گیا۔''
(لوقا باب ۲۴ آیت ۵۱)

حوالہ نمبر 5

''یسوع نے اس سے کہا مجھے نہ چھو میں اب تک باپ کے پاس اوپر نہیں گیا لیکن میرے بھائیوں کے پاس جا کر ان سے کہہ کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں۔''
(یوحنا باب ۲۰ آیت ۱۷)

حوالہ نمبر 6

''یسوع نے اس سے کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا مسیح ہے تو ہم سے کہہ دے۔ یسوع نے اس سے کہا تو نے خود کہہ دیا بلکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اس کے بعد تم ابن آدم کو قادر مطلق کی داہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے۔''
(متی باب ۲۶ آیت ۶۴)

حوالہ نمبر 7

''اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی۔'' (متی باب ۲۴ آیت ۳۰)

مرزا کا اعتراف

1 ''جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عیسائیوں کا یہی عقیدہ تھا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہی دوبارہ دنیا میں

آئیں گے۔'' (ازالہ اوہام ص ۴۱۹، خزائن ص ۳۱۸ ج ۳)

❷ ''وان عقیدة حیاته قد جاءت فی المسلمین من الملة النصرانیة''

''اور یہ کہ اس کی (عیسیٰ علیہ السلام کی) حیات کا عقیدہ ملت نصرانیہ سے مسلمانوں میں آیا ہے۔''

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۳۹، خزائن ص ۶۶۰ ج ۲۲)

مرزائی عذر نمبر ❶

قرآن مجید نے جب عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا اعلان کر دیا تو اس سے عیسائیوں کے رفع اور نزول کا عقیدہ خود بخود باطل ہو گیا قرآن مجید میں تیس سے زائد آیات موت عیسیٰ کے بارے میں موجود ہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۵۹۸ تا ۶۲۷، خزائن ج ۳ ص ۴۲۳، ۴۳۸)

الجواب

تیس آیت نہیں اگر تیس پارے بھی عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کر دیں تو اس سے عیسائیوں کے رفع اور نزول کے عقیدہ کی تردید نہیں ہوگی کیونکہ عیسائی موت کے تو خود قائل ہیں لیکن موت کے تین دن بعد زندہ اٹھائے جاتے اور قیامت کے قریب بہ جسد عنصری نازل ہونے کے بھی قائل ہیں اگر یہ عقیدہ غلط ہے تو ضرورت اس کی تردید کی ہے موت سے اس عقیدہ کی تردید نہیں ہوگی۔ (عقیدہ موت کیلئے دیکھو لوقا باب ۲۳ آیت ۲۴)

مرزائی عذر نمبر ❷

''اور یہ بیان بھی صحیح نہیں ہے کہ عیسائیوں کا متفق علیہ یہی عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام دنیا میں پھر آئیں گے کیونکہ بعض فرقے ان کے حضرت مسیح کے فوت ہو جانے کے قائل نہیں اور حواریوں کی دونوں انجیلوں نے یعنی متی اور یوحنا نے اس بیان کی ہرگز تصدیق نہیں کی کہ مسیح درحقیقت آسمان پر اٹھایا گیا

(ازالہ اوہام ص ۴۱۹، ۴۲۰، خزائن ج ۳ ص ۳۱۹)

جواب نمبر ❶

غلط بالکل غلط یہ مرزا کی یا تو صریح کذب بیانی ہے یا ان کی جہالت کیونکہ ان دونوں کتابوں میں اس عقیدہ کا ذکر موجود ہے اس کے حوالے ماقبل گذر چکے ہیں۔

جواب نمبر 2

دروغ گورا حافظہ نہ باشد کے مصداق۔ مرزا قادیانی اپنی اسی کتاب (ازالہ اوہام ص ۲۴۸، خزائن ص ۲۲۵ ج ۳) پر تحریر کر چکا ہے کہ:

''نصاریٰ کے تمام فرقے اور چاروں اناجیل اسی پر متفق ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے۔'' اب مرزا خود تسلیم کر چکا ہے کہ تمام فرقے اور چاروں اناجیل اس عقیدہ پر متفق ہیں لہٰذا اعتراض ہی ختم ہو گیا اور ہمارا سوال علیٰ حالہ قائم رہا جس کا مرزائیوں کے پاس کوئی جواب نہ ہے۔

مرزائی عذر نمبر 3

ایلیا نبی کے متعلق یہودیوں کا عقیدہ موجود ہے کہ وہ زندہ آسمانوں پر اٹھایا گیا ہے اور پھر دوبارہ نازل ہوگا جسطرح عیسائیوں کا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عقیدہ ہے تو کیا یہ عقیدہ صحیح ہے یا غلط؟؟ اگر غلط ہے تو قرآن وحدیث سے اس کی تردید دکھائیں اور اگر تردید نہ پائی جاتی اور قرآن وحدیث خاموشی اختیار کریں تو تمہارے اصول کے مطابق ثابت ہوا کہ یہودیوں کا ایلیا کے بارے میں یہ عقیدہ ٹھیک ہے جیسا کہ تم ہمیں عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہو۔

جواب نمبر 1

یہ اصول صرف ہمارے نزدیک ہی مسلّم نہیں ہے بلکہ یہ اصول مرزا صاحب نے خود بھی اسے تسلیم کیا ہے جیسا کہ حوالہ گذر چکا ہے (ریویو آف ریلجنز)

لہٰذا مرزا صاحب کے اس تسلیم شدہ اصول کے مطابق اگر قرآن مجید نے ایلیا علیہ السلام کی آمد ثانی کی تردید نہیں کی تو ثابت ہوا کہ ان کا یہ عقیدہ درست ہے بقول شخصے:

؎ الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

جواب نمبر 2

یہودیوں کے اس عقیدہ کی تردید کا مطالبہ قرآن وحدیث سے کرنا صریح حماقت اور جہالت ہے اس لئے کہ ایلیا کا تذکرہ ایجابی اور سلبی رنگ میں قرآن وحدیث میں مذکور نہیں لہٰذا اس کا محض بائبل میں ذکر ہونا کافی نہیں بخلاف

عیسیٰ علیہ السلام کے کہ ان کا ذکر قرآن وحدیث میں بڑی صراحت کے ساتھ موجود ہے۔ ایلیا کا عیسیٰ علیہ السلام پر قیاس کرنا غلط ہے یہ قیاس، قیاس مع الفارق ہے۔

اعتراض

یہودی ایلیا کے بجسدہ آنے کے منتظر تھے حالانکہ ایلیا سے مراد ان کا مثیل یوحنا نبی تھا اسی طرح عیسیٰ سے مراد بھی ان کا مثیل مراد ہے نہ کہ بعینہ عیسیٰ بن مریم۔

جواب

اس ساری کہانی کا دارومدار بھی بائبل پر ہے جو عقلاً اور نقلاً محرف ہے قرآن وحدیث سے اس کی کوئی نظیر ہو تو پیش کیجئے جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق قرآن وحدیث میں ہے۔

خلاصہ کلام

کلام سابق سے یہ بات روز روشن سے زیادہ واضح ہوگئی کہ اصل بحث رفع ونزل کی ہے نہ کہ موت وحیات کی جس کو مرزائیوں نے اپنی چالاکی اور عیاری سے موضوع بحث بنا رکھا ہے۔

☆ وجہ اول

اس لئے کہ موت حیات رفع ونزول کو لازم ہے نہ کہ رفع ونزول موت وحیات کو، لہٰذا اگر بحث کی جائے تو اس وقت تک تمام نہیں ہوگی جب تک حیاۃ کے بعد رفع کو ثابت نہ کیا جائے اور موت کے بعد عدم رفع ثابت نہ کیا جائے تو معلوم ہوا کہ اصل بحث رفع ونزول کی ہے۔

☆ وجہ دوم

اس لئے کہ رفع ونزول عیسائیوں کا عقیدہ ہے اگر یہ بھی مثل دوسرے عقائد کے غلط ہے تو قرآن وحدیث کو اس کی تردید کرنی چاہیے تھی حالانکہ قرآن وحدیث نے اس کی تردید نہیں کہ بلکہ ان کے اس عقیدہ کی تائید اور تصدیق کی ہے جسے ہم بعون اللہ قرآن وحدیث واجماع امت اور اقوال مراز سے ثابت کر چکے کہ اگر قرآن وحدیث اس عقیدے کی تائید میں کچھ بھی نہ کہے تو بھی مرزا کے مسلمہ اصول کے مطابق یہ عقیدہ صحیح ثابت ہوجاتا ہے۔

اثبات رفع ونزول باقوال مرزا از روئے قرآن مجید

حوالہ نمبر ①

''اب اس تحقیق سے ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم کی آخری زمانے میں آنے کی قرآن شریف میں پیشین گوئی موجود ہے۔'' (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۷۵، خزائن ص ۴۶۴ ج ۳)

حوالہ نمبر ②

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ﴾ (توبہ: ۳۲، فتح: ۲۸، صف ۹)

''اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا۔''

''یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشین گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا.......... حضرت مسیح کی پیش گوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳، ص ۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

حوالہ نمبر ③

﴿عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا﴾ (بنی اسرائیل: ۸)

یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح علیہ السلام کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف واحسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا میں اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس وخاشاک سے صاف کر دیں گے۔'' (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۰۵، خزائن ص ۶۰۱، ۶۰۲ ج ۱ بقیہ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

مرزائی عذر

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا نے براہین احمدیہ کے ان حوالوں میں عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے عقیدہ کو صراحتاً تسلیم کیا ہے لیکن یہ محض رسمی طور پر لکھ دیا گیا ہے جیسا کہ مرزا نے اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹، ص ۱۱۳ پر اعتراف کیا ہے۔

جواب نمبر 1

یہ عقیدہ رسمی نہیں بن سکتا اس لئے کہ مرزا نے اس کے ثابت کرنے میں آیات قرآنیہ پیش کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ عقیدہ رسمی طور پر نہیں لکھا بلکہ یہ قرآنی طور پر لکھا ہے۔

جواب نمبر 2

مرزا قادیانی نے جس کتاب میں یہ عقیدہ لکھا ہے وہ بغرض اصلاح وتجدید دین تالیف کی گئی ہے مؤلف اس وقت خدائے تعالیٰ کی طرف سے ملہم اور مامور تھا اور اس کتاب پر دس ہزار کا اشتہار بھی دیا گیا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۸، خزائن ص ۲۴ تا ۵۲ ج ۱، ملحقہ براہین احمدیہ حصہ اول ص ۱۷ تا ۸۲ و ملحقہ آئینہ کمالات اسلام ص ۶۵۷، خزائن ص ۶۵۷ ج ۵)

مجدد کی تعریف

''جو لوگ خدا کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں وہ نرے استخواں فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں ان تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں اور ان کی باتیں از قبیل جوشیدن ہوتی ہیں نہ محض از قبیل کوشیدن اور وہ حال سے بولتے ہیں نہ مجرد قال سے اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلی ان کے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کیوقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں اور ان کی گفتار و کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی کیونکہ وہ کلی مصفی کیے گئے اور باتمام وکمال کھینچے گئے ہیں۔'' (فتح اسلام حاشیہ ص ۹، ۱۰، خزائن ص ۷ ج ۳)

''وہ مجدد خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے گا یعنی علوم لدنیہ اور آیات سماویہ کے ساتھ''

(ازالہ اوہام ص ۱۵۴، خزائن ج ۳ ص ۱۷۹)

جواب نمبر 3

یہ رسمی عقیدہ یا اجتہادی غلطی اس لئے بھی نہیں ہوسکتی کہ یہ کتاب بقول مرزا صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں

میں پہنچ چکی ہے اور اس کا نام ''قطبی'' بتایا گیا ہے یعنی قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔
(براہین احمدیہ ص ۲۴۸، خزائن ج ا ص ۲۷۵، بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ا)

تو اگر اس کے اس عقیدہ کو بھی عقیدہ یا اجتہادی غلطی کہہ کر غلط قرار دیا گیا تو یہ قطبی نہیں رہے گی اور اس کے دلائل مستحکم اور غیر متزلزل نہیں ہوں گے خصوصاً جب کہ نبی اکرم ﷺ کے مبارک ہاتھوں میں آچکی اور آپ کی مبارک نظر سے گذر چکی تو آپ نے ایسی فاش غلطی جو مرزا صاحب کے نزدیک شرک عظیم ہے اس کو آپ نے کس طرح نظر انداز کر دیا۔

دیکھو مرزا کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ماننا شرک عظیم ہے:

''فمن سوء الا دب ان يقال ان عيسى مامات وان هو الا شرک عظیم یاکل الحسنات ويخالف الحصات بل هو توفى كمثل اخوانه ومات كمثل اهل زمانه وان عقيدة حياته قد جاء ت في المسلمين من الملة النصرانيه۔'' (الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۳۹، خزائن ص ۶۶۰ ج ۲۲)

جواب نمبر 4

یہ اجتہادی غلطی اس لیے بھی نہیں بن سکتی کہ مرزا صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ ہم نے اس کتاب میں کوئی دعویٰ اور کوئی دلیل اپنے قیاس سے نہیں لکھی۔ (براہین احمدیہ حصہ دوم ص ۹۹، خزائن ج ا ص ۸۸)

اثبات رفع ونزول ازروئے احادیث باقوال مرزا

حوالہ نمبر 1

''مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کیا ہے جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔..........الخ۔'' (ازالہ اوہام ۵۵۷، خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

تواتر کی تعریف بھی مرزا صاحب کے زبانی سن لیجئے:

''تواتر ایسی چیز ہے کہ اگر غیر قوموں کی تواریخ کی رو سے بھی پایا جائے تو تب بھی ہمیں قبول کرنا ہی پڑتا ہے۔''
(ازالہ اوہام ص ۵۵۶، خزائن ج ۳ ص ۳۹۹)

حوالہ نمبر 2

''اب پہلے ہم صفائی بیان کیلئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اس وجود عنصری کیساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے دوسرا مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں ان دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے اور تم ان کو آسمان سے آتے دیکھو گے انہی کتابوں سے کسی قدر ملتے جلتے الفاظ احادیث نبویہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔''
(توضیح المرام ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲)

حوالہ نمبر 3

''صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔'' (ازالہ اوہام ص ۸۱، خزائن ص ۱۴۲ ج ۳)

(نوٹ) یہ حدیث صحیح مسلم میں نہیں بلکہ سنن ابی داؤد ج ۲ کتاب الملاحم باب خروج الدجال میں مذکور ہے۔ قادیانیوں کیلئے چونکہ مرزا قادیانی کی تحریرات حجت ہیں اس لئے الزامی طور پر مذکورہ حوالہ لکھا جاتا ہے۔

اثبات رفع ونزول مسیح از روئے اجماع امت

1. حیاۃ المسیح بجسمه الی الیوم ونزوله من السماء بجسمه العنصری مما اجمع علیه الامة وتواتر به الا حادیث۔ (تفسیر البحر المحیط ج ۲ ص ۴۷۳)
2. والاجماع علی انه حی فی السماء ینزل ویقتل الدجال ویؤید الدین (تفسیر جامع البیان تحت آیت انی متوفیک)
3. الاجماع علی انه رفع ببدنه حیا قاله الحافظ ابن حجر فی تلخیص الجبیر
4. فتح الباری میں بھی ذکر ادریس میں حضرت مسیح کے نزول پر اجماع منقول ہے۔
5. تفسیر ابن کثیر میں تواتر نزول کی صراحت کی گئی ہے۔

مرزائیوں کی شہادت کہ رفع ونزول عیسیٰ پر تمام مفسرین کا اجماع ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب

تلخیص الجبیر کے صفحہ ۳۱۹، ۳۲۰ پر عام مفسرین کا اجماع نقل کیا ہے (عسل مصفیٰ ص ۱۶۴)
مرزائیوں کے نزدیک بھی حافظ ابن حجر عسقلانی آٹھویں صدی کے مجدد ہیں، یہ مجددین کی اس فہرست میں داخل ہیں جو کہ عسل مصفیٰ کے صفحہ ۱۶۲ ق، ۱۱۷ سے شروع ہوتی ہے اور کتاب ہذا مرزا کی مصدقہ ہے۔

مشق سبق نمبر |17|

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کیا عقائد رکھتے ہیں؟

----

2. قرآن کریم کی کس آیت سے ردصلیب و کفارہ ہوتا ہے؟

----

3. مرزائیوں کے نزدیک بھی حافظ ابن حجر عسقلانی کا مرتبہ کیا ہے؟

----

4. تواتر کی تعریف بھی مرزا صاحب کے زبانی بیان کیجئے؟

----

5. ایلیا کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قیاس کیا جاسکتا ہے؟

سوال نمبر 2 کالم ملایئے

پہلا کالم	دوسرا کالم
قرآن اور حدیث نے بڑے زوردار الفاظ میں	حضرت مسیح کے نزول پر اجماع منقول ہے
اصل بحث رفع ونزل کی ہے	کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے
نصاریٰ کے تمام فرقے اور چاروں اناجیل اسی پر متفق ہیں	ان کے اس عقیدہ کی تائید کی ہے
فتح الباری میں بھی ذکر ادریس میں	یعنی علوم لدنیہ اور آیات سماویہ کے ساتھ
وہ مجدد خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے گا	نہ کہ موت وحیات کی

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. ''مارفع، لم یرفع، لاینزل'' وغیرہ سے...... کرنی چاہیے تھی

☐ تنقید ☐ تشریح ☐ تردید ☐ تبویب

2. ''یہ کہ وہ ان کے دیکھتے دیکھتے او پر اٹھالیا گیا اور...... نے اسے ان کی نظروں سے چھپالیا

☐ سایہ ☐ بدلی ☐ تاریکی ☐ بارش

3. جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا، وہ امت میں سے...... کردیا جائے گا

☐ خارج ☐ نیست ونابود ☐ مردود ☐ محذوف

4. درحقیقت مسیح ابن مریم ہی دوبارہ...... میں آئیں گے

☐ میدان ☐ گھر ☐ دنیا ☐ بازار

5. یہ...... کی یا تو صریح کذب بیانی ہے یا ان کی جہالت

☐ مرزائیوں ☐ نصاریٰ ☐ یہود ☐ مرزا

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجیے۔

1. اس ساری کہانی کا دارومدار بھی بائبل پر ہے جو عقلاً اور نقلاً .... ہے
2. اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے اپنے .... کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا
3. ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا نے براہین احمدیہ کے ان حوالوں میں .... کی آمد ثانی کے عقیدہ کو صراحتاً تسلیم کیا ہے
4. یہ اجتہادی .... اس لیے بھی نہیں بن سکتی کہ مرزا صاحب خود تسلیم کرتے ہیں
5. تفسیر ابن کثیر میں تواتر .... کی صراحت کی گئی ہے

سوال نمبر 5 درج ذیل عقیدوں کی نشاندہی کریں کہ یہ کن کے عقیدے ہیں:

☐ تثلیث	☐ مسلمان	☐ قادیانی	☐ عیسائی	☐ یہودی
☐ نبوت جاری ہے	☐ یہودی	☐ عیسائی	☐ رافضی	☐ قادیانی
☐ مسیح اللہ کا بیٹا	☐ قادیانی	☐ یہودی	☐ مسلمان	☐ عیسائی

قرآن عزیز کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر ہونا

آیت نمبر 1

﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾

(براہین احمدیہ ج ۴ حاشیہ ص ۴۵۹ ایڈیشن قدیم ۴۹۹، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳، حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

آیت نمبر 2

﴿"عسی ربکم ان یرحم علیکم"﴾

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، ص ۵۰۵، خزائن ص ۶۰۱ ج ۱ قدیم ایڈیشن ص ۵۰۵، حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

آیت نمبر 3

﴿وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ﴾ (آل عمران: ۵۴)

''اور انہوں نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی اور اللہ تدبیر کرنے والوں میں بہتر تدبیر کرنیوالے ہیں۔

طرز استدلال

یہود و نامسعود کی تدبیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی تھی اور انہوں نے آپ کو قتل کرنے کی پوری کوشش کی جس

کا اللہ تعالیٰ نے ومکروا میں ذکر فرمایا ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر کا ذکر فرمایا اور اپنی تدبیر کو بہتر بتایا ان کی تدبیر ناکام ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر غالب ہوگئی، چنانچہ یہودا اسکریوطی جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے تھا تیس روپے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑوانے والے کیلئے اس مکان میں داخل ہوا اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں تبدیل کر دیا اور عیسیٰ کو اپنی کمال قدرت سے آسمان پر اٹھالیا۔

مذکورہ بالا آیت کی تمام مفسرین نے یہی تفسیر بیان کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس تدبیر کا ذکر کیا ہے کوئی ایک مفسر رمجدد پیش نہیں کیا جاسکتا جس نے یہاں پر عیسائیوں اور مرزائیوں کی تدبیر بیان کی ہو۔

نکتہ

''مکر'' کہتے ہیں لطیف خفیہ تدبیر کو۔ اگر اچھے مقصد کیلئے ہو تو اچھا ہے اور برائی کیلئے ہو تو برا ہے۔ اسی لئے ''ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ'' میں مکر کے ساتھ سیئ کی قید لگائی ہے اور یہاں خدا تعالیٰ کو خیر الماکرین کہا۔ مطلب یہ ہے کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف طرح طرح کی سازشیں اور خفیہ تدبیریں شروع کر دیں حتیٰ کہ بادشاہ کے کان بھر دیے کہ یہ شخص (معاذ اللہ) ملحد ہے تورات کو بدلنا چاہتا ہے، سب کو بددین بنا کر چھوڑے گا۔ اس نے مسیح علیہ السلام کی گرفتاری کا حکم دے دیا ادھر یہ ہو رہا تھا اور ادھر حق تعالیٰ کی لطیف اور خفیہ تدبیر ان کے توڑ میں اپنا کام کر رہی تھی جس کا آگے ذکر آئے گا۔ بے شک خدا کی تدبیر سب سے بہتر اور مضبوط ہے جسے کوئی توڑ نہیں سکتا۔

(تفسیر عثمانی از علامہ شبیر احمد عثمانی ص ۷۱)

آیت نمبر 4

﴿اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ ..... الخ﴾ (آل عمران: ۵۵)

ترجمہ: اے عیسیٰ بیشک میں تجھے لینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں''

یہ آیت بھی عیسیٰ علیہ السلام کی حیاۃ اور رفع جسمانی کی صریح دلیل ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی تدبیر کے بالمقابل عیسیٰ کو تسلی دیتے ہوئے ان سے چار وعدے فرمائے ہیں۔

1. یہ کہ تجھے وفات دونگا، یہودی قتل نہیں کر سکیں گے
2. اس وقت تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا

③ کفار یعنی یہود سے تجھے پاک کروں گا

④ تیرے متبعین کو تیرے دشمنوں پر قیامت تک غالب رکھوں گا

یہ چار وعدے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے اس وقت کئے جب یہود نامسعود آپ کے قتل کا منصوبہ تیار کر چکے تھے یہاں پر رافعک میں جو رفع کا وعدہ ہے وہ باتفاق تمام مجددین ومفسرین رفع جسمانی ہے مرزا غلام احمد قادیانی کذاب سے قبل جس قدر مجددین گذرے ہیں کوئی ایک مجدد بھی ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا جس نے یہاں رفع سے مراد رفع درجات یا رفع روحانی لیا ہو البتہ متوفیک کے معنی میں علماء کرام کی دو رائے ہیں۔ اکثر علماء نے اس کا معنی پورا پورا لینے کا کیا ہے یعنی جسد مع الروح کیونکہ یہی توفی کا حقیقی معنی ہے۔

بعض علماء نے متوفیک کا معنی ممیتک لیا ہے جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے لیکن یہ بھی ہمیں مضر نہیں ہے اس لئے کہ جن حضرات نے توفی کا معنی موت کا لیا ہے وہ اس میں تقدیم و تاخیر کے قائل ہیں یعنی ممیتک عند انقضاء اجلک ورافعک الآن۔ میں تجھے ماروں گا جب تیری موت کا وقت مقرر ہوگا اور اب تجھے اٹھانے والا ہوں'' تفسیر ابن عباس

جواب نمبر ①

تمام علماء نحو اس بات پر متفق ہیں کہ واؤ ترتیب کیلئے نہیں ہوتی بلکہ مطلق جمع کیلئے ہوتی ہے بخلاف ثم اور فاء کے۔ شرح مائۃ عامل کا طالب علم بھی اس سے آگاہ ہے۔

جواب نمبر ②

قرآن مجید میں اس طرح کی کئی مثالیں موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ واؤ ہمیشہ ترتیب کیلئے نہیں ہوتی جیسا کہ حضرت مریم کو فرمایا

﴿وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ﴾ (آل عمران ۴۳)

اور سجدہ کیا کر اور رکوع کیا کر۔

''فاخذہ اللہ نکال الآخرۃ والاولیٰ''

پس اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا و آخرت کے عذاب میں پکڑا۔

جواب نمبر 3

اس پوری آیت میں مرزائیوں کے نزدیک بھی ترتیب ٹھیک نہیں ہے کیونکہ مرزائیوں کی تفسیر کے مطابق آیت کا معنی یوں ہوگا: ''اے عیسیٰ میں تجھے پہلے موت دینے والا ہوں اس کے بعد تیرا روحانی رفع یا رفع درجات کروں گا اس کے بعد تجھے کافروں سے پاک کروں گا اور اس کے بعد تیرے متبعین کو تیرے دشمنوں پر غالب کروں گا۔''

اب مرزائیوں کے خیال کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کشمیر کی طرف ہجرت کرنے کے بعد واقعہ صلیب سے ستاسی سال بعد کشمیر میں ہوئی تو اب مطہرک من الذین کفروا (میں تجھے کافروں سے پاک کروں گا) پہلے ہو گیا اور وفات اور رفع ستاسی برس بعد ہوا جس سے معلوم ہوا کہ ترتیب مرزائیوں کے نزدیک بھی قائم نہ رہی واقعہ کے طور پر تطہیر پہلے ہوئی اور اس کے بعد وفات پھر رفع اور پھر غلبہ۔

؎ الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

جواب نمبر 4

کئی ایک مفسرین نے یہاں ترتیب کو الٹ کر تفسیر کی ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس کی تفسیر میں گذر چکا ہے۔

جواب نمبر 5

عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق افراط کا شکار ہوئے اور انہیں الٰہ تک بنا دیا اور یہود تفریط کے قائل ہوئے تو درجہ نبوت سے بھی نیچے گرا دیا۔ خدا تعالیٰ کو دونوں کی تردید کرنا مقصود تھی عیسائیوں نے شرک کیا تھا اور یہود نے گستاخی رسول، چونکہ شرک بہرحال گستاخی رسول سے بڑا جرم ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے اس کی تردید کی لفظ متوفیک سے کہ میں تجھے موت دوں گا۔ مطلب صاف ظاہر ہے کہ جس پر موت آتی ہے وہ الٰہ اور معبود نہیں ہوسکتا اس کے بعد یہود کی تردید ورافعک الی سے کی یعنی تم نے میرے رسول کی شان میں کمی کی میں نے تو ان کو اوپر اٹھالیا اور اوپر اٹھانے سے ان کی رفعت شان ظاہر ہوئی۔

بحث لفظ 'توفّٰی'

اس لفظ کا مادہ ہے وفی یعنی جب یہ مادہ باب تفعل میں چلا جائے تو اس کے حقیقی معنی پورا پورا لینے کے ہوں گے

جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے
''اتوفیت الثمن'' ہاں موت اور نیند کے معنی میں بھی مجازاً استعمال ہوتا ہے جبکہ وہاں کوئی قرینہ موجود ہو جیسے
﴿وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ﴾ (الانعام ۶۰)
وہی ہے جو تمہیں رات کو موت دیتا ہے
اسی طرح
﴿اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا﴾ (الزمر ۴۲)
اللہ تعالیٰ جانوں کو ان کی موت کے نزدیک قبض کر لیتا ہے اور جو ابھی نہیں مرے ان کی جان نیند میں قبض کر لیتا ہے
یہ آیات اس بات کی صریح دلیل ہیں کہ توفی کا حقیقی معنی موت نہیں ہے اگر اس کا حقیقی معنی موت ہوتا تو موت اور توفی کا تقابل درست نہ تھا یہاں آیت میں توفی کے ساتھ موت اور عدم موت دونوں جمع ہو رہی ہیں۔

توفی کا معنی از کتب سلف

1. '' متوفيك ورافعك اى على التقديم والتاخير وقد يكون الوفاة قبضا ليس بموت''
(مجمع البحار ص ۵۴ ج ۴، منقول از عسل مصفی ۱۷۵ ج ۱)
2. '' فلما توفيتنى ......الخ اخذا لشئ وافيا والموت نوع منه '' (تفسیر صافی ج ا عسل مصفی ج ا ص ۱۸۷)
3. '' يستعمل التوفى فى اخذ الشئ وافيا اى كاملا والموت نوع منه ''
(حاشیہ شیخ احمد صاوی مالکی علی جلالین ص ۳۱۵ منقول از عسل مصفی ص ۱۸۷)

﴿توفی﴾ کے معنی پر مرزا قادیانی کا چیلنج
توفی کے لفظ میں جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہ ہو ہمیشہ اس جگہ توفی کے معنی مارنے اور روح قبض کرنے کے آتے ہیں۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۴۵، خزائن ۱۷ ص ۱۶۲)

جواب نمبر 1

یہ محض مرزا کا من گھڑت قاعدہ ہے کسی امام لغت نے یہ قاعدہ تحریر نہیں کیا اگر کوئی قادیانی کسی امام لغت سے یہ قاعدہ دکھا دے تو ہم اسے دس ہزار روپیہ انعام دیں گے۔

جواب نمبر ❷

مرزا کا یہ من گھڑت قاعدہ اسکی اپنی تحریر سے ٹوٹ رہا ہے۔ براہین احمد یہ حصہ ۴ ص ۵۲۰، خزائن ۶۲۰ حاشیہ ج ا میں متوفیك کا معنی لکھا ہے ''میں تجھ کو پوری پوری نعمت دوں گا''

حوالہ نمبر ❷

براہین احمد یہ کا وہ الہام یعنی یاعیسی انی متوفیک ....الخ جو ستر ہ برس سے شائع ہو چکا ہے اس کے اس وقت خوب معنی کھلے ہیں یعنی یہ الہام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسوقت بطور تسلی ہوا تھا جب یہود ان کو مصلوب کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور اس جگہ بجائے یہود، ہنود کوشش کر رہے ہیں اور الہام کے یہ معنی ہیں کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا۔ (سراج منیر حاشیہ ص ۲۰، خزائن ص ۲۳ ج ۱۲)

جواب: ☆انعامی حوالہ☆

''عن ابن عمر واذا رمی الجمار لا یدری احد ما له حتی یتوفاه الله یوم القیامة ''

(الترغیب والترہیب ص ۲۰۵، باب ماء جاء فی فضل الحج رواہ البزار والطبرانی وابن حبان واللفظ لہ)

اس حدیث شریف میں مرزائیوں کی تمام شرائط موجود ہیں مگر توفی کا معنی موت نہیں ہے۔

ہمارا چیلنج

ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر توفی باب تفعل سے ہو، اللہ اس میں فاعل ہو اور ذی روح اس کا مفعول ہو جو بن باپ پیدا ہوا ہو وہاں پر توفّی کا معنی پورا پورا لینا اور اٹھانا ہوگا موت کا معنی نہیں ہے کوئی مرزائی مرد میدان ہے جو ہمارے اس قاعدے کو توڑ کر منہ مانگا انعام حاصل کرے۔

اگر مرزائی کہیں کہ آپ کا یہ قاعدہ کہاں لکھا ہوا ہے تو جواب یہ ہے کہ علم النحو کی جس کتاب میں مرزا کا قاعدہ لکھا ہوا ہے اسی کتاب میں ساتھ یہ بھی لکھا ہوا ہے۔

آیت 5

﴿وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝﴾ (النساء ۱۵۷، ۱۵۸)

اور انہوں نے اس (عیسیٰ) کو نہیں مارا یقیناً بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔''

حکیم نورالدین نے اس آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ ''بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا۔''

(فصل الخطاب برحاشیہ ص ۳۱۴)

یہ آیت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی اور حیات کی صریح دلیل ہے۔

نکتہ

یہودیوں کی طرف سے قتل کا فعل واقع نہیں ہوا تھا بلکہ یہ محض ان کا ایک جھوٹا دعویٰ تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ملعون ہونے کے من جملہ اسباب میں سے ان کے اس قول کو لعنتی ہونے کا سبب بتایا ہے نہ کہ فعل کو اس لئے **وقتلهم** نہیں فرمایا بلکہ **وقولهم** فرمایا۔

مرزائی عذر

اس آیت میں رفع سے مراد رفع روحانی اور رفع درجات ہے کیونکہ یہودیوں کے نزدیک صلیب کی موت لعنتی شمار ہوتی ہے تو یہاں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے جواب میں فرمایا کہ وہ ان کو ذلیل نہیں کر سکے بلکہ ہم نے ان کے درجات بلند کر دیے۔

جواب نمبر 1

یہ غلط، بالکل غلط ہے ہم پورے دعویٰ سے کہتے ہیں بلکہ ہمارا امت مرزائیہ کو چیلنج ہے کہ مرزا قادیانی سے پہلے تیرہ صدیوں کے مسلمہ بین الفریقین جس قدر مجدد اور مفسر گذرے ہیں ان میں سے کسی ایک نے بھی یہاں رفع سے مراد رفع درجات یا روحانی رفع نہیں لیا سب نے بالاتفاق یہاں رفع سے مراد اسی جسم عنصری سے آسمانوں پر اٹھایا جانا مراد لیا ہے۔

''هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين''

جواب نمبر 2

یہ تمہارا مفروضہ کہ صلیب کی موت لعنتی موت ہوتی ہے سراسر غلط اور یہودیانہ نظریہ ہے اول یہ ہے کہ اس کا

دارومدار بائبل پر ہے جو محرف ہے دوم اس لئے کہ انہوں نے اپنے رائج طریقہ سے کئی ایک انبیاء علیہم السلام کو قتل کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ ''اور وہ انبیاء علیہم السلام کو ناحق مارڈالتے تھے'' اور یہ ظاہر ہے کہ ان انبیاء علیہم السلام کو جنہیں وہ برحق نہیں مانتے تھے اپنے رائج طریقہ یعنی صلیب کے ذریعہ ختم کرتے تھے یعنی قتل کرتے تھے تو وہاں اللہ تعالیٰ نے ان کا رفع کیوں نہیں بیان کیا بلکہ ان کے رفع کا ذکر تک بھی نہیں کیا جبکہ انکا قتل وقوع میں آچکا ہے اور یہ قتل وقوع میں بھی نہیں آیا محض یہودیوں کا قتل کا قول ہے۔

جواب نمبر 3

یہاں رفع روحانی اس لئے بھی نہیں ہوسکتا کہ یہاں پر چار جگہ واحد مذکر غائب کی ضمیر آئی ہے جن میں تین ضمیروں کا مرجع بالاتفاق عیسیٰ بن مریم جسد مع الروح ہے ان ضمیروں کا مرجع نہ صرف جسد ہے اور نہ صرف روح کیونکہ قتل اور صلیب کا فعل تبھی واقع ہوسکتا ہے جب جسد اور روح اکٹھے ہوں تو لامحالہ رفع کی ضمیر کا مرجع بھی جسد مع الروح ہی ہوگا نہ کہ فقط روح نیز یہاں پر کان اللہ عزیزا حکیما کا جملہ اس بات کی قوی دلیل ہے کہ یہاں رفع جسمانی ہی ہے ورنہ رفع روحانی کیلئے ان صفات کے لانے کی ضرورت نہیں تھی اور یہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں زائد جملہ ہوجائے گا۔

مرزائی عذر

عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کیسے جاسکتے ہیں اول تو اس میں کئی ناری کرے ہیں، دوم اسلئے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشرکین نے کہا کہ آپ آسمانوں پر جائیں تب ہم آپ پر ایمان لائیں گے............الخ تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا

﴿هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا﴾ (بنی اسرائیل ۹۳)

(میں تو صرف بشر رسول ہوں)

جواب

عیسیٰ علیہ السلام اسی طرح چلے گئے جیسے موسیٰ علیہ السلام چلے گئے۔(بحوالہ نور الحق ص ۵۱، خزائن ص ۷۰ ج ۸) ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

ایٹم بم نمبر 1

'' هذا هو موسیٰ فتی الله الذی اشارالله فی کتابه الی حیاته وفرض علینا ان نومن بأنه حی فی السماء ولم یمت ولیس من المیتین '' (نورالحق ص ۵۰،خزائن ص ۶۸،۶۹ ج ۸)

مرزائی اعتراض

مرزائی عموماً اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ یہاں حی فی السماء سے مراد روحانی حیات ہے اور آگے لم یمت سے نفی روحانی موت کی ہو رہی ہے۔

جواب نمبر 1

کیا کوئی شخص ان کی روحانی موت کا قائل ہے کہ جب تم اس کو ثابت کر رہے ہو روحانی حیات تو کفار کو بھی حاصل ہے

جواب نمبر 2

آگے اسی حوالہ میں مرزا نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تقابل کیا ہے کہ موسیٰ تو بے شک زندہ ہیں مگر عیسیٰ کے بارے میں ہمیں آیات سے ثبوت ملتا ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں جس طرح کہ آگے حوالہ میں مذکور ہے'' ولاتجد مثل هذه الآیات فی شان عیسیٰ '' تو ہم پوچھتے ہیں کہ اس تقابل سے تو معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ پر روحانی موت آگئی حالانکہ روحانی موت کسی پر بھی واقع نہیں ہوتی تقابل تب ہی درست بن سکتا ہے جبکہ موسیٰ کی جسمانی حیات مراد لی جائے۔

ایٹم بم حوالہ نمبر 2

'' بل حیاة کلیم الله ثابت بنص القرآن الکریم الا تقرء فی القرآن ما قال الله تعالیٰ عزو جل ' ولا تکن فی مریة من لقائه ' وانت تعلم ان هذه الآیة نزلت فی موسیٰ فهی دلیل صریح علی حیاة موسیٰ علیہ السلام لانه لقی رسول الله ﷺ والاموات لایلاقون الا حیاء ولاتجد مثل هذه الآیات فی شان عیسیٰ علیہ السلام نعم جاء ذکر وفاته فی مقامات شتی فتدبر فان الله یحب المتدبرین۔ ''

(حمامۃ البشریٰ ص ۳۵،خزائن ص ۲۲۱،۲۲۲ ج ۷)

جواب نمبر 2

یہاں پر بحث جانے کی نہیں بلکہ لیجانے کی ہے ہم بھی مانتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام تو کیا کوئی نبی بھی آسمانوں پر نہیں جاسکتا، سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ لے جاسکتے ہیں یا نہیں۔ جناب نبی کریم ﷺ نے زیادہ سے زیادہ اس جواب میں اپنی بشریت کے اقرار میں خود جانے کی نفی کی ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کے لے جانے کی۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ حضور اکرم ﷺ کے لے جانے کا ذکر فرماتے ہیں سبحان الذی اسری بعبدہ............ الخ یہاں بھی رفع میں فاعل اللہ تعالیٰ ہے۔

مرزائی اعتراض

آیت مذکورہ میں بل ابطالیہ مراد لینا بالکل غلط ہے کیونکہ قرآن مجید کلام اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام میں بل ابطالیہ نہیں آسکتا۔

جواب

جن نحویوں نے یہ بات کہی ہے انہوں نے اس بات کی بھی تصریح کر دی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کفار کا قول نقل کریں تو ان کی تردید میں بل ابطالیہ آتا ہے جیسا کہ احمدیہ پاکٹ بک والے مرزائی نے خود ص ۳۷۳ پر نقل کیا ہے:

قرآن مجید میں کئی مقامات پر بل ابطالیہ استعمال کیا گیا ہے:

﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ﴾

(البقرۃ:۱۱۶)

اور انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد پکڑی، پاکی ہے اس کو بلکہ اسی کیلئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب کچھ اسی کے فرمانبردار ہیں۔''

﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ﴾ (الانبیاء آیت ۲۶)

''اور انہوں نے کہا کہ رحمن نے اولاد پکڑی وہ اولاد سے پاک ہے بلکہ جن کو تم اولاد بتاتے ہو، وہ مکرم بندے ہیں''

﴿ام یقولون افترى بل هو الحق من ربك﴾

''کیا وہ کہتے ہیں کہ جھوٹ باندھ لیا ہے بلکہ وہ تیرے پروردگار کی طرف سے حق ہے''۔

فائدہ

بل ابطالیہ یا اضرابیہ جس کلام میں آتا ہے اس میں بل کے ماقبل اور مابعد والے مضمون میں منافات ہوتی ہے ورنہ بل ابطالیہ بے سود ہے اب متنازعہ فیہ آیت میں اس کے مابعد سے اگر رفع درجات مراد لیا جائے تو اس کی ماقبل سے منافات نہیں ہاں رفع حیاً اور قتل میں منافات ہے۔

مرزائی اعتراض

یہ ضروری نہیں کہ رفعہ میں ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسد مع الروح ہوں جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے ثم اماتہ فاقبرہ یہاں دو ضمیریں آئی ہیں جو انسان کیطرف لوٹتی ہیں پہلی ضمیر جسد مع الروح کی طرف اور دوسری ضمیر صرف جسد یا روح کی طرف۔

جواب نمبر 1

آپ مندرجہ بالا آیت میں موت واقع ہونے کے بعد جبکہ جسد اور روح میں انفصال ہو گیا تو لامحالہ دوسری ضمیر کا مرجع یا جسد ہوگا یا فقط روح دونوں نہیں بن سکتے بخلاف متنازعہ فیہ آیت کے کہ اس میں قتل اور صلیب یعنی موت کی نفی کے بعد رفع کے ساتھ ضمیر آ رہی ہے تو لامحالہ یہاں رفع جسد مع الروح ہوگا نہ کہ فقط روح کا لہٰذا یہ قیاس، قیاس مع الفارق ہے۔

جواب نمبر 2

یہاں اقبرہ میں ضمیر جسد مع الروح انسان کی طرف لوٹ رہی ہے اور یہاں پر انسان کے مختلف حالات ذکر ہو رہے ہیں۔

مرزائی اعتراض

رفعہ میں ضمیر کا مرجع صنعت استخدام ہے

جواب

یہ مرزائیوں کی جہالت اور کورعلمی کا بین ثبوت ہے اگر انہیں صنعت استخدام کی تعریف معلوم ہوتی تو وہ اس قسم کی

جہالت کا ثبوت نہ دیتے۔

صنعت استخدام اسے کہتے ہیں کہ ایک لفظ جس کے دو معنی ہوں، لفظ سے ایک معنی مراد لیا جائے اور جب اس لفظ کی طرف کوئی ضمیر لوٹائی جائے تو اس سے دوسرا معنی مراد لیا جائے یا ایک لفظ کے دو معنی ہوں اس کی طرف دو ضمیریں لوٹائی جائیں ایک ضمیر سے ایک معنی اور دوسری ضمیر سے دوسرا معنی مراد لیا جائے (دیکھو مختصر المعانی وغیرہ ص ۴۵۷) یہاں پر عیسیٰ بن مریم کے دو معنی نہیں کہ صنعت استخدام بن سکے۔

مرزائی اعتراض

الیہ سے مراد آسمانوں پر لینا درست نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

﴿فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ﴾ (البقرہ:۱۱۵)

اللہ یعنی پس جدھر کو منہ کرو اُدھر ہی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے

﴿وَهُوَ الَّذِىْ فِى السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِى الْاَرْضِ اِلٰهٌ﴾ (الدخان:۸۴)

اور اللہ ہی کی ذات ہے جو زمینوں میں بھی معبود ہے اور آسمانوں میں بھی معبود ہے

جواب نمبر ❶

الیہ سے مراد الی السماء ہے جیسا کہ مرزا صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ: ’’ہر ایک اپنے درجہ کے موافق آسمانوں کی طرف اٹھایا جاتا ہے اور اپنے قرب کے انداز کے موافق رفع سے حصہ لیتا ہے اور انبیاء و اولیاء کی روح اگرچہ دنیوی حیات کے زمانہ میں زمین پر ہو مگر پھر بھی اس آسمان سے اسکا تعلق ہوتا ہے جو اس کی روح کیلئے حد رفع ٹھہرایا گیا ہے اور موت کے بعد وہ روح اس آسمان جا میں ٹھہرتی ہے جو اس کیلئے حد رفع مقرر کیا گیا ہے‘‘

(ازالہ اوہام ص ۳۴۵، خزائن ص ۲۷۶ ج ۳)

اب اس حوالہ سے ثابت ہو گیا کہ الیہ سے مراد آسمان ہے لہٰذا حد رفع میں قادیانیوں اور ہمارا کوئی اختلاف نہ ہوا بلکہ اختلاف مرفوع شے میں ہے کہ اٹھائی کون سی چیز گئی ہے فقط روح یا جسد مع الروح۔ اس کا جواب بل ابطالیہ میں موجود ہے کیونکہ بل کے ماقبل اور مابعد میں ضدیت ہے اور ضدیت کیلئے وحدت زمانی ضروری ہے لہٰذا عدم موت او ررفع کا زمانہ بھی ایک ہونا چاہیے اور آپ کے نزدیک عدم موت اور رفع کے درمیان ۸۷ برس کا طویل فاصلہ ہے۔

جواب نمبر ②

اصل بات یہ ہے کہ بلندی کی نسبت اللہ تعالیٰ اپنی طرف کرتے ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بلند اور رفع ہے جیسا کہ فرمایا ''الیہ یصعد الکلم الطیب'' یہاں بھی الیہ سے مراد آسمان ہی ہے۔

جواب نمبر ③

قرآن خود گواہی دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں ہے

﴿ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ...... الخ﴾ (الملک:١٦)

کیا تم نڈر ہو اس ذات سے جو آسمان میں ہے کہ تم سب کو زمین میں دھنسا دے۔

جواب نمبر ④

مرزا کا الہام ہے۔

① ''فرزند دل بند گرامی و ارجمند مظہر الحق و العلا کانَ اللہ نزل من السماء''

(تذکرہ ص ۱۴۴، ۱۸۴ طبع دوم مثلہ ازالہ اوہام ص ۱۵۶، خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

② ''جری اللہ فی حلل الانبیاء کان اللہ نزل من السماء''

(۲۰ فروری ۱۸۸۶، مندرجہ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۰۱ و ایضاً تذکرہ ص ۸۱/۲۸۸ طبع چہارم)

اس الہام سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کے نزدیک اللہ تعالیٰ آسمانوں پر ہے۔

جواب نمبر ⑤

خود مرزا کا قول ہے

''الا یعلمون انَّ المسیح ینزل من السماء بجمیع علومه و لا یاخذ شیئا من الارض مالهم لا یشعرون'' (آئینہ کمالات اسلام ۴۰۹، خزائن ج ۵ ص ۴۰۹)

مرزائی اعتراض

''اذا تواضع العبد رفعه اللہ الی السماء السابعة''

دیکھئے اس میں رفع جسمانی مراد نہیں بلکہ روحانی مراد ہے حالانکہ یہ حدیث بعینہ بل رفعہ اللہ کی طرح ہے۔

جواب نمبر ①

یہاں رفع سے پہلے تواضع کا قرینہ موجود ہے لہٰذا یہاں پر رفع درجات ہی مراد ہوگا نیز یہ قیاس مع الفارق ہے کیونکہ یہ آیت کے مشابہ نہیں کیونکہ آیت میں تو پہلے قتل کی نفی موجود ہے قتل کی نفی کے بعد تو رفع جسمانی ہوگا بخلاف اس کے کہ یہاں نہ قتل کا ذکر ہے اور نہ بل ابطالیہ موجود ہے اسی طرح باقی تمام جگہوں میں سمجھیں جہاں جہاں رفع درجات مراد ہوگا وہاں کوئی نہ کوئی قرینہ ضرور موجود ہوگا۔

جواب نمبر ②

کسی مقام میں رفع سے رفع درجات یا رفع روحانی پائے جانے سے یہ کیسے ثابت ہوگیا کہ متنازع فیہ آیات میں بھی رفع سے مراد روحانی رفع ہے ہم بلا خوف تردید یہ کہہ چکے ہیں کہ اس آیت میں کسی ایک مسلم مفسر یا مجدد نے رفع روحانی مراد نہیں لیا اگر ہمت ہے تو مرزا کے علاوہ اس سے قبل کسی مجدد کا نام پیش کرو۔

آیت 6

﴿وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ ...... الخ﴾ (النساء ۱۵۹)

اور اہل کتاب میں سے ہر ایک اس (عیسیٰ پر یعنی آپ کے زندہ ہونے) پر ایمان لائے گا آپ (عیسیٰ) کی موت سے پہلے اور آپ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔

آیت مذکورہ میں بہ اور موتہ دونوں ضمیروں کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور آیت کا مطلب ہے کہ آئندہ زمانہ میں جس قدر اہل کتاب موجود ہونگے تمام کے تمام عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے قبل ان پر ایمان لائیں گے یہ آیت اس بات کی صریح دلیل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اب تک فوت نہیں ہوئے اور وہ قیامت کے قریب دوبارہ تشریف لائیں گے۔ تمام مفسرین نے آیت مذکورہ کا یہی معنی بیان کیا ہے۔

دیکھئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ حدیث بیان کی

''والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ... الخ''

تو اس کے بعد فرمایا

'' وان شئتم فاقرؤا' وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ' ......الخ'' (بخاری ص ۴۹۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول نے حدیث رسول بیان کرنے کے بعد یہ آیت بطور استشہاد پیش کی جس سے آیت کی تفسیر واضح ہوگئی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تفسیر کے بعد کسی انسان کی تفسیر جو اس کے خلاف ہو اس کی کوئی وقعت نہیں اور درحقیقت یہ تفسیر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نہیں بلکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہے کیونکہ ایسے مقامات میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے قیاس سے کچھ نہیں کہہ سکتے ان کی اکثر عادت شریفہ یہ تھی کہ کسی حدیث کے بیان کرنے کے بعد وہ استشہاد کے طور پر کبھی تو فرماتے "قال رسول اللہ ﷺ وان شئتم فاقرؤا" اور کبھی "قال رسول اللہ" نہیں کہتے تھے صرف "ان شئتم" کہہ دیتے تھے۔ نیز دیکھئے اکابرین سلف نے نزول عیسیٰ علیہ السلام پر آیت مذکورہ کو ہی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

حوالہ نمبر ❶

"فان قیل فما الدلیل علی نزول عیسیٰ من القرآن فالجواب الدلیل علی نزوله قوله تعالیٰ 'وان من اهل الکتاب الالیومنن به قبل موته'۔" (الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۱۴۶ للعلامہ شعرانی مطبوعہ مصر)

حوالہ نمبر ❷

ونزول عیسیٰ من السماء کماقال اللہ تعالیٰ وانه ای عیسیٰ لعلم للساعة ای علامة القیامة وقال اللہ تعالیٰ وان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته ای قبل موت عیسیٰ بعد نزوله عند قیام الساعة فیصر الملل ملة واحدة" (شرح فقہ اکبر ص ۱۳۶ ملاعلی قاری)

مرزائی اعتراض

بعض مفسرین نے قبل موتہ کی ضمیر کا مرجع اہل کتاب کو بنایا ہے اور یہ قراءۃ شاذہ کے موافق بھی ہے۔ قراءۃ شاذہ 'قبل موتھم' ہے۔

جواب نمبر ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تفسیر کے بعد کسی اور تفسیر کی کوئی حاجت نہیں اور نہ کسی پر اعتماد ہے۔

جواب نمبر ❷

جن حضرات نے ضمیر کا مرجع اہل کتاب کو بنایا ہے وہ اس کے باوجود عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی اور آمد ثانی کے

تمام امت کیطرح قائل ہیں لہٰذا ان کا اہل کتاب کو مرجع بنانا ہمیں مضر نہیں ہے۔

جواب نمبر 3

حکیم نورالدین بھیروی نے متنازعہ فیہ آیت کا ترجمہ اپنی کتاب 'فصل الخطاب بمقدمہ اہل الکتاب' حصہ دوم ص ۱۴۳ میں یوں کیا ہے: ''اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لائے گا ساتھ اس کے پہلے موت اس کی کے اور دن قیامت کے ہوگا او پر ان کے گواہ۔'' ملاحظہ فرمائیے ان دونوں جگہوں میں کس صراحت کے ساتھ مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بنایا گیا ہے۔

(کتاب فصل الخطاب کی تعریف وتوثیق مرزا صاحب کی زبانی مرزا صاحب کی کتاب آئینہ کمالات اسلام ص ۵۸۴، خزائن، ج ۵، ص ایضاً میں ملاحظہ فرمائیں نیز کتاب فصل الخطاب کے مقدمہ ص ۶ میں بھی ملاحظہ فرمائیں۔)

آیت 7

﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا ...... الخ﴾۔ (زخرف ۶۱)

اور بے شک وہ قیامت کی نشانی ہے پس اس میں شک مت کرو

یہ آیت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قرب قیامت کے وقت نازل ہونے کی صریح دلیل ہے جیسا کہ تمام مفسرین نے انہ کی ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا ہے اور اسطرح شاہ عبدالقادر صاحب نے جو مرزا کے نزدیک تیرھویں صدی کے مجدد ہیں یہ ترجمہ کیا کہ حضرت عیسیٰ کا آنا نشان قیامت ہے اور اسطرح ملا علی قاری نے فقہ اکبر ص ۱۴۶ پر اس آیت کو نزول عیسیٰ علیہ السلام پر بطور دلیل پیش کیا ہے اور مرزا قادیانی نے بھی اپنی کتاب اعجاز احمدی میں ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام کو بنایا ہے۔

(اعجاز احمدی بنام ضمیمہ نزول مسیح ص ۲۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۰)

آیت 8

﴿وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ...... الخ﴾ (ال عمران: ۴۶)

اور وہ (عیسیٰ) لوگوں سے کلام کریں گے گود میں بھی اور بڑھاپے میں بھی

واقعہ رفع یا صلیب یا قتل بالاتفاق قبل الکہولت عالم جوانی میں ہوا ہے پس ضروری ہے کہ وہ دوبارہ نازل ہوں تا کہ

زمانہ کہولت کی گفتگو بھی صحیح ہو جائے اب مہد میں کلام کرنا خارق عادت ہے جیسا کہ مرزا صاحب نے تریاق القلوب ص ۴۱ خزائن ص ۲۱۷، ۲۱۸ ج ۱۵ میں تسلیم کیا ہے اور کہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے مہد میں کلام کی تو میرے بیٹے نے دو مرتبہ ماں کے پیٹ میں باتیں کیں تو مہد کی طرح زمانہ کہولت کی کلام بھی خارق عادت ہونی چاہیے اور وہ تب ہی ہو سکتا ہے جب ان کا دوبارہ نزول مانا جائے ورنہ زمانہ کہولت میں ہر ایک بات کرتا ہے تو پھر احسان کیسے ہوا۔

''ھو قول الحسین بن الفضل البجلی ان المراد بقولہ وکھلا ان یکون کھلا بعد ان ینزل من السماء فی آخر الزمان ویکلم الناس ویقتل الدجال قال الحسین بن الفضل وفی ھذہ الآیۃ نص فی انہ علیہ السلام سنزل الی الارض۔'' (رازی ۲ ص ۴۵۶، خازن ج ۱ ص ۲۹۳)

کما قیل دندان تو جملہ در دہانند

چشمان تو زیر آبرو ہانند

یہ کلام کسی نے اپنے محبوب کی تعریف میں کہا تھا کہ تیرے سارے دانت منہ کے اندر ہیں اور تیری آنکھیں ابروؤں کے نیچے ہیں تو یہ کوئی خاص تعریف کی بات نہیں ہے اور جس طرح یہ کلام تعریف نہیں بن سکتا اسی طرح اگر **ویکلم الناس فی المهد و کهلا** کو خارق عادت نہ مانا جائے تو وہ بھی اسی طرح بے معنی ہو جائے گا کیونکہ کہولت اگر پہلے کی مراد لی جائے تو پھر تو ہر ایک کہولت کے زمانہ میں کلام کرتا ہے پھر یہ احسان خدا نے کیا ہے کو جتلایا احسان تب ہی بنتا ہے جبکہ اسے خارق عادت مانا جائے اور خارق عادت تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ دوبارہ نزول کے بعد کہولت کے زمانہ میں ان کا کلام مانا جائے جیسا کہ مفسرین نے صراحت کر دی ہے۔

آیت 9

﴿وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ ......الخ﴾ (المائدہ ۱۱۰)

اور جب ہم نے بنی اسرائیل کو تجھے (نقصان پہنچانے) سے روک دیا۔

یہ بھی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے احسانات گنواتے ہوئے فرمائیں گے اگر رفع اور نزول نہ مانا جائے تو کف نہیں ہو سکتا کیا کف ایسا ہوا کہ ان کو اتنا مارا کہ وہ بے ہوش ہو گئے پسلی چھیدی گئی، کانٹوں کا تاج پہنایا گیا حتیٰ کہ سولی پر چڑھا دیا گیا لہٰذا ماننا پڑے گا کہ ان کو بالکل دشمنوں سے محفوظ رکھ کر آسمانوں پر اٹھا کر بنی اسرائیل سے بچا لیا۔

آیت 10

﴿وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ......الخ﴾۔ (المائدہ ۱۱۰)

اور جب (اے عیسیٰ) میں نے تجھے کتاب اور حکمت کی تعلیم دی۔

یہاں بھی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن احسان جتلاتے ہوئے یہ احسان یاد دلائیں گے کہ میں نے تجھے قرآن کریم اور سنت کی تعلیم دی بلکہ عیسیٰ علیہ السلام سے پیدا ہونے سے پہلے ہی ان کی والدہ کو بطور بشارت یہ بات فرمادی تھی کہ تیرے بیٹے کو قرآن کریم کی تعلیم دوں گا اگر انہوں نے دوبارہ اس وقت میں نہیں آنا تھا تو انہیں قرآن سکھانے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا انبیاء سابقین میں سے کسی اور نبی کو بھی قرآن کی تعلیم دی گئی ہے؟ لہٰذا اس سے صاف واضح طور پر معلوم ہوگیا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ اس امت محمدیہ میں تشریف لانی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی تابعداری کرنی ہے اس لئے خصوصیت سے آپ کو قرآن کی تعلیم دی اور پھر قیامت کے روز بطور احسان کے ذکر فرمائیں گے بلکہ پیدا ہونے سے پہلے بھی اس احسان عظیم کو ان کی والدہ کے سامنے بطور پیش گوئی بیان فرمایا۔

فائدہ عظیمہ

اس آیت سے قادیانیوں کے ایک وسوسہ اور شبہ کا ازالہ ہوگیا جو وہ کہا کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام بقول تمہارے اس امت میں دوبارہ تشریف لائیں گے تو کیا وہ کسی مولوی کے پاس قرآن پڑھنے بیٹھیں گے یا ان کیلئے جبرائیل امین نازل ہوں گے کیونکہ انہوں نے زمین پر تو قرآن پڑھا نہیں تو یہ آیت مذکورہ میں اس شبہ کا ازالہ ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن مجید کی تعلیم دیں گے جیسا کہ تورات وانجیل کی خود اللہ تعالیٰ نے تعلیم دی۔

مشق سبق نمبر |18|

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. کس کو کہتے ہیں؟

....

....

2. اذ قال اللہ یا عیسی انی متوفیک..........الخ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کتنے وعدے فرمائے ہیں؟

....

....

3. واؤ ترتیب کے لئے نہیں ہے مرزائیوں کے ہاں اس کی کیا مثال ہے؟

....

....

4. توفّی کے معنی بیان کریں؟

....

....

5. بل کا معنی بیان کریں؟

....

....

سوال نمبر 2 کالم ملایئے

دوسرا کالم	پہلا کالم
عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا ہے	اس الہام سے معلوم ہوا کہ
یا ان کیلئے جبرائیل امین نازل ہوں گے	عیسیٰ علیہ السلام نے
مرزا صاحب کے نزدیک اللہ تعالیٰ آسمانوں پر ہے	اس آیت میں کسی ایک مسلم مفسر یا مجدد نے
رفع روحانی مراد نہیں لیا	قیامت کی نشانیوں میں سے
دوبارہ اس امت محمدیہ میں تشریف لائی ہے	تو کیا وہ کسی مولوی کے پاس قرآن پڑھنے بیٹھیں گے

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. ......کی تدبیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی تھی

☐ قادیانیوں ☐ یہود ☐ روافض ☐ عیسائیوں

2. تیرے متبعین کو تیرے دشمنوں پر......تک غالب رکھوں گا

☐ صبح ☐ رات ☐ قیامت ☐ جمعہ

3. یہود تفریط کے قائل ہوئے تو درجہ...... سے بھی نیچے گرادیا

☐ الوہیت ☐ نبوت ☐ ولایت ☐ خلافت

4. براہین احمدیہ حصہ ۴ ص ۵۲۰ میں متوفیک کا معنی لکھا ہے "میں تجھے پوری پوری...... دوں گا

☐ طاقت ☐ نعمت ☐ ریاضت ☐ حکومت

5. عیسیٰ علیہ السلام اسی طرح چلے گئے جیسے...... چلے گئے

☐ آدم علیہ السلام ☐ موسیٰ علیہ السلام ☐ نوح علیہ السلام ☐ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. مرزائی عموماً اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ یہاں حی فی السماء سے مراد روحانی............ ہے
2. یہ ضروری نہیں کہ............ میں ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسد مع الروح ہوں
3. فرمایا ''الیہ یصعد الکلم الطیب'' یہاں بھی الیہ سے مراد............ ہی ہے۔
4. دیکھئے اس میں رفع جسمانی مراد نہیں بلکہ روحانی مراد ہے حالانکہ یہ............ بعینہ بل رفعہ اللہ کی طرح ہے۔
5. اکابرین سلف نے............ عیسیٰ علیہ السلام پر آیت مذکورہ کو ہی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

سوال نمبر 5 نحو کے لحاظ سے معنیٰ کی تعیین کریں؟

☐ واؤ ☐ جمع ☐ تاخیر ☐ ترتیب

☐ ف ☐ تاخیر ☐ تانیث ☐ ترتیب

سبق نمبر |19|

حدیث کی روشنی میں عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا اور اترنا

اس سبق میں ہم پڑھیں گے رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام سو سے زائد احادیث میں سے چند احادیث نبویہ کی روشنی میں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا علامات اور کیا نشانیاں بتائیں اور وقت نزول کب ہوگا۔

اور آخر میں لاجواب انداز میں علامات مسیح اور مرزا کا تقابل پیش کیا گیا ہے۔

حدیث 1

" عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنزِلُ عِيسَى ابنُ مَريَمَ اِلَى الْاَرضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَه وَيَمكُثُ خَمسًا وَّاَربَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدفَنُ مَعِيَ فِي قَبرِي فَاَقُومُ اَنَا وَعِيسَى بنُ مَريَمَ فِي قَبرٍ وَّاحِدٍم بَينَ اَبِي بَكرٍ و عُمَرَ رَوَاهُ ابنُ الجَوزِي فِي كِتَابِ الوَفَا."

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ فصل ثالث ص 480)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام زمین پر اتریں گے، وہ نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔ دنیا میں ان کی مدتِ قیام پینتالیس برس ہوگی، پھر ان کی وفات ہو جائے گی اور وہ میری قبر یعنی میرے مقبرہ میں میرے پاس دفن کیے جائیں گے۔ (چنانچہ قیامت کے دن) میں اور عیسیٰ (علیہ السلام) دونوں ایک مقبرہ سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان اٹھیں گے۔ اس روایت کو ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے

کتاب الوفا میں نقل کیا ہے۔

نوٹ: مرزا قادیانی کی تصدیق شدہ کتاب "عسلِ مصفّٰی" میں بھی یہ حدیث موجود ہے اور اس سے استدلال بھی کیا گیا ہے۔ (دیکھیے عسلِ مصفّٰی، ج 2،ص 441، 440 ایڈیشن دوم)

مرزا اس کی تائید میں لکھتا ہے کہ" اور اُس کے معنی کو ظاہر پر ہی حمل کریں تو ممکن ہے کہ کوئی مثیلِ مسیح ایسا بھی ہو جو آنحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس مدفون ہو"۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم،ص 470،خزائن ج 3 ص 352)

مرزا کی اس عبارت سے واضح ہوگیا کہ قبر سے مراد یہاں پر روضہ ہے لہٰذا مرزائیوں کا اعتراض رفع ہوگیا دوسری بات یہ بھی واضح ہوگئی کہ مرزا نے اس حدیث کو صحیح بھی تسلیم کرلیا ہے۔

نیز دیکھو اس میں "يَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَه" کو صحیح تسلیم کر رہا ہے۔"اس پیش گوئی کی تصدیق کیلئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ "يَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَه" یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا" (ضمیمہ انجام آتھم برحاشیہ ص 53،خزائن ج 11 ص 337)

حدیث 2

"فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ .... فَيَطْلُبُه حَتّٰى يُدْرِكَه بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُه "۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر 2937، جامع ترمذی، باب فی فتنۃ الدجال، حدیث نمبر 2240،عسل مصفّٰی ج دوم،ص 155، 156 ایڈیشن دوم)

ترجمہ: ادھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ مسیح بن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرقی منارہ پر اتریں گے اور دو زرد زعفرانی چادریں اوڑھے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے۔ وہ دجال کا پیچھا کریں گے اور بابِ لُد (بیت المقدس) میں ایک مقام ہے) پر اس کو پکڑ لیں گے اور یہاں اس کو قتل کر دیں گے۔

(ترجمان السنۃ ج سوم ص 537)

مرزائی "لد" کا مطلب لدھیانہ لیتے ہیں یہاں پر مرزا صاحب نے خود لد سے مراد بیت المقدس کے دیہات سے ایک گاؤں تسلیم کیا ہے۔ (ازالہ اوہام حصہ اول ص 220،خزائن ج 3 ص 209)

حدیث 3

" عَن جَابِرِنِ عَبدِاللهِ یَقُولُ سَمِعتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُولُ: لَا تَزَالُ طَائِفَة مِّن اُمَّتِی یُقَاتِلُونَ عَلَی الحَقِّ ظَاهِرِینَ اِلٰی یَومِ القِیَامَةِ قَالَ: فَیَنزِلُ عِیسَی ابنُ مَریَمَ فَیَقُولُ اَمِیرُهُم تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَیَقُولُ لَا اِنَّ بَعضَکُم عَلٰی بَعضٍ اُمَرَاءُ تَکرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الاُمَّةَ"۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ بن مریم حدیث نمبر 395)

ترجمہ: عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کے امیر اُن سے کہیں گے کہ آیئے نماز پڑھایئے وہ فرمائیں گے نہیں تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں یہ اللہ کا اس امت کیلئے اعزاز ہے۔"

اس حدیث کے لفظ " عیسیٰ بن مریم " نے مرزائیوں کی تمام تاویلات واہیہ اور خیالات باطلہ کا بخوبی قلع قمع کر دیا اور روز روشن کی مانند واضح کر دیا کہ آنے والا مسیح وہی اسرائیلی نبی ہے نہ کہ اس امت کا کوئی اور شخص یعنی مثیلِ مسیح۔ نیز مہدی اور عیسیٰ دونوں علیحدہ علیحدہ شخصیتیں ہیں نہ کہ ایک جس طرح قادیانی کہتے ہیں، مسیح اور مہدی ایک ہی شخص کا نام ہے جو مرزا ہے اور دلیل یہ دیتے ہیں "لَا مَهدِیَ اِلَّا عیسٰی " اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ابن ماجہ کی روایت ہے جو سند کے اعتبار سے بالکل ساقط اور غیر معتبر ہے۔

علاوہ ازیں خود مرزا نے لکھا ہے" اس لیے ماننا پڑا کہ مسیح موعود اور مہدی اور دجال تینوں مشرق میں ہی ظاہر ہوں گے۔" (تحفہ گولڑویہ ص 47، خزائن ج 17 ص 167) لفظ تینوں سے پتہ چلتا ہے کہ مہدی اور مسیح دونوں علیحدہ علیحدہ شخصیات ہیں اور سابقہ حدیث بذات خود اس بات کا علیحدہ ثبوت ہے کہ یہ دونوں الگ الگ شخصیات ہیں۔

نوٹ: اس حدیث سے دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد امیر المؤمنین کے پیچھے نماز پڑھیں گے......تو مرزا قادیانی نے اپنی امیر محترمہ ملکہ وکٹوریہ جس کی تائید میں پچاس الماریوں کے برابر کتابیں لکھیں اس کے پیچھے اسکے پیچھے کتنی نمازیں پڑھیں؟؟

حدیث 4

" عَنِ الحَسَنِ البَصرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلیَهُودِ اِنَّ عِیسٰی لَم یَمُت وَاِنَّه رَاجِع اِلَیکُم قَبلَ یَومِ القِیَامَةِ"۔ (تفسیر ابن کثیر ج 1 ص 366 طبع مصر، تفسیر الطبری، ج 6 ص 455 طبع مصر، درمنثور ج 2 ص 36 تحت آیت انی متوفیک)

ترجمہ: "حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو فرمایا بے شک عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرے اور بے شک وہ تمہاری طرف قیامت سے پہلے لوٹیں گے۔"

یہ حدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عدم موت اور مراجعت کا قطعی ثبوت ہے۔

اعتراض:

یہ حدیث حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے اور درمیان میں کسی صحابی کا واسطہ نہیں ہے لہٰذا مرسل ہے اسلئے اس درجہ کی نہیں کہ استدلال کیا جاسکے۔

جواب نمبر 1

حضرت حسن بصری (21 رحمۃ اللہ علیہ ھ۔ 110 ھ) کی مرسلات حجت ہیں اور حکم مرفوع متصل میں ہیں ان کے استاد حضرت علی رضی اللہ عنہ (40 ھ) ہیں۔

جواب نمبر 2

تم اس کے مخالف کوئی مرفوع حدیث دکھادو جس میں ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو" اِنَّ عِیسٰی مَاتَ" بلکہ ضعیف ہی دکھادو جس میں موت کی تصریح موجود ہو۔

حدیث 5

"اَلَستُم تَعلَمُونَ اَنَّ رَبَّنَا حَیٌّ لَا یَمُوتُ وَاَنَّ عِیسٰی یَاتِی عَلَیہِ الفَنَاءُ"۔

(تفسیر الطبری ج6 ص154 طبع مصر، تحت آیت نمبر 2 سورہ آل عمران، دُرِّ منثور ج3، ص3،)

کیا یہ تم نہیں جانتے کہ ہمارا پروردگار زندہ ہے، نہیں مرے گا اور بے شک عیسیٰ علیہ السلام پر فنا آئے گی۔

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا جبکہ عیسائیوں کے ساتھ مناظرہ ہوا آپ نے فرمایا کہ تم عیسیٰ کو کس طرح اُلوہیت کا درجہ دیتے ہو؟ جبکہ ان پر فنا آئے گی اس میں آپ نے مضارع کا صیغہ استعمال فرمایا جو استقبال پر دال ہے اگر واقعی فوت ہو چکے ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے "اَتٰی عَلَیہِ الفَنَاءُ."۔ یعنی" وہ فنا ہو چکے ہیں" یا" وفات پا گئے ہیں۔"

حدیث 6

"یُحَدِّثُ اَبُو هُرَیرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِی نَفسِی بِیَدِہ لَیُہِلَّنَّ ابنُ مَریَمَ بِفَجِّ الرَّوحَاءِ حَاجًّا اَو

مُعتَمِرًا اَولَیَثنِیَنَّہُمَا." (صحیح مسلم کتاب الحج باب اھلال النبی ﷺ وھدیہ حدیث نمبر 1252)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ابن مریم ضرور ضرور فج روحا سے حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے۔

اس حدیث میں حضور ﷺ نے قسم کھا کر یہ مسئلہ بیان فرمایا اور قسم کے متعلق مرزا صاحب کا حوالہ گزر چکا ہے کہ اس میں تاویل نہیں چل سکتی اور ظاہر پر محمول ہوتی ہے۔

آیت 7

"عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَیسَ بَینِی وَ بَینَہ یَعنِی عِیسٰی (عَلَیہِ السَّلَامُ) نَبِیٌّ، وَاِنَّہ نَازِل فَاِذَا رَاَیتُمُوہُ فَاعرِفُوہُ.....الخ." (سنن ابی داود کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث نمبر 4324)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اور عیسیٰ (علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ تحقیق وہی نازل ہوں گے پس جب تم ان کو دیکھو تو انہیں پہچان لینا الخ۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ان کی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) چند علامات ذکر فرمائیں۔ جن میں سے کوئی علامت بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔

آیت 8

"اَلاَنبِیَاءُ اِخوَۃ لِعَلَّاتٍ اُمَّھَاتُھُم شَتّٰی وَ دِینُھُم وَاحِد وَ اَنَا اَولَی النَّاسِ بِعِیسَی بنِ مَریَمَ لِاَنَّہ لَم یَکُن بَینِی وَ بَینَہ نَبِیٌّ وَاِنَّہ نَازِل فَاِذَا رَاَیتُمُوہُ فَاعرِفُوہُ.....الخ."

(مسند احمد بن حنبل ج 2 ص 406 مطبوعہ بیروت بحوالہ حقیقۃ النبوۃ حصہ اول درانوار العلوم ج 2 ص 508)

انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں ان کی مائیں تو مختلف ہوتی ہیں اور دین ایک ہوتا ہے اور میں (محمد ﷺ) عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں کیوں کہ اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔ اور وہ (عیسیٰ بن مریم علیہما السلام) نازل ہونے والے ہیں۔ پس جب انہیں دیکھو تو انہیں پہچان لو الخ۔ (یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ صاحبِ عسلِ مصفّٰی نے بھی اس حدیث کو اپنی کتاب میں ذکر کرتے ہوئے اِس سے اِستدلال پکڑا ہے۔ دیکھئے عسلِ مصفّٰی ج دوم، ص 158، 159، ایڈیشن دوم)

ہمارا چیلنج

مذکورہ بالا حدیثوں سے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بڑی صراحت سے یہ چند الفاظ ثابت ہوتے ہیں: یَنزِلُ، یَمُوتُ، یُدفَنُ، یَاتِی عَلَیہِ الفَنَاءُ یہ تمام مضارع مستقبل کے صیغے ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی اور عدم موت پر صریح دلیل ہیں اگر یہ درست نہیں تو ہم روئے زمین کے تمام مرزائیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ان الفاظ کے برعکس ان کی نفی اور ضد ثابت کریں، جیسے یَنزِلُ کے بجائے لَا یَنزِلُ، یَمُوتُ کے بجائے مَاتَ، یُدفَنُ کی جگہ دُفِنَ، یَاتِی عَلَیہِ الفَنَاءُ کی جگہ اَتٰی عَلَیہِ الفَنَاءُ، لَم یَمُت کی جگہ مَاتَ، رَفَعَہٗ کی جگہ مَا رَفَعَہٗ یا لَم یُرفَع، ان الفاظ میں سے کوئی ایک لفظ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث سے کوئی مرزائی ثابت کرے اور منہ مانگا انعام حاصل کرے۔ اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ عیسیٰ ہی نازل ہوں گے یعنی ابن مریم ہی نازل ہوں گے جبکہ مرزا تو ابن چراغ بی بی ہے کیونکہ یہ حدیث قسم سے بیان ہو رہی ہے اور مرزا قادیانی کے اصول کے مطابق اس میں کسی قسم کی تاویل نہیں ہوسکتی۔ (حمامۃ البشریٰ ص21، خزائن ج7 ص192)

اکثر کتب حدیث میں باب نزول عیسیٰ علیہ السلام ہم دکھا سکتے ہیں قادیانی اگر سچے ہیں تو حدیث کی کسی کتاب سے باب وفات عیسیٰ علیہ السلام دکھائیں اور منہ مانگا انعام حاصل کریں۔ هَاتُوا بُرهَانَكُم اِن كُنتُم صَادِقِينَ۔

علامات مسیح

ویسے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث میں 175 سے زائد علامات بیان کی گیں ہیں جن کو مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں نمبروار بیان فرمایا ہے مگر یہاں اختصار کے پیش نظر چند علامات ذکر کی جاتیں ہیں اور مرزا قادیانی سے انکا تقابل کیا جاتا ہے

- علامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اور مرزا غلام قادیانی

نام

- عیسیٰ علیہ السلام

مرزا غلام احمد قادیانی

والد

- ازروئے قرآن حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے

غلام مرتضٰی

والدہ.

- مریم علیہا السلام

چراغ بی بی

لقب

- مسیح ،کلیم اللہ، روح اللہ

کوئی نہیں

نانا

- عمران علیہ السلام

مرزا کے نانا کو کون جانتا ہے؟

ماموں

- ہارون ازروئے قرآن

کوئی نہیں جانتا

والدہ کے حالات ازروئے قرآن

- حضرت مریم کا مسِ شیطان سے محفوظ رہنا۔غیبی رزق کا آنا، بیت المقدس کی خدمت ،فرشتے کا ان سے کلام کرنا وغیرہ

چراغ بی بی ان میں سے کسی خصوصیت کی حامل نہیں تھی

معجزات

مردوں کو اللہ تعالی کے حکم سے زندہ کرنا، برص کے بیمار کو شفا دینا، پیدائشی نابینا کو بحکم الٰہی شفا دینا، مٹی کی چڑیوں

میں بحکم الٰہی جان ڈالنا۔

مرزا قادیانی کے ہاتھ پر کوئی خارقِ عادت کام واقع نہیں ہوا۔ پیشن گوئیاں کرنے کا بہت شوق تھا لیکن زندگی میں ایک پیشن گوئی بھی درست ثابت نہیں ہوئی

نزول

آسمان سے نزول کے وقت دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوں گے۔

مرزا تو پیدا ہوا تھا اور مرزا قادیانی تو نزول کا منکر ہے

امام مہدی علیہ الرضوان کی امامت

نزول عیسی علیہ السلام کے وقت امام مہدی علیہ السلام امام ہونگے

مرزا نے امام مہدی کی الگ شخصیت ہونے کا انکار کر دیا اور مہدی بھی خود ہی بن بیٹھا

صلیب

صلیب کو توڑیں گے یعنی صلیب پرستی ختم کر دیں گے۔

مرزا قادیانی کے زمانے میں سب سے زیادہ عیسائیت کو ترقی ملی

جہاد

دجال اور اس کے مددگاروں کے خلاف جہاد کریں گے

مرزا نے کہا دجال سے مراد کافر ہیں، لیکن کسی ایک کافر کے بھی خلاف جہاد نہ کیا

امن وامان کے حالات

حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانے میں کوئی جنگلی جانور (شیر، سانپ وغیرہ) کسی بچے تک کو نقصان نہ پہنچائے گا

کیا مرزا کے زمانے میں ایسا ہوا؟

وفات

حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات ہوگی اور وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں دفن ہونگے

مرزا قادیانی لاہور میں مرا اور قادیان میں دبایا گیا

کنیت

- ابن مریم

مرزا کی کوئی کنیت مشہور نہیں

حج وعمرہ

- حضرت عیسیٰ حج وعمرہ کریں گے

مرزا کو پوری زندگی مکہ مدینہ دیکھنا نصیب نہیں ہوا

حکمرانی

- حضرت عیسیٰ عادل حکمران بن کر آئیں گے

یہ پوری زندگی انگریز کا نوکر بن کر رہا اور لوگوں کے مال غصب کرتا رہا

سودی وٹیکس نظام کا خاتمہ

- ٹیکس کو اور اسکے نظام کو ختم کر دیں گے

اس کے زمانے اور بعد ٹیکس مزید بڑھا اور بڑھ رہا ہے

غلبہ اسلام

- پورے عالم میں اسلام کو پھیلا کر غلبہ اسلام کریں گے

اس کے آنے سے کفر خصوصا عیسائیت پھیلی

نزول کے بعد قید حیات

- نزول کے بعد 45 سال تک زندہ رہیں گے

یہ دعوی مسیحیت کے بعد 13 برس زندہ رہا

غور فرمائیں اور انصاف کریں کیا مرزا عیسیٰ تھا؟

آیت 9

'' عن عبداللّٰہ بن عمر قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری۔''

(باب نزول عیسیٰ فصل ثالث مشکوٰۃ شریف ص ۴۸۰)

مرزا اس کی تائید میں لکھتا ہے کہ ظاہر پر ہی عمل کریں تو ممکن ہے کہ کوئی مثیل مسیح ایسا بھی ہو جو حضور ﷺ کے روضہ کے پاس مدفون ہو۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۴۷۰، خزائن ص ۳۵۲ ج ۳)

مرزا کی اس عبارت سے واضح ہوگیا کہ قبر سے مراد یہاں پر روضہ ہے لہٰذا مرزائیوں کا اعتراض رفع ہوگیا دوسری بات یہ بھی واضح ہوگئی کہ مرزا نے اس حدیث کو صحیح بھی تسلیم کرلیا ہے۔

نیز دیکھو اس میں یتزوج و یولد لہ کو صحیح تسلیم کر رہا ہے۔ ''اس پیش گوئی کی تصدیق کیلئے جناب رسول ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳، خزائن ص ۳۳۷ ج ۱۱، برحاشیہ)

آیت 10

'' اذا بعث اللّٰہ عیسیٰ ابن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء الشرقی دمشق بین مہز ودتین واضعاکفیہ علی اجنحۃ ملکین ......فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ۔''

(مشکوٰۃ باب علامات بین یدی الساعہ فصل اول)

مرزائی لد کا مطلب لدھیانہ لیتے ہیں یہاں پر مرزا صاحب نے خود ''لد سے مراد بیت المقدس کے دیہات سے ایک گاؤں'' تسلیم کیا ہے۔ (بحوالہ حمامۃ البشریٰ ص ۲۴، خزائن ج ۷، ص ۲۰۶، ازالہ اوہام ۲۲۰، خزائن ص ۲۰۹ ج ۳)

آیت 11

'' عن جابر رضی اللّٰہ عنہ قال......فینزل عیسیٰ بن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللّٰہ ھذہ الامۃ۔'' (مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

ترجمہ: عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کے امیر اُن سے کہیں گے کہ آیئے نماز پڑھایئے وہ فرمائیں گے

نہیں تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں یہ اللہ کا اس امت کیلئے اعزاز ہے۔''

اس حدیث نے مرزائیوں کی تمام تاویلات واہیہ اور خیالات باطلہ کا بخوبی قلع قمع کر دیا اور روز روشن کی مانند واضح کر دیا کہ مسیح آنے والا وہی اسرائیلی نبی ہے نہ کہ اس امت کا کوئی اور شخص نیز مہدی اور عیسیٰ دونوں علیحدہ علیحدہ شخصیتیں ہیں نہ کہ ایک جس طرح قادیانی کہتے ہیں، مسیح اور مہدی ایک ہی شخص کے نام ہیں جو مرزا ہے اور دلیل یہ دیتے ہیں ''لامہدی الاعیسیٰ'' اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ابن ماجہ کی روایت ہے جو سند کے اعتبار بالکل ساقط اور غیر معتبر ہے۔

علاوہ ازیں خود مرزا نے لکھا ہے ''اس لیے ماننا پڑا کہ مسیح موعود اور مہدی اور دجال تینوں مشرق میں ہی ظاہر ہوں گے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۴۷، خزائن ص ۱۶۷ ج ۱۷) لفظ تینوں سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں علیحدہ علیحدہ شخصیات ہیں اور سابقہ حدیث بذات خود اس بات کا علیحدہ ثبوت ہے کہ یہ دونوں الگ الگ شخصیات ہیں۔

مشق سبق نمبر 19

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد کتنا عرصہ قیام فرمائیں گے، اور کہاں مدفون ہوں گے؟

----

2. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کیسے ہوگا؟

----

3. کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد حج یا عمرہ فرمائیں گے؟

----

4. کیا یہ تم نہیں جانتے کہ ہمارا پروردگار زندہ ہے، نہیں مرے گا اور بے شک عیسیٰ علیہ السلام پر فنا آئے گی، اس حدیث سے کیا مراد ہے؟

----

5. انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح کیسے ہوتے ہیں؟

سوال نمبر 2 کالم ملائیے

دوسرا کالم	پہلا کالم
عدم موت اور مراجعت کا قطعی ثبوت ہے	ممکن ہے کہ کوئی مثیلِ مسیح ایسا بھی ہو
دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوں گے۔	تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں
جو آنحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس مدفون ہو	یہ حدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
یہ اللہ کا اس امت کیلئے اعزاز ہے	یَنزِلُ ، یَمُوتُ ، یُدفَنُ ، یَاتِی عَلَیہِ الفَنَاءُ
یہ تمام مضارع مستقبل کے صیغے ہیں	آسمان سے نزول کے وقت

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگائیے۔

1. نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقت امام مہدی علیہ السلام...... ہونگے

☐ مقتدی ☐ پیشوا ☐ خلیفہ ☐ امام

2. مرزا قادیانی لاہور میں مرا اور...... میں دبایا گیا

☐ لاہور ☐ قادیان ☐ ملتان ☐ بیت الخلاء

3. نزول کے بعد......سال تک زندہ رہیں گے

☐ 50 ☐ 45 ☐ 15 ☐ 40

4. مسیح اور مہدی ایک ہی شخص کے...... ہیں

☐ لقب ☐ نام ☐ کارنامے ☐ کنیت

5. ......عادل حکمران بن کر آئیں گے

☐ حضرت مہدی علیہ السلام ☐ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ☐ حضرت ادریس علیہ السلام ☐ حضرت آدم علیہ السلام

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجیے۔

1. ابن مریم ضرور ضرور............ سے حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے
2. ....ان میں سے کسی خصوصیت کی حامل نہیں تھی
3. مرزا قادیانی کے زمانے میں سب سے زیادہ عیسائیت کو............ ملی
4. غور فرمائیں اور انصاف کریں کیا مرزا............ تھا؟
5. مرزائی لد کا مطلب............ لیتے ہیں

سوال نمبر 5 درج ذیل شخصیات کے بارے میں وضاحت کیجیے

حسن بصری	صحابی	نبی تابعی	تبع تابعی
عیسیٰ	خلیفہ	نبی رسول	امتی
مہدی	امتی	نبی خلیفہ	تبع تابعی

سبق نمبر |20|

عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر قادیانیوں کے دلائل کے جوابات قرآن کی روشنی میں

آیت 1

﴿فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾ (المائدۃ:۱۱۷)

پس جب تو نے مجھے قبض کیا (میری جان قبض کی) تو تو ہی ان پر نگہبان تھا اور ہر چیز پر گواہ ہے

مرزائی استدلال

یہ آیت اس بات کی صریح دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اگر ہم فوت شدہ تسلیم نہ کریں تو یہ اعتراض لازم آئے گا کہ اب جو عیسائی بگڑے ہوئے ہیں ان کے وہ ذمہ دار ہیں کیونکہ فرماتے ہیں کہ جب تک کہ میں ان میں زندہ تھا میں ذمہ دار تھا لیکن جب تو نے مجھے وفات دی تو میں ذمہ دار نہیں رہا اس جواب سے معلوم ہوا کہ وہ اب فوت ہو چکے ہیں ورنہ ماننا پڑے گا کہ وہ موجودہ بگڑے ہوئے تمام عیسائیوں کے ذمہ دار ہیں کیونکہ وہ صاف صاف فرماتے ہیں کہ توفی سے پہلے کی زندگی کا میں ذمہ دار ہوں اور توفی کے بعد کا ذمہ دار نہیں۔ نیز جب بقول تمہارے عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اپنی بگڑی ہوئی امت میں آئیں گے اور ان کو دیکھیں گے بگڑے ہوئے تو قیامت کے روز اللہ کے سامنے کس طرح لاعلمی کا اظہار کر سکیں گے یہ تو نعوذ باللہ جھوٹ بنتا ہے۔

جواب نمبر ①

آیت مذکورہ میں توفیتنی کا معنی وفات اور موت نہیں بلکہ رفعتنی و قبضتنی کے معنی ہیں اور تمام مفسرین نے آیت مذکور کے یہی معنی کئے ہیں کوئی ایک مفسر یا مجدد بھی ایسا نہیں ملتا جس نے اس آیت سے وفات مسیح ثابت کی ہو۔''

هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين

جواب نمبر ②

آیت مذکورہ میں تقابل موت وحیات نہیں بلکہ موجودگی اور عدم موجودگی کا ہے جس پر ما دمت فیهم کے الفاظ صریح دلیل ہیں کہ مادمت حیا نہیں فرمایا، معلوم ہوا کہ وہ اپنے زمانہ موجودگی کے ذمہ دار ہیں اور عدم موجودگی کے ذمہ دار نہیں بلکہ یہ الفاظ اس بات پر مشعر ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی حیات میں کوئی زمانہ ایسا بھی ہونا چاہیے کہ جس میں آپ ان کے اندر موجود نہ ہوں اور زندہ ہوں۔

جواب نمبر ③

یہ بات غلط ہے کہ بگاڑ میں حد فاصل موت ہے جیسا کہ مرزائی بتاتے ہیں بلکہ موجودگی اور عدم موجودگی ہے جیسا کہ مرزائی تحریرات اس پر شاہد ہیں کہ عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی ہی میں ہجرت الی کشمیر کے زمانہ میں جبکہ وہ ان کے اندر موجود نہ تھے بگڑ گئے تھے لہٰذا معلوم ہوا کہ بگاڑ اور عدم بگاڑ میں حد فاصل موجودگی اور عدم موجودگی ہے نہ موت وحیات۔

مرزا خود تسلیم کرتا ہے (چشمہ معرفت ص ۲۵۴ حصہ ۲، خزائن ص ۲۶۶ ج ۲۳) کہ'' انجیل پر ابھی تیس برس بھی نہیں گذرے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے ایک عاجز انسان کی پرستش نے جگہ لے لی یعنی عیسیٰ علیہ السلام خدا بنائے گئے اور تمام نیک اعمال کو چھوڑ کر ذریعہ معافی گناہ یہ ٹھہرادیا گیا کہ ان کے مصلوب ہونے پر خدا کے بیٹے ہونے پر لایا جائے'' اب اس عبارت میں صاف طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ بگاڑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی ہی میں ہو گیا تھا کیونکہ واقعہ صلیب تینتیس برس کی عمر میں ہوا ہے جیسا کہ مرزا صاحب لکھتے ہیں (تحفہ گولڑویہ ص ۱۲۷، خزائن ص ۳۱۱ ج ۱۷) ''لیکن ہر ایک کو معلوم ہے کہ واقعہ صلیب اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیش آیا تھا جبکہ آپ کی عمر ۳۳ برس اور چھ

مہینے کی تھی۔'' واقعہ صلیب اس وقت کے بعد انجیل کا نازل ہونا کہیں بھی ثابت نہیں تو ان دونوں حوالوں کے ملانے سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی تریسٹھ سال کی عمر میں ہی عیسائی بگڑ گئے تھے اور بقول مرزا آپ کی عمر ایک سو بیس سال ہوئی ہے جس سے معلوم ہوا کہ تقریباً ستاون سال کا طویل عرصہ آپ کی زندگی ہی میں عیسائی بگڑتے رہے۔نتیجہ یہ نکلا کہ بگاڑ میں حد فاصل موت نہ رہی بلکہ آپ کی زندگی ہی میں ان کی عدم موجودگی کے زمانہ میں عیسائی بگڑ گئے تھے۔فھو المقصود

مرزائی اعتراض

بقول آپ کے جب عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں اپنی بگڑی ہوئی قوم کے اندر تشریف لائیں گے اور انکی زبوں حالی ملاحظہ فرمائیں گے تو وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے کس طرح لاعلمی کا اظہار کرسکیں گے یہ تو غلط بیانی اور صریح جھوٹ ہوگا جوان کی شان رفیع سے مستبعد ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ وہ فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اپنی بگڑی ہوئی امت کا کوئی علم نہیں ہوگا۔

جواب نمبر 1

عیسیٰ علیہ السلام سے سوال علم یا لاعلمی کا نہیں ہوگا بلکہ کہنے یا نہ کہنے کا ہوگا یہ مرزائیوں کا صریح دھوکہ اور غلط بیانی ہے ذرا قرآن مجید ملاحظہ فرمائیں۔فرمایا

﴿ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ......الخ﴾ (المائدہ ۱۱۶)

ترجمہ: کیا تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو (2) معبود بنالو؟ کہے گا پاک ہے تو، میرے لائق نہیں کہ میں وہ چیز کہوں جو میرے لئے حق نہیں۔

دیکھئے یہاں پر کیسی تصریح موجود ہے کہ سوال کہنے کے متعلق ہے جواب میں بھی کہنے کی نفی ہے نہ یہاں علم کو سوال ہے اور نہ علم کی نفی ہے ہاں نفی یہاں مافی نفسک کے علم کی ہے نہ کہ ان کے بگاڑ کے علم کی نفی۔

جواب نمبر 2

اگر عیسیٰ علیہ السلام کے جواب میں علم کی نفی پائی جائے تو بھی کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے آپ ذرا اس مکالمے سے

پہلے ذرا اس مکالمے کو ملاحظہ فرمائیں جو تمام انبیاء سے ہو رہا ہے جبکہ تمام نبی اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنی لاعلمی کا اظہار کر رہے ہیں حالانکہ تمام نبی اچھی طرح جانتے ہیں کہ انکی امتوں نے انہیں کیا جواب دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ﴾

(المائدہ ۱۰۹)

ترجمہ: جس دن اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو اکٹھا فرمائیں گے پس فرمائیں گے تم کیا جواب دیے گئے تھے عرض کریں گے کہ ہمیں علم نہیں بے شک تو ہی غیبوں کا جاننے والا ہے

جواب نمبر 3

مرزا صاحب خود تسلیم کر رہے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو قیامت سے قبل ہی اپنی امت کے بگاڑ کا علم ہو جائے گا لہٰذا اب آپ بتائیں جب انہیں قیامت سے قبل علم ہو چکا تو ان کا نفی علم کا جواب کیسے درست ہو گا؟

فما هو جوابكم فهو جوابنا (جو تمہارا جواب ہے وہی ہمارا جواب ہے)

حوالہ نمبر 1

''میرے پر یہ کشفاً ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کی خبر دی گئی۔'' (آئینہ کمالات اسلام ۲۵۴، خزائن ص ۲۵۴ ج ۵)

حوالہ نمبر 2

''خدائے تعالیٰ نے اس عیسائی فتنہ کے وقت میں یہ فتنہ حضرت مسیح کو دکھایا یعنی ان کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دے دی کہ تیری قوم اور تیری امت نے اس طوفان کو برپا کیا ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ۲۶۸، خزائن ص ۲۶۸ ج ۵ حاشیہ)

مرزائی اعتراض

یہاں توفیتنی کا معنی موت ہی ہے جیسا کہ بخاری شریف میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب چند لوگوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو آپ نے فرمایا میں اس وقت کہوں گا جیسا کہ عبد صالح نے کہا تھا اقول كما قال العبد الصالح جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم توفیتنی کا لفظ بولیں گے تو یہاں بالاتفاق مراد موت ہے اسی سے معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے مقولہ میں بھی اس سے مراد موت ہے۔

جواب نمبر 1

یہاں بھی مرزائیوں نے اپنی روایتی بے ایمانی، دجل یا اپنی جہالت کا ثبوت دیا ہے یہاں عیسیٰ علیہ السلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں غیر غیر ہیں جس پر کما کا لفظ تشبیہ دلالت کر رہا ہے کیونکہ مشبہ اور مشبہ بہ میں مغایرت ضروری ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقولہ بھی وہی مقولہ ہوتا تو آپ کما کی بجائے ما کا لفظ استعمال فرماتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حدیث میں **فلما توفیتنی** پڑھا ہے وہ آپ کو مقولہ نہیں بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کا مقولہ ہے۔ کما کا لفظ تغایر چاہتا ہے ورنہ کما کا مفہوم باطل ہو جاتا ہے جیسے **کما ارسلنا الی فرعون رسولا**............ الخ۔ ترجمہ: جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۲۳، خزائن ۳۰۵ ج ۱۷)

جواب نمبر 2

اگر عیسیٰ علیہ السلام اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقولہ ایک مان بھی لیا جائے تب بھی تشبیہ کی وجہ سے ان کے معنی میں مغایرت پیدا کرنی پڑے گی لہٰذا عیسیٰ علیہ السلام جب بولیں گے تو معنی رفع ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بولیں گے تو معنی موت ہوگا۔ مرزا بھی یہ قاعدہ مانتا ہے کہ: ''مشبہ اور مشبہ بہ میں کچھ مغایرت ضروری ہے''

(تحفہ گولڑویہ ص ۶۳، خزائن ص ۱۹۳ ج ۱۷)

جواب نمبر 3

کیا یہ ضروری ہے کہ جب ایک لفظ دو مختلف شخصیتوں پر بولا گیا ہو تو اس کا معنی ایک ہی لیا جائے؟ کیوں نہ دونوں شخصیتوں کیلئے علیحدہ علیحدہ ان کے مناسب معنی لیا جائے ایک ہی لفظ جب دو مختلف اشخاص پر بولا جائے تو حسب حیثیت و شخصیت اسکے جدا جدا معنی ہو سکتے ہیں۔ دیکھئے عیسیٰ علیہ السلام اپنے حق میں نفس کا لفظ بولتے ہیں اور خدا کیلئے بھی ''**تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسك**'' تو کیا خدا اور مسیح کا نفس ایک طرح کا ہے؟ ٹھیک اسی طرح حضرت مسیح کی **توفی، اخذ الشئی وافیا** ہے کیونکہ اگر موت مراد لی جائے تو نصوص صریحہ جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا ذکر ہے ان کے خلاف ہوگا۔

جواب نمبر 4

ہم پیچھے براہین احمدیہ اور سراج منیر کے حوالہ سے ثابت کر چکے ہیں کہ یہاں توفی کا معنی موت نہیں بلکہ پوری

نعمت دینے یا ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچانے کے ہیں تو مرزا کے اس معنی کے مطابق آیت کا معنی یہ ہوگا کہ ''اے اللہ جب تو نے مجھے اپنی غالب تدبیر سے ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچالیا اور انکی تدبیروں کو خاک میں ملا دیا یعنی مجھے آسمانوں پر اٹھالیا تو پھر اس کے بعد تو نگران ہے اور میں تو اس وقت تک نگران اور ذمہ دار ہوں جب تک ان میں موجود رہا۔''

دلیل از مرزا قادیانی بر نزول عیسیٰ علیہ السلام

''ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومه و لا یاخذ شیئا من الارض مالهم لا یشعرون۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۹، خزائن ص ۴۰۹ ج ۵)

اس عبارت سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے ہی شریعت محمدی اور تمام علوم اسلامیہ حاصل کر کے آئیں گے اور زمین میں کسی کے شاگرد نہیں ہوں گے۔ دیکھو مرزا کہتا ہے ''ما انا الا کالقرآن''

(تذکرہ ص ۶۷۸ طبع چہارم)

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (تذکرہ ص ۳۸۸ طبع چہارم)

آیت 2

﴿ما المسيح ابن مريم الا رسول قد خلت من قبله الرسل﴾ (مائدہ:۷۵)

مسیح ابن مریم صرف رسول ہیں اور آپ سے پہلے رسول گذر چکے۔

آیت 3

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾ (ال عمران:۱۴۴)

ان دونوں آیتوں سے ثابت ہوا کہ جس طرح عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے تمام رسول فوت ہو چکے ہیں اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی تمام رسول فوت ہو چکے ہیں جس سے نتیجہ نکلا کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی فوت ہو چکے ہیں۔

جواب نمبر ①

کسی مفسر یا مجدد نے یہ معنی مراد نہیں لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام نبی فوت ہو چکے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام بھی فوت ہو چکے ہیں اگر ہمت ہے تو کسی ایک مجدد کا نام پیش کرو جس نے اس آیت کا مطلب یہ لکھا ہو کہ

عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

جواب نمبر 2

یہاں خلت کے معنی مضت ہیں جیسا کہ تمام مفسرین نے اس کے یہی معنی کئے ہیں۔قرآن میں اس کے نظائر موجود ہیں جن میں معنی موت کے نہیں مثلاً

﴿واذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ قل موتوا بغیظکم﴾ (آل عمران:۱۱۹)

اور جب علیحدہ ہوتے ہیں تو اپنی انگلیاں غصے سے کاٹتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اپنے غصے میں مر جاؤ۔

﴿کذلك ارسلناك فی امة قد خلت من قبلها امم﴾ (الرعد:۳۰)

حالانکہ اس وقت بھی بگڑی ہوئی امتیں موجود تھیں۔

اعتراض

ہم مانتے ہیں کہ خلت کا معنی مضت ہے لیکن قرآن مجید نے خود اس کی تصریح کر دی ہے فرمایا فان مات او قتل اس میں موت اور قتل میں حصر کیا۔معلوم ہوا کہ حضور ﷺ سے قبل بھی تمام انبیاء علیہم السلام کا ان دو افراد ہی میں حصر ہے یعنی وہ قتل ہوئے ہیں یا مر گئے ہیں نیز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی حضور نبی کریم ﷺ کی وفات کے موقع پر خطبہ پڑھ کر متعین فرما دیا کہ یہاں خلت کا معنی موت ہے۔فرمایا

''من کان منکم بعد محمداً فان محمدا قد مات ومن کان منکم یعبداللہ فھو حی لایموت''۔

جواب

ہم کہتے ہیں کہ معنی بحال ہے کیونکہ جو خطبہ اس وقت پڑھا گیا ہے اس میں تو رفع مسیح کا ذکر ہے مرزا لکھتا ہے:

''الملل والنحل لعلامہ شہرستانی، ج ۳ ص ۵ میں اس قصہ کے متعلق یہ عبارت ہے

' قال عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) من قال ان محمدا مات فقتلته بسیفی ھذا وانما رفع الی السماء کما رفع عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام۔ (تحفہ غزنویہ ص ۴۸ خزائن ص ۵۸۰ تا ۵۸۱ ج ۱۵)

طریق استدلال

حضرت عمر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کو مقیس علیہ بنایا ہے جو کہ مسلم تھا اور حضور ﷺ کے رفع کو مقیس بنایا

اب جواب میں حضرت ابوبکر صدیق نے تردید صرف مقیس کی ہے حالانکہ اگر مقیس علیہ غلط ہوتا تو پہلے اس کی تردید کرتے مقیس کی خود بخود تردید ہوجاتی ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقیس علیہ کی تردید نہ کرنا اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس پر سکوت کرنا اس سے رفع عیسیٰ علیہ السلام پر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوگیا۔ نیز یہاں پر اختلاف بھی رفع جسمانی میں تھا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی رفع تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی مانتے تھے کیوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ہی منکر تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع پر قیاس کررہے تھے تو معلوم ہوا کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بھی منکر تھے تو وفات کے انکار سے رفع جسمانی ہوا نہ کہ روحانی باقی رہا یہ اعتراض کہ جسد اطہر کے موجود ہوتے ہوئے حضرت عمر نے یہ بات کیوں کہی۔ تو مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ ''کان من الحزن کالمجانین'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کا صدمہ نے مجنون کردیا تھا۔ (تحفہ غزنویہ ص ۵۵، خزائن ۵۸۸ ج ۱۵)

جواب نمبر 3

مرزا نے خلت کا معنی یہاں موت نہیں کیا ''یعنی مسیح ابن مریم میں اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ وہ صرف ایک رسول ہے اور اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے ہیں۔'' (جنگ مقدس ص ۷، خزائن ۸۹ ج ۶)

جواب نمبر 4

اگر خلت کے عموم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی داخل ہیں تو مرزائی صاحبان بتائیں **ولقد ارسلنا رسلا من قبلك وجعلنا ازواجا وذرية**......... الخ کیا اس آیت کے مطابق جبکہ تمام رسولوں کیلئے ان کی بیویاں اور اولاد ثابت ہورہے ہیں کیا اس عموم میں عیسیٰ علیہ السلام بھی داخل ہیں اور ان کیلئے بھی اولاد ہے اگر وہ اس عموم سے خارج ہیں تو اسی طرح آیت متنازعہ فیہ میں بھی سمجھ لیں۔ اسی طرح ہر انسان کیلئے کہا گیا کہ اس کو جوڑے سے ہم نے پیدا کیا اور نطفے سے پیدا کیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی انسان ہیں اور وہ اس عموم سے خارج ہیں اسی طرح متنازعہ فیہ آیت میں سمجھ لیں۔

جواب نمبر 5

اگر اس آیت سے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے تو موسیٰ علیہ السلام کیسے زندہ ہیں۔ ماھو جوابکم فھو جوابنا۔

آیت 4

﴿کانایاکلان الطعام﴾۔ (المائدہ ۷۵)

اور وہ دونوں کھانا کھاتے تھے

جب حضرت مریم علیہا السلام کا طعام موت سے بند ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی موت سے بند ہے اگر زندہ ہیں تو بتلایا جائے کہ وہ کیا کھاتے ہیں یا پیتے ہیں۔

جواب نمبر ①

جو کھانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کھاتے ہیں وہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھاتے ہیں۔

جواب نمبر ②

اس ظاہری کھانے کے علاوہ بھی اللہ کے نیک بندے زندہ رہ سکتے ہیں جن کا طعام یادالٰہی ہوتا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں: ''اس درجہ پر مومن کی روٹی خدا ہوتا ہے جس کے کھانے پر اس کی زندگی موقوف ہے اور مومن کا پانی بھی خدا ہوتا ہے جس کے پینے سے وہ موت سے بچ جاتا ہے اور اسکی ٹھنڈی ہوا بھی خدا ہوتا ہے'' اور وہ طعام یادالٰہی ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۷۵، خزائن ۲۱۶ ج ۲۱)

جواب نمبر ③

'' قال العلامة الشعرانی فی الیواقیت والجواهر : ' فان قیل فما الجواب استغناهٗ عن الطعام والشراب مدة رفعه فان الله تعالیٰ قال وما جعلنا هم جسدا لایاکلون الطعام فالجواب ان الطعام انما جعل قوة لمن یعیش فی الارض لانه مسلط علیه الهواء الحار والبارد فیدخل بدنه فاذا انحل عوضه الله تعالیٰ بالغذاء اجرا ' لعادته فی هذه الخطة الغبراء واما من رفعه الله الی السماء فانه یلطف بقدرته و یقیه عن الطعام والشراب کما اغنی الملائکة عنها فیکون حینئذ طعامه التسبیح وشرابه التهلیل کما قال رسول الله ﷺ انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی۔''

(الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۱۴۶)

جواب نمبر 5

جو خوراک آدم علیہ السلام کی تھی وہی عیسیٰ علیہ السلام کی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ

﴿ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم﴾۔ (آل عمران ۵۹)

''بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی مثال کی طرح ہے

جواب نمبر 6

اصل بات یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی الوہیت کی تردید کیلئے بطور دلیل پیش کی گئی ہے کہ جو کہ کھانے پینے کا محتاج ہو وہ الٰہ کیسے بن سکتا ہے تو الوہیت کی تردید کیلئے ایک دو دفعہ کا کھانا بھی کافی ہے اگر ہم کہیں کہ مرزا صاحب اور اسکی بیوی اکٹھے کھانا کھایا کرتے تھے تو کیا اس سے یہ بھی ثابت ہو جائے گا کہ اس کی بیوی بھی مر گئی ہے حالانکہ وہ اس کے بعد بڑی مدت تک زندہ رہی۔

آیت 5

﴿واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیا﴾ (مریم ۳۱)

اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اگر وہ زندہ ہیں تو بتائیے کہ وہ زکوٰۃ کس کو دیتے ہیں اور نماز کس طرف منہ کر کے پڑھتے ہیں۔

جواب نمبر 1

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نماز پڑھتے ہیں تو ساتھ ساتھ عیسیٰ علیہ السلام بھی پڑھ لیتے ہیں اور جن غریبوں اور مسکینوں کو زکوٰۃ حضرت موسیٰ علیہ السلام دیتے ہوں گے انہیں عیسیٰ علیہ السلام بھی دیتے ہوں گے۔

جواب نمبر 2

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے نصاب آپ ثابت کردیں غرباء فقراء ہم بتائیں گے۔ نیز یہ بتائیے کہ بچپن میں وہ کیسے نماز پڑھتے تھے اور کن لوگوں کو زکوٰۃ دیتے تھے۔ کیونکہ وہ تو بچپن سے کہہ رہے ہیں واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ۔

جواب نمبر ③

اصل بات یہ ہے کہ نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت چند شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ جب تک وہ شرائط نہ پائی جائیں تب تک نماز اور زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔ کیا ہر مسلمان پر ہر وقت نماز اور زکوٰۃ فرض ہے؟ نماز فرض ہوتی ہے جب وقت ہو، جب عاقل بالغ ہو اور زکوٰۃ فرض ہوتی ہے جب صاحب نصاب ہو۔ حولان حول ہو۔ کیا عیسیٰ علیہ السلام نے یہاں دنیا میں رہتے ہوئے کبھی زکوٰۃ دی تھی؟ انہوں نے نہایت غربت اور عاجزی کی زندگی گذاری ہے ان کے پاس اتنا مال ہی جمع نہیں ہوتا تھا کہ وہ زکوٰۃ دیں۔

عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر قادیانیوں کے دلائل کے جوابات حدیث کی روشنی میں

حدیث 1

مرزائی عموماً وفات مسیح علیہ السلام پر یہ دلیل بڑے زور شور سے پیش کرتے ہیں کہ

’’عن عائشة رضی الله عنها ان عیسیٰ بن مریم عاش عشرین ومائة سنة‘‘ (رواہ الحاکم فی المستدرک)

جواب نمبر ①

یہ حدیث شریف قابل استناد نہیں ہے کیونکہ اس میں ابن لہیعہ ایک راوی ہے جو بالاتفاق ضعیف اور ناقابل اعتبار ہے۔

جواب نمبر ②

یہ حدیث عقلاً اور روایتاً درایۃ محال ہے کیونکہ اس حدیث کے شروع میں یہ مضمون ہے کہ ہر بعد میں آنے والا نبی پہلے نبی سے آدھی عمر پاتا ہے اب اگر عیسیٰ سے دس بیس انبیاء اوپر شمار کئے جائیں تو ان کی عمر لاکھوں کروڑوں سال تک پہنچ جائے گی اگر آدم علیہ السلام تک چلیں تو آدم علیہ السلام کی عمر اس حساب سے اتنی بنے گی کہ موجودہ دور میں حساب کرنے والے تمام کمپیوٹر اور کیلکو لیٹر سب فیل ہو جائیں گے۔ حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اوپر بیسویں نبی کی عمر ۶ کروڑ ۲۹ لاکھ ۱۴ ہزار ۵ سو ۶۰ سال بنتی ہے جو عقلاً اور نقلاً محال ہے۔

جواب نمبر ③

اگر اس حدیث کو صحیح تسلیم کیا جائے تو اس حدیث کا معنی اور مفہوم ایسا لینا ہوگا جو دوسری احادیث صحیحہ متواترہ کے خلاف نہ ہو چنانچہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی دوسری احادیث صحیحہ سے یوں تطبیق دی ہے کہ آپ نبوت سے قبل کی عمر چالیس سال نبوت کی عمر تئیس سال دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے بعد پنتالیس سال اس اعتبار سے مجموعی عمر ۱۱۸ سال ہوئی اور کسر والے سال ملا کر ۱۲۰ سال بن جائے گی اور جس روایت میں آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سات سال زندہ رہیں گے اس سے مراد دجال کے قتل کے بعد سات سال ہیں۔

جواب نمبر ④

اگر یہ حدیث صحیح ہے تو مرزا قادیانی جھوٹا ہے اس حدیث کی روشنی میں اس کی عمر ۳۱/ ۳۲ سال ہونی چاہیے جبکہ اس کی عمر اڑسٹھ، انہتر سال کے قریب بنتی ہے۔

حدیث 2

''لوکان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعہا الا اتباعی''

جواب نمبر ①

یہ حدیث درست ہے تو آپ کے بھی خلاف ہوئی کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ نہیں ہیں اور مرزا قادیانی موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا قائل ہے۔ (حوالہ گذر چکا ہے)

جواب نمبر ②

اس حدیث کی کوئی سند نہیں یہ ایک بے سند مردود قول ہے اگر کچھ طاقت ہے تو اس کی سند پیش کریں۔

جواب نمبر ③

صحیح روایت جو سند کے اعتبار سے مشکوٰۃ میں موجود ہے اس میں صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ہے''

''لو کان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی'' (مشکوٰۃ ص ۳۰)

حدیث 3

شرح فقہ اکبر کی روایت پیش کی جاتی ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام آتا ہے ''لوکان عیسیٰ حیالما وسعہ الا اتباعی''

جواب

یہ کاتب کی غلطی ہے۔ ہندوستانی نسخوں میں عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ موسیٰ علیہ السلام کا نام ہے اس غلطی پر فقہ اکبر کی اندرونی شہادتیں موجود ہیں، خاص کر مصنف شرح اکبر ملا علی قاری حیات مسیح کے قائل ہیں۔ (شرح شفاء اور تذکرہ الموضوعات) میں حوالہ ہے۔

تین جواب

۱) غیرت کی جا ہے موسیٰ زندہ ہو آسمان پر
مدفون ہو زمین میں شاہ جہاں ہمارا

۲) مصطفی زیر زمین عیسیٰ نہاں بر آسماں
زیر دریا د ر شور بالا حباب ناتواں

۳) ام تری البحر یعلوا فوقہ حبب
و تستقر با قصی قعرہ الدرر

!!!مرزائیوں کی حالت زار!!!

مرزائی عموماً ایک معمولی سے بات لے کر اس میں رکیک تاویلیں کر کے اپنا الو سیدھا کرنیکی کوشش کرتے ہیں کسی نے سچ کہا 'ڈوبتے کو تنکے کا سہارا'۔ مرزائیوں کی اس حالت زار پر یہ رباعی بالکل فٹ ہے جو اخبار جنگ ۲۱ مارچ ۱۹۶۵ء سے ماخوذ ہے۔

یہ سب آثار ہیں جہل و جنوں کے یہ سب اطوار ہیں زار و زبوں کے
یہ چاروں لفظ ہیں مکر و فسوں کے اگر، لیکن، چنانچہ اور چونکہ

مشق سبق نمبر 20

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم...... اس آیت سے مرزائی حضرت عیسیٰ کی وفات پر کس طرح دلیل پکڑتے ہیں؟

----

2. مذکورہ بالا دلیل کا جواب نمبر 1 تحریر کریں؟

----

3. ''وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل اس آیت سے مرزائی حضرت عیسیٰ کی وفات پر کس طرح دلیل پکڑتے ہیں؟

----

4. مذکورہ بالا دلیل کا جواب نمبر 3 تحریر کریں؟

----

5. ''واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیا اس آیت سے مرزائی حضرت عیسیٰ کی وفات پر کس طرح دلیل پکڑتے ہیں؟

سوال نمبر 2 کالم ملایئے

دوسرا کالم	پہلا کالم
تو ساتھ ساتھ عیسیٰ علیہ السلام بھی پڑھ لیتے ہیں	مرزا نے خلت کا معنی
تو مرزا قادیانی جھوٹا ہے	یہ سب آثار ہیں جہل وجنوں کے
یہ سب اطوار ہیں زاروزبوں کے	اگر یہ حدیث صحیح ہے
واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ	جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نماز پڑھتے ہیں
یہاں موت نہیں کیا	کیونکہ وہ تو بچپن سے کہہ رہے ہیں

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. ہم مانتے ہیں کہ خلت کا معنی...... ہے

☐ مشت ☐ رمت ☐ مضت ☐ جلست

2. کیا یہ ضروری ہے کہ جب ایک لفظ دو مختلف...... پر بولا گیا ہو تو اس کا معنی ایک ہی لیا جائے؟

☐ طبیعتوں ☐ شخصیتوں ☐ جنسوں ☐ انواع

3. لیکن ہر ایک کو معلوم ہے کہ واقعہ...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیش آیا تھا جبکہ آپ کی عمر ۳۳ برس اور چھ ماہ تھی

☐ حرہ ☐ صلیب ☐ رفع ☐ پیدائش

4. تب بھی تشبیہ کی وجہ سے ان کے معنی میں...... پیدا کرنی پڑے گی

☐ موافقت ☐ مغایرت ☐ مناسبت ☐ تباعد

5. مسیح ابن مریم صرف...... ہیں اور آپ سے پہلے رسول گذر چکے۔

☐ خلیفہ ☐ رسول ☐ ولی ☐ انسان

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. اسی طرح نبی اکرم ﷺ سے پہلے بھی تمام رسول.......... ہو چکے ہیں
2. حضرت عمر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے.......... کو مقیس علیہ بنایا ہے
3. جو کھانا حضرت.......... کھاتے ہیں وہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھاتے ہیں۔
4. کیا ہر مسلمان پر ہر وقت نماز اور.......... فرض ہے؟
5. اس حدیث کی کوئی.......... نہیں یہ ایک بے سند مردود قول ہے

سوال نمبر 5 حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

' عن عائشة رضی اللہ عنہا ان عیسیٰ بن مریم عاش عشرین ومائة سنة '

حدیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

قادیانیت قانون اور آئین کی نظر میں

ختم نبوت اسلام کا متفقہ، اساسی اور اہم ترین عقیدہ ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس اعتقاد پر کھڑی ہے۔ یہ ایک ایسا حساس عقیدہ ہے کہ اگر اس میں شکوک وشبہات کا ذرا سی بھی رخنہ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاع ایمان کھو بیٹھتا ہے بلکہ اپنی بدقسمتی سے وہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے بھی یک قلم خارج ہو جاتا ہے۔ حضرت محمد مصطفی ﷺ اللہ تعالی کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی، غیر تشریعی، ظلی، بروزی یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے، وہ کافر، مرتد، زندیق اور واجب القتل ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالی کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اس بات پر ایمان ''عقیدۂ ختمِ نبوت'' کہلاتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن وسنت کی موجودگی میں کسی نبی کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟ یہ رشد وہدایت کے دو سر چشمے ہیں جو قیامت تک عالم اسلام کو سیراب کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے کسی مدعی نبوت کا آنا گمراہی ہے۔

مسلمانان عالم کا حضور نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر اجماع اور عقیدہ جہاد 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد اسلام دشمن طاقتوں بالخصوص انگریزوں کے لیے سوہان روح بنا ہوا تھا اور ہے۔ ان کی شدید خواہش تھی اور ہے کہ کسی طرح کوئی ایسا اہتمام ہو جائے کہ مسلمانوں کے دل سے حضور نبی کریم ﷺ کی محبت وعقیدت اور جہاد کی

روح دونوں ختم ہو جائیں، اب چونکہ ایک نبی کے حکم میں ترمیم و تنسیخ دوسرے نبی کے ذریعے ہی سے ہوتی ہے، چنانچہ حکومت برطانیہ کی سرپرستی اور لالچ پر سیالکوٹ کی ضلع کچہری کے ایک منشی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ وہ گورداسپور (بھارت) کی تحصیل بٹالہ کے ایک پسماندہ گاؤں قادیان کا رہنے والا تھا۔ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے خود کو عیسائیت اور ہندو مخالف مناظر کی حیثیت سے متعارف کروایا اور مسلمانوں کی جذباتی اور نفسیاتی ہمدردیاں حاصل کیں۔ پھر مجدد، محدث، امتی نبی، ظلی نبی، بروزی نبی، مثیل مسیح اور مسیح موعود کا دعویٰ کرتے ہوئے انجام کار با قاعدہ امر و نہی کے حامل ایک صاحب شریعت نبی ہونے کے اِدّعا تک جا پہنچا۔ یعنی با قاعدہ نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا، حتیٰ کہ اعلان کیا کہ وہ خود ''محمد رسول اللہ'' ہے (نعوذ ب اللہ) پھر اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے کہا کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کی شکل میں دوبارہ ''محمد رسول اللہ'' کو بھیجا۔ مزید کہا کہ مرزا قادیانی خود ''محمد رسول اللہ'' ہے نعوذ ب اللہ، جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں آیا، اس لیے ہمیں کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، کیونکہ اب کلمہ طیبہ میں ''محمد رسول اللہ'' سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ قادیانی آنجہانی مرزا قادیانی کو ''محمد رسول اللہ''، اس کی بیوی کو ''ام المومنین'' اس کی بیٹی کو ''سیدۃ النساء'' اس کے خاندان کو ''اہل بیت'' اس کے خاص مریدوں کو ''صحابہ'' اس کی نام نہاد وحی والہامات کو ''قرآن مجید'' اس کی گفتگو کو ''احادیث'' اس کے شہر قادیان کو ''مکہ''، ربوہ کو ''مدینہ'' اور اس کے قبرستان کو ''جنت البقیع'' قرار دیتے ہیں۔ بلاشبہ یہ سب باتیں ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بلکہ فاسق و فاجر مسلمان کے لیے بھی نا قابل برداشت ہیں اور اس کرۂ ارض پر کوئی بے حمیت مسلمان بھی ایسا نہیں جو کسی سے ایسی گستاخانہ باتیں سننا گوارا کرے۔ اسلام اور اس کی مقدس شخصیات کے خلاف قادیانیوں کی گستاخیوں اور ہرزہ سرائیوں کو اکٹھا کیا جائے تو کئی دفتر تیار ہو سکتے ہیں۔

قادیانیوں کی طرف سے شان رسالت میں کی جانے والی بعض گستاخیاں ایسی ہیں جنھیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام ایک خط میں علامہ اقبال نے فرمایا تھا: ''قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔'' قادیانیوں کے کفریہ عقائد و عزائم کی بناء پر ملک کی منتخب جمہوری حکومت نے متفقہ طور پر 7 ستمبر 1974ء کو انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور آئین پاکستان کی شق 106 (2) اور 260 (3) میں اس کا اندراج کر دیا۔ جمہوری نظامِ حکومت میں کوئی بھی اہم فیصلہ ہمیشہ اکثریتی رائے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے لیکن یہ دنیا کی تاریخ کا واحد واقعہ ہے کہ حکومت نے فیصلہ کرنے سے پہلے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر کو پارلیمنٹ کے سامنے اپنا نکتہ نظر پیش

کرنے کے لیے بلایا۔ اسمبلی میں اس کے بیان کے بعد حکومت کی طرف سے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے قادیانی عقائد کے حوالے سے اُس پر جرح کی، جس کے جواب میں مرزا ناصر نے نہ صرف مذکورہ بالا تمام عقائد و نظریات کا برملا اعتراف کیا بلکہ باطل تاویلات کے ذریعے ان کا دفاع بھی کیا لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ قادیانی پارلیمنٹ کے اس متفقہ فیصلے کو تسلیم کرنے سے یکسر انکاری ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دنیا کی کوئی حکومت، پارلیمنٹ یا کوئی اور ادارہ انہیں ان کے عقائد کی بناء پر غیر مسلم قرار نہیں دے سکتا، بلکہ الٹا وہ مسلمانوں کو کافر اور خود کو مسلمان کہتے ہیں اور آئین میں دی گئی اپنی حیثیت تسلیم نہیں کرتے۔

قادیانی پوری دنیا میں شور مچاتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ ہمارے حقوق غصب کیے جا رہے ہیں۔ ہمیں آزادی اظہار نہیں ہے۔ وہ کبھی اقوام متحدہ سے اپیلیں کرتے ہیں، کبھی یہودیوں اور عیسائیوں سے دباؤ ڈلواتے ہیں۔ حالانکہ ہم بڑی سادہ سی جائز بات کہتے ہیں کہ تم مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ نہ کہو۔ کلمہ طیبہ مسلمانوں کا ہے، تم اس پر قبضہ نہ کرو یعنی شراب پر زم زم کا لیبل نہ لگاؤ لیکن قادیانی اس سے باز نہیں آتے بلکہ الٹا اسلام کے نام پر اپنے خود ساختہ عقائد و نظریات کی تبلیغ و تشہیر کرتے ہیں۔

قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال اور اس کی توہین سے روکنے کے لیے 26 اپریل 1984ء کو حکومت پاکستان نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا، جس کی رو سے قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور اپنے مذہب کے لیے اسلامی شعائر و اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے۔ اس سلسلہ میں تعزیراتِ پاکستان میں ایک نئی فوجداری دفعہ 298/C کا اضافہ کیا گیا۔ ملاحظہ فرمائیں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/C: ”قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو بلاواسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرے، کو کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔“

قادیانیوں نے اس پابندی کو وفاقی شرعی عدالت، لاہور ہائی کورٹ، کوئٹہ ہائی کورٹ وغیرہ میں چیلنج کیا، جہاں انھیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ بالآخر قادیانیوں نے پوری تیاری کے ساتھ سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیل دائر

کی کہ انھیں شعائر اسلامی استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ جو جناب جسٹس عبدالقدیر چودھری صاحب، جناب جسٹس شفیع الرحمن، جناب جسٹس محمد افضل لون صاحب، جناب جسٹس سلیم اختر صاحب، جناب جسٹس ولی محمد خاں صاحب پر مشتمل تھا، نے اس کیس کی مفصل سماعت کی۔ دونوں اطراف سے دلائل و براہین دیے گئے۔ اصل کتابوں سے متنازع ترین حوالہ جات پیش کیے گئے۔ یہ بھی یاد رہے کہ سپریم کورٹ کے یہ جج صاحبان کسی دینی مدرسہ یا اسلامی دارالعلوم کے مفتی صاحبان نہیں تھے بلکہ انگریزی قانون پڑھے ہوئے تھے۔ ان کا کام آئین و قانون کے تحت انصاف مہیا کرنا ہوتا ہے۔ فاضل جج صاحبان نے جب قادیانی عقائد پر نظر دوڑائی تو وہ لرز کر رہ گئے۔ فاضل جج صاحبان کا کہنا تھا کہ قادیانی اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں جبکہ دھوکہ دینا کسی کا بنیادی حق نہیں ہے اور نہ ہی اس سے کسی کے حقوق سلب ہوتے ہیں۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ کے تاریخی فیصلہ ظہیر الدین بنام سرکار، (SCMR 17181993) کی رو سے کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ ہی اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکتا ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں وہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ C-295 اور C-298 کے تحت سزائے موت کا مستوجب ہے۔ اس کے باوجود قادیانی آئین، قانون اور اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا مذاق اڑاتے ہوئے خود کو مسلمان کہلواتے، اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے، گستاخانہ لٹریچر تقسیم کرتے، شعائر اسلامی کا تمسخر اڑاتے اور اسلامی مقدس شخصیات و مقامات کی توہین کرتے ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ قادیانیوں کی ان آئین شکن، خلاف قانون اور انتہائی اشتعال انگیز سرگرمیوں پر قانون نافذ کرنے والے ادارے مجرمانہ غفلت اور خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں جس سے بعض اوقات لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ خود سپریم کورٹ کے فل بنچ نے اپنے نافذ العمل فیصلہ میں لکھا:

''یہ بات قابل غور ہے کہ صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے قوانین، ایسے الفاظ اور جملوں کے استعمال کا تحفظ کرتے ہیں، جن کا مخصوص مفہوم و معنی ہو اور اگر وہ دوسروں کے لیے استعمال کیے جائیں تو لوگوں کو دھوکہ دینے اور گمراہ کرنے کا سبب بن سکتے ہیں۔ جو لوگ دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں، ان کی حوصلہ شکنی ہونی چاہیے۔ پاکستان ایسی نظریاتی ریاست میں قادیانی جو کہ غیر مسلم ہیں، اپنے عقیدہ کو اسلام کے طور پر پیش کر کے دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ یہ بات خوش آئند اور لائق تحسین ہے کہ دنیا کے اس خطے میں عقیدہ آج بھی ہر مسلمان کے لیے سب سے قیمتی متاع ہے، وہ ایسی حکومت کو ہرگز برداشت نہیں کرے گا جو اسے ایسی جعل سازیوں اور دسیسہ کاریوں سے

اسے تحفظ فراہم کرنے کو تیار نہ ہو۔ قادیانی اصرار کرتے ہیں کہ انہیں نہ صرف اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر پیش کرنے کا لائسنس دیا جائے بلکہ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ اسلام کی انتہائی محترم و مقدس شخصیات کے ساتھ استعمال ہونے والے القابات اور خطابات وغیرہ کو ان گستاخ غیر مسلموں (مرزا قادیانی اور اس کے خلیفوں) کے ناموں کے ساتھ چسپاں کیا جائے، جو مسلم شخصیات کی جوتی کے برابر بھی نہیں۔ حقیقتاً مسلمان اس اقدام کو اپنی عظیم ہستیوں کی بے حرمتی اور توہین و تنقیص پر محمول کرتے ہیں۔ پس قادیانیوں کی طرف سے ممنوعہ القابات اور شعائر اسلامی کے استعمال پر اصرار اس بارے میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہنے دیتا کہ وہ قصداً ایسا کرنا چاہتے ہیں جو نہ صرف ان مقدس ہستیوں کی بے حرمتی کرنے بلکہ دوسروں کو دھوکہ دینے کے مترادف بھی ہے۔ اگر کوئی مذہبی گروہ (قادیانیت) دھوکہ دہی اور فریب کاری کو اپنا بنیادی حق سمجھ کر اس پر اصرار کرے اور اس سلسلے میں عدالتوں سے مدد کا طلبگار ہو تو اس کا خدا ہی حافظ ہے۔ اگر قادیانی دوسروں کو دھوکہ دینے کا ارادہ نہیں رکھتے تو وہ اپنے مذہب کے لیے نئے القابات وغیرہ کیوں وضع نہیں کر لیتے؟ کیا انہیں اس بات کا احساس نہیں کہ دوسرے مذاہب کے شعائر، مخصوص نشانات، علامات اور اعمال پر انحصار کر کے وہ خود اپنے مذہب کی ریا کاری کا پردہ چاک کریں گے۔ اس صورت میں اس کے معانی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ان کا نیا مذہب، اپنی طاقت، میرٹ اور صلاحیت کے بل پر ترقی نہیں کر سکتا یا فروغ نہیں پا سکتا بلکہ اسے جعل سازی وفریب پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے؟ آخر کار دنیا میں اور بھی بہت سے مذاہب ہیں، انہوں نے مسلمانوں یا دوسروں لوگوں کے القابات وغیرہ پر کبھی غاصبانہ قبضہ نہیں کیا، بلکہ وہ اپنے عقائد کی پیروی اور اس کی تبلیغ بڑے فخر سے کرتے ہیں .... ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو، لازم ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے۔''

(''صحیح بخاری''''کتاب الایمان''''باب حب الرسول من الایمان'')

کیا ایسی صورت میں کوئی کسی مسلمان کو مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے۔ اگر وہ ایسا دل آزار مواد جیسا کہ مرزا صاحب نے تخلیق کیا ہے سننے، پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے؟ ہمیں اس پس منظر میں قادیانیوں کے صد سالہ جشن کی تقریبات کے موقع پر قادیانیوں کے علانیہ رویہ کا تصور کرنا چاہیے اور اس ردعمل کے بارے میں سوچنا چاہیے، جس کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہو سکتا تھا۔ اس لیے اگر کسی قادیانی کو انتظامیہ کی طرف سے یا قانوناً شعائر اسلام کا علانیہ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام اس کی شکل میں ایک

اور ''رشدی'' (یعنی رسوائے زمانہ گستاخ رسول ملعون سلمان رشدی جس نے شیطانی آیات نامی کتاب میں حضور ﷺ کی شان میں بے حد توہین کی) تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔ کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان، مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے اور اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ ردعمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی قادیانی سرعام کسی پلے کارڈ، بیج یا پوسٹر پر کلمہ کی نمائش کرتا ہے یا دیوار یا نمائشی دروازوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرتا یا انہیں پڑھتا ہے تو یہ علانیہ رسول اکرم ﷺ کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیائے کرام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا صاحب کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز نقض امن عامہ کا موجب بن سکتی ہے، جس کے نتیجہ میں جان و مال کا نقصان ہوسکتا ہے۔'' ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ قادیانیوں کو اپنی شخصیات، مقامات اور معمولات کے لیے نئے خطاب، القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آخر کار ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر برادریوں نے بھی تو اپنے بزرگوں کے لیے القاب و خطاب بنا رکھے ہیں۔''
(ظہیر الدین بنام سرکار SCMR 17181993ء)

آئین، قانون اور عدالتی فیصلوں کے باوجود قادیانی تقریر و تحریر، جلسہ و جلوس، لٹریچر کی تقسیم اور اپنے اجتماعات منعقد کرکے اسلامی اصطلاحات کو استعمال کرتے اور شعائر اسلامی کی توہین کرتے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں انہیں انتظامیہ کی مکمل سرپرستی حاصل رہتی ہے۔ بہت کم افسران ایسے ہیں جو تعزیرات پاکستان میں موجود قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر پابندی کی دفعہ 298/C اور اس کی عدالتی تاریخ سے واقف ہوں۔ یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے کہ پورے پاکستان میں شاید ایک بھی افسر ایسا نہیں جس نے قادیانیوں کی طرف سے توہین رسالت ﷺ کے اجتماعی اور مسلسل ارتکاب پر سپریم کورٹ کے اس مذکورہ تاریخی فیصلہ کے مطالعہ کی زحمت گوارہ کی ہو جو پاکستان میں امن وامان قائم کرنے میں ایک سنگ میل ثابت ہوسکتا ہے۔ یہ فیصلہ اس وقت قانون کی بھاری کتابوں میں تو موجود ہے مگر آج تک اس کے کسی ایک جز پر بھی عمل درآمد نہیں ہوا۔ اس سے بڑھ کر قانون کے ساتھ اور کیا شرمناک مذاق ہوسکتا ہے؟ حکومت اگر پارلیمنٹ اور قانون کی بالادستی پر یقین رکھتی ہے تو وہ قادیانیوں کو آئین قانون اور عدالتی فیصلوں کا پابند کرے تاکہ ملک بھر میں کہیں بھی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا نہ ہو۔

مشق سبق نمبر |21|

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. عقیدہ ختم نبوت کی حیثیت بیان کریں؟

---

2. قرآن کریم کی کتنی آیات اور کتنی احادیث مبارکہ سے عقیدہ ختم نبوت ثابت شدہ ہے؟

---

3. مرزا قادیانی کی کن عقائد کی بنا کر اس کو کافر کہا جاتا ہے؟

---

4. ملک پاکستان کے کس قانون کی بنا پر قادیانیوں کو غیر مسلم کہا جاتا ہے؟

---

5. قادیانی کس بات کا اصرار کرتے ہیں؟

سوال نمبر 2 کالم ملائیے

دوسرا کالم	پہلا کالم
تو اپنے بزرگوں کے لیے القاب وخطاب بنا رکھے ہیں	سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن وسنت کی موجودگی میں
بلکہ انگریزی قانون پڑھے ہوئے تھے	پاکستان ایسی نظریاتی ریاست میں قادیانی جو کہ غیر مسلم ہیں
کسی نبی کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟	سپریم کورٹ کے یہ جج صاحبان کسی دینی مدرسہ یا اسلامی دارالعلوم کے مفتی صاحبان نہیں تھے
اپنے عقیدہ کو اسلام کے طور پر پیش کر کے دھوکہ دینا چاہتے ہیں	ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو، لازم ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ
اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے	آخر کار ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر برادریوں نے بھی

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگائیے۔

1. آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی، غیر تشریعی، ظلی، بروزی یا نیا...... نہیں آئے گا

☐ خلیفہ ☐ مہدی ☐ نبی ☐ ولی

2. اب چونکہ ایک نبی کے.......... میں ترمیم و تنسیخ دوسرے نبی کے ذریعے ہی سے ہوتی ہے

☐ حکم ☐ مشن ☐ قول ☐ فعل

3. بلا شبہ یہ سب باتیں ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بلکہ فاسق وفاجر...... کے لیے بھی ناقابل برداشت ہیں

☐ قادیانی ☐ عیسائی ☐ یہودی ☐ مسلمان

4. پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام ایک خط میں علامہ اقبال نے فرمایا تھا قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے...... ہیں

☐ وفادار ☐ غدار ☐ نافرمان ☐ دوست

5. اصل کتابوں سے...... حوالہ جات پیش کیے گئے

☐ مشکل ترین ☐ متنازع ترین ☐ آسان ترین ☐ ثقیل ترین

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن وسنت کی موجودگی میں کسی .... کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟
2. قادیانیوں کی طرف سے شان رسالت میں کی جانے والی بعض .... ایسی ہیں جنھیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔
3. حالانکہ ہم بڑی سادہ سی جائز بات کہتے ہیں کہ تم .... کو محمد رسول اللہ نہ کہو
4. آخرکار ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر برادریوں نے بھی تو اپنے .... کے لیے القاب وخطاب بنا رکھے ہیں
5. قادیانی اصرار کرتے ہیں کہ انہیں نہ صرف اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر پیش کرنے کا .... دیا جائے

سوال نمبر 5 درج ذیل جملوں کے سامنے درست مفردات کی نشاندہی کریں؟

1. قادیانی اپنے شہر قادیان کو .... برابر قرار دیتے ہیں

☐ چنیوٹ ☐ مکہ ومدینہ ☐ بیت المقدس

1. پارلیمنٹ کے سامنے اپنا نکتہ نظر پیش کرنے کے لیے .... کو بلایا

☐ یحیٰی بختیار ☐ پنڈت جواہر ☐ مرزا ناصر

قادیانیوں کی پہچان اور طریقہ واردات

مسلمانوں کے درمیان دھوکے سے چھپ کر رہنے والے احمدی/ لاہوری قادیانیوں کو پہچاننے کا آسان طریقہ!

خیال رہے کہ 1974 کی پاکستانی آئینی ترمیم اور بعد ازاں 1984 کے امتناع قادیانیت قانونی ایکٹ کی شق 298 اے، 298 بی اور 298 سی کے تحت قادیانی نہ صرف کافر ہیں بلکہ دھوکہ دے کر خود کو مسلمان ثابت کرنے کے لیے اگر "شعائر اسلام" کا استعمال کریں گے تو 3 سال قید کی سزا پاکستانی قانون میں موجود ہے یہاں کچھ ایسی نشانیاں بیان کی جارہی ہیں جو مسلمانوں کے بھیس میں چھپ کر رہنے والا قادیانی اکثر و بیشتر اختیار کرتا ہے۔

1. مسلمانوں سے گپ شپ لگانے کے بہانے قادیانی اپنی شناخت کروائے بغیر بات مذہبی امور کی طرف لے جاتا ہے اور یہ باور کروانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مندرجہ ذیل عقائد رکھنا کفر، نیز اسلام اور قرآن کے خلاف بھی ہے کہ اللہ نے ان کو آسمان پر زندہ اٹھالیا ہے اور کافر ان کو صلیب نہیں دے سکے اور وہ قرب قیامت میں واپس آئیں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ اور قادیانی یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ ان کو صلیب پر چڑھایا گیا لیکن وہ زخمی حالت میں فلسطین سے کشمیر ہجرت کر گئے وہاں 120 سال کی عمر میں ان کو موت آئی اور صحیح احادیث میں جو مذکور ہے کہ قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ ابن مریم نے نازل ہونا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس امت میں سے ہی کسی مثیل عیسیٰ نے پیدا ہو کر مسیح ابن مریم اور امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرنا ہے اور قرآن میں جہاں سیدنا عیسیٰ ابن مریم کے متعلق "توفی" کا لفظ موجود ہے اس

سے مراد ان کی موت ہے حالانکہ عربی بولنے اور جاننے والے یہ سمجھتے ہیں کہ توفی کا مطلب کسی چیز کو پورا پورا قبض کرنا یا "پورا پورا لے لینا" ہوتا ہے اور چونکہ اللہ نے آپ علیہ السلام کی مکمل توفی کر لی یعنی جسم، شعور اور روح سمیت آسمان پر اٹھا لیا اس لئے قرآن میں ان کی توفی کا بیان ہے اور احادیث میں ان کے قیامت سے قبل نزول کا بیان اس توفی کی تصدیق کرتا ہے۔

2۔ علمائے دین سے شدید متنفر کرنے کی کوشش کرنا اور ان کو تمام برائیوں کی جڑ بتاتے ہوئے ملّاں یا مولوی کے نام سے پکارتا ہے، فرقہ واریت اور کفر کے فتوؤں پر بات کرنے کے بہانے موضوع کو اقلیتوں کے خلاف ہونے والی کاروائیوں بشمول قادیانی جماعت جس کو یہ جماعت احمدیہ کہہ کر مخاطب کرتے ہیں ان کی طرف لے جاتا ہے اور یہ جتانے کی کوشش کرتا ہے کہ کیونکہ مسلمانوں کے تمام فرقے ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں ویسے ہی انہوں نے جماعت احمدیہ کو اپنے آپس کے اختلاف کے تحت کافر قرار دے دیا۔ حالانکہ امت مسلمہ کے تمام مسالک بالاجماع ایک دوسرے کو کافر قرار نہیں دیتے اور فقہ کے چاروں امام جو گزرے ہیں، امام احمد بن حنبل، امام شافعی، امام مالک اور امام ابوحنیفہ ان میں سے کسی نے دوسرے فقہ کے ماننے والے کو کافر یا اسلام سے خارج قرار نہیں دیا اور عقیدہ ختم نبوت کے معاملے میں تمام امت مسلمہ کا اجماع موجود ہے ہمیشہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والا ہر مدعی نبوت اور اس کے پیروکار کافر اور اسلام سے خارج ہیں حتی کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا فتوی ہے کہ جس کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت سے اس کی صداقت کا ثبوت طلب یا اس کے کافر ہونے میں تردد کیا تو وہ خود بھی اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

3۔ قادیانی چاندی کی خاص قسم کی انگوٹھی پہنتے ہیں اکثر لاعلم مسلمانوں کے سامنے یا وہاں جہاں ان کو اس بات کا یقین ہو کہ کوئی ان کو پہچان نہیں پائے گا جس پر قرآن کی یہ آیت لکھی ہوتی ہے "أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ" جس کا ترجمہ ہے: کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟ یہ انگوٹھی مرزا قادیانی کی سنت کے طور پر پہنتے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی بھی ایسی انگوٹھی پہنا کرتا تھا۔

4۔ قادیانیوں میں ان کے خلیفہ کی تو مکمل داڑھی ہوتی ہے یہ دھوکہ دینے کے لئے کہ وہ شعائر اسلام کی مکمل پابندی کرتا ہے ورنہ قادیانی کیوں کہ مسلمانوں سے نفرت کرتے ہیں اس لئے ان کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر اس ظاہری وضع قطع کے شعار اور نقل سے بچا جائے جسے ہمارے علمائے دین یا متقی مسلمان اپناتے ہیں جیسے مکمل داڑھی

ایک مٹھی بھر، لیکن قادیانی آپ کو 99 فرنچ کٹ داڑھی میں ملے گا یا پھر کلین شیو اور ان کے ہاں غیر اعلانیہ حکم کے طور پر کوئی قادیانی جماعتی عہدے دار موجودہ خلیفہ سے لمبی اور گھنی داڑھی نہیں رکھ سکتا اس لئے کبھی سالانہ قادیانی جلسے کے موقع پر بھی ہزاروں قادیانیوں کے بیچ کوئی قادیانی اپنے خلیفہ جیسی، اس کے برابر یا اس سے لمبی داڑھی رکھے نظر نہیں آئے گا۔ اگر آپ گوگل میں رومن اردو میں "جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ" لکھ کر سرچ کریں گے تو اس بات کی تصدیق ہوجائے گی۔

5۔ قادیانی کبھی مسلمانوں کی طرح مخصوص نماز والی گول ٹوپی نہیں پہنے گا وہ یا تو پٹھانوں کی مخصوص ٹوپی پہنے نظر آئیں گے یا سندھی ٹوپی یا جناح کیپ اس حوالے سے ایک ایسی بات جو کوئی قادیانی آپ کو نہیں بتائے گا وہ یہ ہے کہ قادیانی جماعت میں ان کے مرتبے یا رتبے کے لحاظ سے سر ڈھانپنے کا رواج ہے مردوں میں ان کا خلیفہ شملہ والی پگڑی پہنتا ہے اور اس کے علاوہ کسی قادیانی کو اس کی موجودگی میں پگڑی پہننے کی اجازت نہیں ہوتی۔ خلیفہ کے بعد جو اس سے نچلے درجے کے عہدے دار ہیں وہ جناح کیپ کا استعمال کرتے ہیں پینٹ کوٹ یا شلوار قمیض وشیروانی کے ساتھ اور پھر ان سے نچلے عام قادیانی پٹھانوں کی مخصوص ٹوپی پہنتے ہیں یا پھر سندھی ٹوپی میں نظر آتے ہیں۔

6۔ قادیانی عورتوں کو پہچاننا تو اور بھی آسان ہے یہ بھی اپنے قادیانی مردوں کی طرح مسلمان عورتوں کی ضد میں ڈھیلے ڈھالے برقع کے بجائے عمومی طور پر ٹائٹ برقع پہنتی ہیں جس کی کمر پر اکثر بیلٹ بھی لگی ہوتی ہے تاکہ برقع کی فٹنگ اچھی آئے اس کے علاوہ ان کے برقع میں ایک لمبی چاک بھی ہوتی ہے اور ان کے نقاب کا طریقہ بھی نرالا ہوتا ہے جس میں نقاب ناک کے نیچے رکھا ہوتا ہے ہونٹوں کے اوپر ڈھلکا ہوا جس سے سوائے لب و رخسار کے سب نظر آتا ہے جو کہ "نہ سامنے آتے ہیں اور نہ چھپاتے ہیں" کے مصداق مسلمان مردوں کو لبھانے کے لئے ایک حربے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

7۔ قادیانیوں کا ٹی وی چینل ایم ٹی اے (مسلم ٹی وی احمدیہ) کے نام سے سیٹلائٹ سے 24 گھنٹے نشر ہوتا ہے جس پر یہ اپنے مذموم کفریہ عقیدے کی کھلم کھلا تبلیغ کرتے ہیں اور دجل پر مبنی تعلیم کو "اسلام احمدیت" یعنی احمدیت ہی اصل اسلام ہے، کے نعرے کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ قادیانیوں کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آج کے اس دور میں جب کیبل ٹی وی عام ہے اور ڈش انٹینا کا استعمال پاکستان میں عام گھریلو صارفین کے لئے متروک ومعدوم

ہو چلا ہے لیکن اس کے باوجود قادیانی ایم ٹی اے چینل دیکھنے کی غرض سے اپنے گھروں پر ڈش انٹینا لگاتے ہیں اور جن مسلمانوں پر یہ اپنے دجل وفریب کی طبع آزمائی کرتے ہیں ان کو اکثر تبلیغ کی نیت سے اپنا یہ ٹی وی چینل اپنے گھر یا علاقے کے قادیانی مرکز میں بلا کر دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ قادیانیوں کا مشہور چینل بینارۃ المسیح ہے جو کہ قادیان انڈیا میں ہے جس بینارہ کو یہ اپنے ٹی وی چینل پر مسلمانوں کے مقابلے میں خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کی جگہ دکھا کر اس کو مشتہر کرتے ہیں۔

8۔ سب سے اہم نشانی یہ کہ قادیانی ناموں کے آغاز میں آپ کو محمد لگا نظر نہیں آئے گا اور نا ہی کوئی پیدائشی قادیانی آپ کو اس طرح کا خالص اسلامی نام رکھے نظر آئے گا جیسے کہ عبداللہ، مصطفیٰ، عبدالرشید، عبدالقیوم، جب کہ ان کے ناموں کے اختتام میں احمد لگا ہوا پایا جاتا ہے جو مرزا قادیانی کے نام کا بھی حصہ تھا اور قادیانی قرآن میں بیان ہونے والے آقا ﷺ کے مخصوص نام احمد سے مراد مرزا قادیانی کی ذات ہی لیتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

9۔ یاد رہے کہ پاکستان اور دنیا بھر میں پائے جانے والے زیادہ تر قادیانی پنجابی زبان بولنے والے گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی کا تعلق بھی تقسیم ہندوستان سے قبل قادیان ضلع "گورداسپور" پنجاب سے تھا اس لئے ان کی تبلیغ کا زیادہ اور مرکزی دائرہ اثر بھی تقسیم سے قبل اور بعد میں بھی پنجاب ہی رہا جہاں موجود سادہ لوح دیہاتی ملنسار ماحول میں ان کے فتنے کا شکار ہو سکے اور آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے نسل در نسل۔

قادیانیوں کی ایک بہت پرانی کوشش یہ بھی ہے کہ انھیں "احمدیہ مسلم جماعت" کے نام سے جانا جائے۔ اگر چہ متفقہ طور پر پوری دنیا کے مسلمانوں نے اور دنیا کی اسلامی یا غیر اسلامی سیکولر چھوٹی بڑی عدالتوں نے بھی ان کے دعویِ اسلام کو مسترد کر دیا ہے؛ لیکن دنیا کی تمام اقوام انھیں "احمدی مسلمان" سے یاد کریں، ان کی عبادت گاہ "مرزا اڈا" کے لیے مسجد کا لفظ استعمال کیا جائے۔ ان کے ہر زندیقانہ اور غیر اسلامی عمل پر اسلامی اصطلاحات استعمال کی جائیں۔ اس میں پڑوسی ملک کی بعض نیوز ایجنسیاں بھی اسی کو جمہوریت کے نام پر اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے ہوئی ہیں اور دیگر ممالک کو اس طرح خبریں سپلائی کرتی ہیں کہ گویا وہ مسلمانوں کی ہمدرد ہیں یا مطلق غیر جانب دار خبر رساں ایجنسی ہیں؛ حالانکہ صورت حال بالکل اس کے برعکس ہے، ان ایجنسیوں کے قیام کے پیچھے اوّل دن سے قادیانی ہیں جو ان کو اپنے مفاد میں گاہے گاہے استعمال کرتے ہیں یا پھر یہ کہ یہ ایجنسیاں قادیانیت زدہ ہیں جو ان کے مفاد میں استعمال ہونے ہی کو جمہوریت کا اعلیٰ معیار سمجھ رہی ہیں۔

قادیانیوں کی دعوت اور سازشوں کا عمومی میدان دینی مدارس کے طلبہ اور مساجد کے نمازی نہیں ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ جس شخص کا دینی مدرسہ، مسجد، علماء کرام اور مذہبی جماعتوں سے تھوڑا سا تعلق بھی ہے وہ ان کے دجل و فریب کا شکار نہیں ہوگا۔ اور جو شخص دین سے اور دین کے علم و معلومات سے جس قدر دور ہوگا وہ ان کے فریب کا جی شکار ہوگا۔ اس لیے قادیانیوں کی محنت کا میدان مسجد و مدرسہ سے لاتعلق افراد و طبقات ہیں اور وہ لوگ ہیں جو دین کی معلومات سے بہرہ ور نہیں ہیں۔ جبکہ ہماری محنت کا میدان زیادہ تر ہمارا اپنا ماحول ہوتا ہے۔ اس ماحول میں بھی محنت کی ضرورت ہے کہ اس سے ایمان میں پختگی آتی ہے اور بیداری قائم رہتی ہے۔ لیکن ہماری محنت کا اصل میدان دین سے لاتعلق افراد و طبقات ہیں جن کی طرف ہماری توجہ بہت کم ہے۔ اس لیے ہمیں اپنی جدوجہد اور ترجیحات کا از سرِ نو جائزہ لینا چاہیے۔

قادیانیوں کی محنت کا طریق کار بدل چکا ہے، وہ مناظرہ و مجادلہ کا محاذ چھوڑ کر لابنگ اور بریفنگ کے ہتھیاروں سے کام لے رہے ہیں۔ ان کے دلائل انسانی حقوق کے جدید فلسفہ اور آج کے بین الاقوامی قوانین و رواجات پر مشتمل ہوتے ہیں اور وہ ان حوالوں سے لوگوں کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے میڈیا کے تمام شعبوں صحافت، ٹی وی چینل اور سوشل میڈیا میں اپنی کمین گاہیں قائم کر رکھی ہیں۔ اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی اداروں اور سیکولر این جی اوز کو پناہ گاہ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ وہ فائل ورک اور لابنگ کی ان صلاحیتوں کو خوب استعمال کر رہے ہیں جن کی طرف ہماری توجہ نہیں ہے۔ اس لیے ہمیں اس صورت حال پر توجہ دینا ہوگی اور ان ہتھیاروں اور اسلوب میں مہارت حاصل کرنا ہوگی جو آج کے دور میں عام طور پر استعمال ہو رہے ہیں، اور جن کے بغیر کوئی جدوجہد آگے نہیں بڑھ سکتی۔ سوشل میڈیا پر فیس بک ہو یا پھر ٹویٹر ہر جگہ ہمارے پاکستانیوں کے اکاونٹ ہیں اور شاید نماز بھی پڑھیں یا نہ پڑھیں لیکن فیس بک اور ٹویٹر پر اکاونٹ بنانے والے ہم لازمی اپنا سٹیٹس اپڈیٹ کرتے ہیں یا پھر کسی نہ کسی کی پوسٹ پر کمنٹ اور لائک تو لازمی کرتے ہیں دیکھا جائے تو ہر طرح کے گروپس اور پیجز بنے ہیں اور ہر طرح کی آئی ڈیز بھی بنی ہیں اب اگر ہم آئی ڈیز کے ناموں پر غور کریں تو لازمی بات ہے اپنے نام پر ہی آئی ڈی بنائیں گے یعنی میں مسلمان ہوتو میرا نام بھی اسلامی ہوگا تو میری آئی ڈی اسلامی نام سے ہی بنے گی اور میں جہاں بھی کسی بھی گروپ یا پیجز میں کمنٹ یا لائک کروں گا تو دیکھنے والے یا میرے کمنٹ کا جواب دینے والے سمجھ جائیں گے کہ یہ مسلمان ہے۔

بالکل اسی طرح قادیانی جن کو الحمد اللہ پاکستان کے قانون کے مطابق غیر مسلم قرار دے دیا گیا تھا جو آج بھی اسی قانون کے اندر آتے ہیں پاکستان کے قانون کے تحت کافر ہی ہیں، مگر قادیانی خود کو کافر نہیں سمجھتے بلکہ وہ خود کو مسلمان ہی سمجھتے ہیں لہٰذا اسی کی بنیاد پر قادیانی اپنے نام بھی مسلمانوں کے ناموں کی طرح ہی رکھتے ہیں تو جس طرح ہم مسلمان فیس بک ٹویٹر استعمال کرتے ہیں بالکل ایسے ہی قادیانی بھی کرتے ہیں اب نام ہمارے اور قادیانیوں کے ایک جیسے ہی ہیں اسی بات کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے قادیانی سوشل میڈیا پر ایسی پوسٹوں پر کمنٹ کرتے ہیں اور ایسے پیجز اور گروپس بھی چلاتے ہیں جو مسلمانوں میں فرقہ واریت کو ہوا دیتے ہوں جو پاک فوج کے خلاف باتیں کرتے ہوں لیکن ہم کو علم نہیں ہوتا کہ یہ قادیانی ہے یا نہیں جس کی وجہ سے ہم بھی مسالے دار فرقہ واریت کی باتوں میں آکر قادیانیوں کا ساتھ بھی دیتے ہیں اور اپنی آخرت بھی خراب کرتے ہیں۔ اب یہ کام بہت بڑے پیمانے پر ہو رہا ہے بلکہ قادیانیت کے زیر سایہ ایسے ادارے بھی چلائے جا رہے ہیں جن کا کام ہی صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کو جتنا ہو سکے آپس میں لڑواؤ کیوں کہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ جو قادیانی نہیں وہ مسلمان ہی نہیں۔

مشق سبق نمبر 22

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجیے۔

1. قادیانی کس طرح سادہ مسلمانوں کو پھنساتے ہیں؟

----

2. قادیانی انگوٹھی میں کون سی آیت لکھواتے ہیں؟

----

3. قادیانی گول ٹوپی کیوں نہیں پہنتے؟

----

4. قادیانیوں کا چینل کونسا ہے اور یہ اس میں کیا دکھاتے ہیں؟

----

5. مرزائی کونسی زبان کو ترجیح دیتے ہیں؟

سوال نمبر 2 کالم ملایئے

دوسرا کالم	پہلا کالم
اور سیکولر این جی اوز کو پناہ گاہ کے طور پر استعمال کررہے ہیں	لیکن قادیانی آپ کو 99 فرنچ کٹ داڑھی
میں ملے گا یا پھر کلین شیو	خلیفہ کے بعد جو اس سے نچلے درجے کے عہدے دار ہیں
وہ جناح کیپ کا استعمال کرتے ہیں	سب سے اہم نشانی یہ کہ قادیانی ناموں کے آغاز میں
دینی مدارس کے طلبہ اور مساجد کے نمازی نہیں ہیں	اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی اداروں
آپ کو محمد لگا نظر نہیں آئے گا	قادیانیوں کی دعوت اور سازشوں کا عمومی میدان

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. یہ انگوٹھی مرزا قادیانی کی...... کے طور پر پہنتے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی بھی ایسی انگوٹھی پہنا کرتا تھا۔

☐ نشانی ☐ سنت ☐ کمائی ☐ منت

2. مردوں میں ان کا خلیفہ شملہ والی...... پہنتا ہے

☐ ٹوپی ☐ پگڑی ☐ شیروانی ☐ قمیص

3. عمومی طور پر ٹائٹ...... پہنتی ہیں جس کی کمر پر اکثر بیلٹ بھی لگی ہوتی ہے

☐ لباس ☐ شلوار ☐ برقع ☐ نقاب

4. اس کے باوجود قادیانی ایم ٹی اے...... دیکھنے کی غرض سے اپنے گھروں پر ڈش انٹینا لگاتے ہیں

☐ ڈرامہ ☐ پروگرام ☐ چینل ☐ رقص

5. قادیانیوں کی ایک بہت...... کوشش یہ بھی ہے کہ انھیں "احمدیہ مسلم جماعت" کے نام سے جانا جائے

☐ پرانی ☐ اہم ☐ نمایاں ☐ اعلیٰ

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. قادیانی.............کی خاص قسم کی انگوٹھی پہنتے ہیں
2. قادیانی جماعت میں ان کے مرتبے یا رتبے کے لحاظ سے.............ڈھانپنے کا رواج ہے
3. مسلمان مردوں کو.............کے لئے ایک حربے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے
4. مرزا قادیانی کا تعلق بھی تقسیم ہندوستان سے قبل قادیان ضلع.............پنجاب سے تھا
5. جو شخص دین سے اور دین کے علم و معلومات سے جس قدر.............ہوگا وہ ان کے فریب کا جلدی شکار ہوگا

سوال نمبر 5 احمدی/ لاہوری قادیانیوں کو پہچاننے کے دو، تین طریقے بیان کریں؟

....

....

....

....

....

....

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کیوں ضروری ہے؟

بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث متواترہ قطعیہ اور امت محمدیہ کے قطعی اجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اسے مقتداء و پیشوا مانے وہ بھی کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کفر اور ارتداد کے ساتھ اگر اس میں وجوہ مذکور فی السؤال میں سے ایک وجہ بھی موجود ہو تو قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ اور فقہ اسلامی کے مطابق وہ اسلامی اخوت اور اسلامی ہمدردی کا ہرگز مستحق نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کے ساتھ سلام و کلام، نشست و برخاست اور لین دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کر دیں۔ کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اس سے قائم کرنا جس سے اس کی عزت و احترام کا پہلو نکلتا ہو یا اس کو قوت و آسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں۔ کفار محاربین اور اعداء اسلام سے ترک موالات کے بارے میں قرآن حکیم کی بے شمار آیات موجود ہیں۔ اسی طرح احادیث نبویہ اور فقہ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔

یہ واضح رہے کہ کفار محاربین جو مسلمانوں سے برسرپیکار ہوں، انہیں ایذا پہنچاتے ہوں، اسلامی اصلاحات کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے ہوں اور مار آستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہوں۔ اسلام ان کے ساتھ سخت سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی ان کافروں سے اجازت دی گئی ہے جو

محارب اور موذی نہ ہوں۔ ورنہ کفار محاربین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے۔ علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابل نفرت گناہ سرزد ہو جائے تو بطور تعزیر و تادیب ان کے ساتھ ترک تعلق اور سلام و کلام ونشست و برخاست ترک کرنے کا حکم شریعت مطہرہ اور سنت نبوی میں موجود ہے۔ چہ جائیکہ کفار محاربین کے ساتھ۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر "من بدل دینہ فاقتلوہ" کی شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتدوں سے جو سلوک کیا وہ کسی سے مخفی نہیں اور بعد کے خلفاء اور سلاطین اسلام نے بھی کبھی اس فریضہ سے غفلت اور تساہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن اگر مسلمان حکومت اس قسم کے لوگوں کو سزا دینے میں کوتاہی کرے یا اس سے توقع نہ ہو تو خود مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ تاکہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا کا فیصلہ کریں جو اس کے دائرہ اختیار میں ہو۔ الغرض ارتداد، محاربت، بغاوت، شرارت، نفاق، ایذائے مسلمانوں کے ساتھ سازش، یہود و نصاریٰ و ہنود کے ساتھ ساز باز، ان سب وجوہ کے جمع ہو جانے سے بلاشبہ مذکورہ فی السوال فرد یا جماعت کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ نہ صرف جائز ہے بلکہ واجب ہے، اگر مسلمانوں کی جماعت بہیئت اجتماعی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مقاطعہ یا بائیکاٹ جیسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو وہ عنداللہ مسئول ہوگی۔

یہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی محاربت اور ایذاء رسانی سے محفوظ کیا جائے۔ اور ان کی اجتماعیت کو ارتداد و نفاق کے دستبرد سے بچایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خود ان محاربین کے لئے بھی اس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ وہ اس سزا یا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر ایمان و اسلام قبول کریں۔ اس طرح آخرت کے عذاب اور ابدی جہنم سے ان کو نجات مل جائے، ورنہ اگر مسلمانوں کی ہیئت اجتماعیہ ان کے خلاف کوئی تادیبی اقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھ کر اس پر مصر رہیں گے اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

رسول اکرم ﷺ نے مدینہ پہنچ کر ابتداءً یہی طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ کفار مکہ کے قافلوں پر حملہ کر کے ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے تاکہ مال اور ثروت سے ان کو جو طاقت اور شوکت حاصل ہے وہ ختم ہو جائے۔ جس کے بل بوتے پر وہ مسلمانوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور مختلف سازشیں کرتے ہیں۔ قتل نفس اور جہاد

بالسیف کے حکم سے پہلے مقاطعہ اور دشمنوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی یہ تدبیر اس لئے اختیار کی گئی تھی تا کہ اس سے ان کی جنگی صلاحیت ختم ہو جائے اور وہ اسلام کے مقابلہ میں آ کر کفر کی موت نہ مریں۔ گویا اس اقدام کا مقصد یہ تھا کہ ان کے اموال پر قبضہ کر کے ان کی جانوں کو بچایا جائے۔ کیونکہ اموال پر قبضہ ان کی جان لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

علاوہ ازیں اس تدبیر میں یہ حکمت و مصلحت بھی تھی کہ کفار مکہ کے لئے غور و فکر کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے تا کہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر ابدی نعمتوں کے مستحق بن سکیں اور عذاب اخروی سے نجات پا سکیں۔ لیکن جب اس تدبیر سے کفار و مشرکین کے عناد کی اصلاح نہ ہوئی تو ان کے شر و فساد سے زمین کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہاد بالسیف کا حکم بھیج دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے قریش کے تجارتی قافلہ کے بجائے ان کی عسکری تنظیم سے مسلمانوں کا مقابلہ کرا دیا۔ رسول اکرم ﷺ کی ابتدائی تدبیر سے امت مسلمہ کو یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ خاص قسم کے حالات میں جہاد بالسیف پر عمل نہ ہو سکے تو اس سے اقل درجہ کا اقدام یہ ہے کہ کفار محاربین سے نہ صرف اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے بلکہ ان کے اموال پر قبضہ تک کیا جا سکتا ہے مگر ظاہر ہے کہ عام مسلمان نہ تو جہاد بالسیف پر قادر ہیں نہ انہیں اموال پر قبضہ کی اجازت ہے۔ اندریں صورت ان کے اختیار میں جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ ان موذی کافروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے ان کو معاشرہ سے جدا کر دیا جائے۔

بدن انسانی کا جو حصہ اس درجہ گل سڑ جائے کہ اس کی وجہ سے تمام بدن کو نقصان کا خطرہ لاحق ہو اور جان خطرہ میں ہو تو اس ناسور کو جسم سے پیوستہ رکھنا دانش مندی نہیں۔ بلکہ اسے کاٹ دینا ہی عین مصلحت و حکمت ہے۔ تمام عقلاء اور حکماء و اطباء کا اسی پر عمل و اتفاق ہے اور پھر جب یہ موذی کفار مسلمانوں کا خون چوس چوس کر پل رہے ہوں اور طاقتور بن کر مسلمانوں ہی کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہوں تو ان سے خرید و فروخت اور لین دین میں مکمل مقاطعہ کرنا اسلام اور ملت اسلامیہ کے وجود و بقاء کے لئے ایک ناگزیر ملی فریضہ بن جاتا ہے۔ آج بھی اس متمدن دنیا میں مقاطعہ یا اقتصادی ناکہ بندی کو ایک اہم دفاعی مورچہ سمجھا جاتا ہے اور اس کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے یہ کوئی سیاسی حربہ نہیں۔ بلکہ اسوہ نبی، سنت رسول اور ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے۔ اسلام کی غیرت ایک لمحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی

نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ باقی رکھا جائے۔

قرآن کریم

اب ہم آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور فقہاء امت اسلامیہ کے وہ نقول پیش کرتے ہیں جن سے اس مقاطعہ کا حکم واضح ہوتا ہے۔

﴿ان إذا سمعتم اٰيٰت الله يكفر بها ويستهزأ بها فلا تقعدوا معهم.﴾ (نساء:140)

''اور جب سنو تم کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اُڑایا جارہا ہے تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردو۔''

﴿وإذا رأيت الذين يخوضون في اٰيٰتنا فاعرض عنهم.﴾ (انعام،68)

''اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو مذاق اُڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار کرلو۔''

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابوبکر الجصاص الرازی لکھتے ہیں کہ

''وهذا يدل على أن علينا ترك مجالسة الملحدين وسائر الكفار عند إظهارهم الكفر والشرك ومالا يجوز على الله تعالىٰ إذا لم يمكنا إنكاره... الخ۔

ترجمہ''یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور سارے کافروں سے ان کے کفر و شرک، اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک نہ کرسکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردیں۔''

''اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ''۔

امام ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

''وفي هذه الآية دلالة على أن الكافر لا يكون ولياً للمسلم لا في التصرف ولا في النصرة۔ ويدلّ على وجوب البراء ة من الكفار والعداوة لهم، لأن الولاية ضد العداوة، فاذا أمرنا بمعاداة اليهود والنصارى لكفرهم فغيرهم من الكفار بمنزلتهم ويدلّ على أن الكفر كله ملّة واحدة۔

(احکام القرآن 2،444)

ترجمہ: اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہوسکتا۔ نہ تو معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے برأت اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا

واجب ہے کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے۔ دوسرے کافر بھی انہیں کے حکم میں ہیں سارے کافر ایک ہی ملت ہیں۔

سورۃ ممتحنہ کا موضوع ہی کفار سے قطع تعلق کی تاکید ہے۔ اس سورۃ میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے۔ اگرچہ رشتہ دار قرابت دار ہوں اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے۔ اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی اور تعلق رکھیں گے، وہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔

﴿لا تجد قوما یؤمنون باللّٰہ والیوم الاٰخر یوآدّون من حآدّ اللّٰہ ورسولہ ولو کانوا اٰبآء ھم أو ابنآء ھم او اخوانھم او عشیرتھم۔﴾ (مجادلہ،22)

ترجمہ: ”تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں۔ اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے۔ خواہ ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔“

آگے چل کر اس آیت کریمہ میں ان مسلمانوں کو جو باوجود قرابت داری کے محارب کافروں سے دوستانہ تعلقات ختم کر دیتے ہیں۔ سچا مومن کہا گیا ہے۔ انہیں جنت اور رضوان الٰہی کی بشارت سنا دی گئی ہے اور ان کو ”حزب اللہ“ کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کے دشمنوں سے دوستی رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہو سکتا۔

بطور مثال ان چند آیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ورنہ بے شمار آیات کریمہ اس مضمون کی موجود ہیں۔

احادیث نبویہ

اب چند احادیث نبویہ ﷺ ملاحظہ ہو جن سے قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ کا حکم واضح ہوتا ہے:

1. جامع ترمذی کی ایک حدیث میں سمرۃ رضی اللہ عنہ بن جندب سے مروی ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ: ”مشرکوں اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ سکونت بھی اختیار نہ کریں۔ ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے۔“

(باب فی کراہیۃ المقام بین اظہر المشرکین، ج1 ص194)

2. نیز ترمذی کی ایک حدیث میں جو جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

”أنا بریئ من کل مسلم یقیم بین أظہر المشرکین۔“

ترجمہ: یعنی آپ ﷺ نے اظہار برأت فرمایا ہر اس مسلمان سے جو محارب کافروں میں سکونت پذیر ہو۔''

(حوالہ مزکورہ بالا)

3۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں قبیلہ عکل اور عرنیہ کے آٹھ نو اشخاص کا ذکر ہے جو مرتد ہو گئے تھے۔ ان کے گرفتار ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور ان کی آنکھوں میں گرم کر کے لوہے کی کیلیں پھیر دی جائیں اور ان کو مدینہ طیبہ کے کالے کالے پتھروں پر ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہ لوگ پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں:

''یستسقون فلا یسقون'' اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: ''حتی ان احدھم یکدم بفیه الارض''

ترجمہ: ''وہ پیاس کے مارے زمین چاٹتے تھے۔۔۔۔۔مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہ تھی۔''

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ:

''ان المحارب المرتد لا حرمة له فی سقی الماء ولا غیره، ویدل علیه أن من لیس معه ماء إلا لطهارته لیس له أن یسقیه للمرتد ویتیمم، بل یستعمله ولومات المرتد عطشاً۔''

(فتح الباری 1، صفحہ 393)

ترجمہ: اس سے یہ معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی احترام نہیں۔ چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہو تو اس کو اجازت نہیں ہے کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمم کرے۔ بلکہ اس کے لئے حکم ہے کہ پانی مرتد کو نہ پلائے۔ اگر چہ وہ پیاس سے مرجائے بلکہ وضو کر کے نماز پڑھے۔''

4۔ غزوۂ تبوک میں تین کبار صحابہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ، واقفی بدری رضی اللہ عنہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ، بدری عمری رضی اللہ عنہ کو غزوہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے سخت سزا دی گئی۔ آسمانی فیصلہ ہوا کہ ان تینوں سے تعلقات ختم کر لئے جائیں۔ ان سے مکمل مقاطعہ کیا جائے۔ کوئی شخص ان سے سلام وکلام نہ کرے۔ حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی ان سے علیحدہ ہو جائیں اور ان کے لئے کھانا بھی نہ پکائیں۔ یہ حضرات روتے روتے نڈھال ہو گئے اور حق تعالیٰ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہو گئی۔

وحی قرآنی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

﴿وعلی الثلثة الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیهم الارض بما رحبت وضاقت علیهم انفسهم وظنوا ان لا ملجأ من الله الا الیه۔﴾ (توبہ:118)

ترجمہ:’’اوران تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہاں تک زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہوگئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجزا سی کی طرف۔‘‘

پورے پچاس دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور معافی ہوگئی۔

قاضی ابوبکر بن العربی لکھتے ہیں کہ:

’’وفیه دلیل علی أنّ للإمام أن یعاقب المذنب بتحریم کلامه علی الناس أدبأله وعلی تحریم أهله علیه۔‘‘ (احکام القرآن لابن العربی ج3 صفحہ 114)

ترجمہ:’’اس قصہ میں اس امر کی دلیل ہے کہ امام کو حق حاصل ہے کہ کسی گنہگار کی تادیب کے لئے لوگوں کو اس سے بول چال کی ممانعت کردے۔ اور اس کی بیوی کو بھی اس کے لئے ممنوع ٹھہرادے۔‘‘

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ:

’’وفیه ترک السلام علی من اذنب وجواز هجره اکثر من ثلاث۔‘‘

ترجمہ:’’اس سے ثابت ہوا کہ گنہگار کو سلام نہ کیا جائے اور یہ کہ اس سے قطع تعلق تین روز سے زیادہ بھی جائز ہے۔‘‘

بہرحال کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء کا یہ واقعہ قرآن کریم کی سورۃ توبہ میں مذکور ہے اور اس کی تفصیل صحیح بخاری، صحیح مسلم اور تمام صحاح ستہ میں موجود ہے۔

امام ابوداؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں کتاب السنۃ کے عنوان کے تحت متعدد ابواب قائم کئے ہیں۔

الف۔ باب مجانبة اهل الاهواء وبغضهم!

اھل اھواء باطل پرستوں سے کنارہ کشی کرنے اور بغض رکھنے کا بیان

ب۔ باب ترک السلام علی اھل الاھواء

اھل اھواء سے ترک سلام وکلام کا بیان

سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ’’خلوق‘‘ (زعفران) لگا یا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام

کا جواب نہیں دیا۔ غور فرمایئے کہ معمولی خلاف سنت بات پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک مرتد موذی اور کافر محارب سے بات چیت سلام وکلام اور لین دین کی اجازت کب ہوسکتی ہے؟

امام خطابیؒ ''معالم السنن ج 4 ص 296 میں حدیث کعب کے سلسلے میں تصریح فرماتے ہیں کہ ''مسلمانوں کے ساتھ بھی ترک تعلق اگر دین کی وجہ سے ہوتو بلا قید ایام کیا جاسکتا ہے۔ جب تک توبہ نہ کریں۔''

5۔ مسند احمد وسنن ابی داؤد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''القدرية مجوس هذه الامة، ان مرضوا فلا تعودوهم، وان ماتوا فلا تشهدوهم۔''

ترجمہ: ''تقدیر کا انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔''

6۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ:

''لا تجالسوا اهل القدر ولا تفاتحوهم''

ترجمہ: ''منکرین تقدیر کے ساتھ نہ نشست و برخاست رکھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔''

بہرحال یہ تو حضرت نبی کریم ﷺ کے ارشادات ہیں۔ عہد نبوت کے بعد عہد خلافت راشدہ میں بھی اسی طرز عمل کا ثبوت ملتا ہے۔ مانعین زکوٰۃ کے ساتھ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اعلان جہاد کرنا بخاری ومسلم میں موجود ہے۔ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی اور ان کے پیروؤں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس سے حدیث وسیر کا معمولی طالب علم بھی واقف ہے۔ عہد فاروقی میں ایک شخص ضبیع عراقی قرآن کریم کی آیات کے ایسے معانی بیان کرنے لگا جن میں ہواء نفس کو دخل تھا اور ان سے مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک کا راستہ کھلتا تھا۔ یہ شخص فوج میں تھا جب عراق سے مصر گیا اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ گورنر مصر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ بھیجا اور صورت حال لکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ اس کا موقف سنا نہ دلائل۔ اس سے بحث ومباحثہ میں وقت ضائع کئے بغیر اس کا ''علاج بالجرید'' ضروری سمجھا۔ فوراً کھجور کی تازہ ترین شاخیں منگوائیں اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر بے تحاشا مارنے لگے اتنا مارا کہ خون بہنے لگا۔ وہ چیخ اٹھا کہ ''اے امیر المومنین آپ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی کیجئے۔ تلوار لے کر میرا قصہ پاک کر دیجئے اور اگر صرف میرے دماغ کا خناس نکالنا مقصود ہے تو آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ اب وہ بھوت نکل چکا ہے۔'' اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور چند دن

مدینہ رکھ کر واپس عراق بھیج دیا اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ:

''ان لا یجالسه احد من المسلمین''

ترجمہ: ''کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔''

اس مقاطعہ سے اس شخص پر عرصہ حیات تنگ ہو گیا تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کی حالت ٹھیک ہو گئی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی۔

7 سنن کبری البیہقی ج 9 صفحہ 85 میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''امرنی رسول اللہ ﷺ ان أغور ماء آبار بدر''

ترجمہ: ''جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ بدر کے کنوؤں کا پانی خشک کر دوں۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ

'' أن تغوّر المیاہ کلها غیر ماء واحد فنلقی القوم علیه''

ترجمہ: ''سوائے ایک کنوئیں کے جو بوقت جنگ ہمارے کام آئے گا باقی سب کنوئیں خشک کر دیئے جائیں۔''

8 صحیح بخاری ج 2 صفحہ 1023 میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چند بد دین زندیق لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا۔ ''اگر میں ہوتا تو انہیں جلاتا نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سزا مت دو بلکہ میں انہیں قتل کرتا۔'' کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''من بدل دینه فاقتلوه''

ترجمہ: ''جو شخص مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔''

9 صحیح بخاری، ج 1 صفحہ 423 میں صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ: ''رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آ جاتے ہیں فرمایا وہ بھی انہی میں شامل ہیں۔''

فقہ

اب فقہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں جن سے قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ کا حکم واضح ہوتا ہے:

1 علامہ دردیر مالکی شرح کبیر میں باغیوں کے احکام میں لکھتے ہیں کہ: ترجمہ: ''ان کا کھانا پانی بند کر دیا جائے۔ الا

یہ کہ ان میں عورتیں اور بچے ہوں۔'' (4،299)

2 کوئی قاتل اگر حرم مکہ میں پناہ گزین ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ: ترجمہ: ''امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد زفر اور حسن بن زیاد کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل کر کے حرم میں داخل ہو تو جب تک حرم میں ہے اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا مگر نہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے۔ نہ اس کو کھانا دیا جائے یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہو جائے۔'' احکام القرآن 2، 21

3 درمختار میں ہے کہ: ترجمہ: ''ناصحی نے فتویٰ دیا کہ ہر موذی کا قتل واجب ہے اور ''شرح وہبانیہ'' میں ہے کہ تعزیر یوں بھی ہوسکتی ہے کہ شہر بدر کر دیا جائے اور ان کے مکان کا گھیراؤ کیا جائے۔ انہیں مکان سے نکال باہر کیا جائے اور مکان ڈھا دیا جائے۔''

4 ابن عابدین الشامی درمختار، ج 3 ص 272 میں لکھتے ہیں کہ: ترجمہ: ''احکام السیاسۃ میں ''المنتقی'' سے نقل کیا ہے کہ جب کسی کے گھر سے گانے بجانے کی آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہو جاؤ کیونکہ جب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کر دیا ہے اور بزازیہ کے کتاب الحدود و نہایہ کے باب الغصب اور درایہ کے کتاب الجنایات میں لکھا ہے کہ صدر الشہید نے ہمارے اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص فسق و بدکاری اور مختلف قسم کے فساد کا عادی ہو ا ایسے شخص پر اس کا مکان گرا دیا جائے۔ حتیٰ کہ مفسدوں کے گھر میں گھس جانے میں بھی مضائقہ نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک نوحہ گر عورت کے گھر میں گھس آئے اور اس کے ایسا دُرّہ مارا کہ اس کے سر سے چادر اتر گئی اور اپنے طرزِ عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حرام میں مشغول ہونے کے بعد اس کی کوئی حرمت نہیں رہی اور یہ لونڈیوں کی صف میں شامل ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ایک شرابی کے مکان کو آگ لگا دی تھی۔ صفار زاہد کہتے ہیں کہ فاسق کا مکان گرا دینے کا حکم ہے۔''

5 ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، ج 4، ص 107، باب التعزیر میں لکھتے ہیں کہ: ترجمہ: ''اور یہ کہ اس امر کی تصریح ہے کہ مارنا ایسی تعزیر ہے جس کا انسان اختیار رکھتا ہے خواہ محتسب نہ ہو۔ ''المنتقی'' میں اس کی تصریح کی گئی۔'' یاد رہے کہ اس قسم کے مقاطعہ کا تعلق درحقیقت بغض فی اللہ سے ہے جس کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احب الاعمال الی اللہ فرمایا ہے۔ (کما فی روایت ابی ذر فی کتاب السنۃ عند ابی داؤد)

بغض فی اللہ کے ذیل میں امام غزالی رحمہ اللہ احیاء العلوم، ج 2 صفحہ 167 میں بطور کلیہ لکھتے ہیں کہ: ترجمہ: ''اول

کافر، پس اگر کافر حربی ہو تو اس بات کا مستحق ہے کہ قتل کیا جائے۔ یا غلام بنالیا جائے اور یہ ذلت واہانت کی آخری حد ہے۔ دوم صاحب بدعت جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہے۔ پس اگر بدعت حد کفر تک پہنچی ہوئی ہو تو اس کی حالت کافر ذمی سے بھی سخت تر ہے کیونکہ نہ اس سے جزیہ لیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو ذمی کی حیثیت دی جاسکتی ہے اور اگر بدعت ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کو کافر قرار دیا جائے تو عند اللہ اس کا معاملہ کافر سے لامحالہ اخف (ہلکا) ہے۔ مگر کافر کی بہ نسبت اس پر نکیر زیادہ کی جائے گی۔ کیونکہ کافر کا شر متعدی نہیں اس لئے کہ مسلمان کافر کو ٹھیٹ کافر سمجھتے ہیں۔ لہٰذا اس کے قول کو لائق التفات ہی نہیں سمجھیں گے............الخ۔

ردالمختار ج 3 صفحہ 298 میں قرامطہ کے بارے میں لکھا ہے کہ: ترجمہ: ''مذاہب اربعہ سے منقول ہے کہ انہیں اسلامی ممالک میں ٹھہرانا جائز نہیں۔ نہ جزیہ لے کہ نہ بغیر جزیہ کے۔ نہ ان سے شادی بیاہ جائز ہے نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہے...... حاصل یہ ہے کہ ان پر زندیق منافق اور ملحد کا مفہوم پوری طرح صادق آتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس خبیث عقیدہ کے باوجود ان کا کلمہ پڑھنا انہیں مرتد کا حکم نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ تصدیق نہیں رکھتے اور ان کا ظاہری اسلام غیر معتبر ہے۔ جب تک کہ ان تمام امور سے جو دین اسلام کے خلاف ہیں، برأت کا اظہار نہ کریں۔ کیونکہ وہ اسلام کا دعویٰ اور شہادتین کا اقرار تو پہلے سے کرتے ہیں (مگر اس کے باوجود پکے بے ایمان اور کافر ہیں) اور ایسے لوگ گرفت میں آجائیں تو ان کی توبہ اصلاً قبول نہیں۔''

فقہ حنفی کی معتبر کتاب معین الحکام بسلسلہ تعزیر ایک مستقل فصل میں لکھا ہے کہ:

ترجمہ: ''اور تعزیر کسی معین فعل یا معین قول کے ساتھ مختص نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان تین حضرات کو (جو غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور) جن کا واقعہ اللہ نے قرآن عظیم میں ذکر فرمایا ہے۔ مقاطعہ کی سزا دی تھی۔ چنانچہ پچاس دن تک ان سے مقاطعہ رہا۔ کوئی شخص ان سے بات تک نہیں کرسکتا تھا۔ ان کا مشہور قصہ صحاح ستہ میں موجود ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے جلاوطنی کی سزا بھی دی۔ چنانچہ مخنثوں کو مدینہ سے نکالنے کا حکم دیا اور انہیں شہر بدر کردیا۔ اسی طرح آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی مختلف تعزیزات جاری کیں۔ ہم ان میں سے بعض کو جو احادیث کی کتابوں میں وارد ہیں یہاں ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے ہمارے اصحاب قائل ہیں اور بعض پر دیگر ائمہ نے عمل کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ضبیع نامی ایک شخص کو مقاطعہ کی سزا دی۔ یہ شخص ''الذاریات'' وغیرہ کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔

اور لوگوں کو فہمائش کیا کرتا تھا کہ وہ مشکلات قرآن میں تفقہ پیدا کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی سخت پٹائی کی اور اسے بصرہ یا کوفہ جلاوطن کر دیا اور اس سے مقاطعہ کا حکم فرمایا۔ چنانچہ کوئی شخص اس سے بات۔۔۔۔تک نہیں کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تائب ہوا اور وہاں کے گورنر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے تائب ہونے کی خبر لکھ بھیجی۔ تب آپ نے لوگوں کو اجازت دی کہ اس سے بات چیت کر سکتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصر بن حجاج کا سر منڈوا کر اسے مدینہ سے نکال دیا تھا جب کہ عورتوں نے اشعار میں اس کی تشبیب شروع کر دی تھی اور فتنہ کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عرنیہ کے افراد کو جو سزا دی (اس کا قصہ صحاح میں موجود ہے)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو بدفعلی کراتا تھا صحابہ سے مشورہ کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یہ حکم لکھ بھیجا۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ہشام بن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں اس قماش کے لوگوں کو آگ میں ڈالا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی ایک جماعت کو آگ میں جلایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مٹکے توڑنے اور اس کے مشکیزے پھاڑ دینے کا حکم فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ان ہانڈیوں کو توڑنے کا حکم فرمایا جن میں گدھوں کا گوشت پکایا گیا تھا۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ انہیں دھو کر استعمال کر لیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ یہ واقعہ دونوں باتوں کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ ہانڈیوں کو توڑ ڈالنے کی سزا واجب نہیں تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مکان کو جلا دینے کا حکم فرمایا جس میں شراب کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جب رعیت سے الگ تھلگ اپنے گھر ہی میں فیصلہ کرنا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا مکان جلا ڈالا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کے مال کا ایک حصہ ضبط کر کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔

ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر پر جعلی مہر بنوالی تھی اور بیت المال سے کوئی چیز لے لی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سو درے لگائے۔ دوسرے دن پھر سو درے لگائے اور تیسرے دن بھی سو درے لگائے۔ امام ملک رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو لیا ہے۔ چنانچہ ان کا مسلک ہے کہ تعزیر کی مقدار ''حد'' سے زائد بھی ہو سکتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ایک سائل ایسا دیکھا جس کے پاس قدر کفایت سے زائد غلہ موجود تھا چھین کر صدقہ کے

اونٹوں کو کھلا دیا۔ ان کے علاوہ اس نوعیت کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں اور صحیح اور معروف فیصلے ہیں۔

اور شرح سیر کبیر، جلد ۳ ص ۵ ۷ میں ہے۔ اور کوئی مضائقہ نہیں کہ مسلمان کافروں کے ہاتھ غلہ اور کپڑا وغیرہ فروخت کریں۔ مگر جنگی سامان اور گھوڑے اور قیدی فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ خواہ وہ امن لے کر ان کے پاس آئے ہوں یا بغیر امان کے۔ کیونکہ ان چیزوں کے ذریعہ مسلمانوں کے مقابلے میں ان کو جنگی قوت حاصل ہو گی۔ اور مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی چیز حلال نہیں جو مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کو تقویت پہنچانے کا سبب بنے اور یہ علت دیگر سامان میں نہیں پائی جاتی۔ پھر یہ حکم جب ہے جبکہ مسلمانوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ نہ کیا ہوا ہو۔ لیکن جب اُنہوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا ہو تو ان کے لئے مناسب نہیں کہ اہل قلعہ کے ہاتھ غلہ یا پانی یا کوئی ایسی چیز فروخت کریں جو ان کے قلعہ بند رہنے میں مدد و معاون ثابت ہو۔ کیونکہ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ اسی لئے تو کیا ہے کہ ان کا رسد اور پانی ختم ہو جائے۔ اور وہ اپنے کو مسلمانوں کے سپرد کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نکل آئیں۔ پس ان کے ہاتھ غلہ وغیرہ بیچنا ان کے قلعہ بند رہنے میں تقویت کا موجب ہوگا۔ بخلاف گزشتہ بالا صورت کے کیونکہ اہل حرب اپنے ملک میں ایسی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں جن کے ذریعہ وہاں قیام پذیر رہ سکیں۔ انہیں مسلمانوں سے خریدنے کی ضرورت نہیں لیکن جو کافر کہ قلعہ بند ہوں اور مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا ہو وہ مسلمانوں کے کسی فرد سے ضروریات زندگی نہیں خرید سکتے۔ لہٰذا کسی بھی مسلمان کو حلال نہیں کہ ان کے ہاتھ کسی قسم کی کوئی چیز فروخت کرے۔ جو شخص ایسی حرکت کرے اور امام کو اس کا علم ہو جائے تو امام اسے تادیب اور سرزنش کرے۔ کیونکہ اس نے غیر حلال فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

مذکورہ بالا نصوص اور فقہاء اسلام کی تصریحات سے حسب ذیل اصول ونتائج منقع ہو کر سامنے آجاتے ہیں

1. .... کفار محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے وہ گمراہ اور ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔
2. .... جو کافر مسلمانوں کے دین کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات نشست و برخاست وغیرہ بھی حرام ہے۔
3. .... جو کافر مسلمانوں سے برسرپیکار ہوں۔ ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی ناجائز ہے۔
4. .... مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے۔ اس کی کوئی انسانی حرمت نہیں۔ یہاں تک کہ اگر پیاس سے

جان بلب ہو کر تڑپ رہا ہو تب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔

5 ......جو کافر مرتد اور باغی مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔ان سے خرید وفروخت اور لین دین ناجائز ہے۔جبکہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو۔ بلکہ ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے ان کی جارحانہ قوت کو مفلوج کر دینا واجب ہے۔

6 ......مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں۔ بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول ﷺ ہے۔

7 ......اقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدوں، موذیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو ویران کرنا، ان پر ہجوم کرنا وغیرہ۔

8 ......اگر محارب کافروں اور مفسدوں کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے ان کی عورتیں اور بچے بھی تبعاً اس کی زد میں آجائیں تو اس کی پروا نہیں کی جائے گی۔ ہاں اصالۃً عورتوں اور بچوں پر ہاتھ اُٹھانا جائز نہیں۔

9 ......ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اقدامات کرنا دراصل اسلامی حکومت کا فرض ہے لیکن اگر حکومت اس میں کوتاہی کرے تو خود مسلمان بھی ایسے اقدامات کر سکتے ہیں جو ان کے دائرہ اختیار کے اندر ہوں۔مگر انہیں کسی ایسے اقدام کی اجازت نہیں جس سے ملکی امن میں خلل وفساد کا اندیشہ ہو۔

10 ......مکمل مقاطعہ صرف کافروں اور مفسدوں سے ہی جائز نہیں بلکہ کسی سنگین نوعیت کے معاملہ میں ایک مسلمان کو بھی یہ سزا دی جاسکتی ہے۔

11 ......زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر اندرونی طور پر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعے اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے۔مگر بقول شامی زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ، نہ اس کی توبہ قابل التفات ہے۔الا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برات کا اعلان کرے۔

ان اصول کی روشنی میں زیر بحث فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی ومعاشی اور معاشرتی وسیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم!

کتبہ: ولی حسن ٹونکی غفر اللہ لہٗ (سابق مفتی اعظم پاکستان)

دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی

مشق سبق نمبر |23|

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. قادیانیوں سے تعلقات قائم کرنا کیسا ہے؟

---

2. قادیانیوں کا بائیکاٹ کیوں ضروری ہے؟

---

3. قرآن کریم کی کسی آیت سے قطع تعلقی کو بیان کریں؟

---

4. کسی حدیث مبارکہ سے قطع تعلقی کو بیان کریں؟

---

5. امام ابوداؤد نے قطع تعلقی کے بارے میں کون سے باب قائم کئے ہیں؟

سوال نمبر 2 کالم ملایئے

پہلا کالم	دوسرا کالم
منکرین تقدیر کے ساتھ نہ نشست و برخاست رکھو	کہ اہل قلعہ کے ہاتھ غلہ یا پانی یا کوئی ایسی چیز فروخت کریں
مکمل مقاطعہ صرف کافروں اور مفسدوں سے ہی جائز نہیں	جس میں شراب کی خرید وفروخت ہوتی تھی
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مکان کو جلا دینے کا حکم فرمایا	ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی نا جائز ہے
جب اُنہوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا ہو تو ان کے لئے مناسب نہیں	اور نہ ان سے گفتگو کرو
جو کافر مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں	بلکہ کسی سنگین نوعیت کے معاملہ میں ایک مسلمان کو بھی یہ سزا دی جا سکتی ہے

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. یہ حضرات روتے روتے نڈھال ہو گئے اور حق تعالیٰ کی وسیع ...... ان پر تنگ ہو گئی

☐ کائنات ☐ روزی ☐ زمین ☐ قدرت

2. مانعین زکوٰۃ کے ساتھ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اعلان ...... کرنا بخاری و مسلم میں موجود ہے۔

☐ نفرت ☐ مقاطعہ ☐ بغض ☐ جہاد

3. رات کی تاریکی میں ...... پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آجاتے ہیں فرمایا وہ بھی انہی میں شامل ہیں

☐ منافقین ☐ مشرکین ☐ یہود ☐ ہنود

4. حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ضبیع نامی ایک شخص کو ...... کی سزا دی

☐ جلاوطنی ☐ کوڑے ☐ مقاطعہ ☐ تعزیر

5. ...... سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں۔ بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے

☐ قادیانیوں ☐ مفسدوں ☐ منافقین ☐ یہود

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجیے۔

1. اس سے یہ معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی .... نہیں۔
2. حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چند بد دین .... لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا
3. چنانچہ .... دن تک ان سے مقاطعہ رہا۔ کوئی شخص ان سے بات تک نہیں کرسکتا تھا۔
4. ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر پر .... بنوالی تھی اور بیت المال سے کوئی چیز لے لی تھی
5. ہاں .... عورتوں اور بچوں پر ہاتھ اُٹھانا جائز نہیں۔

سوال نمبر 5 قبیلہ عکل اور عرینہ کا قصہ بیان کریں؟

....

....

....

....

....

....

تحریک ختم نبوت 1953ء اور 1974 اور ایمان افروز واقعات

تحریک ختم نبوت کا آغاز یکدم نہیں ہوا۔ پس منظر ملاحظہ کیجیے کہ جب پاکستان بن گیا تو مجلس احرار اسلام کے قائدین نے ملکی حالات کا بغور جائزہ لینے کے بعد جنوری 1949ء میں سیاست سے دستبرداری کا اعلان کیا۔ اپنی جماعتی سرگرمیوں کو اِسلام کی تبلیغ، اصلاح معاشرہ اور تحفظ ختم نبوت کے اہداف تک محدود کرلیا اور سیاسی میدان کو مسلم لیگ کے لئے کھلا چھوڑ دیا۔ تاکہ نوزائیدہ مملکت میں سیاسی بدامنی ومحاذ آرائی کی بجائے امن واستحکام اور یکجہتی واتحاد کی فضا پیدا ہو۔ اُس وقت کی سب سے بڑی حزب اختلاف مجلس احرار اسلام کے سیاسی محاذ کو چھوڑ دینے پر قادیانیوں کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے اِس موقع کو غنیمت جانا اور سیاسی میدان خالی دیکھتے ہوئے پاکستان کے اقتدار پر قبضہ کرنے کا دیرینہ منصوبہ زیرِ عمل لانے کا فیصلہ کیا۔ پاکستان کے وجود پر یہ پہلا وار تھا جو آستین میں چھپے ہوئے دشمنوں نے کیا۔

چونکہ مرزا بشیر الدین 1948ء میں بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنانے کا اعلان کر چکا تھا اور اُس کی قیادت میں قادیانی جماعت نے نہ صرف اندرون ملک اپنی سازشوں کے جال پھیلا رکھے تھے، بلکہ قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان کے حساس منصب کی بدولت بیرون ملک پاکستانی سفارت خانے جناب حمید نظامی مرحوم کے بقول'' قادیانیوں کی تبلیغ کے مراکز بن چکے تھے۔'' اِس لیے اب قادیانی پاکستان پر اَپنی حکومت کے خواب دیکھنے لگے تھے۔ ان نازک حالات میں مجلس احرار اسلام کے دُور اَندیش رہنماؤں نے تمام مکاتب فکر کو 3ر جون 1952ء کوکل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم

نبوت کے پلیٹ فارم پر متحد کیا اور باقاعدہ تحریک شروع سے پہلے اپنے مذکورہ بالا تین مطالبات مرتب کیے۔ جنہیں منوانے اور وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین کو قادیانوں کی تمام سازشوں سے ثبوت اور دلائل کے ساتھ آگاہ کرنے کے لئے اُن سے بار ہا مذاکرات کئے، لیکن حکمران طاقت کے نشے اور قادیانیت نوازی کے جوش میں اس قدر مدہوش تھے کہ انہوں نے مذاکرات کو مجلس عمل کی کمزوری سمجھا۔ مجلس عمل کا قیام عمل میں لانے کی وجہ یہ تھی کہ حالات کی سنگینی یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ حکمرانوں کی بے حسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے مئی 1952ء کو کراچی میں قادیانیوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اسلام کو ایک سُوکھے ہوئے درخت اور قادیانیت کو خدا کے لگائے ہوئے پودے سے تشبیہ دے کر برسرِ عام اسلام کی توہین کا ارتکاب کر ڈالا۔ ظفر اللہ خان کی اس ناپاک جسارت نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور عوامی جذبات کا لاوا اُبلنے لگا، اور دوسری طرف مجلس عمل کے جائز ترین مطالبات کو حکومتی ایوان کے مسند نشینوں نے پائے حقارت سے ٹھکرا دیا۔

22رجنوری 1953ء کو مجلس عمل نے اِتمام حجت کے لئے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین سے کراچی میں پھر مذاکرات کیے۔ جس پر تہجد گزار خواجہ ناظم الدین نے جواب دیا کہ: ''اگر میں آپ کے یہ مطالبات مان لوں تو امریکہ ہمیں ایک دانہ گندم بھی نہیں دے گا۔'' اِس کورے جواب کے باوجود مجلس عمل نے اپنے تین نکاتی دینی مطالبات کی منظوری کے لئے حکومت کو مزید ایک ماہ کی مہلت دے دی۔

مجلس عمل کی حکومت کو دی گئی ایک ماہ کی مہلت تیزی سے ختم ہوتی جا رہی تھی، لیکن حکومت ناموسِ رسالت کے تحفظ کے لئے کوئی بھی قدم اٹھانے پر آمادہ نظر نہیں آ رہی تھی۔ حضرت امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت پر مجلس عمل کے ایک وفد نے خواجہ ناظم الدین سے یہ معلوم کرنے کے لئے مزید ایک دفعہ پھر ملاقات کی کہ وہ مجلس عمل کے مطالبات کے متعلق کیا روّیہ اختیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ جس کے جواب میں وزیر اعظم نے حسب سابق واضح کیا کہ مجلس عمل کے مطالبات تسلیم نہیں کئے جا سکتے۔ 22 فروری کو الٹی میٹم کی مدت ختم ہوگئی۔ جس پر 24۔25 فروری 1953ء کی درمیانی شب کو مجلس عمل کے زیر اہتمام کراچی میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تمام مرکزی قائدین نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی منظور کردہ متفقہ قرارداد کے مطابق پُرامن تحریک تحفظ ختمِ نبوت کا آغاز کرنے کا اعلان کر دیا گیا، مگر 26، 27 فروری 1953ء کی درمیانی شب کو دفتر احرار کراچی پر چھاپہ مار کر مجلس عمل کے مرکزی رہنماؤں سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سیّد ابوالحسنات قادری رحمۃ اللہ علیہ، صاحبزادہ سید

فیض الحسن ﷫، تاج الدین انصاری ﷫ اور مولانا حامد بدایونی مرحوم سمیت متعدد رہنماؤں کو گرفتار کرلیا گیا۔

اگرچہ پنجاب میں بھی میاں ممتاز دولتانہ کی وزارتِ اعلیٰ کی خصوصی ہدایت پر بڑی تعداد میں گرفتاریوں کا سلسلہ جاری تھا، لیکن جب کراچی میں مرکزی رہنماؤں کی گرفتاری کی خبر پنجاب میں پہنچی تو لوگوں کے جذبات مشتعل ہو گئے اور اِحتجاجی جلسوں، جلوسوں اور ہڑتالوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوگیا۔ مجلس عمل لاہور نے یہ طے کیا تھا کہ روزانہ پچیس رضا کار گورنمنٹ ہاؤس کے سامنے جاکر رضا کارانہ گرفتاری دیں گے، لیکن جب ہزاروں افراد کے جلوس کے ساتھ یہ رضا کار گورنمنٹ ہاؤس کی جانب بڑھتے تو انہیں راستے ہی میں روک کر گرفتار کرلیا جاتا تھا۔ جس پر مجلس عمل کے رہنماؤں نے نئی حکمت عملی کے تحت تحریک کا ہیڈ کوارٹر اَحرار پارک (بیرون دہلی دروازہ، لاہور) سے مسجد وزیر خان منتقل کرلیا، مگر وہاں جانے والے رضا کاروں پر پولیس نے شدید لاٹھی چارج کیا۔ جس سے عوام کی بڑی تعداد زخمی ہوئی اور لاتعداد گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔

5 فروری 1953ء کو حکومتی ایما پر فوج آپہنچی اور لاہور شہر عملاً کرفیو کی زد میں آ گیا۔ کرفیو کے باوجود جلوس نکل رہے تھے اور ختم نبوت زندہ باد کہنے کے جرم میں فرزندانِ ختم نبوت پر ڈنڈے برستے رہے، گولیوں کی بوچھاڑ ہوتی رہی اور ساقیٔ کوثر ﷺ کے پروانے سینوں پر گولیاں کھا، کھا کر تحفظِ ناموسِ رسالت کے لئے جانیں وارتے رہے۔

5 فروری 1953ء کو گوالمنڈی لاہور میں پولیس کے دو اَفسروں نے مسلسل فائرنگ کرکے بے حساب افراد شہید کردیے۔ جس سے عوام کے جذبات مزید بھڑکے اور سول نافرمانی، بغاوت میں بدلتے ہوئے صاف دکھائی دینے لگی۔ لاہور شہر میں شہدائے ختم نبوت کے پاک جسموں کے ڈھیر لگ گئے تھے۔ جنہیں ٹرکوں میں لاد کر، چھانگا مانگا کے جنگل میں اجتماعی قبر کھود کر ڈالا جاتا اور پھر تیل چھڑک کر آگ لگادی جاتی تھی۔ تاکہ شہیدانِ عشقِ رسالت پناہ کا نام ونشاں مٹ جائے، لیکن اُن بدبختوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ جاں نثارانِ رسول تو مرکر بھی زندہ رہتے ہیں۔ اُن سنگ دل قاتلوں کو کیا خبر تھی کہ اِن بے گناہوں کا مقدس خون کتنی ج ی رنگ لائے گا اور ستم گر ہی بالآخر ذلیل ورُسوا اور بے نام ونشاں ہوکر خاک میں مل جائیں گے۔

لاہور کی تاریخ کا یہ نازک ترین دور تھا۔ جب پابندیاں، تعزیریں، ظلم وتشدد اور گولیاں بھی احرار رضا کاروں اور تحفظِ ختم نبوت کے مجاہدوں کے متلاطم جذبات کے آگے بند باندھنے میں مکمل طور پر ناکام ہورہی تھیں۔ 6 مارچ 1953ء کو لاہور میں مارشل لاء نافذ کردیا گیا۔ حکمرانوں نے نہتے مسلمانوں پر ظلم وتشدد کی تاریخ کا ایک اور تاریک

باب رقم کیا۔ ریاستی اداروں کے ہاتھوں تحریک تحفظ ختم نبوت کے دوران دس ہزار سے زائد فرزندانِ اسلام، جنابِ نبی کریم ﷺ کے ناموس ومنصب کی حفاظت کے مطالبہ کے جرم میں اپنے ہی خون میں نہلا دیئے گئے اور ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کو شاہی قلعہ اور جیلوں میں ٹھونس کر پولیس کے وحشی درندوں کے آگے ڈال دیا گیا۔

اگرچہ تحریکِ مقدس تحریک تحفظ ختم نبوت ریاستی ظلم و جبر کے ہتھکنڈوں سے کچل دی گئی، لیکن آنے والے دور نے شہدائے ختم نبوت کی صداقت، بے غرضی، اخلاص اور جرأتِ بے پناہ کو سلام پیش کیا۔ اُن کا خونِ بے گناہی رنگ لایا اور جن تین بنیادی مطالبات کی منظوری کے لئے اُن پاک نفسوں نے اپنی ناتواں جانوں کا نذرانہ پیش کیا تھا۔ ایک ایک کر کے وہ تینوں مطالبات کافی حد تک پورے ہوتے گئے۔

تحریک ختم نبوت 1953ء میں لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ساہیوال، راولپنڈی، سرگودھا اور دوسرے تمام شہروں اور قصبوں کی حالت یہ تھی کہ رضا کار اپنے اپنے بھرتی کے مراکز پر آتے، جسم پر بڑی دلیری سے زخم لگاتے اور خون سے حلف نامے پر دستخط یا انگوٹھا ثبت کر دیتے تھے۔ رضا کاروں کا یہ جذبہ گفتنی نہیں، دیدنی تھا۔ بس ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے ان نوجوانوں کے سینوں میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے دل دھڑکنے لگ گئے ہیں اور یہ دنیا و مافیہا سے منہ موڑ کر خواجۂ بطحا ﷺ کی حرمت پر قربان ہو جانا چاہتے ہیں۔

ے لکھتا ہوں خونِ دل سے یہ الفاظ احمریں
بعد از رسول ﷺ ہاشمی کوئی نبی نہیں

مجاہدین ختم نبوت

تحریک ختم نبوت میں لاہور کی سڑکوں پر ایک مسلمان دیوانہ وار ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگا رہا تھا۔ ایک پولیس والے نے پکڑ کر تھپڑ مارا۔ اس پر اس نے پھر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ پولیس والے نے بندوق کا بٹ مارا، اس نے پھر نعرہ لگایا۔ وہ مارتے رہے، یہ نعرہ لگاتا رہا۔ اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا، یہ زخموں سے چُور چُور پھر بھی ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتا رہا۔ اسے گاڑی سے اتارا گیا تو بھی وہ نعرہ لگاتا رہا۔ اسے فوجی عدالت میں لایا گیا اس نے عدالت میں آتے ہی ختم نبوت کا نعرہ لگایا۔ میجر نے کہا ایک سال سزا۔ اس نے سال کی سزا سن کر پھر ختم نبوت کا نعرہ لگایا۔ اس نے سزا دو سال کر دی، اس نے پھر نعرہ لگا دیا غرضیکہ میجر سزا بڑھاتا رہا اور یہ مسلمان

نعرہ ختم نبوت بلند کرتا رہا۔ فوجی عدالت جب بیس سال پر پہنچی، دیکھا کہ بیس سال کی سزا سن کر یہ پھر بھی نعرہ سے باز نہیں آ رہا۔ تو میجر نے کہا کہ عدالت سے باہر لے جا کر ابھی اسے گولی مار دو۔ اس نے گولی کا سن کر دیوانہ وار رقص کرنا شروع کر دیا اور ساتھ ختم نبوت زندہ باد، ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف ترانہ سے ایمان پرور اور وجد آفریں کیفیت طاری کر دی۔ یہ حالت دیکھ کر عدالت نے کہا کہ اسے رہا کر دو، یہ دیوانہ ہے، اس نے رہائی کا سن کر پھر نعرہ لگایا۔ ختم نبوت زندہ باد

(قارئینِ کرام! میں یہ ایمان پرور واقعہ لکھتے ہوئے نعرہ لگاتا ہوں اور آپ پڑھتے ہوئے نعرہ لگائیں۔ ختم نبوت زندہ باد، ختم نبوت زندہ باد، ختم نبوت زندہ باد)

تحریک ختم نبوت 1953ء میں دہلی دروازہ لاہور کے باہر صبح سے عصر تک جلوس نکلتے رہے اور دیوانہ وار سینوں پر گولیاں کھا کر آقائے نامدار ﷺ کی عزت و ناموس پر جان قربان کرتے رہے۔ عصر کے بعد جب جلوس نکلنے بند ہو گئے تو ایک اسّی سالہ بوڑھا اپنے معصوم پانچ سالہ بچے کو اپنے کندھے پر اٹھا کر لایا۔ باپ نے ختم نبوت کا نعرہ لگایا۔ معصوم بچے نے جو باپ سے سبق پڑھا تھا، اس کے مطابق زندہ باد کہا۔ دو گولیاں آئیں، اسّی سالہ بوڑھے باپ اور پانچ سالہ معصوم بچے کے سینے سے شائیں کر کے گزر گئیں، دونوں شہید ہو گئے۔ مگر تاریخ میں اس نئے باب کا اضافہ کر گئے کہ اگر آقائے نامدار ﷺ کی عزت و ناموس پر مشکل وقت آئے تو مسلمان قوم کے اسّی سالہ بوڑھے خمیدہ کمر سے لے کر پانچ سالہ معصوم بچے تک سب جان دے کر اپنے پیارے آقا ﷺ کی عزت و ناموس کا تحفظ کرتے ہیں۔

ے مسافروں سے کہو رات سے شکست نہ کھائیں
میں لا رہا ہوں خود اپنے لہو سے بھر کے چراغ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری راوی ہیں:

''1953ء کی تحریکِ ختم نبوت میں گرفتاری کے لیے پیش ہونے والے مجاہدینِ ختمِ نبوت کو پولیس پکڑ کر کراچی سے بلوچستان کی طرف تقریباً سو میل دُور ایک مقام پر چھوڑ کر آئی، لیکن پولیس والوں کی حیرت کی انتہا نہ رہتی جب ٹھیک تین چار گھنٹوں بعد انہی کارکنوں کو وہ کراچی میں پھر جلوس نکالتے ہوئے پاتے۔ پولیس انکوائری کر کر کے تھک گئی کہ کونسی طاقت ان کو اس دُور کے جنگل سے اتنی جلدی کراچی میں پہنچا دیتی ہے؟ زمین سمیٹ دی جاتی ہے؟ غائبانہ سواری کا انتظام ہوتا ہے؟ یا اس گروہ کو لانے والی کوئی مستقل تنظیم ہے؟ بہر حال پولیس کے لیے یہ معمہ رہا،

اور واقعہ یہ ہے کہ تمام کارکنوں کو جونہی دُور دراز کے جنگل میں چھوڑا جاتا، اللہ رَبّ العزّت ان کے لیے فی الفور کراچی پہنچانے کا انتظام فرما دیتے، وہ کارکن کراچی آتے ہی پھر تحریک کے الاؤ کو روشن کرنے میں لگ جاتے، بالآخر پولیس نے تھک کر یہ پروگرام ترک کر دیا۔''

مولانا مزید فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ پولیس والے مجاہدینِ ختمِ نبوت کے ایک جتھے کو رات کے وقت گرفتار کر کے دُور کے ایک جنگل میں چھوڑ آئے، پولیس کے جانے کے بعد یہ مجاہد چند قدم چلے تو روشنی نظر آئی، وہاں گئے تو جنگل میں چند گھرانے آباد دیکھے، ان گھرانوں میں سے ایک آدمی باہر آیا، ان مجاہدین کو بلایا، دُعا دی، راستہ اور حفاظت کا وظیفہ بتلایا، یہ حضرات چند گھنٹوں میں کراچی پہنچ گئے۔ پولیس والے سو کر بھی نہ اُٹھے ہوں گے کہ یہ حضرات کراچی میں پھر ختمِ نبوت کے جلوس نکالنے میں مصروف ہو گئے۔ جنگل میں کونسی قوم آباد تھی؟ وہ آدمی از خود بغیر آواز دیے، کیسے رات کے وقت باہر آیا؟ کراچی کا راستہ اور حفاظت کا وظیفہ کیوں بتلایا؟ دُعا کیوں دی؟ وہ کون تھا؟ ان مجاہدین کے ساتھ ان کا یہ شفیق برتاؤ کیوں؟ آج تک اہلِ دُنیا کے لیے یہ معمہ ہے، مگر اہلِ نظر خوب جانتے ہیں کہ ان حضرات پر ختم نبوت کی وجہ سے اللہ رَبّ العزّت کے اِنعامات کی بارش ہو رہی تھی۔''

مولانا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''تحریک ختم نبوت میں ایک طالب علم کتابیں ہاتھ میں لیے کالج جا رہا تھا۔ سامنے تحریک میں شامل لوگوں پر گولیاں چل رہی تھیں۔ کتابیں رکھ کر جلوس کی طرف بڑھا۔ کسی نے پوچھا یہ کیا۔ جواب میں کہا: ہمیشہ پڑھتا رہا ہوں، آج عمل کرنے جا رہا ہوں۔ جاتے ہی ران پر گولی لگی، گر گیا۔ پولیس والے نے آ کر اٹھایا تو شیر کی طرح گرجدار آواز میں کہا: ظالم گولی ران پر کیوں ماری ہے، عشق مصطفیٰ ﷺ تو دل میں ہے، یہاں دل پر گولی مارو تاکہ قلب وجگر کو سکون ملے۔''

ے جو سوچتا رہا، رہا گمنام و نامراد
جو بڑھ کے جل گیا، وہی پروانہ بن گیا

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب راوی ہیں:

''1953ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران بطور ڈاکٹر میری تعیناتی میو ہسپتال میں تھی۔ ہم چند دوست ہسپتال کی

چھت پر کھڑے تھے۔ اچانک دیکھا کہ نسبت روڈ چوک کی جانب سے ختم نبوت کے پروانوں کا ایک جلوس بڑھتا ہوا آ رہا ہے، جسے روکنے کے لیے فوج نے ہسپتال کے گیٹ کے آگے ریڈ لائن لگا دی اور انتباہ کر دیا کہ جو بھی اسے پار کرے گا، اسے گولی مار دی جائے گی۔ یہ ایک ایسا انتباہ اور ایسی وارننگ تھی، جسے عاشقانِ مصطفی ﷺ کی پوری تاریخ میں کبھی پر کاہ سی اہمیت بھی حاصل نہ رہی، یہاں بھی یہی ہوا، جلوس نام محمد ﷺ کی عظمتوں کے ترانے بلند کرتا ہوا اسی آن سے آگے بڑھتا رہا۔ ریڈ لائن پہ اک لمحے کو رُکا۔ دوسرے ہی لمحے چشم فلک نے دیکھا کہ غلامیِ رسول پہ ناز کرنے والا ایک خوبرو نوجوان آگے بڑھا، اس نے اپنا سینہ کھولا اور نعرہ لگایا ختم نبوت زندہ باد اور سرخ لائن کراس کر گیا۔ دوسری طرف سے قادیانیت نواز کی بندوق سے گولی نکلی اور سرخ سرحد عبور کرنے والا جوان، عشقِ مصطفی ﷺ کے سفر میں اتنا تیز نکلا کہ ایک ہی جست میں زندگی کی سرحد عبور کر کے قدم بوسیِ حضور ﷺ کے لیے روانہ ہو گیا۔ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ اسی رفتار سے دوسرا جوان آگے بڑھا، اس نے بھی گریبان چاک کیا اور پوری قوت سے نعرہ زن ہوا، ختم نبوت زندہ باد، ظلم وتشدد کی روایت کے مطابق ادھر سے گولی آئی اور عشق ومحبت کی تاریخ کا اک اور صفحہ رنگین کرتے ہوئے گزر گئی، وہ جوان لڑکھڑایا اور لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ لیے راہی فردوسِ بریں ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ تیسرا نوجوان آگے بڑھتا، ہم چھت سے نیچے آ چکے تھے اور ادھر خبر ملی کہ ان دونوں جوانوں کے لاشے بھی ہسپتال پہنچ چکے ہیں۔ دورانِ زیارت معلوم ہوا کہ دونوں جوان سگے بھائی تھے۔''

ناز ہم تم پہ عزیزانِ نبی کرتے ہیں ۔۔۔ یاد ہم تم کو شہیدانِ نبی کرتے ہیں!
چشم عالم میں فزوں شانِ نبی کرتے ہیں ۔۔۔ بے گماں خون شہیدانِ نبی کے چھینٹے
عہد و پیمان ثناء خوانِ نبی کرتے ہیں ۔۔۔ سر بکف کفر کے باطل کے مقابل ہوں گے
جو بھی توہین رفیقانِ نبی کرتے ہیں ۔۔۔ اپنے نزدیک تو ہیں قابل شمشیر و سناں
عہد تقلید شہیدانِ نبی کرتے ہیں ۔۔۔ اے بخاری! تیری عظمت تیری رفعت کی قسم
بہر تزئین گلستانِ نبی کرتے ہیں ۔۔۔ مشکبو کرتے ہیں کانٹوں کو اگر ہم تو فقط
جان قربان غلامانِ نبی کرتے ہیں ۔۔۔ کسی کذاب و مفتنِ نے اگر دعویٰ کیا
یہ صدا آج حدی خوانِ نبی کرتے ہیں! ۔۔۔ کاروان سیّد یثرب کا چلے گا ہر سو

(اکرام الحق سرشار)

عالمی مجلسِ تحفظ ختم نبوت واہ کینٹ کے حضرت مولانا عبدالقیوم مدظلہ نے اپنے علاقہ کا ایک ایمان پرور واقعہ سنایا کہ تحریک ختم نبوت 1974ء میں واہ کینٹ میں ایک جلوس نکلا۔ پولیس نے جلوس کے کئی شرکا کو گرفتار کرلیا۔ ان میں ایک سات سالہ بچہ بھی تھا۔ مقامی ڈی، ایس، پی نے اس بچے کو مرغا بنا کر پوچھا: ''بتاؤ تمہاری پیٹھ پر کتنے جوتے ماروں۔'' بچے نے بڑی ایمانی جرأت اور معصومیت سے جواب دیا: ''اتنے جوتے مارنا جتنے تم قیامت کے دن کھا سکتے ہو۔'' اتنا سننا تھا کہ ڈی، ایس، پی مارے خوف کے پسینہ پسینہ ہوگیا اور اس بچے کو سینہ سے لگایا، پیار کیا، گھر لے گیا، کھانا کھلایا، رقم دی، پاؤں پکڑ کر معافی مانگی اور فوراً گھر چھوڑ گیا۔

ے
وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شباب جس کا ہو بے داغ ضرب ہو کاری

1974ء کی تحریک ختم نبوت (جب قادیانی غیر مسلم قرار پائے)

1970ء کے الیکشن میں مرزائیوں نے چند سیٹیں حاصل کرلیں اور وہ انقلاب کے ذریعے پورے پاکستان پر قبضہ کا خواب دیکھنے لگے۔ دوسری طرف 1953ء کی تحریک اگرچہ بظاہر ختم ہوگئی تھی، مگر قادیانیت کے خلاف علماء ومشائخ اپنی اپنی سطح پر کاوشیں جاری رکھے ہوئے تھے۔ انہی کاوشوں کے نتیجہ میں آخر کار 1973ء میں آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر بارش کے پہلے قطرے کا کام کیا۔ ملک بھر میں خوشی کے شادیانے بجائے گئے۔

پھر ایک واقعہ ہوا جس نے ایک نئی تحریک کو جنم دیا۔ مئی 1974ء میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبہ کا ایک گروپ سیر وتفریح کی غرض سے چناب ایکسپریس سے پشاور جا رہا تھا۔ جب ٹرین ربوہ (چناب نگر) پہنچی تو قادیانیوں نے اپنے معمول کے مطابق مرزا قادیانی کی خرافات پر مبنی لٹریچر تقسیم کرنا شروع کردیا۔ نوجوان طلبہ اس سے مشتعل ہوگئے اور انہوں نے ختم نبوت زندہ باد اور قادیانیت مردہ باد کے نعرے لگائے۔ طلبہ جب پشاور سے واپسی پر 29 مئی کو ربوہ پہنچے تو قادیانی دیسی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر طلبہ پر ٹوٹ پڑے اور طلبہ کو نہایت بے دردی سے مارنا پیٹنا شروع کردیا، انہیں لہولہان کردیا اور ان کا سامان لوٹ لیا۔ آناً فاناً یہ خبر فیصل آباد پہنچ گئی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی رہنما مولانا تاج محمود ایک بہت بڑا جلوس لے کر فیصل آباد اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ مسلمانوں نے اس

کھلی غنڈہ گردی پر زبردست احتجاج کیا اور زخمی طلبہ کی مرہم پٹی کرائی گئی۔ اگلے روز یہ خبر پورے ملک میں پھیل گئی اور ہر جگہ مظاہروں کا ایک طوفان اُمڈ پڑا۔ پنجاب اسمبلی میں قائدِ حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشد نے اس واقعہ پر اپنا احتجاج ریکارڈ کرواتے ہوئے کہا: "ختم نبوت کی دینی حیثیت کے متعلق تمام مسالک کے علماء متفق ہیں کہ قادیانی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔"

مجلس تحفظِ ختم نبوت کے اُس وقت کے امیر مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر تمام طبقات نے لبیک کہا اور کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تشکیل پائی جس کا امیر بھی مولانا سید محمد یوسف بنوری کو بنایا گیا۔ 9 جون 1974ء کو لاہور میں اس مجلس کا پہلا اجلاس منعقد ہوا، جس میں قادیانیت کے خلاف ایک بھرپور تحریک چلانے کا اعلان کیا گیا۔ اس تحریک کا بس ایک ہی نعرہ تھا کہ مرزائیت کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ اس حوالے سے مجلس عمل کے قائدین نے پورے ملک کے طوفانی دورے کیے اور قادیانیت کے خلاف محاذ پر تمام مکاتب فکر کو متحد کیا۔ اخبارات، دینی جرائد اور طلبہ تنظیموں نے اس تحریک میں ایک جوش کی روح پھونک دی۔ قادیانی اس تحریک سے بلبلا اٹھے اور مسلمانوں کو تشدد کے ذریعے ہراساں کرنے کے لیے کئی جگہ دستی بموں سے حملے کیے۔ حکومت نے ابتدائی طور پر تحریک کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی اور تحریک ختم نبوت کے قائدین کی اکثریت تحفظ ناموس رسالت کے مطالبے کی پاداش میں جیل کی نذر ہوگئی، مگر ان تمام معاملات نے تحریک کو ایک نئی جلا بخشی اور تحریک پھیلتی چلی گئی۔ بالآخر حکومت نے قوم کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے اور اس وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے سانحہ ربوہ اور قادیانی مسئلے پر سفارشات مرتب کرنے کے لیے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی قرار دیا۔ جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپوزیشن کی طرف سے ایک بل پیش کیا (جس پر 37 معزز و محترم اراکین اسمبلی کے دستخط موجود تھے) اور حکومت کی طرف سے وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے قومی اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کی۔ اس طرح قومی اسمبلی میں مرزائیت پر بحث شروع ہوگئی۔ قادیانیوں کے مرزائی اور لاہوری گروپ نے اپنے اپنے موقف تحریری شکل میں پیش کیے۔

قادیانی گروپ کے جواب میں "ملت اسلامیہ کا موقف، دوسو صفحات پر مشتمل ایک مکمل کتاب کی شکل میں تیار کیا گیا (یہ کتاب اب شائع بھی ہوچکی ہے)۔ مولانا سید محمد یوسف بنوری کی قیادت میں مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا محمد حیات، مولانا تاج محمود، مولانا عبدالرحیم اشعر نے حوالہ جات کی تدوین کا کام کیا، جب کہ

مولانا محمد تقی عثمانی اور مولانا سمیع الحق نے ان حوالہ جات کو ترتیب دے کر ایک خوب صورت کتاب کی شکل میں مرتب کیا۔ ملت اسلامیہ کے اس موقف کو اسمبلی میں پڑھنے کی سعادت مولانا مفتی محمود کو حاصل ہوئی۔ قادیانی گروپ کی طرف سے مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کی طرف سے صدر الدین، عبدالمنان عمر اور سعود بیگ اسمبلی میں پیش ہوئے۔ لاہوری گروپ کے جواب میں مولانا غلام غوث ہزاروی نے مستقل طور پر ایک محضر نامہ تیار کیا۔ یہ بحث دو ماہ کے طویل عرصہ تک جاری رہی۔ ان دو ماہ میں قومی اسمبلی کے 28 اجلاس اور 68 نشستیں منعقد ہوئیں۔ گیارہ روز تک قادیانی گروپ کے مرزا ناصر اور دو روز تک لاہوری گروپ کے نمائندوں پر جرح ہوتی رہی۔ اس جرح پر اُن کا سانس پھول جاتا، انہیں پسینے آجاتے اور وہ بار بار پانی مانگتے۔

6،5 ستمبر کو اٹارنی جنرل آف پاکستان یحییٰ بختیار نے بحث کو سمیٹتے ہوئے دو روز تک اراکین قومی اسمبلی کے سامنے اپنا مفصل بیان پیش کیا۔ 7 ستمبر کو فیصلے کے دن حالات بہت خراب ہوگئے۔ بھٹو صاحب بیرونی دباؤ کی وجہ سے اس آئینی ترمیم پر دستخط سے انکاری تھے، اس لیے بڑے بڑے شہروں میں فوج تعینات کر دی گئی اور تحریک ختم نبوت کے قائدین اور کارکنوں کی لسٹ بنالی گئی، جنہیں رات کو گرفتار کرنا تھا۔ مگر خالق کائنات مسلمانوں کے حق میں فیصلہ لکھ چکا تھا۔ ایک حدیث کے مطابق تمام انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں اور وہ ان کو جیسے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ نے بھٹو صاحب کے دل کو پھیر دیا اور مفتی محمود صاحب کے ان کو منانے کے بعد بالآخر وہ مبارک گھڑی آئی جب 7 ستمبر 1974ء کو 4 بج کر 35 منٹ پر قادیانیوں کے دونوں گروپوں (مرزائی اور لاہوری گروپ) کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ ذوالفقار علی بھٹو نے قائد ایوان کی حیثیت سے خصوصی خطاب کیا اور عبدالحفیظ پیرزادہ نے آئینی ترمیم کا تاریخی بل پیش کیا۔ یہ بل متفقہ رائے سے منظور کیا گیا تو حزبِ اختلاف اور حزبِ اقتدار کے ارکان فرطِ مسرت سے آپس میں بغل گیر ہو گئے۔ پورے ملک میں اسلامیانِ پاکستان نے گھی کے چراغ جلائے۔ اس تاریخ ساز فیصلے کے بعد اکثر اسلامی ممالک نے یکے بعد دیگرے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ یہ یقیناً بہت بڑی کامیابی تھی۔

دنیا کی تاریخ میں جمہوری نظامِ حکومت کا یہ واحد واقعہ ہے کہ اکثریت کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کے بجائے قادیانی مذہب کے دونوں گروہوں (ربوی و لاہوری) کے سربراہوں کو اپنا اپنا مؤقف پیش کرنے کے لیے بلایا گیا۔ تعارفی کلمات کے بعد اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے مرزا ناصر سے قادیانی عقائد پر بحث شروع کی تو مرزا ناصر نے کہا کہ

آئین پاکستان کے آرٹیکل 20 کے تحت ہر شہری کو مذہبی طور پر آزادیٔ اظہار حاصل ہے۔ آپ کسی پر پابندی نہیں لگا سکتے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ ایک شخص خود کو مسلمان بھی کہتا ہے اور اسلام کے بنیادی ارکان اور قرآنِ مجید کی متعدد آیات کا بھی منکر ہے تو کیا اس پر پابندی لگائی جا سکتی ہے۔ اس پر مرزا ناصر مختصر خاموشی کے بعد بولا کہ کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ آپ کو کس نے حق دیا ہے کہ آپ دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور جہنمی قرار دیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ہم کسی کو کافر قرار نہیں دیتے۔ اس پر اٹارنی جنرل نے مرزا ناصر کو اس کے دادا (آنجہانی مرزا قادیانی) اس کے والد (قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود) اور اس کے چچا (مرزا بشیر احمد ایم اے) کی متعدد تحریریں پڑھ کر سنائیں۔ جس میں انہوں نے مسلمانوں کو کافر، دائرہ اسلام سے خارج، جہنمی، ولد الحرام اور کنجریوں کی اولاد قرار دیا۔ ان حوالہ جات پر مرزا ناصر نہایت شرمندہ ہوا۔ پھر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے مرزا ناصر سے پوچھا کہ جب آپ کا نبی الگ، قرآن الگ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ الگ ہے تو پھر آپ خود کو مسلمان کہلوانے اور شعائر اسلامی استعمال کرنے پر بضد کیوں ہیں؟ اس پر مرزا ناصر نے کہا کہ ہماری کوئی چیز الگ نہیں ہے، ہم مسلمانوں کا ہی ایک حصہ ہیں۔ اس سلسلہ میں اٹارنی جنرل نے کئی ایک حوالے پڑھ کر سنائے تو مرزا ناصر بے حد پریشان ہوا۔

ایک موقع پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے قادیانی خلیفہ مرزا ناصر سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس مرزا قادیانی کی تمام کتب موجود ہیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ہاں! ہمارے پاس مرزا صاحب کی تمام کتب موجود ہیں۔ اٹارنی جنرل نے پوچھا کہ ان کی تعداد کیا ہے؟ مرزا ناصر نے کہا کہ 80 کے قریب ہیں۔ اب قادیانیوں نے ان 80 کتب کو، خزائن کے نام سے شائع کیا۔ اس کے علاوہ ملفوظات دس جلدوں میں، مجموعہ اشتہارات تین جلدوں میں اور مکتوبات وغیرہ تین جلدوں میں شائع کیے ہیں۔ یہ ساری کتب ایک الماری کے دو شیلفوں میں آسکتی ہیں۔ مگر مرزا صاحب نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھا ہے:

> ''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح

خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔'' (تریاق القلوب ص 15، خزائن ج 15 ص 155، 156)

اٹارنی جنرل نے مرزا ناصر سے پوچھا کہ باقی کتب کہاں اور ان کے نام کیا ہیں؟ اس پر مرزا ناصر نے کہا کہ اتنی تعداد میں شائع ہوئیں کہ 50 الماریاں بھر جائیں۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ اگر آپ صرف ایک کتاب کو ایک لاکھ کی تعداد میں شائع کر دیں تو اس سے سیکڑوں الماریاں بھر جائیں گی۔ مرزا صاحب تو کہتے ہیں کہ انگریز کی حمایت اور جہاد کی ممانعت کے سلسلہ میں اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ 50 الماریاں بھر جائیں۔ اس پر مرزا ناصر کو کوئی جواب نہ آیا۔

ایک اور موقع پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے مرزا ناصر سے پوچھا کہ آپ مرزا قادیانی کو کیا مانتے ہیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب کو مہدی اور مسیح موعود مانتے ہیں۔ اٹارنی جنرل نے پوچھا کہ اس کے علاوہ آپ مرزا صاحب کو کیا مانتے ہیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ کچھ نہیں۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں صراحتاً دعویٰ کیا ہے کہ وہ خود ''محمد رسول اللہ'' ہے۔ اور آپ جب کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں تو محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں۔ اس پر مرزا ناصر نے کہا کہ ہم مرزا صاحب کو محمد رسول اللہ نہیں مانتے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ کیا آپ مرزا قادیانی کے دعویٰ محمد رسول اللہ کو جھوٹا مانتے ہیں؟ اس پر مرزا ناصر خاموش ہو گیا۔ پھر اٹارنی جنرل نے مرزا قادیانی کی کتابوں سے کئی ایک اقتباسات پیش کیے۔ جب اٹارنی جنرل نے مرزا قادیانی کی کتب سے متنازعہ حوالہ جات پیش کیے تو ممبران اسمبلی غم و غصہ میں ڈوب گئے۔ بہر حال 13 روز کی طویل بحث اور جرح کے بعد انہوں نے نہ صرف اپنے تمام کفریہ عقائد و نظریات کا برملا اعتراف کیا بلکہ لایعنی تاویلات کے ذریعے ان کا دفاع بھی کیا۔ 5 اور 6 ستمبر کو اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے 13 روز کی بحث کو سمیٹتے ہوئے اراکین اسمبلی کو مفصل بریفنگ دی۔ ان کا بیان اس قدر مدلل، جامع اور ایمان افروز تھا کہ کئی آزاد خیال اور سیکولر ممبران اسمبلی بھی قادیانیوں کے عقائد و عزائم سن کر پریشان ہو گئے۔

10 ستمبر 1974ء کو ڈاکٹر عبدالسلام نے وزیر اعظم کے سائنسی مشیر کی حیثیت سے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے سامنے اپنا استعفیٰ پیش کیا۔ اس کی وجہ انھوں نے اس طرح بیان کی: ''آپ جانتے ہیں کہ میں احمدیہ (قادیانی) فرقے کا ایک رکن ہوں۔ حال ہی میں قومی اسمبلی نے احمدیوں کے متعلق جو آئینی ترمیم منظور کی ہے، مجھے اس سے زبردست اختلاف ہے۔ کسی کے خلاف کفر کا فتویٰ دینا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ کوئی شخص خالق اور مخلوق کے

تعلق میں مداخلت نہیں کر سکتا۔ میں قومی اسمبلی کے فیصلہ کو ہرگز تسلیم نہیں کرتا لیکن اب جبکہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے اور اس پر عملدرآمد بھی ہو چکا ہے تو میرے لیے بہتر یہی ہے کہ میں اس حکومت سے قطع تعلق کر لوں جس نے ایسا قانون منظور کیا ہے۔ اب میرا ایسے ملک کے ساتھ تعلق واجبی سا ہوگا جہاں میرے فرقہ کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہو۔''

فروری 1987ء میں ڈاکٹر عبدالسلام نے امریکی سینٹ کے ارکان کو ایک چٹھی لکھی کہ'' آپ پاکستان پر دباؤ ڈالیں اور اقتصادی امداد مشروط طور پر دیں تاکہ ہمارے خلاف کیے گئے اقدامات حکومت پاکستان واپس لے لے۔''

30 اپریل 1984ء کو قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد قادیانی آرڈیننس مجریہ 1984ء کی خلاف ورزی پر مقدمات کے خوف سے بھاگ کر لندن چلے گئے۔ رات کو لندن میں انھوں نے مرکزی قادیانی عبادت گاہ ''بیت الفضل'' سے ملحقہ محمود ہال میں غصہ سے بھرپور جوشیلی تقریر کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر عبدالسلام مرزا طاہر کے سامنے صف اوّل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ مرزا طاہر احمد نے اپنے خطاب میں صدارتی آرڈیننس نمبر 20 مجریہ 1984ء (جس کی رو سے قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال سے روک دیا گیا تھا) پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے اسے حقوق انسانی کے منافی قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ احمدیوں کی بددعا سے عنقریب پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ مزید برآں انھوں نے امریکہ اور دوسرے یورپی ممالک سے اپیل کی کہ وہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر پاکستان کی تمام اقتصادی امداد بند کر دیں۔ اپنے خطاب کے آخر میں مرزا طاہر نے ڈاکٹر عبدالسلام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ'' صرف آپ میرے دفتر میں ملاقات کے لیے تشریف لائیں۔ آپ سے چند ضروری باتیں کرنا ہیں۔'' ''فرزند احمدیت'' ڈاکٹر عبدالسلام نے اسے اپنی سعادت سمجھا اور ملاقات کے لیے حاضر ہو گئے۔ اس ملاقات میں مرزا طاہر احمد نے ڈاکٹر عبدالسلام کو ہدایت کی کہ وہ صدر ضیاء الحق سے ملاقات کریں اور انھیں آرڈیننس واپس لینے کے لیے کہیں۔ لہٰذا ڈاکٹر عبدالسلام نے جنرل محمد ضیاء الحق سے پریذیڈنٹ ہاؤس میں ملاقات کی اور انھیں جماعت احمدیہ کے جذبات سے آگاہ کیا۔ صدر ضیاء الحق نے بڑے تحمل اور توجہ سے انھیں سنا۔ جواب میں صدر ضیاء الحق اٹھے اور الماری سے قادیانی قرآن ''تذکرہ'' مجموعہ وحی مقدس والہامات اٹھا لائے اور کہا کہ یہ آپ کا قرآن ہے اور دیکھیں اس میں کس طرح قرآن مجید کی آیات میں تحریف کی ہے اور ایک نشان زدہ صفحہ کھول کر ان کے سامنے رکھ دیا۔ اس صفحہ پر مندرجہ ذیل آیت درج تھی: انا انزلنا قریبا من القادیان ترجمہ: ''(اے مرزا قادیانی) یقیناً ہم نے قرآن کو قادیان (گورداسپور بھارت) کے قریب نازل کیا۔'' (نعوذ باللہ) (تذکرہ

مجموعہ وحی مقدس والہامات طبع چہارم ص ۵ ۷ از مرزا قادیانی) اور مزید لکھا ہے کہ یہ تمام قرآن مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل ہوا ہے۔ ضیاء الحق نے کہا کہ یہ بات مجھ سمیت ہر مسلمان کے لیے ناقابل برداشت ہے۔ اس پر ڈاکٹر عبدالسلام کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا اور وہ بے حد شرمندہ ہوئے اور کھسیانے ہو کر بات کو ٹالتے ہوئے پھر حاضر ہونے کا کہہ کر اجازت لے کر رخصت ہو گئے۔

مشق سبق نمبر 24

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجیے۔

1. قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے مئی 1952ء کو کراچی میں قادیانیوں کے ایک اجتماع میں کیا کہا تھا؟

---

2. مجلس عمل میں کون کون سی شخصیات شامل تھیں؟

---

3. ختم نبوت کے دیوانے کا حال لکھیں؟

---

4. ”تحریک ختم نبوت میں ایک طالب علم کتابیں ہاتھ میں لیے کالج جا رہا تھا...... اس نے جلوس کو دیکھ کر کیا عمل کیا؟

---

5. فروری 1987ء میں ڈاکٹر عبد السلام نے کیا چٹھی لکھی تھی؟

سوال نمبر 2 کالم ملایئے

پہلا کالم	دوسرا کالم
اس نے اپنا سینہ کھولا اور نعرہ لگایا ختم نبوت زندہ باد	عنقریب پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا
بچے نے بڑی ایمانی جرأت اور معصومیت سے جواب دیا:	اور سرخ لائن کراس کر گیا
کئی آزاد خیال اور سیکولر ممبران اسمبلی بھی	کافر، دائرہ اسلام سے خارج، جہنمی، ولد الحرام اور کنجریوں کی اولاد قرار دیا
جس میں انہوں نے مسلمانوں کو	''اتنے جوتے مارنا جتنے تم قیامت کے دن کھا سکتے ہو
انھوں نے کہا کہ احمدیوں کی بددعا سے	قادیانیوں کے عقائد و عزائم سن کو پریشان ہو گئے

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. عشق مصطفیٰ ﷺ تو دل میں ہے، یہاں دل پر گولی مارو تا کہ قلب و جگر کو...... ملے

☐ دوا ☐ سکون ☐ کمال ☐ محبت

2. ان حضرات پر...... کی وجہ سے اللہ ربّ العزّت کے اِنعامات کی بارش ہو رہی تھی

☐ نماز ☐ ختم نبوت ☐ ذکر ☐ درود شریف

3. 6 / مارچ 1953ء کو لاہور میں...... نافذ کر دیا گیا

☐ کرفیو ☐ لاک ڈاؤن ☐ شٹر ڈاؤن ☐ مارشل لاء

4. 24۔25 فروری 1953ء کی درمیانی شب کو مجلس عمل کے زیر اِہتمام...... میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو۔

☐ فیصل آباد ☐ لاہور ☐ کراچی ☐ حیدر آباد

5. اپنی جماعتی سرگرمیوں کو اِسلام کی تبلیغ، اصلاح معاشرہ اور تحفظ...... کے اہداف تک محدود کر لیا

☐ رسالت ☐ ختم نبوت ☐ وطن ☐ اسلام

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. اگر میں آپ کے یہ مطالبات مان لوں تو امریکہ ہمیں ایک دانہ..........بھی نہیں دے گا
2. اور ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کو..............اور جیلوں میں ٹھونس کر پولیس کے وحشی درندوں کے آگے ڈال دیا گیا۔
3. بعد از رسول ﷺ..........کوئی نبی نہیں
4. مقامی ڈی، ایس، پی نے اس بچے کو..........بنا کر پوچھا: ''بتاؤ تمہاری پیٹھ پر کتنے جوتے ماروں۔
5. اس پر مرزا ناصر نے کہا کہ ہم..........کو محمد رسول اللہ نہیں مانتے۔

سوال نمبر 5 ختم نبوت کا کوئی ایمان افروز واقعہ تحریر کریں؟

....

....

....

....

....

....

گستاخ رسول کی سزا اور اعتراضات کے جوابات

گستاخ رسول کی سزا ایک ایسا امر ہے کہ جس کے ثبوت کے لئے قرآن وحدیث میں بے شمار دلائل موجود ہیں۔ اور اگر ان دلائل کو ایک انسان مدنظر رکھے تو وہ کبھی بھی اس مسئلے کے بارے میں غلط فہمی کا شکار نہیں ہوگا۔ لیکن چونکہ کم علمی کے سبب بعض لوگوں کے ذہن میں بعض اشکالات اور اعتراضات پیدا ہوجاتے ہیں، جس کے سبب وہ اس عالمی اور مشہور مسئلے میں تردد کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں بروقت مناسب رہنمائی نہ ہونے سے کبھی کبھی اس سلسلے میں بعض اوقات مخالفت پر بھی اُتر آتے ہیں۔

لہٰذا میں نے مناسب جانا کہ اوّل تو اس مسئلے کو دلائل سے ثابت کروں اور اسکے بعد قرآن وحدیث کی روشنی میں ان اعتراضات کا بے غبار جواب کروں تاکہ اس کے بعد اس سلسلے میں کسی کا کوئی اشکال اور اعتراض باقی نہ رہے۔ قارئین کی آسانی کیلئے میں نے اسکو درج ذیل کے عنوانات میں تقسیم کیا ہے۔ تاکہ ہر بات آسانی سے سمجھی جاسکے۔ نیز پڑھنے میں دشواری نہ ہو۔ اللہ جل شانہ میری اس سعی کو قبول فرما کر میری سعادت کا ذریعہ بنا دے۔ آمین۔

اہانت رسول کی سزا قرآن میں

اہانت رسول کی سزا احادیث میں

اگر کوئی قانون ہاتھ میں لے کر اپنے طور پر گستاخ رسول کو قتل کرے تو اسکا کیا حکم ہے۔

گستاخ رسول کا توبہ کرنا اور معافی طلب کرنا۔

اعتراضات اور انکے جوابات

شاتم رسول کی سزا اسلام میں متنازع فیہ مسئلہ نہیں ہے۔ تاریخ اسلام کے کسی دور میں اسکے بارے میں کوئی اختلاف نہیں پایا گیا۔

لیکن دور جدید میں بعض اہل قلم مغربی نظریات سے اسی طرح متاثر ہوے کہ انہوں نے اپنے ہی عقیدے اور اسلام کے بنیادی احکام میں بے جا مداخلت شروع کی، اور غیر ضروری بحثوں میں پڑ کر امت میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ مغربی نظریہ کے نزدیک آزادی فکر "خیر اعلیٰ" کی حیثیت رکھتی ہے اور ہر شخص کو حق ہے کہ وہ جو چاہے کہے اور لکھے، اس پر کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیے۔ اسی مغربی نظریے کے اپنانے کا یہ نقصان ہوا کہ ایک ایسے مسئلے سے اختلاف کیا گیا، جس پر ہمیشہ عالم اسلام متفق اور متحد رہا۔

پاکستان کے آئین کے مطابق ناموس رسالت کی توہین کرنے والے کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔ اور یہ سزا عین شریعت خداوندی اور اسلام کے مطابق ہے۔ نیز گستاخ رسول کا قتل ہی عشق اور محبت رسول کی دلیل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی محبت سے عاری ہونا اہل فسق کا شعار ہے۔ اور مؤمنوں کا شعار تو یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے شدید محبت کرنے والے ہوں گے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ

﴿والذین امنوا اشد حبا للہ﴾ (البقرہ۔۱۶۵)

اور ایک حدیث کے مطابق ایمان کی حلاوت بھی وہی شخص پائے گا جس کے نزدیک اللہ اور اسکے رسول کی محبت ساری محبتوں پر غالب ہو۔

شاتم رسول ﷺ کیلئے سزائے موت کی مخالفت اور اہانت رسول ﷺ پر احتجاج کو خلاف اسلام قرار دینا دراصل مزاج اسلام سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ اور اجماع امت کی مخالفت ہے۔ گذشتہ چودہ سو سال سے یہ مسئلہ متفق علیہ رہا ہے۔ اور کسی نے بھی شاتم رسول کی سزائے موت کا انکار نہیں کیا ہے۔

گستاخ رسول کی سزا کے قرآنی آیات سے دلائل

ذیل میں ہم قرآن مجید سے گستاخ رسول کی سزائے موت کے دلائل کو ذکر کرتے ہیں:

❶ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا﴾
(الاحزاب۔ ۵۷)

ترجمہ: بے شک جو لوگ اللہ تعالی اور اسکے رسول ﷺ کو ایذاء دیتے ہیں، اللہ ان پر دنیا اور اخرت میں لعنت کرتا ہے۔ اور انکے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اذیت جسمانی بھی اور روحانی بھی، ذہنی بھی اور عقلی بھی، ان سب صورتوں میں جو شخص اللہ اور اسکے رسول کو کوئی بھی اذیت دے تو وہ دین و دنیا میں رحمت سے دور ہوتا ہے۔ اب ہر آدمی کو سوچ لینا چاہیے کہ دو انچ کی زبان کہاں تک آدمی کا خانہ خراب کرتی ہے۔

● ﴿وما كان لكم ان تؤذوا رسول الله﴾ (احزاب، ۵۸)

ترجمہ: اور تم کو جائز نہیں کہ رسول اللہ کو اذیت دو۔

❸ ﴿قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ. لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾
(التوبہ۔ ۶۵، ۶۶)

ترجمہ: آپ کہہ دیجیے کہ کیا اللہ کے ساتھ اور اسکی آیتوں کے ساتھ اور اسکے رسول کے ساتھ تم ہنسی کرتے تھے۔ تم اب عذر مت کرو، تم اپنے کو مؤمن کہہ کر کفر کرنے لگے۔

❹ ﴿ومن يشاقق الله ورسوله فان الله شديد العقاب﴾ (الانفال۔ ۱۳)

ترجمہ: اور جو اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کرتا ہے، سو اللہ تعالی سخت سزا دینے والے ہیں۔

❺ ﴿ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدٰى و يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولىٰ و نصله جهنم و ساءت مصيرا﴾ (النساء۔ ۱۱۵)

ترجمہ: اور جو شخص رسول ﷺ کی مخالفت کرے گا بعد اسکے کہ اسکے سامنے امر حق ظاہر ہو چکا ہو اور مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ ہو لیا ہو تو ہم اسکو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دینگے اور اسکو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔

امید ہے کہ سب حضرات اس پر غور کریں گے کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی اذیت اور انکی مخالفت اور انکا مقابلہ کس قدر سنگین جرم ہے۔ جس پر اللہ تعالی کے شدید عذاب سے کون اور کس طرح بچ سکتا ہے۔

پھر مخالفت بھی معمولی نہیں بلکہ اعلانات اور اشتہارات اور اپنی انتہائی کوشش سے، تو غور کر لیا جائے کہ اس شدید ترین کوشش پر شدید عقاب وعذاب دنیا اور اخرت میں کیا کیا ہوگا۔ ایسے مجرم کی حمایت اور حفاظت نیز اسکی معاونت کرنا کسی انسانیت دشمن ہی کا کام ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ

﴿یاایہا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم وماؤھم جہنم وبئس المصیر﴾

(التوبۃ۔ ۷۳)

ترجمہ: اے نبی! کفار ومنافقین سے سے جھاد کرو اور ان پر سختی کرو اور انکا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ برا ٹھکانہ ہی ہے۔

ان گستاخان رسالت میں بعض اسلام کے دعویٰ بھی کرتے ہیں، لہٰذا منافق کے زمرے میں بھی آتے ہیں۔

گستاخ رسول کی سزا احادیث نبویہ سے دلائل

قرآن مجید کے ان ایات کے بعد ہم احادیث نبویہ سے دلائل پیش کرتے ہیں۔

1 قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَايَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ (بخاری، باب الرھن)

حضرت عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کون کھڑا ہوگا کعب بن اشرف کیلئے کیونکہ اس نے اللہ اور اسکے رسول کو تکلیفیں دی ہیں تو محمد بن مسلمہ اٹھ کھڑے ہوے اور پھر جا کر اسکو قتل کر دیا۔ اور پھر حضور ﷺ کو اطلاع دی کہ میں نے اسکو قتل کر دیا۔

اس حدیث کے ذیل میں فتح الباری نے لکھا ہے کہ یہاں اللہ اور اسکے رسول کو اذیت پہنچانے سے مراد یہ ہے کہ اس نے اپنے اشعار کے ذریعے نبی پاک ﷺ کو تکالیف دی تھیں اور مشرکوں کی مدد کی تھی۔ حضرت عمرو سے روایت ہے کہ یہ کعب بن اشرف نبی کریم ﷺ کی ہجو کرتا تھا اور قریش کو مسلمانوں کے خلاف ابھارتا تھا۔ یہ یہودی

نبی ﷺ کو اور انکے واسطے سے اللہ کو اذیت دیتا تھا تو نبی ﷺ نے اسکے قتل کا اعلان کیا اور محمد بن مسلمہ نے اسکو قتل کر کے حضور ﷺ کو اسکے قتل کی اطلاع دے دی۔

2 بعث رسول اللہ ﷺ الیٰ ابی رافع الیھودی رجالا من الانصاروامر علیھم عبد اللہ بن عتیق وکان ابو رافع یؤذی رسول اللہ ﷺ و یعین علیہ۔ (بخاری)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع یہودی کو قتل کرنے کیلئے چند انصار کا انتخاب فرمایا، جن کا امیر عبداللہ بن عتیق مقرر کیا۔ یہ ابو رافع نبی پاک ﷺ کو تکالیف دیتا تھا اور آپ ﷺ کے خلاف لوگوں کی مدد کرتا تھا۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ گستاخ رسول کے قتل کیلئے باقاعدہ آدمی مقرر کئے جا سکتے ہیں اور نیز یہ بڑے اجر و ثواب کا کام ہے نہ کہ باعث سزا و ملامت۔ کیونکہ یہ لوگ ایک بہت ہی بڑا کارنامہ اور دینی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

3 عن انس بن مالك ان النبی ﷺ دخل مکہ یوم الفتح و علی راسہ المغفر فلما نزعہ جاء رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الکعبہ فقال اقتلہ۔ (بخاری)

قال ابن تیمیہ فی الصارم المسلول وانہ کان یقول الشعر یھجو بہ رسول اللہ ویامرجاریتہ ان تغنیابھفذا لہ ثلاث جرائم مبیحۃ الدم، قتل النفس، والردۃ، الھجاء۔ (الصارم۔ صفحہ ۱۳۵)

امر رسول اللہ ﷺ بقتل القینتین(اسمھما قریبہ و قرتنا) (اصح السیر۔ صفحہ ۲۶۶)

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے سر مبارک پر خود پہنا ہوا تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو ایک آدمی اس وقت حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسکو قتل کر دو۔ (بخاری)

ابن تیمیہ نے الصارم المسلول میں لکھا ہے کہ ابن خطل اشعار کہہ کر رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرتا تھا اور اپنی باندی کو وہ اشعار گانے کیلئے کہا کرتا تھا، تو اسکے کُل تین جرم تھے جس کی وجہ سے وہ مباح الدم قرار پایا، اول ارتداد دوسرا قتل اور تیسرا حضور ﷺ کی شان میں گستاخی۔

اور ابن خطل کے ان دونوں باندیوں کے قتل کا نبی ﷺ نے حکم دیا تھا۔

دراصل اشعار ابن خطل کے ہوتے تھے اور اسکو عوام کے سامنے گانے والی اسکی دو باندیاں تھیں۔

تو اس سے معلوم ہوا کہ گستاخی ناموس رسالت کی اشاعت میں مدد کرنے والے کو بھی قتل کا جائے گا۔

4 امر رسول اللہ ﷺ بقتل الحويرث ابن نقيذ فى فتح مكه وكان ممن يؤذى رسول الله صل الله عليه وسلم (البدايه والنهايه) وقتله على h (اصح السير)

فتح مکہ کے دن نبی پاک ﷺ نے حویرث بن نقیذ کو قتل کرنے کا حکم دیا اور یہ ان لوگوں میں سے تھا جو نبی ﷺ کو ایذاء پہنچایا کرتے تھے۔ حضرت علی نے اسکو قتل کیا۔

5 عن على بن ابى طالب قال قال رسول الله ﷺ من سب نبيا قتل و من سب اصحابه ج (الصارم المسلول صفحہ ۹۲،۲۹۹)

ترجمہ: حضرت علی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی نبی کو برا کہے اسے قتل کیا جاے اور جو صحابہ کو برا کہے اسکو کوڑے لگا دئے جائیں۔

ان تمام دلائل سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ناموس رسالت کی گستاخی آدمی کو واجب القتل بنا دیتی ہے اور اسکا خون مباح ہو جاتا ہے۔ اور یہ حکم حضرت آدم سے لے کر نبی پاک ﷺ تک سب کو شامل ہے، یعنی آدم علیہ السلام سے لے کر نبی ﷺ تک جتنے بھی انبیاء ہیں، تو ان میں سے کسی ایک کی توہین سے بھی آدمی واجب القتل بن جاتا ہے۔

گستاخ رسول کا توبہ کرنا اور معافی طلب کرنا۔

مرتد اور گستاخ رسول کے توبہ کے بارے میں اکثر علماء کا مسلک یہ ہے کہ صرف مرتد کی توبہ کو قبول کیا جا سکتا ہے، لیکن وہ مرتد جس نے اہانت رسول کی ہے تو اسکی توبہ قطعا قبول نہیں۔ کیونکہ رسالت انبیاء کا حق ہے، اور اپنے حق کی معافی کا اختیار بھی صرف ان انبیاء کے پاس تھا۔ انکے وفات کے بعد کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ انبیاء کی توہین کر کے انکی عزت مجروح کرنے والے کی توبہ قبول کر لے۔

بعض علماء نے توبہ کے بعد اسکے سزاے موت کو ٹالنے کا فیصلہ صادر کیا ہے۔ لیکن اس شرط پر کہ وہ توبہ حقیقی توبہ ہو اور یہ مرتد دل سے توبہ کرے۔ کیونکہ جرم اسکا بہت بڑا ہے لہٰذا توبہ بھی اسی درجہ کی ہونی چاہیے۔

چونکہ قرانی ایات اور احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ شخص اسلام سے نکل کر مرتد ہوا ہے، لہٰذا یہ آدمی پہلے اسلام کی تجدید کرے، اور علماء اور عوام کے مجمع میں باقاعدہ اپنے اسلام کی تجدید کرے۔ اور جس قدر اعلان اس کی گستاخی کا ہوا ہے، اسی قدر اعلان اپنے تجدید اسلام اور توبہ کا کرے۔

توبہ نام ہے تین چیزوں کی۔۔۔

1 ۔۔۔گذشتہ گناہ پر انتہائی شرمندگی:۔

یعنی جو گناہ اس کیا ہے اور جو گستاخی اس نے کی ہے، اس سے رجوع اور توبہ کا کھلے عام اعلان کرے۔ نیز جن جن علاقوں تک اسکی گستاخی کی خبر پہنچی ہے تو وہاں تک یہ اپنے توبہ کی خبر بھی پہنچادے۔ اور کھلے عام رسائل، اخبارات اور میڈیا کے سامنے اپنے گناہ سے توبہ کرے۔ اور اپنے اس گناہ پر شدید شرمندگی اور ندامت ظاہر کرے۔ نیز لوگوں کے سامنے اپنی غلطی کا اقرار کرے۔ اور جو گستاخی اس نے کی ہے، اسکو بے دلیل اور بے ثبوت قرار دے کر لوگوں کے سامنے اسکا اقرار کردے۔

2 ۔۔۔نہایت عاجزی اور گریہ وزاری سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور اپنے فعل پر حقیقی پشیمانی ظاہر کرئے۔

3 ۔۔۔آئندہ کیلئے ان گناہوں کے نہ کرنے کا پختہ عہد کرے۔ بلکہ اپنے اس گناہ کی تلافی کیلئے ان انبیاء مبارکہ کے محاسن، بزرگی اور اعلیٰ مراتب کو اسی عام ترین اعلان اور تقریر وتحریر کے ذریعے کرتے رہا کرے اور گذشتہ کی غلطیاں طشت از بام کرے۔ تو توبہ کی تکمیل ہوجاے۔

چند غلط فہمیاں اور انکا ازالہ۔

1 اعتراض:

قرآن مجید میں پیغمبروں کے ساتھ استہزاء کے جرم کا ذکر بار بار آیا ہے لیکن مجرم کیلئے سزائے موت کا کہیں ذکر نہیں آیا ہے۔

جواب:

اصل گفتگو اسلامی شریعت کے دائرے میں ہورہی ہے۔ اور احادیث کے نصوص سے قتل کی سزا ثابت ہے۔ اور اگر صرف احادیث سے قتل کی سزا ثابت ہے تو کیا منکرین حدیث کی طرح سے احادیث کا انکار کیا جاے گا۔ شراب نوشی کے حد کے بارے میں قرآن میں کہیں بھی ذکر نہیں ہے بلکہ احادیث سے ثابت ہے، تو اعتراض کرنے والے

اسکے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

اعتراض 2:

رسول اللہ ﷺ دعوت وتبلیغ کیلئے طائف گئے تھے اور وہاں کے لوگوں نے آپکو سخت تکلیف پہنچائی تھی لیکن اسکے باوجود جب فرشتہ ملک الجبال آپ کے پاس آیا اور ان طائف والوں کی ہلاکت کی اجازت مانگی تو نبی ﷺ نے اسکی اجازت نہیں دی۔

جواب:

یہ واقعہ مکی زندگی کے دوران ہوا اور یہ اسلام کا ابتدائی دور تھا، اور اس وقت تک شاتم رسول کے لئے سزا ئے موت کا حکم نہیں ملا تھا۔

نیز اس وقت تک شریعت محمدی نافظ نہیں ہوا تھا۔لہٰذا طائف والوں کو عذاب نہیں ملا۔ظاہر ہے اکثر احکامات ہجرت کے بعد لاگو ہوے ہیں۔اور چونکہ انہوں نے نبی کی عزت کو مجروح کیا تھا، لہٰذا نبی پاک ﷺ نے ان لوگوں سے حکمت کی بناء پر بدلہ لینا گوارا نہیں کیا۔

اعتراض 3:

سہل بن عمرو، عکرمہ بن ابوجہل اور عبد اللہ ابن ابی ابن سلول نے بھی آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کی تھی لیکن انکو کچھ نہیں کہا گیا۔ بلکہ عبد اللہ ابن ابی ابن سلول کا جنازہ بھی حضور نے بذات خود پڑھایا، تو انکو کیوں قتل نہیں کیا گیا؟

جواب:

اس اعتراض کا جواب دینے سے پہلے ایک مشہور قاعدہ بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ایک آدمی نے کسی دوسرے آدمی کو بے گناہ قتل کر دیا۔اب قاتل کیلئے سزائے موت ہے، اور اسکا خون مباح ہے۔قتل ثابت ہونے پر اسکو ضرور قتل کیا جائے گا۔لیکن مقتول کے وارث کے پاس یہ حق ہے کہ وہ اس قاتل کو معاف کر دے، اور مقتول کے وارث کے معاف کرنے کے بعد اس قاتل کو سزائے موت دینا جائز نہیں ہے۔لیکن یہ حق صرف مقتول کے وارث کے پاس ہے، کسی اور کے پاس نہیں۔لہٰذا اگر مقتول کے وارث موجود نہ ہوں تو کوئی دوسرا آدمی اس قاتل کے

سزائے موت کو نہیں بدل سکتا۔ بالکل ایسے ہی چونکہ شاتم رسول نے نبی کی توہین کی ہوتی ہے تو یہ گستاخ سزائے موت کا حقدار بن گیا ہے۔ لیکن اگر نبی کسی حکمت کے سبب اس گستاخ کی اس گستاخی کو معاف کر دے تو ظاہر ہے کہ اس شاتم رسول کو سزائے موت نہیں ہوگی۔ اور جس طرح صرف مقتول کے وارث کے پاس قاتل کو معاف کرنے کا حق ہوتا ہے۔ بالکل ایسے ہی گستاخ رسول کو معافی کا حق صرف رسول کو ہی ہوتا ہے۔ نبی کے علاوہ کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اہانت رسول کے مرتکب شخص کو معاف کر دے۔ ظاہر ہے نبی کی عزت کو اس نے مجروح کیا ہوتا ہے تو معافی کا اختیار بھی صرف نبی کو حاصل ہوگا۔ اور یہی امت مسلمہ کا معمول ہے کہ نبی پاک ﷺ کے وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج کے دور تک امت کا اس مسئلے پر اجماع ہے کہ گستاخ رسول کو سزائے موت دی جائے گی۔ اور اسی قاعدے کی بنیاد پر ان علماء کا فیصلہ ہے جو کہ گستاخ رسول کی سزائے موت کو توبہ کے بعد بھی بحال رکھتے ہیں۔

نیز نبی پاک ﷺ صاحب شریعت تھے اور صاحب حکمت تھے۔ انکو معلوم تھا کہ کس کے قتل کرنے میں حکمت ہے اور کس کے قتل نہ کرنے میں۔ لہٰذا ابن خطل اور اور حویرث کے سزائے موت کو نبی ﷺ نے بحال رکھا اور سہل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل کو معاف کیا۔ اور بعد میں یہ دونوں سچے دل سے اسلام لائے تھے۔

رہا یہ سوال کہ عبد اللہ ابن ابی ابن سلول کا جنازہ نبی ﷺ نے خود پڑھایا تھا، تو یہ بات درست ہے اور عبد اللہ ابن ابی ابن سلول کی منافقت کا علم نبی ﷺ کو بھی ہوا تھا۔ لیکن عبد اللہ ابن ابی ابن سلول مدینہ میں ایک قبیلہ کا سردار تھا اور مدینہ میں اگر نبی ﷺ تشریف نہ لاتے تو اسکی سرداری یقینی تھی۔ لیکن نبی پاک ﷺ کی تشریف آوری سے اس کو سرداری نہ مل سکی، اور حضور ﷺ اس کوشش میں ہوتے تھے کہ کسی طرح عبد اللہ ابن ابی ابن سلول سچے دل سے مسلمان ہو جائے، اور منافقت کی چادر اتار پھینکے۔

اور اسکی گستاخیوں کو بھی صرف اسلئے معاف کیا کہ معافی کا اختیار نبی ﷺ کو حاصل تھا۔ نیز حضور ﷺ امت پر مہربان تھے اور چاہتے تھے کہ یہ لوگ جہنم کی آگ سے بچ جائیں، لہٰذا اسی لئے نبی پاک ﷺ نے عبد اللہ ابن ابی ابن سلول کا جنازہ پڑھا۔ لیکن اس واقعے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو منافقین کے جنازے پڑھنے سے منع کر دیا۔ اور یہ حکم نازل ہوا کہ نہ تو ان منافقین کیلئے مغفرت کی دعاء کی جائے اور نہ ہی انکا جنازہ پڑھا جائے۔ اور یہ حکم آج تک قائم و دائم ہے۔

اعتراض 4:

نبی ﷺ تو امت کیلئے رحمت عالم بنا کر بھیجے گئے تھے۔ نا کہ قاتل عالم۔لہٰذا گستاخ رسول کی سزاے موت درست نہیں ہے۔

جواب:

یہ درست ہے کہ نبی پاک ﷺ اس دنیا کیلئے رحمت عالم بنا کر بھیجے گئے تھے۔لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ مجرموں کو کچھ نہ کہا جاے اور ان کو کھلے عام چھوڑ دیا جاے۔ مجرموں کو پکڑ کر انکو انکے جرم کے مطابق سزا دینا ہی عین رحمت اور انصاف ہے۔ورنہ تو قاتل اور چور قتل اور چوریاں کرتے،اور قانون انکو کچھ نہ کہتی،تو یہ تو انصاف نہیں بلکہ مجرموں کو اپنے کئے کی سزا دینا ہی رحمت اور انصاف ہے۔اور اسی لئے نبی کو رحمت عالم بنا کر بھیجا گیا تھا۔

قرآن مجید میں ہے کہ

﴿ولكم في القصاص حيٰوة﴾ (البقرۃ:۱۷۹)

ترجمہ: اور تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے۔

تو قصاص کو حیات اسلئے کہا گیا کہ اس سے کشت وخون کی بدامنی سے انسانیت کونجات ملتی ہے۔شاتم رسول پیغمبر کے کردار کی قتل کی کوشش کرتا ہے،اور اس گستاخ کا قتل ہی پیغمبر کے کردار کے قتل کا بدلہ ہے۔

آج اگر ایک ملک کی سفیر کی بے حرمتی ہوتی ہے تو پورے ملک کی بے حرمتی سمجھی جاتی ہے۔تو انبیاء بھی اللہ تعالیٰ کے سفیر ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے سفیر کی بے حرمتی عذاب الٰہی کو دعوت دیتی ہے اور عذاب سے پورا علاقہ تباہ ہوتا ہے، تو پورے علاقے کی تباہی کے بجاے کیوں نہ اس گستاخ کو ہی صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔

مشق سبق نمبر |25|

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. پاکستان کے آئین کے مطابق ناموس رسالت کی توہین کرنے والے کی سزا کیا ہے؟

----

2. ابورافع کون تھا اس کا کیا انجام ہوا؟

----

3. توبہ کتنی چیزوں کا نام ہے؟

----

4. قرآن مجید میں پیغمبروں کے ساتھ استہزاء میں سزائے موت کا ذکر کیوں نہیں؟

----

5. حضور ﷺ نے عبداللہ بن ابی بن سلول کا جنازہ کیوں پڑھایا تھا؟

سوال نمبر 2 کالم ملائیے

دوسرا کالم	پہلا کالم
اور اپنے فعل پر حقیقی پشیمانی ظاہر کرے	مغربی نظریہ کے نزدیک آزادی فکر
کسی انسانیت دشمن ہی کا کام ہوسکتا ہے	ابن خطل اشعار کہہ کر
"خیر اعلیٰ" کی حیثیت رکھتی ہے	اور کسی نے بھی شاتم رسول کی
رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرتا تھا	نہایت عاجزی اور گریہ وزاری سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے
سزائے موت کا انکار نہیں کیا ہے	ایسے مجرم کی حمایت اور حفاظت نیز اسکی معاونت کرنا

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگائیے۔

1. شاتم رسول کی سزا اسلام میں...... مسئلہ نہیں ہے۔

☐ مختلف فیہ ☐ متنازع فیہ ☐ مشکوک ☐ عام

2. تو...... کو حیات اسلئے کہا گیا کہ اس سے کشت وخون کی بدامنی سے انسانیت کو نجات ملتی ہے

☐ حدود ☐ تعزیر ☐ کوڑوں ☐ قصاص

3. جس طرح صرف مقتول کے وارث کے پاس قاتل کو...... کرنے کا حق ہوتا ہے۔

☐ قتل ☐ جلاوطن ☐ ذلیل ☐ معاف

4. رسول اللہ ﷺ دعوت وتبلیغ کیلئے...... گئے تھے

☐ دمشق ☐ شام ☐ فلسطین ☐ طائف

5. اور...... کے ان دونوں باندیوں کے قتل کا نبی ﷺ نے حکم دیا تھا

☐ ابورافع ☐ ابن خطل ☐ مسیلمہ کذاب ☐ اسود عنسی

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. عبداللہ ابن ابی ابن سلول کا جنازہ.................. نے خود پڑھایا تھا
2. ابن خطل کعبہ کے پردوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسکو.................. کر دو
3. جو اللہ اور اسکے رسول کی.................. کرتا ہے، سو اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں
4. کسی نے بھی شاتم رسول کی.................. کا انکار نہیں کیا ہے۔
5. گستاخ رسول کی سزا ایک ایسا امر ہے کہ جس کے.................. کے لئے قرآن وحدیث میں بے شمار دلائل بے شمار دلائل موجود ہیں۔

سوال نمبر 5 مندرجہ ذیل جملوں کے بارے میں بتایئے کہ وہ کس کا قول ہے:

1. حویرث بن نقیذ کو قتل کرنے والے کا نام

☐ حضرت علی رضی اللہ عنہ ☐ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ☐ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

2. ابو رافع کو قتل کرنے والے کا نام

☐ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ☐ حضرت عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ ☐ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

قادیانی اقلیت کیوں؟

قادیانی اقلیت کیوں نہیں؟ قادیانی جو خود کو مرزائی یا احمدی بھی کہتے ہیں دراصل ایک جھوٹے نبی کے پیروکار ہیں۔اس جھوٹے نبی کا نام ہے" مرزا غلام احمد قادیانی"۔اس نام کی نسبت سے اس کے پیروکار کبھی خود کو قادیانی کہلاتے ہیں، کبھی احمدی تو کبھی مرزائی۔مرزا غلام احمد قادیانی برصغیر پاک و ہند میں انگریزوں کا نسلی وفادار ایک شیطان صفت انسان کتا تھا جس کے آباواجداد نے نسل درنسل مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے میں برطانوی صیہونی انگریزوں کی مدد کی۔

برِّصغیر میں 1857 میں جب انگریز کے خلاف جنگ آزادی کی تحریکیں چلیں، مسلمان انگریز کی غلامی کرنے سے صاف انکار کرنے لگے تو صیہونیوں کی مجلس شوریٰ برطانیہ میں سر پکڑ کر بیٹھ گئی، انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا چیز ہے جو برِّصغیر کے مسلمانوں کو انگریز کی غلامی کرنے سے روکتی ہے۔ابلیس کی مجلس شوریٰ میں مشورے ہوئے، سراغ لگانے کے لیے صیہونی انگریزوں نے برطانیہ سے ایک اعلیٰ وفد ہندوستان بھیجا، اس وفد نے عیسائی مشنری اور انڈین سول سروس کے اعلیٰ افسران خصوصا یہودیوں نے ملاقاتیں کیں۔مسلمان معاشرے میں گھر کر ان کے مذہبی رہنماؤں خصوصا گدی نشینوں اور اولیاء کے اثر ورسوخ کا بغور مشاہدہ کیا۔خفیہ اداروں کے ذریعے خفیہ رپورٹس منگوائیں اور اپنی رپورٹ بنا کر واپس برطانیہ چلا گیا۔اس وفد نے برطانیہ جا کر ابلیس کی مجلس شوریٰ کی کانفرنس بلائی اور اس میں اپنی رپورٹ "دی ارائیول آف برٹش ایمپائر ین انڈیا" کے نام سے پیش کی۔رپورٹ ملاحظہ کیجیے؛

Report of Missionary Fathers"The Arrival of British Empire in India""Majority of the population of the country blindly follow their 'Peers' their spiritual leaders. If at this stage, we succeed in finding out some who would be ready to declare himself a 'Zille Nabi' (apostolic prophet) then the large number of people shall rally round him. But for this purpose, it is very difficult to persuade someone from the Muslim masses. If this problem is solved, the prophethood of such a person can flourish under the patronage of Government. We have already overpowered the native governments mainly perusing a policy of seeking help from the traitors. That was a difficult stage, for at that time, the traitors were from the military point of view. But now when we have sway over every nook of the country and there is peace and order everywhere we ought to undertake measures which might create internal unrest among the country."(Extract from the printed report India Office Library, London)

''ملک ہندوستان کی آبادی کی اکثریت اندھا دھند اپنے پیروؤں یعنی روحانی رہنماؤں کی پیروی کرتی ہے۔ اگر اس مرحلے پر ہم ایک ایسا آدمی تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں جو اس بات کے لیے تیار ہو کہ اپنے لئے ظلی نبی (نبی کے حواری) ہونے کا دعویٰ کر دے تو لوگوں کی بڑی تعداد اس کے گرد جمع ہو جائے گی لیکن اس مقصد کے لیے مسلمان عوام سے کسی شخص کو ترغیب دینا بہت مشکل ہے۔ اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو ایسے شخص کی نبوت کو سرکاری سرپرستی میں پرواں چڑھایا جا سکتا ہے۔ ہم نے پہلے بھی غداروں کی مدد حاصل کر کے ہندوستانی حکومتوں کو محکوم بنایا لیکن وہ مختلف مرحلہ تھا، اس وقت فوجی نقطہ نظر سے غداروں کی ضرورت تھی لیکن اب جب کہ ہم نے ملک کے کونے کونے پر اقتدار جما لیا ہے اور ہر طرف امن اور آرڈر ہے، ہمیں ایسے اقدامات کرنے چاہیں جن سے ملک میں داخلی بے چینی پیدا ہو سکے۔'' (مطبوعہ رپورٹ سے اقتباس: انڈیا آفس لائبریری لنڈن)

اس وقت 1869 میں متحدہ ہندوستان کا انگریز وائسرائے لارڈ میو تھا۔ لارڈ میو نے بنگال سول سروس کے ایک سینئر افسر جس کا نام " ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر" تھا کو ذمہ داری سونپی ہے کہ اس سوال کا جائزہ لیکر رپورٹ پیش کرے۔ ہنٹر

سے تمام صورتحال کا بغور جائزہ لیکر جو رپورٹ دی وہ ملاحظہ کیجیے:

"جہاد ہی کا وہ نظریہ ہے جو ان کے شدید جوش، تعصب، تشدد اور قربانی کی خواہش کی بنیاد ہے۔ اس قسم کا عقیدہ انہیں ہمیشہ حکومت کے خلاف متحد کر سکتا ہے۔ ان میں جہاد کا شعلہ سرد نہیں ہوا۔ ان پر مذہبی دیوانوں اور جہادی ملاؤں کا اثر نہایت قوی ہے اور وہ کسی لمحہ بھی ان کے جزبات کی آگ کو بھڑکا سکتے ہیں۔

(ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر، دی انڈین مسلمانز کامریڈ پبلشرز کلکتہ 1945)

صیہونی انگریزوں کا پلان یہ تھا کہ مسلمانوں کے دلوں سے شوق جہاد اور اپنے نبی کریم ﷺ کی حرمت پر مر مٹنے کے جذبے کو ختم کیا جائے، اس مقصد کے لیے انہوں نے ایک جھوٹا نبی کھڑا کرنے کا پلان بنایا۔ شیطانی رپورٹ تیار تھی بس اب شیطان صفت انسان کی تلاش شروع کر دی گئی۔ کئی لوگوں کے انٹرویو کیے گئے کہ کس کو جھوٹا نبی بنا کر مسلمانوں کو منتشر کیا جائے۔ بالآخر بڑی تگ و دو کے بعد" مرزا غلام احمد قادیانی" کے نام پر اتفاق ہوا۔

مرزا قادیانی اس وقت انگریز سرکار کے ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ میں ماہوار پندرہ روپے پر معمولی ملازم تھا۔ وہیں اس کی ملاقات انگریز خفیہ ایجنسی کے ایک مقامی عیسائی مشنری سے ہوئی۔ اس عیسائی نے مرزا کے ساتھ لمبی نشستیں کر کے اس کو مکمل پرکھا اور پھر اس کے بعد برطانیہ چلا گیا۔ ابلیس کی مجلس شوریٰ کو مرزا قادیانی کا بتایا کہ یہ شخص جعلی نبی کا مکمل اہل ہے اور کمشنر سیالکوٹ کے ذریعے اسے بھی برطانیہ بلا لیا گیا۔ مطلب صیہونی انگریز کو مرزا قادیانی بھا گیا تھا اور انہوں نے مرزا کو جعلی نبی بنانے کا فیصلہ کر لیا۔

اس کی زبردست ٹریننگ کی گئی کہ کس طرح مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد نکالنا ہے اور اس کی جگہ انگریز کی اطاعت قبول کرنے پر مجبور کرنا ہے اور کس طرح مسلمانوں کو عشق رسول ﷺ سے دور کر کے اپنا اور انگریز حکومت کا گرویدہ بنانا ہے۔

پلان کا متن یہ تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو" جعلی محمد" بنا کر پیش کیا جائے تاکہ مرزا غلام احمد قادیانی لوگوں کو کہے کہ میں محمد ہوں اور ساتھ میں وضاحت یہ پیش کرے کہ رسول اللہ ﷺ کی دو بعثتیں ہوئیں، پہلی مکہ میں اور دوسری " قادیان" میں۔ اور لوگوں کو مطمئن کرنے کے لیے مزید وضاحت دے کہ اللہ نے دنیا میں فسق و فجور اور کفر کی بہتات کی وجہ سے اپنے نبی محمد کو میری (مرزا قادیانی) شکل و صورت میں دوبارہ بھیجنے کی ضرورت محسوس کی۔

اچھی طرح یاد کر لیں کہ اللہ نے اپنی کتاب قرآن پاک میں واضح اعلان فرما دیا کہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم) آخری نبی ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور نہ ہی کوئی دوبارہ بعثت ہوگی ۔ مرزا قادیانی اور اس کے خلیفے لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے اکثر کہتے ہیں کہ قرآن چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ محمد دوبارہ مبعوث ہوں گے لیکن وہ قرآن کی آیت یا سورہ کا کبھی حوالہ نہیں دیتے اور حوالے مانگنے پر بھی بات کر گول کر جاتے ہیں تا کہ اصلیت نہ کھل جائے ۔ وہ کس طرح لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے قرآن پاک کے جھوٹے حوالے دیتے ہیں، ایک مثال ملاحظہ کیجیے ؛

وہ جس نے مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) اور نبی کریم میں تفریق کی اس نے بھی مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف قدم مارا کیونکہ مسیح موعود صاف فرماتا ہے کہ " من بینی وبین المصطفٰی فما عرفنی وما رای "

(دیکھو خطبہ الہامیہ، ص 171، روحانی خزائن، ص 259، ج 16)

’’ اور وہ جس نے مسیح موعود کی بعثت کو نبی کریم کی بعثت ثانی نہ جانا اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا کیونکہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک دفعہ پھر دنیا میں آئے گا۔ ‘‘

(کلمۃ الفصل، مصنف مرزا بشیر احمد قادیانی، مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز، قادیان، ص 105، نمبر 3، جلد 14)

آپ نے دیکھا قادیانی خلیفہ مرزا بشیر احمد نے قرآن پاک کا حوالا دیا مگر قرآن پاک میں کہیں بھی ایسا کچھ نہیں لکھا کہ محمد رسول اللہ ایک دفعہ پھر دنیا میں آئے گا۔ اگر کوئی ان کذابوں سے قران کی سورہ اور آیت نمبر مانگے تو یہ جواب گول کر جاتے ہیں اور اپنے بچوں اور لاعلم قادیانیوں کو بھی مسلمانوں سے بحث کرنے سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں تا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی تحقیق کرے اور الٹا قادیانی مذہب کی اصلیت بے نقاب ہو جائے ۔ انگریز نے بالآخر مرز غلام احمد قادیانی لعنتی کو جعلی محمد بنا کر ظاہر کر دیا، مرزا نے برصغیر پاک و ہند یعنی متحدہ ہندوستان میں ’’ محمد ‘‘ ہونے کا دعوی کر دیا، نہ صرف محمد بلکہ کبھی خود کو عیسیٰ کہا تو کبھی کہا کہ میں امام مہدی ہوں ۔

انگریز کا منصوبہ کامیاب ہونے لگا، صیہونیوں نے مرزا کی خفیہ امداد جاری رکھی، لوگوں کو پیسے دیکر مرزا کے جعلی اسلام میں شامل کروایا گیا، مرزا لعنتی کو ٹارگٹ دیا گیا کہ وہ مسلمانوں کی عقیدتوں اور محبتوں کو اپنی جانب کھینچے تا کہ مسلمان مکہ مدینے کے اصلی محمد ﷺ کو بھول کر قادیان کے نئے محمد (مرزا لعنتی) کے گرد اکھٹے ہو جائیں اور یوں آہستہ آہستہ اصلی دین محمدی یعنی " اسلام " مسلمان کے دلوں سے ختم ہو کر صیہونی انگریز کا قائم کردہ نیا قادیانی اسلام مشہور ہو جائے ۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف خود کو محمد کہا بلکہ امام مہدی اور عیسیٰ بھی کہا، اپنی جماعت کو صحابہ کرام کی جماعت کہا اور اپنی بیویوں کو امہات المومنین اور اپنے گھر والوں کو اہل بیت کا خطاب دیا۔ اور جنہوں نے مرزا قادیانی کو ماننے سے انکار کیا ان کو ماں بہن کی ننگی گالیاں دیں، انہیں رنڈیوں کی اولاد تک کہہ دیا جبکہ خود شراب اور افیون کے چسکے لیکر کنواری لڑکیوں سے ٹانگیں دبوایا کرتا تھا۔ مرزا قادیانی اپنی کتاب " روحانی خزائن " میں لکھتا ہے؛

" پس چونکہ میں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اس نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پا کر اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔ "

(" نزول المسیح " ص 2، روحانی خزائن، ص 380۔381، ج 18، مصنف مرزا غلام قادیانی)"

تو اس صوت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا تاکہ اپنے وعدے کو پورا کر سکے۔ (کلمۃ الفصل، مصنف مرزا غلام قادیانی، منرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز، ص 105، نمبر 3، جلد 14)

اور یہ اس کے لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت و آخرین منھم سے ظاہر ہے کہ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔" (کملتہ الفصل، مصنف مرزا غلام قادیانی۔، مندرجہ ریویو آف ریلیجنز، ص 185، نمبر 3، جلد 14)

محمد پھر اتر......آئے ہیں ہم میں...... اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں...... محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل...... ۔غلام احمد کو دیکھے قادیان میں قادیانی اخبار " پیغام صلح " نے 14 مارچ 1916)

" اب معاملہ صاف ہے۔ اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے۔ کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے۔ اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں۔ کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس کا بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقوی اور اکمل اور اشد ہے۔ آپ کا انکار کفر نہ ہو۔"

(کلمتہ الفصل، مصنف مرزا غلام قادیانی، مندرجہ رسالہ دیویو آف ریلیجنز، ص 146۔147، نمبر 3، جلد 14)

مرزا قادیانی لعنتی کی کتابیں ننگی گالیوں سے بھری پڑی ہیں، اسی کی کتابوں میں شراب کباب کے ثبوت بھی موجود ہیں لیکن قادیانی اپنی اولاد کو کبھی ان کتابوں کی تحقیق کرنے پر زور نہیں دیتے اور اگر کوئی مسلمان کسی قادیانی کی اولاد کو حقائق بتائے تو قادیانی اپنی اولاد کو فوراً منع کر دیتے ہیں کہ کسی سے اس معاملے میں بحث مت کرو اور وجہ

یہ بتاتے ہیں کہ مسلمان شدت پسند ہیں وہ تمہیں ماردیں گے جبکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ وہ خوف زدہ ہوتے ہیں کہ کہیں ان کی اولاد مرزا غلام احمد قادیانی لعنتی کی کہی گئی اصل ننگی گالیاں اور شراب کباب کی محفلوں کے تذکرے اس کی اپنی کتابوں میں پڑھ کر قادیانی مذہب پر ہی لعنت نہ بھیج دیں۔ قادیانی وہ فتنہ ہے جو اسلام کو ہائی جیک کرنے کے لیے تخلیق کیا گیا، اسے برطانیہ کے صیہونی یہودیوں نے تخلیق کیا تاکہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد نکال کر مادیت پسندی کی طرف راغب کیا جائے، عشق رسول ﷺ نکال کر عشق دنیا اور عورت کا عشق ڈالا جائے، اولیاء اللہ سے دور کرکے دنیا پرست بنایا جائے۔ برطانوی صیہونی اس منصوبے میں کافی کامیاب ہوئے، برصغیر پاک و ہند یعنی متحدہ ہندوستان کے بہت سے مسلمانوں کو مرتد بنا کر قادیانی بنایا گیا اور ان سب کو انگریز کا وفادار ایجنٹ بنایا گیا۔

پاکستان بننے کے بعد یہ قادیانی ''ربوہ'' میں بس گئے اور لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر بننے والے اس ملک میں پھر سے جعلی اسلام متعارف کرواتے رہے، جس پر وقت کے اولیاء اللہ اور علماء نے مل کر ان کے خلاف زبردست تحریک چلائی اور تمام مکاتب فکر کے علماء نے مل کر ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ بڑی کوشش کے بعد بالآخر ذوالفقار بھٹو اس بات پر آمادہ ہوگیا اور پاکستان کی قومی اسمبلی میں باقاعدہ بحث و مباحثہ کروائے گئے۔ اس بحث و مباحثوں میں تمام مکاتب فکر کے علماء نے قادیانیوں کو انہی کے جعلی نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کے حوالے دیکر غیر مسلم ثابت کیا، جس پر پاکستان کی قومی اسمبلی میں ووٹنگ کروائی گئی اور قادیانیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ یہ آج بھی پاکستانی آئین کے تحت غیر مسلم اقلیت ہیں لیکن یہ خبیث لعنتی پاکستانی آئین کو گندی گالیاں دیتے ہیں کیونکہ ان کی پیٹھ پر امریکہ، برطانیہ، اسرائیل اور انڈیا کا ہاتھ اور مکمل سپورٹ رہتی ہے۔ بقول علامہ اقبال قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔ جس طرح اقبال نے مسلمانوں کے لیے الگ وطن کا خواب دیکھا جو 1947 میں پاکستان کی صورت میں پورا ہوگیا اسی طرح اقبال ہی وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر زور دیا اور ان کا یہ خواب بھی پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیکر پورا کردیا۔

ؔ قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کردے

اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ پاکستان میں قادیانی قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت ہیں، وہ مسلمانوں کی طرح

مساجد نہیں بنا سکتے، مساجد پر مینار، منبر و محراب نہیں بنا سکتے، اذان نہیں دے سکتے، اپنے مذھب کی تبلیغ نہیں کر سکتے، اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے، اپنے مذھب کو اسلام نہیں کہہ سکتے، اسلام کے شعائر نہیں اپنا سکتے، اسلام کے طور طریقے نہیں اپنا سکتے۔ الغرض ہر وہ کام نہیں کر سکتے جو صرف مسلمان ہی کر سکتے ہیں۔ قانونی طور پر قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا گیا ہے، جس طرح ہندو اور عیسائی اس ملک میں بطور اقلیت رہتے ہیں اور تمام اقلیتی حقوق کے حقدار بنتے ہیں اسی طرح قادیانی بھی اقلیتی حقوق کے حقدار ہیں بشرطیکہ وہ اقرار کریں کہ وہ خود کو اقلیت تسلیم کرتے ہیں۔

آج کل قادیانی عام مسلمانوں میں گھل مل کر رہتے ہیں، لاعلم مسلمانوں کو چھپ کر تبلیغ کرتے ہیں اور انہیں نوکری اور بہتر مستقبل کا جھانسہ دیکر اپنے جعلی مذھب قادیانیت میں شامل ہونے کی ترغیبیں دیتے ہیں جس کی قانونی طور پر انہیں ہرگز اجازت نہیں ہے بلکہ یہ ایک سخت جرم ہے۔ اس جرم پر ان کے خلاف کسی بھی تھانے میں مقدمہ درج کروایا جاسکتا ہے۔ اگر وہ خود کو اقلیت تسلیم کرلیں تو مسلمانوں کا ان سے کوئی جھگڑا ہی نہیں رہتا۔ مسلمان ہندو اور عیسائیوں سے بھی کوئی جھگڑا نہیں کرتے۔ قادیانیوں سے جھگڑا صرف اس بات پر ہوتا ہے کہ وہ خود کو اقلیت ماننے کے بجائے مسلمان کہتے ہیں جبکہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ وہ جب تک خود کو اقلیت نہیں مان لیتے تب تک پاکستان کے مسلمان انہیں سکون سے بیٹھنے نہیں دیں گے، مسلمان اپنے نبی ﷺ کی حرمت پر جان قربان کرنے سے بھی نہیں کتراتا، یہی وجہ ہے کہ ملک میں جب بھی قادیانی تبلیغ کرتے پکڑے جاتے ہیں تو مسلمان مشتعل ہو کر ان پر حملہ کر دیتے ہیں۔

یہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں، ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں، مرزا غلام احمد کو نعوذ باللہ محمد مانتے ہیں بلکہ محمد کی بھی جدید خوبصورت شکل مانتے ہیں۔ کہتے ہیں محمد رسول اللہ ﷺ کی مثال پہلی تاریخ کے چاند جیسی ہے جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی مثال چودھویں تاریخ کے چاند کی مانند ہے۔ استغفر اللہ۔ ان کی گستاخیاں اتنی سخت ہیں کہ کوئی بھی مسلمان کسی وقت بھی شدید مشتعل ہو کر ان پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔ اگر قادیانی امن اور سکون سے اس ملک میں رہنا چاہتے ہیں تو انہیں فوراً خود کو اقلیت تسلیم کرنا ہوگا ورنہ یاد رکھیں یہ ملک گستاخوں کا نہیں بلکہ عاشقان رسول ﷺ کا ہے۔ اگر قادیانی لعنتی اپنے جھوٹے نبی "کذاب مرزا قادیانی" کی تبلیغ سے باز نہیں آئیں گے تو پھر نتائج کے لیے تیار رہیں۔

؎ وہ سنگ گرا جو حائل ہیں، رستے سے ہٹا کر دم لیں گے
ہم راہ وفا کے رہرو ہیں منزل ہی پہ جا کر دم لیں گے

یہ بات عیاں ہے دنیا پر ہم پھول بھی ہیں تلوار بھی ہیں
یا بزم جہاں مہکائیں گے یا خون میں نہا کر دم لیں گے

ہم ایک خدا کے قائل ہیں پندار کے ہر بت توڑ دیں گے
ہم حق کا نشاں ہیں دنیا میں باطن کو مٹا کر دم لیں گے

جو سینہ دشمن چاک کرے باطل کو مٹا کر خاک کرے
یہ روز کا قصہ پاک کرے وہ ضرب لگا کر دم لیں گے

یہ فتنہ و شر کے پروردہ تخریب کے سامان لاکھ کریں
ہم بزم سجانے آئے ہیں ہم بزم سجا کر دم لیں گے

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کر سر عام دکھ دیا

مشق سبق نمبر 26

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. کس نام کی نسبت سے قادیانی خود کو قادیانی کہلاتے ہیں؟

----

2. ہنٹر نے تمام صورتحال کا بغور جائزہ لیکر جو رپورٹ دی وہ کیا تھی؟

----

3. انگریز نے مسلمان کے دل سے جذبہ جہاد نکالنے کے لیے کیا پلان بنایا تھا؟

----

4. مرزا قادیانی نے سب سے پہلے کیا دعویٰ کیا تھا؟

----

5. پاکستان میں قادیانیوں کے لئے کیا قانون بنا ہے؟

سوال نمبر 2 کالم ملایئے

دوسرا کالم	پہلا کالم
جو اسلام کو ہائے جیک کرنے کے لیے تخلیق کیا گیا	مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف خود کو محمد کہا
پندار کے ہر بت توڑ دیں گے	قادیانی وہ فتنہ ہے
بلکہ امام مہدی اور عیسیٰ بھی کہا	ابلیس کی مجلس شوریٰ کو مرزا قادیانی کا بتایا
کہ یہ شخص جعلی نبی کا مکمل اہل ہے	یہ آج بھی پاکستانی آئین کے تحت
غیر مسلم اقلیت ہیں	ہم ایک خدا کے قائل ہیں

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. یہ بات عیاں ہے دنیا پر ہم پھول بھی ہیں ...... بھی ہیں

☐ باغ ☐ شہد ☐ تلوار ☐ پھل

2. اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ پاکستان میں قادیانی قانونی طور پر غیر مسلم ...... ہیں

☐ جماعت ☐ اقلیت ☐ مرتد ☐ منافق

3. مرزا قادیانی لعنتی کی کتابیں ننگی ...... سے بھری پڑی ہیں

☐ تصویروں ☐ باتوں ☐ عورتوں ☐ گالیوں

4. ان کی پیٹھ پر امریکہ، برطانیہ، اسرائیل اور انڈیا کا ہاتھ اور مکمل ...... رہتی ہے

☐ نظر ☐ سپورٹ ☐ یگانگت ☐ ہم آہنگی

5. لوگوں کو پیسے دیکر مرزا کے جعلی ...... میں شامل کروایا گیا

☐ فرقے ☐ مقابلے ☐ نظریئے ☐ اسلام

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. ....ہی کا وہ نظریہ ہے جوان کے شدید جوش، تعصب، تشدد اور قربانی کی خواہش کی بنیاد ہے۔
2. مرزا قادیانی اس وقت انگریز سرکار کے ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ میں ماہوار............روپے پر معمولی ملازم تھا۔
3. مرزا قادیانی کو منتخب کرنے کے بعد اسے فوراً............بلا کر اس کی زبردست ٹریننگ کی گئی۔
4. پاکستان بننے کے بعد یہ قادیانی............میں بس گئے۔
5. اگر قادیانی امن اور سکون سے اس ملک میں رہنا چاہتے ہیں تو انہیں فوراً خود کو............تسلیم کرنا ہوگا۔

سوال نمبر 5

(الف) انگریز کو مرزا قادیانی میں کیا چیز نظر آئی جس کی وجہ سے انہوں نے مرزا کو اپنا چیلہ بنالیا؟

....

....

....

(ب) انگریزوں نے مسلمان کو گمراہ کرنے کے لئے کیا سکیم لڑائی؟

....

....

....

کھلا خط بنام مرزا مسرور احمد

بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّ حِیم۔ نحمدُہٗ و نُصَلِیّ علیٰ رسُولِہِ الکریم

منجانب شیخ راحیل احمد جرمنی سابق احمدی، سکنہ ربوہ، (حال مقیم) جرمنی (۱)

بنام جناب مرزا مسرور احمد صاحب امام جماعت احمدیہ

واحباب جماعت احمدیہ محترم خلیفہ صاحب و بزرگو و دوستو! السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

خاکسار آپ میں سے بہت سوں کی طرح احمدی ماں باپ کے گھر میں پیدا ہوا، ربوہ میں پلا بڑھا، اور آپ ہی کی طرح کچھ عرصہ قبل تک اندھے یقین اور جماعت کے بزرجمہروں کے پھیلائے ہوئے پروپیگنڈہ کا شکار ہو کر مرزا غلام احمد صاحب کو مہدی موعود، مسیح موعود اور نبی خیال کرتا تھا، مگر اچانک ایک واقعہ نے مجھے توجہ دلائی اور میں نے

(۱) تعارف: شیخ راحیل احمد پیدائشی منکر ختم نبوت تھے وہ قادیان میں 1947ء میں پیدا ہوئے۔ ان کی مستقل رہائش چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں تھی وہیں پلے بڑھے اور ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ کچھ عرصہ ملتان میں اور 1964ء اور 1980ء تک کراچی میں رہے اور وہیں پرائیویٹ طور پر بی اے کیا۔ 1984ء میں ضیاء الحق دور حکومت میں قادیانی آرڈیننس کے نفاذ کے بعد بہت سے قادیانیوں کی طرح شیخ راحیل نے بھی جرمنی کا رخ کیا اور وہیں مقیم ہو گئے۔ انہوں نے 23 اگست 2003ء کو اپنے بیوی بچوں سمیت اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ قبول اسلام کے بعد وہ ختم نبوت کے ایسے مجاہد کے روپ میں سامنے آئے کہ جس نے مرزائیت کے ایوان باطل میں زلزلہ بپا کیے رکھا۔ جو کچھ سیکھا تھا وہ ختم نبوت کے دفاع میں استعمال کیا۔ مرزائی شاطروں کے داؤ پیچ، ان کا انداز، ان کی مہارت بالآخر ختم نبوت کے کام آئی اور 56 برس کی غفلت کی زندگی کا آخری 6 برس میں انہوں نے یوں کفارہ ادا کیا کہ آنکھیں حیرت واستعجاب سے پھٹی رہ گئیں۔

مرزا غلام احمد صاحب کی کتب اور سیرت کا مطالعہ غیر جانبدار ہو کر کیا تو مرزا صاحب کے دعویٰ جات صرف اور صرف تضادات کا شاہکار نظر آئے۔ مرزا غلام احمد صاحب نے خود لکھا ہے کہ

جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے (براہین احمدیہ حصہ پنجم، رخ، ج ۲۱ /ص 275)

اور انہی تضادات سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جناب مرزا صاحب کا دعویٰ جات نہ صرف بے بنیاد ہیں بلکہ حضرت رسول کریم ﷺ کی توہین اور انکے مقام نبوت پر حملہ ہیں۔ چونکہ میری عمر کا ایک بڑا حصہ آپ لوگوں میں گزرا ہے اس لئے قدرتی طور پر میں آپ کے لئے ایک للہی لگاؤ محسوس کرتا ہوں اور اسی وجہ سے یہ چند سطور آپکی خدمت میں پیش خدمت ہیں، میری آپ سے درخواست ہے کہ انہیں پڑھئے اور ایک بار غور ضرور کیجئے۔ جناب مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ براہین احمدیہ میں ہی خدا نے انکا نام نبی اور رسول رکھا ہے، فرماتے ہیں

''کہ خدا تعالیٰ کی وہ جو پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں...... اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں۔''

(دیکھو صفحہ 498 براہین احمدیہ)

اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ {ایک غلطی کا ازالہ، رخ، ج18 /صفحہ 206}۔

آیئے قران کریم، احادیث اور مرزا صاحب کی اپنی تحریروں سے جائزہ لیں کہ مرزا صاحب کا مقام کیا ہے؟ اور وہ اپنی تحریروں کے آئینے میں کیا ہیں؟ قرآن کریم میں واضح طور پر لکھا ہے

نہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی مرد کے باپ تھے نہیں (نہ ہونگے) لیکن اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر ایک چیز سے خوب آگاہ ہے۔ الاحزاب :41

(یہ ترجمہ تفسیر صغیر سے لیا گیا ہے جو جماعت احمدیہ نے شائع کیا ہے)۔

جب ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت اور مثال دیکر بتا دیا کہ جس طرح حضرت رسول کریم ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں، اسی طرح وہ نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔

تو آیئے دیکھیں کہ حدیث ان معنوں کی تصدیق کرتی ہے یا نہیں، اس سلسلے میں تین مختلف ادوار کی احادیث پیش خدمت ہیں۔

1. حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اسے بہت

عمدہ اور آراستہ و پیراستہ بنایا مگر ایک زاویئے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس گھر کے ارد گرد گھومتے اور اسے دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے اور کہتے کہ یہاں ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی؟ حضور پاک ﷺ نے مزید فرمایا (قصر نبوت کی) یہ اینٹ میں ہوں، میں نے اس خالی جگہ کو پر کر دیا، قصر نبوت مجھ سے ہی مکمل ہوا اور میرے ساتھ ہی انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ { بخاری، مسند احمد، نسائی، ترمذی، ابن عساکر }۔

اسکا مطلب ہے وہ ایک اینٹ جو رکھ دی گئی اس میں اب کوئی اینٹ نہ لگے گی اور نہ نکلے گی۔

2 حجۃ الوداع کے اہم ترین موقع پر آنحضور ﷺ فرماتے ہیں کہ" لوگو! حقیقت یہ ہے کہ نہ تو میرے بعد کوئی نبی ہو گا اور نہ تمہارے بعد کوئی امت! تو تم اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ نمازیں پڑھتے رہو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوۃ بخوشی ادا کرو اور اپنے اولولامر کی اطاعت کرو، تم اپنے مالک و آقا کی جنت میں داخل ہوسکو گے۔ (کنزل اعمال علی حامش، مسند احمد ص ۱۹۳)

اب آپ دیکھیں کہ یہ حدیث انتہائی وضاحت سے بتا رہی ہے کہ جنت میں داخل ہونے کے لئے رسول کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کا نہ ہونے پر ایمان پہلی شرط ہے اور اسکے بعد دوسری باتوں پر یعنی پنج ارکان اسلام پر ایمان ضروری ہے۔ یہ اعلان اس وقت کے مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع میں کیا تھا۔

3 اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرض وفات میں رسول اللہ ﷺ کیا فرماتے ہیں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ایسا دکھائی دیتا تھا کہ حضور ہمیں الوداعی خطاب فرما رہے ہیں، آپ نے تین مرتبہ فرمایا" میں اُمی نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں جب تک میں تم میں موجود ہوں، میری بات سنو اور اطاعت کرو اور مجھے دنیا سے لے جایا جائے تو کتاب اللہ کو تھام لو، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو۔ (رواہ احمد)

یعنی وقت وصال کے وقت بھی یہی تاکید تھی کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اوپر دیئے گئے حوالوں سے ایک بات واضح ہوجاتی ہے کہ رسول کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ لیکن کیا اوپر دیئے گئے حوالوں کی کوئی تاویل ہوسکتی ہے؟ قبل اس کے ہم ختم نبوت کے موضوع پر مرزا صاحب کے ارشادات پیش کریں مرزا غلام احمد صاحب کے اپنے بارے میں اور ان کی کتاب براہین احمدیہ کے بارے میں اور مجدد کے متعلق کچھ ان کے اپنے ارشادات بیان کر دیں، کیونکہ یہ ارشادات آپ کو ممکن ہے کہ میرا مافی الضمیر سمجھنے میں مدد کریں۔

دوسرا کھلا خط بنام مرزا مسرور احمد

حصہ دوئم براہین احمدیہ:

مرزا صاحب نے سب سے پہلی کتاب براہین احمدیہ لکھی، براہین احمدیہ کی پہلی چار جلدیں 1884 میں شائع ہوئیں، اور پانچویں جلد 23 سال کے بعد شائع ہوئی اور اس کتاب کے بارے میں انکے یہ دعویٰ جات ہیں) (دعوے تو بہت ہیں صرف چند کا ذکر کر رہا ہوں)

1 اس عاجز نے ایک کتاب......ایسی تالیف کی ہے جس کے مطالعہ کے بعد طالب حق سے بجز قبولیت اسلام اور کچھ نہ بن پڑے"۔ {اشتہار اپریل 1879 تبلیغ رسالت حصہ اول صفحہ 8}۔

2 اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں.........اگر اس اشتہار کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بن کر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دلی صدق سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اس پر اتمام حجت ہے"۔

{بحوالہ اشتہار نمبر 11، مجموعہ اشتہارات جلد 1 /ص 23 تا 25}۔

3 اس پراگندہ وقت میں وہی مناظرہ کی کتاب روحانی جمعیت بخش سکتی ہے کہ جو بذریعہ تحقیق عمیق کے اصل ماہیت کے باریک دقیقہ کی تہہ کو کھولتی ہو"۔ {بحوالہ اشتہار نمبر 16، مجموعہ اشتہارات ج ا /صفحہ 43}۔

4 سو اب اس کتاب کا متولی اور مہتمم ظاہراً و باطناً حضرت رب العالمین ہے۔

{اشتہار نمبر 18، مجموعہ اشتہارات ج ا /ص 56}

مجدد کی تعریف میں مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ 1 جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں وہ نرے استخواں فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ ﷺ اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں.........اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلی انکے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں اور انکی گفتار و کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ کلی مصفا کئے گئے اور تمام و کمال کھینچے گئے۔

{فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 7 حاشیہ}

اپنی ذات کے بارے میں معصوم عن الخطا ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

1. اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر ایک لحہ بھی باقی نہیں رہنے دیتا۔ اور مجھے ہر ایک غلط بات سے محفوظ رکھتا ہے۔
{نور الحق حصہ دوئم، ر۔خ، ج8/ص272}

2. میں نے جو کچھ کہا وہ سب کچھ خدا کے امر سے کہا ہے اور اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔
{مواہب الرحمٰن، ر۔خ، ج19/ص221}

اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب آیت خاتم النبیین کی کیا تفسیر کرتے ہیں، مرزا صاحب اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں۔

1. یعنی محمد تمہارے مردوں میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے، مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔

دوسری جگہ سورہ الاحزاب کی آیت 41 (مندرجہ بالا) کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں

2. کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء رکھا اور آنحضرت ﷺ نے لا نبی بعدی سے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اسکا کھلنا جائز قرار دیں گے جو بالبداہت باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر مخفی نہیں اور ہمارے رسول کے بعد کوئی نبی کیسے آسکتا ہے جبکہ آپکی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی ہے اور اللہ نے آپ کے ذریعہ نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا۔ {حمامۃ البشریٰ، ر۔خ، ج7/ص200و201}

3. قران کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا، خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔
{ازالہ اوہام، ر۔خ، ج3/صفحہ511}۔

4. حسب تصریح قرآن کریم، رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائد دین جبرئیل کے ذریعہ حاصل کئے ہوں لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے، کیا یہ مہر اس وقت ٹوٹ جائیگی؟
{ازالہ اوہام، ر۔خ، ج3/صفحہ387}

ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ ہے کہ وہ مجدد ہیں اور قران انکو خدا نے سکھایا ہے اور ہر قسم کے دلائل سے، تحقیق سے اثبات صداقت اسلام پیش کرنے کے دعوے دار ہیں اور کوئی لفظ خدا کی مرضی کے بغیر نہیں نکالتے، اور تجدید دین کے لئے خدا ان کو ایک لحہ بھی غلطی پر نہیں رہنے دیتا، اس حیثیت میں وہ ختم نبوت کا انہی

معنوں میں اقرار کر رہے ہیں جن معنوں میں رسول کریم ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم اور ائمہ دین و مسلمان تیرہ صدیوں سے ایمان رکھتے تھے۔ اور اسکے علاوہ کسی بھی دوسرے قسم کے معنی کو کفر قرار دے رہے ہیں، مرزا صاحب کے بیٹے و خلیفہ ثانی بھی ہمارے اس یقین کی تصدیق کرتے ہیں، فرماتے ہیں" الغرض حقیقۃ الوحی کے حوالہ نے واضح کر دیا کہ نبوت اور حیات مسیح کے متعلق آپکا (مرزا غلام احمد صاحب۔ناقل) عقیدہ پہلے عام مسلمانوں کی طرح تھا مگر پھر دونوں میں تبدیلی فرمائی۔ {بحوالہ الفضل 6 ستمبر 1941، خطبہ جمعہ کالم 3}

اب ہوتا کیا ہے کہ کچھ علمائے حق نے خدا کی دی ہوئی فراست سے اندازہ لگالیا کہ ان صاحب کا ارادہ نبی بننے کا ہے اور انہوں نے جب اعتراض اٹھائے تو مرزا صاحب کے جوابات ملاحظہ ہوں۔

ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں۔ {اشتہار، مجموعہ اشتہارات ج 2، ص 297 و 298}۔

دوسرا کھلا خط بنام مرزا مسرور احمد۔ حصہ سوئم

اس طرح وقتی طور پر مخالفت کو کم کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، لیکن علمائے حق کے خدشات صحیح نکلتے ہیں کہ ان صاحب (یعنی مرزا غلام احمد صاحب) کا مالیخولیا و مراق جیسے جیسے ترقی کرے گا، اسی طرح ان کے دعویٰ جات بھی بڑھیں گے۔ مرزا صاحب کو مراق تھا یا نہیں؟ میرے خیال میں یہ حوالہ کافی ہے!" ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔ {سیرت المہدی حصہ دوئم، صفحہ 55، از مرزا بشیر احمد ایم اے}

اور مراق کیا چیز ہے یہ حوالہ میرے خیال میں کافی رہے گا" ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہوجائے کہ اسکو ہسٹریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی، کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے" مضمون ڈاکٹر شاہنواز صاحب قادیانی،

مندرجہ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز، قادیان، صفحہ ۶ و ۷، بابت ماہ اگست 1926۔ بحوالہ قادیانی مذہب صفحہ 145)

اب دیکھئے کہ مرزا صاحب کس طرح اپنے دعووں میں آگے بڑھتے بڑھتے نہ صرف رسول کریم کے مقام تک پہنچتے ہیں (نعوذ باللہ)، بلکہ انکو پرے ہٹانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

1 " میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے ..... اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کی رو

سے ان نشانوں کا نام کرامت ہے جو اللہ و رسول کی پیروی سے دیئے جاتے ہیں"۔

(جنگ مقدس۔ر۔خ۔ج6/ص156)

2 "یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام سن کر دھوکا کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانے میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں"۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ،ر۔خ،ج۲۲،ص154)

3 "یہ سچ ہے کہ وہ الہام جو خدا نے اس بندے پر نازل فرمایا اس میں اس بندہ کی نسبت نبی اور رسول اور مرسل کے لفظ بکثرت موجود ہیں سو یہ حقیقی معنوں پر محمول نہیں.......مگر مجازی معنوں کی رو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یا رسول کے لفظ سے یاد کرے"۔(سراج منیر،ر۔خ ج12 ص5)

اب جب ہر طرف سے شور اٹھا تو کیا وضاحت پیش کی جارہی ہے۔

4 "نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدائے تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ محدثیت بھی ایک شعبہ قویہ نبوت کا اپنے اندر رکھتی ہے"۔(ازالہ اوہام،ر۔خ،ج۳،ص320)

5 محدث جو مرسلین میں سے امتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی..........وہ اگرچہ کامل طور پر امتی ہے مگر ایک وجہ سے نبی بھی ہوتا ہے اور محدث کے لئے ضرور ہے کہ وہ کسی نبی کا مثیل ہو اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی نام پاوے جو اس نبی کا نام ہے"۔(ازالہ اوہام،ر۔خ،ج۳،ص407)

6 "یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے..........اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے"۔(توضیح مرام،ر۔خ ج۳،ص60)

7 مسیح موعود جو آنے والا ہے، اسکی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا، یعنی خدا تعالیٰ سے وحی پانے والا۔لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں......سو یہ نعمت خاص طور پر اس عاجز کو دی گئی ہے۔

(ازالہ اوہام،ر۔خ،ج۳/ص478)

اب ہوتا کیا ہے ان بے سروپا دعووں کی وجہ سے مخالفت بے انتہا بڑھ جاتی ہے، اس کو وقتی طور پر ٹھنڈا کرنے کے لئے، ۱۲ اکتوبر 1891 کو ایک عاجز مسافر کا اشتہار کے نام سے ایک اشتہار شائع کرتے ہیں۔

8 "میں نہ نبوت کا مدعی ہوں۔اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر بلکہ میں ان تمام امور کا قائل

ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے، ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رُو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا ومولانا حضرت محمد ﷺ خاتم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں" (مجموعہ اشتہارات ج ۱/ص ۲۳۰)

اس کے بعد ۳ فروری 1892 کو علمائے کرام سے بحث کے دوران گواہان کے دستخطوں سے تحریری راضی نامہ کرتے ہیں، اس میں لکھتے ہیں

9 " تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ" فتح اسلام" و" توضیح المرام" و" ازالہ اوہام" میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے، یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ ورنہ حاشا وکلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ......سو دوسرا پیرایہ یہ ہے کہ بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو یعنی لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمالیں"۔

(مجموعہ اشتہارات، ج ۱ ص ۳۱۲ و ۳۱۳)

اسی طرح کبھی اقرار، کبھی انکار، کبھی تاویلات کے ذریعہ قدم آگے بڑھاتے بڑھاتے آخر اس دعوے پر آ پہنچے کہ:۔

10 " سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"۔ (دافع البلاء، ر۔خ، ج 18/ص ۲۳۱)

11 " تو بھی ایک رسول ہے جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا" (ملفوظات، ج ۸/ص 424)

لیکن مرزا غلام احمد صاحب کی نبی و رسول بننے کے بعد بھی تشفی نہیں ہوتی بلکہ اب اپنے تاج نبوت پر مزید مینا کاری کرتے ہوئے صاحب الشریعت بن جاتے ہیں۔

12 شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں، کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی" (اربعین 4، ر۔خ، ج 17/ص 435)۔

لیکن ابھی بھی انکا مالیخولیا مرزا صاحب کو چین نہیں لینے دیتا، کہ ابھی جہاں اور بھی ہیں کہ مصداق اب مزید آگے بڑھنے کے لئے کس ہوشیاری سے رسول کریم ﷺ کو ان کے مقام سے ہٹا کر خود بیٹھنے کی تیاری ہے۔

13 اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں، یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک

وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔ (اربعین 4، ر۔خ، ج17، ص445و446)

اب ہوتا کیا ہے کہ بندہ سوچتا ہے کہ شاید بزعم خود رسول کریم ﷺ کا مقام تو لے ہی چکے ہیں، نعوذ باللہ۔ اب تو مرزا صاحب یہاں رک جائیں گے، مگر وہ مالیخولیا اور مراق ہی کیا جو رکنے دے، اب رسول کریم سے اپنا مقام کیسے بڑھایا جاتا ہے؟ فرماتے ہیں

14 " آسمان سے بہت سے تخت اترے پر میرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا"۔ (تذکرہ صفحہ 638)

لیکن کیا یہاں بھی قیام کرتے ہیں یا نہیں؟ نہیں جناب ابھی ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں، فرماتے ہیں۔

15 "اسمع ولدی، اے میرے بیٹے سن"، (البشریٰ جلد اول صفحہ 49)۔

لیکن وہ اولوالعزمی ہی کیا ہوئی جو کہیں چین لینے دے، اسی طرح بغیر پلٹ کر دیکھے منازل طے کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

16 میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں......سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ (کتاب البریہ، ر۔خ، ج ۱۳ /ص ۱۰۳ تا ۱۰۵)

کھلا خط بنام مرزا مسرور احمد۔ آخری حصہ

افسوس اس سے آگے منزلیں ناپید ہو گئیں ورنہ تفنن طبع کو اور بھی کچھ ملتا۔ جب اب آپ دیکھیں اور غور کریں کہ ایک شخص جو مجدد، ملہم اور مامور ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے قسم کھاتا ہے اور مدعی نبوت پر لعنت بھیجتا ہے، شیطانی الہامات کی زد میں آ کر نہ صرف نبوت بلکہ خدائی کا دعویٰ کرتے ہوئے نہ صرف اپنی بلکہ کئی نسلوں کی عاقبت خراب کرتا ہے، میرے ان سوالوں پر ٹھنڈے دل سے غور کریں:۔

1 کیا اللہ سے الہام پانے والے کے کلام میں تضاد ہوتا ہے؟

2 کیا ایک مجدد روح القدس سے مصفا ہونے اور معصوم عن الخطاء ہونے کے بعد اسی طرح پینترے بدلتا ہے جس طرح مرزا صاحب نے بدلے ہیں؟

3 کیا مندرجہ بالا حوالہ جات سے ثابت نہیں ہوتا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اسلامی عقائد کو روندتے ہوئے ایک ایسی نبوت کا اعلان کیا ہے جسکی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں؟

4 کیا اس طرح وہ تیس جھوٹے مدعی نبوت پیدا ہونگے والی حدیث کی زد میں نہیں آ گئے؟

5 کیا آپ مرزا صاحب کی نبوت پر ایمان لا کر، دین اسلام، قرآن اور محمد ﷺ کے خلاف تو نہیں چل رہے؟

میرے احمدی دوستو! آخر آپ کو کس چیز کی مجبوری ہے جو ایک نبوت کے اگر جھوٹے نہیں تو کم از کم غلطی خوردہ شخص کے پیچھے لگ کر اس دنیا میں اپنی برادریوں، رشتہ داروں سے کٹ گئے ہو، بجائے خدا کی رضا کے، عہد یداروں اور ایک خاندان کی رضا اور خواہش کو ماننے پر مجبور ہو۔ اس خاندان نے خدا کے نام پر تم سے تمہارا ایمان، خاندان، اولاد، عزت و آبرو، وقت، مال، جائداد، غرضیکہ ہر چیز پر قبضہ کر کے تمہیں مزارعوں کی حیثیت دے دی ہے۔ جس خاندان کی حالت بقول مرزا غلام احمد صاحب کے ایک کمتر درجے کے زمینداروں جیسی ہوگئی تھی اور جس کی جائداد پر قرضہ تھا، آج وہ خاندان تمہارے چندوں کی بنیاد پر ارب پتی بن گیا ہے لیکن تمہارے پاس کیا ہے؟ سب سے بڑھ کر نہ صرف اپنی عاقبت گنوائی بلکہ اپنا نام دشمنان رسول میں لکھوالیا۔ خدا کے لئے مرزا غلام احمد کی کتابیں غور سے پڑھو اور جماعت کے پروپیگنڈہ سے آزاد ہو کر پڑھو تو تمہیں سوائے تاویلوں کے اور ہر پیشگوئی کی تاویلوں کے اور گالیوں کے کچھ نہیں ملے گا یا پھر مسیح کی خوشامد دجال کے دربار میں نظر آئیگی! سیرت مہدی مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا غلام احمد صاحب کو پڑھو تو تمہیں پتہ چلے گا کہ رسول کریم ﷺ تو بیعت لیتے وقت بھی کسی عورت کے ہاتھ چھوجانے سے بھی سختی سے پرہیز فرماتے تھے اور یہ (نعوذ باللہ) بزعم خود محمد ثانی پوری پوری رات نا کتخدا لڑکیوں سے اور نامحرم عورتوں سے جسم دبواتا تھا اور خدمت کراتا تھا۔

رسول کریم ﷺ حسن صفائی کا نمونہ تھے اور یہ صاحب سلوٹوں بھرے کپڑے و پگڑی، واسکٹ کے بٹن کوٹ کے کاج میں، کوٹ کے بٹن قمیض کے کاجوں میں اور قمیض کے بٹن کہیں اور اٹکے ہوئے، واسکٹ اور کوٹ پر تیل کے داغ، اور، جرابیں اس طرح پہنی ہوئی کہ ایڑی اوپر اور پنجہ آگے سے لٹکا ہوا، جوتے کا بایاں پاوں دائیں میں اور دایاں پاؤں بائیں میں، ایڑی بٹھائی ہوئی اور جب چلے تو ٹھپ ٹھپ کی آواز آئے، وٹوانی کیمٹی کے ڈھیلے اور گڑ کی ڈلیاں ایک ہی جیب میں، (مزید تفصیل کیلئے سیرت مہدی مصنفہ مرزا بشیر احمد جلد اول، دیکھئے)

اپنے ایمان سے کہو کہ کیا نبی کا حلیہ ایسا ہی ہوتا ہے؟ ایسا تو ایک نارمل انسان کا بھی حلیہ نہیں ہوتا! اس حلیہ اور جھوٹی قسموں کے بل پر یہ دعویٰ کہ سب رسول میرے کرتے میں ہیں! سوچو کس کے پیچھے لگے ہوئے ہو۔ یہ ایک نیا

مذہب ہے جو اسلام پر ڈاکہ مار کر اسلام کے لباس میں پیش کیا جا رہا ہے۔اپنے ایمان سے کہو کہ جتنی بیعتوں کے دعوے ہر سال تمہارے خلیفہ صاحب کرتے ہیں اس کا ہزارواں حصہ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا؟ ہر احمدی یہی سوچ رہا ہے کہ ہمارے شہر میں نہیں لیکن دوسرے شہر میں بڑی بیعتیں ہوئی ہیں ہمارے ملک میں تو نہیں مگر دوسرے ملک میں ہوئی ہیں، جہاں تک تم سے ممکن ہے جائزہ تو لو، اپنے شہر میں دیکھو، دوسرے شہروں وملکوں میں اپنے سنجیدہ رشتہ داروں سے پوچھو تو ہر کوئی دوسرے شہر کی بات کریگا، اور یہی کہے گا:" ہیں یار تمہاری طرف اور دوسرے شہروں میں بڑا کام ہو رہا ہے لیکن ہمارے شہر میں لوگ سست ہیں" ۔حیران نہ ہوں! جس جماعت کی بنیاد جھوٹے الہامات، جھوٹی قسموں، جھوٹی پیشگوئیوں اور مال وزر کی خواہش پر رکھی گئی ہو اس میں ایسے ہی کاغذی کام، پروپیگنڈہ کے لئے ہوتے ہیں! یک طرفہ پروپیگنڈے سے جان چھڑاو اور اپنی اور اپنے خاندانوں کی عاقبت خراب ہونے سے بچاو! میں اپنی اپیل اس بات پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالے آپکو اور مجھے بھی حق کو پہچاننے اور سمجھنے کیتوفیق دے اور جعلی مدعیان نبوت سے بچائے اور آپکا اور میرا خاتمہ محمد ﷺ کے خالص اور اصلی دین پر ہو نہ کہ انگریزوں کے پٹھو کے دین پر یا کسی اور۔راہ گم کردہ کی پیروی میں! آمین ثم آمین

آپ کا مخلص مورخہ:۔19۔08۔2004 شیخ راحیل احمد (سابق احمدی)

مشق سبق نمبر 27

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. شیخ راحیل احمد کون تھے؟

----

2. قرآن پاک کی وہ کون سی آیت میں جس میں نبی کریم ﷺ کا آخری نبی ہونا بتایا گیا ہے؟

----

3. ختم نبوت کی دلیل میں کوئی حدیث نقل کریں؟

----

4. مجدد کی تعریف میں مرزا صاحب کیا فرماتے ہیں؟

----

5. مرزا عورتوں سے بیعت لینے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرتا تھا؟

سوال نمبر 2 کالم ملایئے

دوسرا کالم	پہلا کالم
خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں	لوگو! حقیقت یہ ہے کہ نہ تو میرے بعد کوئی نبی ہوگا
اور نہ تمہارے بعد کوئی امت	ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر
تناقض ضرور ہوتا ہے	کیا اللہ سے الہام پانے والے کے کلام
لعنت بھیجتے ہیں۔	جھوٹے کے کلام میں
میں تضاد ہوتا ہے؟	میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. جھوٹے کے کلام میں......ضرور ہوتا ہے
   - ☐ طنز ☐ تمسخر ☐ تکبر ☐ تناقض
2. اس میں صاف طور پر اس عاجز کو......کر کے پکارا گیا ہے
   - ☐ خدا ☐ رسول ☐ مسیح ☐ ولی
3. یہ اعلان اس وقت کے مسلمانوں کا سب سے بڑا......میں کیا تھا
   - ☐ مقابلے ☐ مناظرے ☐ اجتماع ☐ مذاکرے
4. اپنی ذات کے بارے میں معصوم عن......ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔
   - ☐ النسیان ☐ العصیان ☐ الخطا ☐ النزاع
5. ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر......بھیجتے ہیں۔
   - ☐ لعنت ☐ مال ☐ نذر و نیاز ☐ مصیبت

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجئے۔

1. جس طرح حضرت رسول کریم ﷺ کسی مرد کے .... نہیں، اسی طرح وہ نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔
2. یعنی .... ارکان اسلام پر ایمان ضروری ہے۔
3. سواب اس کتاب کا متولی اور مہتمم .... حضرت رب العالمین ہے۔
4. ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ ہے کہ وہ .... ہیں۔
5. سو دوسرا پیرایہ یہ ہے کہ بجائے لفظ نبی کے .... کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں۔

سوال نمبر 5

(الف) خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے ختم نبوت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

....

....

....

(ب) مرزا قادیانی کے ہسٹریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض ہونے کیا نشانی تھی؟

....

....

....

سبق نمبر |28|

پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری جھلک

رسولِ کائنات، فخرِ موجودات محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خالق ارض و سما رب العلیٰ نے نسلِ انسانی کے لیے نمونہ کاملہ اور اسوۂ حسنہ بنایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ کو فطری طریقہ قرار دیا ہے۔ محسن انسانیت صلوات اللہ علیہ وسلامہ کے معمولات زندگی ہی قیامت تک کے لیے شعار و معیار ہیں، یہی وجہ ہے کہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر گوشہ تابناک اور ہر پہلو روشن ہے یومِ ولادت سے لے کر روزِ رحلت تک کے ہر ہر لمحہ کو قدرت نے لوگوں سے محفوظ کرا دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ادا کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متوالوں نے محفوظ رکھا ہے اور سند کے ساتھ تحقیقی طور پر ہم تک پہنچایا ہے، لہٰذا سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جامعیت و اکملیت ہر قسم کے شک و شبہ سے محفوظ ہے دنیائے انسانیت کسی بھی عظیم المرتب ہستی کے حالات زندگی، معمولات زندگی، انداز و اطوار، مزاج و رجحان، حرکات و سکنات، نشست و برخاست اور عادات وخیالات اتنے کامل و مدلل طریقہ پر نہیں ہیں جس طرح کہ ایک ایک جزئیہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تحریری شکل میں دنیا کے سامنے ہے یہاں تک کہ آپ سے متعلق افراد اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق اشیاء کی تفاصیل بھی سند کے ساتھ سیرت و تاریخ میں ہر خاص و عام کو مل جائیں گی۔

اس لیے کہ اس دنیائے فانی میں ایک پسندیدہ کامل زندگی گذارنے کے لیے اللہ رب العزت نے اسلام کو نظامِ حیات اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نمونۂ حیات بنایا ہے وہی طریقہ اسلامی طریقہ ہوگا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قولاً، فعلاً منقول ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ سنت کہلاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے **من رغب عن سنتی فلیس منی** جس

نے میرے طریقے سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

عبادات وطاعات سے متعلق آپ کی سیرت طیبہ اور عادات شریفہ پر برابر لکھا اور بیان کیا جا تا رہتا ہے۔ دنیا میں ہر لمحہ ہر آن آپ ﷺ کا ذکرِ خیر کہیں نہ کہیں ضرور ہوگا آپ کی سیرت سنائی اور بتائی جاتی رہے گی پھر بھی سیرت النبی ﷺ کا عنوان پُرانا نہیں ہوگا یہی معجزہ ہے سیرت النبی ﷺ کا اور یہی تفسیر ہے "ورفعنالك ذكرك" کی۔

ولادت شریف اور حلیہ مبارکہ ﷺ:

۹ / یا ۱۲ / ربیع الاوّل عام الفیل کو آپ نے شکمِ مادر سے تولد فرمایا۔ شمائلِ ترمذی حلیہ مبارکہ بیان کرنے کا سب سے مستند و جامع ذریعہ ہے جس کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا ہے:

آپ ﷺ میانہ قد، سرخی مائل، سفید گورا رنگ، سرِ اقدس پر سیاہ ہلکے گھنگھریالے ریشم کی طرح ملائم انتہائی خوبصورت بال جو کبھی شانہ مبارک تک دراز ہوتے تو کبھی گردن تک اور کبھی کانوں کی لوتک رہتے تھے۔ رخِ انور اتنا حسین کہ ماہِ کامل کے مانند چمکتا تھا، سینہ مُبارک چوڑا، چکلا کشادہ، جسم اطہر نہ دبلا نہ موٹا انتہائی سڈول چکنا کہیں داغ دھبہ نہیں، دونوں شانوں کے بیچ پشت پر مہرِ نبوت کبوتر کے انڈے کے برابر سرخی مائل ابھری کہ دیکھنے میں بے حد بھلی لگتی تھی، پیشانی کشادہ بلند اور چمکدار، ابروئے مبارک کمان دار غیر پیوستہ، دہن شریف کشادہ، ہونٹ یاقوتی مسکراتے تو دندانِ مبارک موتی کے مانند چمکتے، دانتوں کے درمیان ہلکی ہلکی درازیں تھیں بولتے تو نور نکلتا تھا سینہ پر بالوں کی ہلکی لکیر ناف تک تھی باقی پیکر بالوں سے پاک تھا صحابہ کا اتفاق ہے کہ آپ جیسا خوبصورت نہیں دیکھا گیا۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ شاعرِ رسول ﷺ ہیں وہ اپنے نعتیہ قصیدے میں نقشہ کھینچتے ہیں:

واحسن منك لم ترقط عيني
واجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرًا من كل عيب
كانك قد خلقت كما تشاء

آپ ﷺ سے حسین مرد میری آنکھوں نے کبھی نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ خوبصورت مرد کسی عورت نے نہیں جنا آپ ہر قسم کے ظاہری و باطنی عیب سے پاک پیدا ہوئے گویا آپ اپنی حسب مرضی پیدا ہوئے ہیں۔

نہ کبھی آپ چیخ کر بات کرتے تھے نہ قہقہہ لگاتے تھے نہ شور کرتے تھے نہ چلا کر بولتے تھے ہر لفظ واضح بولتے جو

مجمع سے مخاطب ہوتے تو تین بار جملہ کو بالکل صاف صاف دہراتے تھے اندازِ کلام باوقار، الفاظ میں حلاوت کہ بس سنتے رہنے کو دل مشتاق، لبوں پر ہمہ دم ہلکا سا تبسم جس سے لب مبارک اور رخِ انور کا حسن بڑھ جاتا تھا۔ راہ چلتے تو رفتار ایسی ہوتی تھی گویا کسی بلند جگہ سے اتر رہے ہوں نہ دائیں بائیں مڑ مڑ کر دیکھتے تھے نہ گردن کو آسمان کی طرف اٹھا کر چلتے تھے تواضع کی باوقار مردانہ خوددارانہ رفتار ہوتی، قدمِ مبارک کو پوری طرح رکھ کر چلتے تھے کہ نعلین شریفین کی آواز نہیں آتی تھی ہاتھ اور قدم ریشم کی طرح ملائم گداز تھے اور قدم پُر گوشت، ذاتی معاملہ میں کبھی غصہ نہیں ہوتے تھے، اپنا کام خود کرنے میں تکلف نہ فرماتے تھے کہ کوئی مصافحہ کرتا تو اس کا ہاتھ نہیں چھوڑتے تھے جب تک وہ الگ نہ کرلے جس سے گفتگو فرماتے پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوتے کوئی آپ سے بات کرتا تو پوری توجہ سے سماعت فرماتے تھے، پھر بھی ایسا رعب تھا کہ صحابہ کو گفتگو کی ہمت نہ ہوتی تھی ہر فرد یہی تصور کرتا تھا کہ مجھ کو ہی سب سے زیادہ چاہتے ہیں۔

دعوت و تبلیغ کا آغاز:

تاجِ رسالت اور خلعت نبوت سے سرفراز ہونے کے بعد رحمۃ للعالمین خاتم النّبیین ﷺ نے ایک ایسے سماج و معاشرہ کو ایمان و توحید کی دعوت دی جو گلے گلے تک شرک و کفر کی دلدل میں گرفتار تھا، ضلالت و جہالت کی شکار تھی انسانیت، شرافت مفقود تھی، درندگی اور حیوانیت کا راج تھا ہر طاقتور فرعون بنا ہوا تھا۔ قتل و غارت گری کی وبا ہر سُو عام تھی نہ عزت محفوظ، نہ عصمت محفوظ، نہ عورتوں کا کوئی مقام، نہ غریبوں کے لیے کوئی پناہ، شراب پانی کی طرح بہائی جاتی تھی، بے حیائی اپنے عروج پر تھی، روئے زمین پر وحدانیت حق کا کوئی تصور نہ تھا، خود غرضی، مطلب پرستی کا دور دورہ تھا، چوری، بدکاری اپنے عروج پر تھی اور ظلم و ستم ناانصافی اپنے شباب پر تھی خدائے واحد کی پرستش کی جگہ معبودانِ باطل کے سامنے پیشانیاں جھکتی تھیں، نفرت و عداوت کی زہریلی فضا انسان کو انسان سے دور کر چکی تھی، انسانیت آخری سانس لے رہی تھی معاشرہ سے شرک کا تعفن اٹھ رہا تھا۔ کفر کی نجاست سے قلوب بدبودار ہو چکے تھے اس دور کا انسان قرآن کریم کے مطابق جہنم کے کنارے کھڑا تھا، ہلاکت سے دوچار ہونے کے قریب کہ رحمت حق کو رحم آیا اور کوہِ صفا سے صدیوں بعد انسانیت کی بقا کا اعلان ہوا کہ "یآ ایہا الناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا" اے لوگو! لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لاؤ فلاح و صلاح سے ہمکنار رہو گے۔ یہ آواز نہیں تھی

بلکہ ایوان باطل میں بجلی کا کڑکا تھا۔ وہ بجلی کڑ کا تھا یا صوتِ ہادی عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی۔

یہی آوازِ حق ایک عظیم الشان انقلاب کی ابتداء تھی جس نے دنیائے انسانیت کی تاریخ بدل دی یہ اعلان توحید کی حیات نو کا پیغام تھا جس نے مردہ دل عربوں میں زندگی کی نئی روح پھونک دی اور پھر دنیا نے وہ منظر دیکھا جس کا تصور بھی نہ تھا کہ قاتل عادل بن گئے، بت پرست بت شکن بن گئے، ظلم وغضب کرنے والے حق پرست اور رحم دل بن گئے، سیکڑوں معبودانِ باطل کے سامنے جھکنے والی پیشانیاں خدائے واحد کے سامنے سرنگوں ہوگئیں، عورتوں کو جانور سے بدتر جاننے والے قطع رحمی اور کمزوروں پر ستم ڈھانے والے عورتوں کے محافظ، صلہ رحمی کے خوگر اور کمزوروں کا سہارا بن گئے، نفرت وعدوات کا آتش فشاں سرد ہوگیا محبت واخوت کی فصلِ بہاراں آگئی، راہزن راہبر اور ظالم عدل وانصاف کے پیامبر بن گئے۔ جو نہ تھے خود راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کردیا۔

پھر دنیا نے دیکھا کہ ایک امی لقب اعلیٰ نسب رسول کے فداکاروں نے ایمان وتوحید کی تاریخ مرتب کرڈالی عدل ونصاف کے لازوال نقوش چھوڑے، وحدت مساوات کی لافانی داستان رقم کردی، فتوحات کی انوکھی تاریخ لکھ دی جہانبانی وحکمرانی کے مثالی اصول مرتب کیے، عفت وپاکدامنی کا ریکارڈ چھوڑ گئے، وفاداری، فداکاری کی انمٹ تحریر دیے، عظمت ورفعت کے ان بلندیوں پر پہنچے جہاں سے اونچا مقام صرف انبیاء ومرسلین کو نصیب ہوسکتا ہے ایسا انقلاب دنیا نے کب دیکھا تھا اور کہاں سنا تھا۔

صبر واستقامت:

رسول اللہ ﷺ نے دعوت حق اور اعلانِ توحید کی راہ میں اپنے ہی لوگوں کے ایسے ایسے مصائب وآلام دیکھے کہ کوئی اور ہوتا تو ہمت ہار جاتا مگر آپ صبر واستقامت کے کوہِ گراں تھے، دشمنانِ اسلام نے قدم قدم پر آپ کو ستایا، جھٹلایا، بہتان لگایا، مجنون ودیوانہ کہا، ساحر وکاہن کا لقب دیا، راستوں میں کانٹے بچھائے جسم اطہر پر غلاظت ڈالی، لالچ دیا، دھمکیاں دیں، اقتصادی ناکہ بندی اور سماجی مقاطعہ کیا، آپ کے شیدائیوں پر ظلم وستم اور جبر واستبداد کے پہاڑ توڑے، نئے نئے لرزہ خیز عذاب کا جہنم کھول دیا کہ کسی طرح حق کا قافلہ رک جائے، حق کی آواز دب جائے، مگر دورِ انقلاب شروع ہوگیا تھا توحید کا نعرہ بلند ہو چکا تھا، اس کو غالب آنا تھا۔

﴿يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿٣٢﴾﴾

کفار چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (ایمان واسلام) کو اپنی پھنکوں سے بجھا دیں اور اللہ پورا کرنے والا ہے اپنے نور کو اگر چہ کفار اس کا ناپسند کریں۔

خود رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ابتلاء وآزمائش میں جتنا مجھ کو ڈالا گیا کسی اور کو نہیں ڈالا گیا۔ اسی طرح آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر جتنے مظالم ڈھائے گئے کسی اور امت میں نہیں ڈھائے گئے۔

ہجرتِ مبارکہ:

جب مکہ کی سرزمین آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام پر بالکل تنگ کردی گئی تب بحکم الٰہی آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور صحابہ کرام نے اللہ کے لیے اپنے گھر بار، آل واولاد، زمین وجائداد سب کو چھوڑ چھاڑ کر حبشہ و مدینہ کا رخ کیا پہلی ہجرت صحابہ کے ایک گروہ نے حبشہ کی طرف کی تھی، پھر جب آپ مدینہ تشریف لے گئے تو مدینہ اسلام کا مرکز بن گیا، ہجرت رسول کے بارے میں مفکر اسلام علی میاں ندوی رحمہ اللہ کا یہ جامع اقتباس بہت ہی معنویت رکھتا ہے کہ ہجرت کس جذبہ کا نام ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کتنی زبردست قربانی دی تھی۔

"رسول اللہ ﷺ کی اس ہجرت سے سب سے پہلی بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ دعوت اور عقیدہ کی خاطر ہر عزیز اور ہر مانوس ومرغوب شئے اور ہر اس چیز کو جس سے محبت کرنے، جس کو ترجیح دینے اور جس سے بہر صورت وابستہ رہنے کا جذبہ انسان کی فطرت سلیم میں داخل ہے۔ بے دریغ قربان کیا جاسکتا ہے، لیکن ان دونوں اوّل الذکر چیزوں (دعوت وعقیدہ) کو ان میں سے کسی چیز کے لیے ترک نہیں کیا جاسکتا (نبی رحمت) اور ہجرت رسول ﷺ کا یہی پیغام آج بھی مسلمانوں کے سامنے ہے کہ ایمان وعقیدہ اور دعوت وتبلیغ کسی بھی صورت میں ترک کرنا گوارہ نہ کریں یہی دونوں تمام دنیوی واخروی عزت وکامیابی کا سرچشمہ ہے۔

غزوات وسرایا:

ہجرتِ رسول ﷺ کے بعد ایک طرف آنحضور ﷺ کو دعوت اسلام کی تحریک میں کشادہ میدان اور مخلص معاون افراد ملے جس کے باعث قبائل عرب میں تیزی سے اسلام پھیلنے لگا تو دوسری جانب مشرکین مکہ اور یہود مدینہ کی برپا کردہ لڑائیوں کا سامنا بھی تھا مکہ میں مسلمان کمزور اور بے قوت وطاقت تھے اس لیے ان کو صبر واستقامت کی تاکید وتلقین تھی مدینہ میں مسلمانوں کو وسعت وقوت حاصل ہوئی اور اجتماعیت ومرکزیت نصیب ہوئی اللہ تعالیٰ نے دشمنوں

سے لڑنے اور ان کو منھ توڑ جواب دینے کی اجازت عطا فرمائی اور غزوات وسرایا کا سلسلہ شروع ہوا جو اہم غزوات پیش آئے یہ ہیں۔

1. غزوۂ بدر ۲ھ میں مومنین ومشرکین مکہ کے درمیان میدانِ بدر میں سب سے پہلا غزوہ پیش آیا جس میں رسول اللہ ﷺ کے سپہ سالاری میں تین سو تیرہ مجاہدین نے مشرکین کے ایک ہزار ہتھیار بند لشکر کو ہزیمت سے دوچار کیا اور ابوجہل، شیبہ، عتبہ سمیت ستر (۷۰) سردارانِ قریش مارے گئے اور ستر گرفتار ہوئے اسی سے مسلمانوں کی دھاک قبائل عرب پر نقش ہوگئی۔
2. غزوۂ اُحد ۳ھ شوال میں یہ غزوہ ہوا مسلمان سات سو اور کفار تین ہزار تھے۔
3. غزوۂ ذات الرقاع ۴ھ میں پیش آیا اسی میں آپ نے صلوٰۃ الخوف ادا فرمائی۔
4. غزوۂ احزاب (خندق) ۵ھ میں ہوا مشرکین مکہ نے قبائل عرب کا متحد محاذ بنا کر حملہ کیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے مدینہ کے اردگرد چھ کلومیٹر لمبی خندق کھدوائی تھی اسی لیے اس کو غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں۔
5. غزوۂ بنی المصطلق ۶ھ میں ہوا اسی میں منافقین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی۔
6. صلحِ حدیبیہ ۶ھ میں ہوئی جب کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کا ارادہ فرمایا تھا اور چودہ سو صحابہ کرام کے ساتھ روانہ ہوئے تھے کہ مشرکین مکہ نے حدیبیہ کے مقام پر روک دیا اور وہیں صلح ہوئی کہ آئندہ سال عمرہ کر سکتے ہیں (پوری تفصیل کتابوں میں دیکھی جائے)
7. غزوۂ خیبر ۷ھ میں پیش آیا یہ یہودیوں سے آخری غزوہ تھا اس سے قبل غزوۂ بنو نضیر اور غزوۂ بنو قریظہ میں یہودیوں کو جلاوطن اور قتل کیا گیا تھا۔
8. غزوۂ تبوک ۹ھ میں پیش آیا ہرقل سے مقابلہ تھا دور کا سفر تھا شام جانا تھا گرمی کا زمانہ تھا اس لیے خلاف عادت آپ نے اس غزوہ کا اعلان فرمایا چندہ کی اپیل کی صحابہ نے دل کھول کر چندہ دیا اور تیس ہزار کا عظیم الشان لشکر لے کر آپ تبوک روانہ ہوئے، مگر ہرقل بھاگ گیا اور آپ مع صحابہ واپس بخیریت مدینہ تشریف لائے اس غزوہ میں بھی بہت سے اہم واقعات پیش آئے جن کی ایک ایک تفصیل سیر کی کتابوں میں درج ہے۔ ان غزوات کے علاوہ بہت سے سرایا صحابہ کرام کی سرکردگی میں مختلف مواقع پر روانہ فرمائے۔

کچھ اہم واقعات:

۲ھ میں ہجرت کے بعد سترہ مہینہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کے بعد تحویل قبلہ ہوا۔ ۲ھ میں روزہ فرض کیا گیا، ۴ھ میں شراب حرام ہوئی۔

فتح مکہ وغزوہ حنین: ۸ھ میں اسلامی تاریخ کا وہ واقعہ یعنی فتحِ مکہ پیش آیا جس سے کلی طور پر اسلام کو عرب میں غلبہ حاصل ہوگیا اور مشرکین کا سارا زور ٹوٹ گیا فتح مکہ کے بعد واپسی میں غزوہ حنین پیش آیا جس میں پہلی بار مسلمان تعداد میں بارہ ہزار اور کفارِ طائف چار ہزار تھے ورنہ ہر غزوہ میں مسلمان کم اور دشمن کی تعداد دو گنا، تین گنا ہوتی تھی۔

اشیاء الرسول اور ان کے اسماء:

رسولِ خدا ﷺ کی عادتِ شریفہ تھی کہ آپ اپنی چیزوں کا نام رکھ دیا کرتے تھے زاد المعاد میں علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں سے بہت سی چیزوں کے نام شمار کرائے ہیں امام اہلِ سنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی "سیرہ نبویہ" میں آپ ﷺ کی اشیاء مبارکہ کے اسماء بیان کیے ہیں، نیز دوسرے سیرت نگار علماء نے بھی اس ضمن میں کام کیا ہے، انھیں کتب سیرت ومضامین سیرت سے مندرجہ ذیل اشیاء کے اسماء کا ذکر پیش کیا جا رہا ہے:

1. عمامہ شریف کا نام سحاب تھا۔
2. دو پیالے لکڑی اور پتھر کے تھے ایک کا نام ریان اور دوسرے کا نام مضبّب تھا۔
3. آبخورہ تھا جس کا نام صادِر تھا۔
4. خیمہ تھا جس کا نام رِکی تھا۔
5. آئینہ تھا جس کا نام مُدِلہ تھا۔
6. قینچی تھی جس کا نام جامع تھا۔
7. جوتی مبارکہ تھی جس کا نام ممشوق تھا۔
8. ایک زمانہ میں آپ کے پاس دس گھوڑے تھے "سکب" نامی گھوڑے پر آپ ﷺ غزوہ اُحد میں سوار تھے

ایک گھوڑے کا نام لزاز تھا، جس کو شاہ اسکندریہ مقوقش نے ہدیہ بھیجا تھا، باقی گھوڑوں کے نام یہ ہیں: ظرب، ورد، ضریس، ملاوح، سبحہ، بجر۔

9 تین خچر تھے ایک کا نام دُلدل تھا حبشہ کے بادشاہ نے بھیجا تھا آپ نبوت کے بعد اسی پر پہلے پہل سوار ہوئے آپ کے بعد حضرت علی اور حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ عنہم اس پر سوار ہوتے تھے ان کے بعد محمد بن حنفیہ کے پاس رہا، دوسرے خچر کا نام فِضّہ تھا جس کو صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے ہدیہ کیا تھا۔ تیسرے کا نام ایلیہ تھا شاہِ ایلہ نے ہدیہ بھیجا تھا۔

10 ایک گدھا تھا جس کا نام یعفور تھا۔

11 سواری کی دو اونٹنیاں تھیں ایک کا نام قصواء اور دوسری کا نام عضباء تھا، ہجرت کے وقت آپ قصواء پر سوار تھے اور حجۃ الوداع کا خطبہ بھی اسی پر سوار ہو کے دیا تھا۔

12 دو بکریاں خاص دودھ کے لیے تھیں ایک کا نام غوثہ اور دوسری کا نام یمن تھا۔

13 ایک سفید رنگ کا مرغ بھی تھا جس کا نام "منقول" تھا۔

14 کل نو تلواریں تھیں۔ ذوالفقار نام کی تلوار غزوۂ بدر کے مال غنیمت میں ملی تھی باقی تلواروں کے نام یہ تھے: قلعی، تبار، قسف، مجذم، رسوب، عضب، قضیب۔

15 چار نیزے تھے ایک کا نام ان میں سے "شوے" تھا اور بیضاء نام کا ایک بڑا حربہ تھا (جو نیزے سے چھوٹا ہوتا ہے)۔

16 عرجون نام کی خمدار لاٹھی تھی، چار کمانیں تھیں ایک کا نام "کتوم" تھا۔

17 ترکش کا نام "کافور" اور ڈھال کا نام "زلوق" تھا۔

18 ایک خود تھا اس کا نام "ذوالسبوع" تھا۔

آنحضور ﷺ کی ان اشیاء مبارکہ کے اسماء سے معلوم ہوا کہ چیزوں کا نام رکھنا سنت ہے۔ یوں تو متمول افراد شوق سے اپنے کتوں کے نام رکھتے ہیں اور یہ سنت کی پیروی میں نہیں بلکہ یورپ کی تقلید میں، ورنہ دوسری اشیاء کے نام بھی رکھتے بعض گھروں میں بکرا وغیرہ پالنے کا شوق ہوتا ہے اور ان کے نام بھی رکھ دیئے جاتے ہیں عموماً یہ بھی اتباع سنت کے بجائے شوقیہ ہوتے ہیں۔

آنحضور ﷺ کے غلام اور ان کے نام:

آنحضور ﷺ کے پاس مختلف زمانوں میں کل ملا کر ستائیس غلام تھے آپ نے ان سب کو آزاد کر دیا تھا بلکہ غلاموں کی آزادی کی تحریک بھی آپ کے مشنِ نبوت کا ایک حصہ تھی آخری وقت میں جب کہ مرض الوفات میں تھے غشی طاری ہوجاتی تھی جب افاقہ ہوتا تو زبانِ مبارک پر صرف دو جملہ ہوتا تھا "الصلاة الصلاة، وما ملك يمينكم"

آپ کے غلاموں کے نام یہ تھے:

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ان کو آپ نے اپنا منھ بولا بیٹا بنالیا تھا اور زید بن محمد کہلاتے تھے پھر جب متبنیٰ سے متعلق آیت نازل ہوئی، تو اپنے والد حارثہ کی طرف منسوب ہونے لگے۔ اسامہ بن زید، ثوبان، ابوکبشہ، انیسہ، شقران، رباح، یسار، ابورافع، ابومویہبہ، فضالہ، رافع، مدعم، کرکرہ، زید جد ہلال، عبید، طہمان، نابورقطبی، واقد، ہشام، ابوضمیر، ابوعسیب، ابوعبید، سفینہ، ابوہند، الحبشہ، ابوامامہ (رضی اللہ عنہم)

باندیاں:

باندیوں کی تعداد دس تھی ان سب کو بھی آپ نے آزاد فرما دیا تھا ان کے نام درج ذیل ہیں:
سلمہ، ام رافع، رضویٰ، اُسیمہ، ام ضمیر، ماریہ، سیرین، ام ایمن میمونہ، خضرہ، خویلہ رضی اللہ عنہن۔
سیرین کو آپ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو تحفہ میں دے دیا تھا (یا کسی اور صحابی کو عطا فرما دیا تھا)۔

خدام النبی ﷺ:

یوں تو فداکارانِ رسول میں سے ہر پروانہ شمع رسالت پر قربان ہونے کو ہر دم تیار رہتا تھا اور کسی بھی ادنیٰ سی خدمت کی سعادت ملنے کو دنیا و مافیہا سے بڑی نعمت سمجھتا تھا، لیکن آپ دوسروں سے کام لینا پسند نہیں فرماتے تھے آپ کے اخلاق حسنہ میں سے تھا کہ اپنا کام خود کرتے تھے پھر بھی آپ کے ذاتی اور گھریلوں کاموں کو انجام دینے کے لیے کچھ خاص خدام تھے جن کی تعداد گیارہ تھی جن کے اسماء حسب ذیل ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (دس برس تک خادم خاص تھے) ہند بنت حارثہ، اسماء بنت حارثہ، ربیعہ بن کعب، عبداللہ بن مسعود، عقبہ بن عامر، بلال بن رباح، سعد، ذومخمر (شاہ حبشہ کے بھتیجے) بکسر بن شداخ، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم۔

شاہانِ ممالک کے لیے آنحضور ﷺ کے سفراء:

آنحضور ﷺ نے عرب وعجم کے شاہانِ ممالک اور سربراہان حکومت کے پیس دعوتی خطوط بھیجے تھے ان کو ایمان و توحید اختیار کر کے فلاح یاب ہونے کی دعوت دی تھی جن حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ سفیرِ رسول ﷺ کی حیثیت سے شہرت پائیں ان کے نام یہ ہیں:

1. عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کو شاہ حبشہ نجاشی کے پاس بھیجا۔
2. دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو قیصر روم ہرقل کے پاس بھیجا۔
3. عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو کسرائے فارس کے پاس بھیجا
4. حاطب بن ابو بلتعہ رضی اللہ عنہ کو شاہ اسکندریہ مقوقس کے پاس بھیجا
5. عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص کو شاہ عمان کے پاس بھیجا
6. سلیط بن عمر رضی اللہ عنہ کو یمامہ کے رئیس ہودہ بن علی کے پاس بھیجا
7. شجاع بن وہب رضی اللہ عنہ کو شاہ بلقا کے پاس بھیجا
8. مہاجر بن امیہ رضی اللہ عنہ کو حارث حمیری شاہِ حمیر کے پاس بھیجا
9. علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو شاہ بحرین منذر بن ساوی کے پاس بھیجا
10. ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو اہل ایمن کی طرف اپنا نمائندہ بنا کر روانہ فرمایا۔

کاتبین وحی رسالت:

آنحضور ﷺ امی تھے پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے، امی ہونا آپ ﷺ کا خصوصی امتیاز ہے اور آپ ﷺ کی رسالت و نبوت کی ایک واضح دلیل ہے کہ ایک امی لقب رسول نے دنیائے انسانیت کو ایسا کلام دیا جس کی فصاحت و بلاغت اور لذت و حلاوت کے سامنے فصحائے عرب سرنگوں نظر آتے ہیں اور قیامت تک دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ لہٰذا جب قرآن مجید کی آیات کریمہ آپ ﷺ کے قلب اطہر پر نازل ہوتی تھیں تو آنحضور ﷺ مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ان کی کتابت کرواتے تھے کاتبین وحی کے اسماء حسب ذیل ہیں، نیز انھیں میں سے خطوط و فرامین لکھنے والے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، عامر بن فہیرہ، عبداللہ بن ارقم، اُبی بن کعب،

ثابت بن قیس بن شماس، خالد بن سعید، حنظلہ بن ربیع، زید بن ثابت، معاویہ بن ابی سفیان، شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم۔

جن کو خصوصیت حاصل تھی:

حضرت زید بن حارثہ اور ان کے صاحبزادے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے حد درجہ پیار فرماتے تھے، جب زید بن حارثہ کہیں سفر سے واپس آتے تو فرطِ شوق سے لپک کر گلے لگاتے تھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی کسی بات کو رد نہیں کرتے تھے یہ حب الرسول سے مشہور تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان سے سفارش کراتے تھے، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ فرمایا سلمان منا اہل بیت کہ سلمان ہم اہلِ بیت میں سے ہیں۔ حضرت بلال اور حضرت عمار بن یاسر، حضرت ابوذر غفاری، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم محبوبین مخصوصین میں شمار ہوتے تھے۔

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن:

وفات کے وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں کل نو ازواج مطہرات تھیں، یہ بیویاں تھیں جن کے فضائل قرآن کریم میں آئے ہیں کہ تم عام عورتوں کی مانند نہیں ہو، یٰنسآء النبی لستن کاَحدٍ من النساء (سورہ احزاب) یہ حرم نبی ہیں ان کو دنیا کی تمام عورتوں میں خصوصی امتیاز وفضیلت حاصل ہے۔

1. حضرت سودہ بن زمعہ رضی اللہ عنہا ان سے قبلِ ہجرت نکاح فرمایا۔
2. حضرت عائشہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہا ان سے بھی ہجرت سے قبل نکاح ہوا اور رخصتی مدینہ میں ایک ہجری میں ہوئی۔
3. حضرت حفصہ بن عمر رضی اللہ عنہا ان سے شعبان ۳ھ میں نکاح فرمایا۔
4. حضرت ام سلمہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہا ان سے شعبان ۴ھ میں نکاح فرمایا۔
5. حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ان سے ۵ھ میں نکاح فرمایا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن ہیں۔
6. حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا ان سے ۶ھ میں نکاح فرمایا اور خلوت ۷ھ میں ہوئی۔
7. حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا ان سے ۶ھ میں نکاح فرمایا۔
8. حضرت میمونہ بنت حارث ہلالیہ رضی اللہ عنہا ان سے ۷ھ میں نکاح فرمایا۔
9. حضرت صفیہ بنت حی بنت اخطب رضی اللہ عنہا ان سے ۷ھ میں نکاح فرمایا یہ یہودی سردار کی صاحبزادی تھیں۔
10. حضرت خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد رضی اللہ عنہا آپ نے سب سے پہلے انھیں کی خواہش و پیغام پر نکاح کیا تھا جب کہ آپ کی عمر شریف ۲۵ سال تھی اور وہ بیوہ چالیس سال کی باعزت مالدار خاتون تھیں آپ کی تمام اولاد سوائے

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انھیں کے بطن سے ہیں یہ ہجرت سے قبل وفات پا گئیں تھیں، آنحضور ﷺ ان کی بہت قدر فرماتے تھے ہمیشہ یاد کرتے رہے۔

11 حضرت زینب بن خزیمہ رضی اللہ عنہا ان سے ۳ھ میں نکاح فرمایا مگر دو یا تین ماہ کے بعد یہ وفات پا گئیں۔

اولاد الرسول ﷺ:

آنحضور ﷺ کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیم بن محمد علیہ السلام کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا جن کا نکاح ابوالعاص سے ہوا تھا حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا ان دونوں صاحبزادیوں کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا پہلے رقیہ رضی اللہ عنہا سے، ان کی وفات کے بعد ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ آنحضور ﷺ کی سب سے چھوٹی اور سب سے محبوب صاحبزادی تھیں، ان کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوا تھا۔ انھیں صاحبزادی سے آپ ﷺ کا سلسلہ نسب چلا ہے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما انھیں کے بطن سے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے سلسلہ کو جاری رکھنے والے ہیں۔ حضرت عبداللہ جن کا لقب طاہر اور طیب ہے اور حضرت قاسم یہ دونوں صاحبزادے بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے، ہجرت سے قبل مکہ میں وفات پائے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے یہ دو تین سال کے بعد وفات پائے۔

سیرۃ النبی ﷺ کی یہ ایک جھلک ہے سیرۃ مبارکہ کا مطالعہ اس لیے ضروری ہے کہ اس کے بغیر آپ ﷺ کو ایک مسلمان نمونہ کامل بنانے پر قادر نہیں ہوگا آپ ﷺ جہاں داعی برحق ہیں تو وہیں انسانِ کامل بھی ہیں۔ آپ ﷺ شوہر بھی ہیں آپ ﷺ باپ بھی ہیں، آپ ﷺ خسر بھی ہیں آپ ﷺ داماد بھی ہیں، آپ ﷺ تاجر بھی ہیں آپ ﷺ قائد بھی ہیں۔ آپ ﷺ سپہ سالار بھی ہیں آپ ﷺ مظلوم بھی ہیں، آپ ﷺ مہاجر بھی ہیں آپ ﷺ نے زخم بھی کھائے آپ ﷺ نے مشقت بھی جھیلی آپ ﷺ نے بھوک بھی برداشت کی، آپ ﷺ نے بکریاں بھی چرائیں آپ نے سیادت بھی فرمائی۔ آپ ﷺ نے معاملات بھی کیے، آپ نے لین دین بھی فرمایا، آپ نے قرض بھی لیا، آپ ﷺ نے ایک انسان کی حیثیت سے معاشرہ کا ہر وہ کام کیا جو ایک انسان فطری طور پر کرتا ہے۔ اس لیے آپ ﷺ کو نمونہ بنائے بغیر نہ کوئی کامیاب باپ، شوہر، خسر، داماد، تاجر و سپہ سالار بن سکتا ہے اور نہ ہی حق تعالیٰ کی کما حقہ اپنی طاقت بھر اطاعت وعبادت کر سکتا ہے آپ ﷺ کی سیرت طیبہ حیات انسانی کے ہر گوشہ کا کامل احاطہ کرتی ہے۔

مشق سبق نمبر |28|

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. حضرت حسان بن ثابت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کن الفاظ سے تعریف کی ہے؟

----

2. غزوہ بدر کب اور کیسے پیش آیا؟

----

3. حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیرِ استعمال چیزوں میں سے کوئی سے پانچ نام لکھیے؟

----

4. حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باندیوں کے نام لکھیں؟

----

5. کاتبین وحی میں سے پانچ کے نام لکھیں؟

----

5. سب سے پہلے کن سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح فرمایا اور ان سے کتنی اولاد ہوئی؟

سوال نمبر 2 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگائیے۔

1. فرمایا سلمان منا اہل بیت کہ سلمان ہم میں سے ہیں۔

☐ مسلمانوں ☐ لوگوں ☐ اہلِ بیت ☐ سب

2. ہونا آپ ﷺ کا خصوصی امتیاز ہے

☐ نبی ☐ خاتم الانبیا ☐ سخاوت ☐ اُمی

3. دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو کے پاس بھیجا۔

☐ شاہ عمان ☐ شاہ بلقا ☐ قیصر روم ہرقل ☐ شاہ حبشہ

4. جب افاقہ ہوتا تو زبانِ مبارک پر صرف دو جملہ ہوتا تھا

☐ الصلاۃ الصلاۃ ☐ یا امتی یا امتی ☐ یا ربی ربی ☐ الصلاۃ الصلاۃ،وما ملکت ایمانکم

5. ایک سفید رنگ کا بھی تھا جس کا نام "منقول" تھا۔

☐ بکرا ☐ اونٹ ☐ خچر ☐ مرغ

6. غزوات ذات الرقاع ۴ھ میں پیش آیا اسی میں آپ نے صلوٰۃ ادا فرمائی۔

☐ القصر ☐ التہجد ☐ الخوف ☐ التسبیح

سوال نمبر 3 کالم ملائیے

پہلا کالم	دوسرا کالم
مہاجر بن امیہ رضی اللہ عنہ کو	کسی اور کو نہیں ڈالا گیا
چار نیزے تھے	جس کا نام مشوق تھا۔
جوتی مبارکہ تھی	اور ستر گرفتار ہوئے
ابتلاء و آزمائش میں جتنا مجھ کو ڈالا گیا	ایک کا نام ان میں سے "شوے" تھا
ستر (۷۰) سردارانِ قریش مارے گئے	فلاح و صلاح سے ہمکنار رہو گے۔
لوگو! لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لاؤ	حارث حمیری شاہِ حمیر کے پاس بھیجا

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجیے۔

۱ حضرت زینب بن خزیمہ رضی اللہ عنہا ان سے ۳ھ میں..........فرمایا۔

۲ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی کسی بات کو..........نہیں کرتے تھے

۳ حضرت ام سلمہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہا ان سے..........۴ھ میں نکاح فرمایا۔

۴ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ حضرت..........کے بطن سے تھے

۵ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں..........برحق ہیں تو وہیں انسانِ کامل بھی ہیں۔

۶ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی..........حیات انسانی کے ہر گوشہ کا کامل احاطہ کرتی ہے۔

قادیانی جواب دیں۔۔۔!

کیا حضور علیہ السلام کی اتباع سے نجات مل سکتی ہے؟

سوال نمبر 1 ...... مرزا غلام احمد قادیانی کے بقول اسے حضور اکرم ﷺ کی اتباع سے نبوت ملی ہے۔ تو گزارش یہ ہے کہ جب حضور ﷺ کی اتباع سے نبوت مل سکتی ہے، تو کیا حضور ﷺ کی اتباع اور پیروی سے دوزخ سے نجات بھی مل سکتی ہے یا نہیں؟ اگر حضور ﷺ کی اتباع سے نجات مل سکتی ہے، تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر حضور اکرم ﷺ کی اتباع سے نجات نہیں مل سکتی، تو پھر حضور ﷺ کی اتباع سے نبوت کیسے مل سکتی ہے؟ نیز خیر القرون سے لے کر آج تک کوئی شخص حضور ﷺ کا متبع گزرا ہے یا نہیں؟ اگر گزرا ہے تو وہ نبی کیوں نہ بنا؟ آخر مرزا قادیانی میں کون سی صلاحیت واستعداد تھی جو دوسروں میں نہیں تھی؟

کیا نزول مسیح ختم نبوت کے منافی ہے؟

سوال نمبر 2 ...... قادیانی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد مسیح علیہ السلام نزول فرمائیں تو یہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ کے بعد ایک نبی مسیح علیہ السلام آ گئے اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نبی تھا۔ بلکہ اپنی شان میں مرزا قادیانی، حضرت مسیح علیہ السلام سے شان میں بڑھ کر ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہ ملے صرف پہلے کے نبی آئیں تو ختم نبوت کے منافی۔ آنحضرت ﷺ کے بعد ایک شخص (مرزا قادیانی) کو نبوت ملے اور وہ پہلے نبیوں سے شان میں بڑھ کر ہو وہ ختم نبوت کے منافی نہیں! ہے کوئی قادیانی جو اس معمہ کو حل کر دے؟

''خاتم النبیین'' کے معنی ''نبیوں کی مہر'' کا ثبوت؟

سوال نمبر 3 ...... ''خاتم النبیین'' کا معنی اگر ''نبیوں کی مہر'' یا ''نبیوں پر مہر'' ہے۔ جیسا کہ اے مرزائیو! تم

بتلاتے ہو اور یہی معنی مرزا قادیانی کرتا ہے تو کیا مرزا قادیانی سے پہلے امت مسلمہ کے مفسرین، ائمہ لغت نے یہ ترجمہ کیا ہے؟ اور یہ تفسیر جو مرزا قادیانی نے کی یا تم کرتے ہو۔ سابقہ کتب تفاسیر، اور کتب لغت سے تم اس کا ثبوت پیش کر سکتے ہو؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر یہ بتلا سکتے ہو؟ کہ مرزا قادیانی کا کیا ہوا۔ ترجمہ اور تفسیر غلط ہے؟ اور کیا کہہ سکتے ہو کہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا ہے؟

اجراء نبوت پر کوئی آیت یا حدیث؟

سوال نمبر 4 ...... قرآن کریم کی آیات اور احادیث کثیرہ سے مطلقاً نبوت مستقلہ ہو یا غیر مستقلہ، تشریعی نبوت ہو یا غیر تشریعی وغیرہ کا انقطاع اور اختتام ثابت ہوتا ہے۔ کیا قادیانی ایسی کوئی آیت یا حدیث پیش کر سکتے ہیں؟ جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے نبوت غیر مستقلہ یا غیر تشریعی ملنے کی صراحت ہو۔ اگر ہو تو پیش کی جائے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر ہمت سے کام لے کر کہہ سکتے ہو؟ کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے جھوٹ بولا ہے؟

کیا جھوٹا مدعی نبوت زندہ نہیں رہ سکتا؟

سوال نمبر 5 ...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ”ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو اور خدا پر افتراء کر کے آنحضرت ﷺ کے زمانۂ نبوت کے موافق یعنی تیئس برس تک مہلت پا سکے۔ ضرور ہلاک ہوگا۔“ (اربعین نمبر ۴ ص ۵، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۴) مرزا قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کیا اور ۱۹۰۸ء میں آنجہانی جہنم مکانی ہوگیا۔ اب سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی دعوئ نبوت کے بعد تیئس برس تک مہلت نہ پا سکا۔ اس سے پہلے آنجہانی ہوگیا تو کیا باقرار خود جھوٹا ثابت ہوا یا نہیں؟ اگر ہوا تو تمہارے ذمہ ہے اس کے جھوٹے ہونے کا اعلان؟ ورنہ اس کے سچا ہونے کی کیا دلیل ہے؟

کیا مرزا قادیانی کی شہ رگ نہیں کٹی؟

سوال نمبر 6 اکثر مرزائی کہتے ہیں کہ جھوٹے کی اللہ تعالیٰ شہ رگ کاٹ دیتے ہیں۔ اب مرزائیوں سے سوال یہ ہے کہ قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت دیں؟ اگر بالفرض مان لیا جائے کہ جھوٹے کی شہ رگ کاٹ دی جاتی ہے تو مرزا قادیانی کا آخری دعویٰ جو (ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷) میں موجود ہے کہ: ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔“ جس دن چھپ کر آیا پروردگار نے اسی دن ”ہیضہ کی موت“ میں مرزا قادیانی کو آنجہانی کر دیا۔ اب

مرزائیو! تم بتلاؤ کیا مرزا قادیانی کی شہ رگ نہیں کٹی؟ اگر کٹ گئی تو پھر بتلاؤ! کیا مرزا قادیانی جھوٹا نہیں تھا؟ اگر جھوٹا نہیں تھا تو شہ رگ کیوں کٹی؟

مرزا قادیانی ''مسیح موعود'' کیسے؟

سوال نمبر 7 ......مرزا قادیانی (تریاق القلوب ضمیمہ نمبر ۲ ص ۱۵۹، خزائن ج ۱۵ ص ۴۸۳) پر لکھتا ہے: ''اس کے (یعنی مسیح موعود کے) مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرایت کرے گی۔ یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے اور انسانیت حقیقی صفحہ عالم سے مفقود ہو جائے گی۔ وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام، پس ان پر قیامت قائم ہوگی۔'' فرمایئے! مرزا قادیانی کے وجود میں ''مسیح موعود'' کی یہ خاص علامت پائی گئی ہے؟ کیا ان کے مرنے کے بعد جتنے انسان پیدا ہوئے وہ سب وحشی ہیں؟ اور انسانیت صفحہ ہستی سے مٹ گئی ہے؟ کیا کوئی بھی حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھنے والا دنیا میں موجود نہیں؟ اگر مرزا قادیانی میں یہ علامت نہیں پائی گئی تو وہ مسیح موعود کیسے ہوئے؟ اور اگر پائی گئی ہے تو دور کے لوگوں کا تو قصہ جانے دیجئے۔ خود قادیانی جماعت کے بارے میں تمہارا کیا فتویٰ ہے؟ کیا یہ بھی وحشیوں کی جماعت ہے؟ کیا ان میں حقیقی انسانیت قطعاً نہیں پائی جاتی؟

اور ان کو حلال وحرام کی کچھ تمیز نہیں کیا دجال قتل ہو گیا؟ اور اسلام کو ترقی مل گئی؟

سوال نمبر 8 ......مرزا قادیانی مسیح بنے تو انہوں نے اپنے گھر میں ''دجال'' بھی گھڑ لیا۔ یعنی پادری، یہاں کئی سوال پیدا ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ پادری تو دنیا میں پہلے سے موجود تھے۔ خود رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے بھی پہلے اور ان کے مشرکانہ عقائد ونظریات بھی پہلے سے چلے آرہے تھے۔ جس پر قرآن کریم گواہ ہے۔ مگر دجال کو تو قتل کرنا تھا، جب کہ مرزا قادیانی کو مرے ہوئے مکمل ایک صدی ہو رہی ہے اور ان کا دجال ابھی تک دنیا میں دندناتا پھر رہا ہے۔ مسیح موعود کی یہ علامت مرزا قادیانی پر کیوں صادق نہیں آتی؟ دوسرے دجال کو دنیا میں صرف چالیس دن رہنا تھا۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آتا ہے۔ مگر مرزا قادیانی کے خود ساختہ دجال کا چلّہ ابھی تک پورا ہی ہونے میں نہیں آیا۔ تیسرے مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں، یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا کیوں مجھ سے دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ (اللہ تعالیٰ اس ذلت اور

عبرتناک انجام سے بچائے۔ مرتب) اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہئے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔'' (اخبار البدر مورخہ ۱۹/جولائی ۱۹۰۶ئ) دنیا گواہ ہے کہ مرزا قادیانی کے آنے کے بعد دین اسلام کو ترقی نہیں ہوئی۔ بلکہ ان کی کفریات کی وجہ سے تنزّل ہی ہوا ہے۔ حقیقت تو ہے کہ آج تک خود ان کی اپنی جماعت خارج از اسلام ہے۔ کیا قادیانی صاحبان سب دنیا کے ساتھ مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کی گواہی نہیں دیں گے؟

کیا عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے؟

سوال نمبر 9 ...... قادیانی اگر کہیں کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے تو ان سے سوال کریں کہ کب؟ وہ کہیں گے کہ دو ہزار سال قبل تو آپ انہیں کہیں کہ ۱۸۸۴ء میں تو وہ زندہ تھے۔ حوالہ یہ ہے۔ مرزا قادیانی نے (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۹۹، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳) پر لکھا ہے کہ: ''جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔'' معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ دونوں باتوں میں سے کون سی سچی اور کون سی جھوٹی ہے؟ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ قادیانیو! تم کہتے ہو فوت ہو گئے۔ بتاؤ! مرزا قادیانی کی بات سچی ہے یا تمہاری؟ اگر مرزا قادیانی کی بات سچی ہے تو تم جھوٹے؟ اگر تمہاری بات سچی ہے تو مرزا قادیانی جھوٹا؟ تصفیہ مطلوب ہے؟

کیا سلف کے کلام میں ''لفظ نزول من السماء'' نہیں؟

سوال نمبر 10 ...... مرزا قادیانی نے تحریر کیا کہ: ''سلف کے کلام میں مسیح کے لئے ''نزول من السماء'' کا لفظ نہیں آیا۔'' (انجام آتھم ص ۱۴۸، خزائن ج ۱۱ ص ۱۴۸) حالانکہ حدیث میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ''اخی عیسیٰ بن مریم ینزل من السماء'' (کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۹، نمبر ۳۹۷۲۶) (فقہ اکبر ص ۸) میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا کلام موجود ہے۔ کیا یہ دو حوالے مرزا قادیانی کے دجل کے لئے شاہد عادل نہیں ہیں؟ تو پھر بتائیں! کہ کیا مرزا قادیانی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور جمیع سلف پر جھوٹ نہیں بولا؟ کیا یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کم علمی کا کھلا ثبوت نہیں ہے؟؟

کیا مسیح، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرزا قادیانی ہے؟

سوال نمبر 11 مرزا غلام احمد قادیانی نے ''براہین احمدیہ'' میں لکھا تھا کہ (سورۂ فتح: ۱۰) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں پیش گوئی ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس پیش گوئی میں ابتداء ہی سے مجھے بھی شریک کر رکھا ہے۔ اس کے برعکس

اعجاز احمدی میں لکھتا ہے کہ براہین احمدیہ میں: ’’مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ: ﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾ (فتح) (اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳) مرزا قادیانی کے یہ دونوں بیان آپس میں ٹکراتے ہیں۔ کیونکہ ’’براہین‘‘ میں کہتا ہے کہ اس پیش گوئی کا مصداق عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اس میں شریک کررکھا ہے اور ’’اعجاز احمدی‘‘ میں کہتا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا اس پیش گوئی میں کوئی حصہ نہیں۔ بلکہ میں (مرزا قادیانی) ہی اس کا مصداق ہوں، اور لطف یہ کہ دونوں جگہ اپنے الہام کا حوالہ دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کون سی بات سچی اور کون سی جھوٹی؟ اور کون سا الہام صحیح ہے اور کون سا غلط؟ اگر پہلا الہام صحیح ہے تو مرزا قادیانی مسیح نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اگر دوسرا الہام صحیح ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح نہیں بلکہ مرزا قادیانی ہے۔ سوال یہ ہے کہ دونوں آیتوں میں سے کونسی صحیح اور کونسی غلط ہے؟۔ نیز دونوں میں سے کونسی شخصیت صحیح اور کونسی غلط؟۔ پھر غلط ہونے کی وجوہ کیا ہیں؟۔ قادیانیو! مرزا قادیانی کا پیش کردہ معمہ حل کرکے اپنے اوپر اور امت مسلمہ کے وجود پر رحم کرو۔

کیا علامات مسیح علیہ السلام و مہدی علیہ السلام مرزا میں ہیں؟

سوال نمبر 12 ...... قادیانی جماعت کے لئے نزول مسیح علیہ السلام و آمد سیدنا مہدی علیہ الرضوان کی احادیث کو ماننا اور رد کرنا دونوں دشوار ہیں۔ اگر یہ روایات غلط ہیں اور مسیح و مہدی نے نہیں آنا تو مرزا قادیانی کی چھٹی ہوگی۔ اگر ان دونوں نے آنا ہے تو ان کی علامات کو مسیح کا نام عیسیٰ، بغیر باپ، ماں کا نام مریم، جائے نزول دمشق، کوئی ایک علامت مسیح جو حدیث میں بیان ہوئی۔ مرزا میں نہ پائی گئی۔ اس طرح مہدی کہ ان کا نام محمد والد کا نام عبداللہ، مدینہ میں پیدائش، مکہ میں آمد، دمشق میں ورود۔ مرزا قادیانی میں ایک علامت بھی مہدی کی جو احادیث میں بیان ہوئی نہ پائی گئی۔ مرزا قادیانی نے قادیانی جماعت کو عجیب مخمصہ میں مبتلا کردیا کہ وہ نہ تو احادیث کا انکار کرسکتے ہیں۔ نہ مان سکتے ہیں۔ اس مخمصہ کا نام قادیانیت کا گورکھ دھندہ ہے۔ خدارا خود کو بھی اور امت مسلمہ کو بھی اس مخمصہ سے نکالو۔ ورنہ اعلان کرو کہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا ہے

کیا مرزا قادیانی قرآن کا معجزہ ہے؟

سوال نمبر 13 ...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ’’قرآن شریف اگرچہ ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ مگر ایک کامل کے وجود کو چاہتا ہے کہ جو قرآن کے اعجازی جواہر پر مطلع ہو، اور وہ اس تلوار کی طرح ہے جو درحقیقت بے نظیر ہے۔

لیکن اپنا جوہر دکھلانے میں ایک خاص دست وبازو کی محتاج ہے۔اس پر دلیل شاید یہ آیت ہے کہ ﴿لا یمسه الا المطھرون﴾ پس وہ ناپاکوں کے دلوں پر معجزہ کے طور پر اثر نہیں کرسکتا۔بجز اس کے کہ اس کا اثر دکھلانے والا بھی قوم میں ایک موجود ہو اور وہ وہی ہوگا جس کو یقینی طور پر نبیوں کی طرح خدا تعالیٰ کا مکالمہ اور مخاطبہ نصیب ہوگا...... ہاں قرآن شریف معجزہ ہے۔مگر وہ اس بات کو چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ ایک ایسا شخص ہو جو اس معجزہ کے جوہر ظاہر کرے اور وہ وہی ہوگا جو بذریعہ الٰہی کلام کے پاک کیا جائے گا۔'' (نزول المسیح ص۱۰۸ تا۱۱۲، خزائن ج ۱۸ ص۴۸۶ تا ۴۹۰) قادیانیوں سے سوال یہ ہے کہ: ''وہ وہی ہوگا جس کو یقینی طور پر نبیوں کی طرح خدا تعالیٰ کا مکالمہ ومخاطبہ نصیب ہوگا۔'' اس کے پیش نظر فرمائیں۔قرآنی تلوار کے جوہر کے لئے نبیوں کی طرح کا آدمی مکالمہ ومخاطبہ سے سرفراز چودہ سو سال میں کون کون سے ہیں اور پھر مرزا قادیانی کے بعد کون کون؟ اور آئندہ کون کون ہوں گے؟۔اگر نہیں تو پھر مان لیا جائے کہ سب چرب لسانی اور الفاظ کا گورکھ دھندہ صرف آپ کے ایمان کو ضائع کرنے کا خطرناک جال ہے اور کچھ نہیں؟

کیا قرآن میں مرزا قادیانی کا نام ابن مریم ہے؟

سوال نمبر 14 ......مرزا قادیانی تحریر کرتا ہے کہ: ''اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔'' (تحفۃ الندوہ ص۵، خزائن ج۱۹ ص۹۸) قادیانی حضرات پورے قرآن مجید میں کہیں دکھا سکتے ہیں کہ: ''**ایھا المرزا سمیتک ابن مریم**'' کہیں لکھا ہوا ہو۔نہیں اور یقیناً نہیں تو مرزا قادیانی کے کذاب اور مفتری علی اللہ ہونے میں کیا کوئی شک باقی رہ جاتا ہے

کیا مرزا قادیانی مریم تھا؟ تو اس کا شوہر کون؟

سوال نمبر 15 ......مرزا قادیانی نے (اربعین نمبر ۲ ص۷، خزائن ج۱۷ ص۳۵۳) پر اپنا الہام نقل کیا۔ ''**یا مریم اسکن انت وزوجک الجنة**'' اس کا ترجمہ (اربعین نمبر ۲ ص۱۷، خزائن ج۱۷ ص۳۶۴) میں یوں کیا۔''اے مریم تو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو۔'' تیرے دوست کس لفظ کا ترجمہ ہے؟ پھر مریم کی بیوی کا کیا معنی؟ کیا عورت کی بیوی ہوتی ہے؟ اگر ''زوج'' کا معنی شوہر ہو تو مرزا قادیانی کا شوہر کون؟ نیز مرزا مریم ہے تو سر پر پگڑی اور چہرے پر داڑھی کا کیا بنے گا؟ کیا خواتین کے لئے پگڑی اور داڑھی شرعاً وفطرتاً ہے؟

کیا نبی کا فرشتہ جھوٹ بول سکتا ہے؟

سوال نمبر 16 ...... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (حقیقت الوحی ص ۳۳۲، خزائن ج ۲۲ ص ۳۴۶) پر لکھا: ''مورخہ ۵/مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اس کا نام پوچھا؟ اس نے کہا نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی ٹیچی۔'' سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر نام کچھ نہیں تھا تو یہ کیوں کہا کہ میرا نام ٹیچی ہے؟۔ اگر نام ٹیچی تھا تو یہ کیوں کہا کہ میرا نام کچھ نہیں؟۔ دو باتوں سے ایک بات ہی سچی ہوسکتی ہے دوسری جھوٹ۔ تو قادیانی فرمائیں! کہ مرزا قادیانی کتنا مقدس نبی تھا؟۔ جس کا فرشتہ بھی جھوٹ بولتا تھا۔

کیا سورۂ لہب میں ابی لہب سے مراد مرزا قادیانی کی تکفیر کرنے والے ہیں؟

سوال نمبر 17 ...... مرزا قادیانی نے لکھا: ''غرض براہین احمدیہ کے اس الہام میں سورہ ''لہب کی پہلی آیت کا مصداق اس شخص کو ٹھہرایا ہے۔ جس نے سب سے پہلے خدا کے مسیح موعود پر تکفیر اور توہین کے ساتھ حملہ کیا۔ یہ تفسیر سراسر حقانی ہے اور تکلف اور تصنع سے پاک ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۵۷، خزائن ج ۱۷ ص ۲۱۶) ''تبت یدا'' کی یہ تفسیر جو مرزا قادیانی نے کی ہے۔ پوری امت میں سے کسی بھی مفسر، مجدد نے بھی یہ تفسیر کی ہے؟۔ نہیں اور یقیناً نہیں تو اس کا معنی یہ ہے کہ ملعون قادیان پورے قرآن مجید کو اپنے اوپر فٹ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ نیز یہ کہ یہ سورۃ حضور ﷺ کے دشمن کے متعلق تھی۔ مرزا قادیانی نے اپنے مخالف پر فٹ کردی۔ یہ تحریف وتلبیس، دجل وافتراء کا وہ نمونہ ہے کہ پوری قادیانیت اس کی نظیر لانے سے قاصر ہے۔

کیا ہے ہمت؟ کیا راست باز کا کام لعنت کرنا؟

سوال نمبر 18 ...... مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۵۳، خزائن ج ۳ ص ۴۵۶) پر لکھا ہے کہ: ''لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں، مؤمن لعان نہیں ہوتا۔'' دوسری جگہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (نور الحق ص ۱۱۸ تا ۱۲۲، خزائن ج ۸ ص ۱۵۸ تا ۱۶۲) میں نمبر شمار کر کے ایک ہزار مرتبہ صرف ''لفظ لعنت'' لکھا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ پہلے حوالہ کے مطابق ''لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مؤمن لعان نہیں ہوتا'' اور دوسرے حوالہ کے مطابق مرزا قادیانی نے ایک ہزار مرتبہ لعنت کی ہے تو کیا مرزائی بتائیں گے کہ مرزا قادیانی جھوٹا اور کذاب تھا؟ صدیق اور راست باز نہ تھا؟ دوسرا یہ کہ مرزا قادیانی لعنت کرنے کی وجہ سے خود مؤمن نہ رہا کیا خیال ہے؟

اگر نبی سچا تو پیش گوئیاں کیوں ٹلیں؟

سوال نمبر 19 ...... مرزا قادیانی نے لکھا: ''ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔'' (کشتی نوح ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۵) نیز مرزا قادیانی نے لکھا: ''عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں۔'' (اعجاز احمدی ص ۱۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱) قادیانی بتائیں؟ کہ خود مرزا قادیانی کو اعتراف ہے کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ناممکن ہے کہ ٹل جائیں۔ پھر کہتا ہے کہ مسیح علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں غلط نکلیں؟۔ کیا اس کا یہ معنی نہیں کہ مرزا قادیانی کے نزدیک سیدنا مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی نہ تھے۔ ورنہ ان کی پیش گوئیاں کیوں جھوٹی نکلتیں؟ (معاذ اللہ)

کیا اب بھی مرزا قادیانی کا انکار کفر ہے؟

سوال نمبر 20 ...... مرزا قادیانی کہتا ہے کہ: ''ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعویٰ کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہوسکتا۔'' (تریاق القلوب ص ۱۳۰، خزائن ج ۱۵ ص ۴۳۲) سوال یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت ہے۔ کیا قرآن وسنت کی روشنی میں نبی کا انکار کفر نہیں؟۔ اگر کفر نہیں ہے تو پھر مرزا قادیانی کے انکار کرنے سے مسلمان کافر کیوں؟

کیا انگلش ناخواندہ ملازم؟ اور انگریزی الہامات ''آئی لو یو'' وغیرہ کیسے؟

سوال نمبر 21 ...... مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''میں انگریزی خواں نہیں ہوں اور بکلی اس زبان سے ناواقف ہوں۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۰۴، خزائن ج ۲۲ ص ۳۱۷) اس کے برعکس مرزا قادیانی کا اپنا بیٹا بشیر احمد ایم۔ اے لکھتا ہے: ''سیالکوٹ ملازمت کے زمانہ میں مولانا الٰہی بخش چیف محرر مدارس کی کوشش سے کچہری کے ملازم منشیوں کے لئے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے منشی انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ کمشنر سرجن پنشنر ہیں۔ استاذ مقرر ہوئے۔ مرزا قادیانی نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔'' (سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۱۵۵، روایت نمبر ۱۵۰، حیات النبی ج ۱ ص ۶۰) ''میں انگریزی خواں نہیں۔ بلکہ اس زبان سے ناواقف ہوں۔'' یہ قول مرزا قادیانی کا ہے۔ اس کے گھر کے بھیدی کہتے ہیں کہ انگریزی کی ایک دو کتابیں پڑھیں۔ اب مرزا قادیانی کی راست بازی پر قادیانی سر دھنیں۔ الٹ پلٹ بیہودہ احمقانہ انگلش الہام انہیں ایک دو کتابوں کی کرشمہ سازی ہے اور بس؟ اگر انگلش نہیں پڑھی تو الہام کیسے سمجھ لیتا تھا؟ پھر جن استاذوں کے نام مرزے کی کتابوں میں ہیں۔ یا قادیانی کتب میں ہیں۔ نکال دیئے جائیں؟ تاکہ اسے نبی ماننے والوں کو دھوکا نہ ہو؟

کیا ماہ صفر چوتھا اسلامی مہینہ ہے؟

سوال نمبر 22 ...... مرزا قادیانی نے تحریر کیا کہ: ''صفر کا مہینہ اسلامی مہینوں میں چوتھا مہینہ ہے۔'' (تریاق القلوب ص ۴۱، خزائن ج ۱۵ ص ۲۱۸) کیا اس سے بڑھ کر جہالت کی اور بات ہوسکتی ہے۔ جس کا مرتکب مرزا قادیانی ہو رہا ہے؟۔ مرزائی بتائیں کہ اسلامی مہینوں میں صفر چوتھا مہینہ ہے؟۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو قادیانی فیصلہ کر کے بتائیں کہ مرزا قادیانی عالم تھا یا جاہل؟ اگر جاہل تھا اور پکی بات ہے جاہل تھا تو نبی کیسے؟

مرزا قادیانی نماز کس وقت پڑھتا تھا؟

سوال نمبر 23 ...... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (اربعین ضمیمہ نمبر ۳، ۴ ص ۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۱) پر لکھا ہے کہ: ''بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں میرے شامل حال ہیں۔'' اب سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی دن یا رات میں سو سو دفعہ پیشاب کرتا تھا۔ کوئی قادیانی بتا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی کس وقت نماز پڑھتا تھا؟۔ کھانا کھاتا تھا۔ بیوی کے پاس جاتا تھا۔ کتابیں لکھتا تھا۔ مریدوں کو ملتا تھا۔ سوتا تھا؟۔ جبکہ کثرت پیشاب کی وجہ سے ضعف بھی ہو جاتا تھا؟

اللہ کا فرمان سچا یا مرزا قادیانی کی بکواس؟

سوال نمبر 24 ...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ''حضرت مسیح کے عمل مسمریزم سے وہ مردے زندہ ہوتے تھے۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۱۱، خزائن ج ۳ ص ۲۵۸) حالانکہ قرآن مجید میں ہے: ﴿واحی الموتی باذن اللّٰہ﴾ (آل عمران: ۴۹) {اور جلاتا ہوں مردے اللہ کے حکم سے۔} اس آیت میں مردوں کو باذن الٰہی زندہ کرنا مسیح علیہ السلام کا معجزہ قرار دیا گیا ہے۔ جب کہ مرزا قادیانی ملعون اسے مسمریزم قرار دیتا ہے۔ قادیانی حضرات فرمائیں؟ کہ کیا اللہ تعالیٰ صحیح فرماتے ہیں کہ مردے زندہ کرنا واقعی مسیح علیہ السلام کا معجزہ تھا یا مرزا قادیانی صحیح کہتا ہے کہ وہ مسمریزم تھا؟ مرزائی حضرات فیصلہ فرمائیں کہ کون صحیح ہے۔

اللہ تعالیٰ یا مرزا قادیانی؟ کیا قابل نفرت عمل اللہ کو پسند؟

سوال نمبر 25 مرزا قادیانی نے لکھا: ''اگر یہ عاجز (مرزا قادیانی) اس عمل (مسمریزم/عمل الترب) کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن

مریم (علیہ السلام) سے کم نہ رہتا۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۰۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۸) مرزا قادیانی نے پہلے حوالوں میں مسیح کے معجزات کو مسمریزم و عمل الترابِ کہا۔ اس حوالہ میں اس مسمریزم و عمل الترابِ کو مکروہ و قابل نفرت کہا۔ قادیانی حضرات فرمائیں؟ کہ کیا قابل نفرت و مکروہ عمل اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کے ہاتھوں پر ظاہر کرتا تھا؟۔ پھر قرآن میں اسے اپنا انعام قرار دے کر اپنے نبی کو فرماتا ہے کہ میں نے یہ انعام کیا۔ یہ انعام کیا۔ واہ! اگر وہ انعام الٰہی تھے تو قابل نفرت اور مکروہ نہیں۔ اگر مکروہ ہیں تو انعام الٰہی نہیں؟۔ مرزائی بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن سچا ہے یا مرزا قادیانی؟

کیا تمام انبیاء علیہ السلام نے مرزا قادیانی کے بارے میں خبر دی؟

سوال نمبر 26 ...... مرزا قادیانی تحریر کرتا ہے کہ: ''تمام نبیوں نے ابتداء سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔'' (تذکرۃ الشہادتین ص ۶۲، خزائن ج ۲۰ ص ۶۴) سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام تک تمام انبیاء علیہم السلام سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دینے اور مدد کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ نے لیا۔ مرزا قادیانی نے اس اعزاز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سلب کر کے اپنے لئے ثابت کر رہا ہے۔ کیا ساری دنیا کے قادیانی مل کر مرزا قادیانی کے اس دعویٰ کو سچا ثابت کر سکتے ہیں؟۔ نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر مرزا قادیانی کے کذاب اعظم ہونے میں کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے؟

کیا مرزا قادیانی شراب پیتا تھا؟

سوال نمبر 27 ...... مرزا قادیانی نے اپنے ایک مرید کے ہاتھوں لاہور سے عمدہ قسم کی شراب ''ٹانک وائین'' منگوائی۔ کیا مرزائی اس بات کا انکار کر سکتے ہیں؟۔ (خطوط امام بنام غلام ص ۵، از حکیم محمد حسین بٹالوی) کیا شراب پینے والا نبی، مسیح، مہدی، مجدد، ملہم من اللہ بن سکتا ہے؟۔ جبکہ قرآن بتلاتا ہے کہ شراب پینا شیطانی عمل ہے اور احادیث بتلاتی ہیں کہ شرابی جنت میں نہیں جائے گا۔ اس کی دنیا میں نماز قبول نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ! جب شرابی اس قدر خدا کی رحمت سے بعید ہوتا ہے تو مرزا قادیانی اتنا مقرب کیسے بنا؟ کہ نبی، مہدی، مسیح موعود بن بیٹھا؟

کیا مرزا قادیانی کے آنے سے جہاد منسوخ ہو گیا؟

سوال نمبر 28 ..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کے برعکس کہا کہ جہاد منسوخ ہو گیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی ''ضمیمہ تحفہ گولڑویہ'' میں لکھتا ہے کہ۔ اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال (تحفہ گولڑویہ ضمیمہ ص ۴۱، خزائن ج ۱۷ ص ۷۷، ۷۸) سوال یہ ہے کہ

کیا قادیانی قرآن وسنت کی روشنی میں جہاد بالسیف کی منسوخی پر کوئی عقلی اور نقلی دلیل پیش کر سکتے ہیں؟۔ جو اہل عقل کی دانست میں بھی آسکے؟۔ نیز مرزا قادیانی کے اس شعر سے پتہ چل رہا ہے کہ مرزا قادیانی کا نبوت تشریعہ کا دعویٰ تھا۔ مرزائیو! تم کہتے ہو غیر تشریعی کا؟۔ تو سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی سچا ہے یا تم؟۔ اور مرزا قادیانی کے مذکورہ دعویٰ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ اپنے آپ کو حضور ﷺ سے افضل سمجھتا تھا۔ کیونکہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جہاد قیامت تک! اور مرزالعین کہتا ہے کہ منسوخ۔ تو اب بتاؤ! مرزا قادیانی کے کفر اور دجل میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے؟۔

کیا ریل گاڑی دجال کا گدھا ہے؟

سوال نمبر 29 ......مرزا قادیانی نے کہا کہ: ''ازاں جملہ ایک بڑی بھاری علامت دجال کی اس کا گدھا ہے۔ جس کے بین الاذنین (دو کانوں کے درمیانی فاصلہ) کا اندازہ ستر باع اور ریل گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ لازمی ہوتا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۷۳۰، خزائن ج ۳ ص ۴۹۳) کانوں کے درمیان کا فاصلہ ستر باع (قریباً ۱۴۰ گز) ہوگا۔ مرزا قادیانی کانوں کے درمیان کا فاصلہ سے مراد سر اور دم کی لمبائی لیتے ہیں۔ ہے کوئی اس کا جواز؟ پھر گدھے کا رنگ سفید بیان کیا گیا۔ گاڑیوں کی رنگت ہر جگہ سفید ہو تو یہ بھی فٹ نہیں آتا۔ چلو۔ ایک کان سے مراد سر دوسرے کان سے مراد دم۔ ریل دجال کا گدھا، رنگ سفید، چلو اس کو چھوڑ دیں۔ دجال کی سواری ریل۔ اس پر جو سوار ہوئے وہ کون؟ پھر مرزا قادیانی مر کر بھی دجال کے گدھے پر سوار ہو کر قادیان گیا۔ سواری دجال کی، سوار ہوئے مرزا قادیانی۔ رہ گئی مرزا قادیانی کے دجال بننے میں کوئی کسر؟ اس کو کہتے ہیں جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔

مرزا قادیانی کی ''سلطان القلم'' یا جہالت؟

سوال نمبر 30 ......مرزا قادیانی نے (اعجاز المسیح ٹائٹل، خزائن ج ۱۸ ص ۱) پر لکھا: ''**وقد طبع فی مطبع ضیاء الاسلام فی سبعین یوماً من شهر رمضان**'' کہ یہ کتاب مطبع ضیاء الاسلام میں ماہ رمضان کے ستر دنوں میں چھپی ہے۔'' حالانکہ رمضان کے دن انتیس یا تیس ہوتے ہیں۔ ستر دن کبھی نہیں ہو سکتے۔ سلطان القلم کی فصاحت و بلاغت پر قادیانی کیا کہتے ہیں؟ جس شخص کی علمی سطح یہ ہو کیا اسے جاہل کہہ سکتے ہیں؟ اگر کہنے کی اجازت ہے تو تمہیں عار کیوں؟

قادیانیوں کو دعوت اسلام

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ سلسلہ نبوت حضرت آدم حضرت علیہ السلام سے شروع ہو کر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہو گا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی رسالت و نبوت کا دور قیامت تک باقی رہے گا اور یہ بھی نہیں کہ ایک بار تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی کی حیثیت سے مکہ میں مبعوث کیا جائے اور پھر کسی زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوسری بار خلعت نبوت سے آراستہ کر کے کسی اور جگہ بھیجا جائے۔ نہیں! بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی بعثت ہی ایسی کافی وشافی تھی کہ وہ قیامت تک قائم ودائم رہے گی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت ونبوت کا آفتاب رہتی دنیا تک تاباں ودرخشاں رہے گا، نہ وہ کبھی غروب ہو گا، نہ اس کے بعد دوبارہ سلسلہ نبوت جاری کرنے کی ضرورت لاحق ہو گی۔

لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نبی کی حیثیت سے دنیا میں دوبارہ آنا منجانب اللہ مقدر تھا، چنانچہ ایک دفعہ چھٹی صدی مسیحی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں مبعوث ہوئے اور دوسری بار انیسویں صدی مسیحی کے آخر اور چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں، قادیان (ضلع گورداسپور، مشرقی پنجاب) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا گیا لیکن یہ دوسری دفعہ بعثت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی شکل میں نہیں ہوئی بلکہ اس بار مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہوا۔ آپ کے اسی ظہور کو مرزا غلام احمد قادیانی کی ''خاص اصطلاح'' میں ''ظل'' اور ''بروز'' کہا جاتا ہے۔

اس عقیدے کی بنا پر مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کا بروز ہونے کی وجہ سے بعینہ ''محمد رسول اللہ'' ہیں ان کا وجود بعینہ محمد رسول اللہ ﷺ کا وجود ہے اور ان کی آمد بعینہ محمد رسول اللہ ﷺ کی آمد ہے۔ فرق ہے تو صرف یہ ہے کہ پہلی تشریف آوری میں آپ محمد تھے (ﷺ) اور دوسری میں آپ کا نام غلام احمد (قادیانی اصطلاح میں صرف احمد) ہے۔ پہلی بعثت مکہ میں ہوئی تھی، اور دوسری قادیاں میں، پہلی بعثت جلالی تھی اور دوسری جمالی۔

قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی عین محمد ہیں'' اس لیے انھیں آنحضرت ﷺ کا نام، کام، مقام ومنصب، شرف ومرتبہ اور آپ ﷺ کی نبوت وکمالات نبوت سبھی کچھ حاصل ہے جو کچھ پہلے آنحضرت ﷺ کے پاس تھا اب ''بعثت ثانیہ'' کے طفیل وہ سب کچھ مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس ہے۔ آیئے! اب یہ دیکھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت نے بعثت ثانیہ کے پردے میں مرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرت ﷺ کے کمالات وخصوصیات کس فیاضی سے عطا کیے ہیں۔

عقیدہ ❶ قرآنی عقیدہ یہ ہے کہ آیت **محمد رسول اللہ والذین معہ** کا مصداق آنحضرت ﷺ ہیں۔ مگر قادیانی عقیدہ یہ ہے کہ یہ آیت مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کی تعریف وتوصیف میں نازل ہوئی۔

(تذکرہ طبع چہارم، ص ۹۷)

عقیدہ ❷ قرآنی عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو تمام انسانیت کا رسول بنا کر بھیجا ہے، مگر قادیانی عقیدہ ہے کہ ''چودھویں صدی سے تمام انسانیت کا رسول مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔''

(اشتہار معیار الاخیار، مجموعہ اشتہارات، ج ۳ ص ۲۷۰، تذکرہ ص ۳۵۲ طبع چہارم)

مرزا بشیر احمد قادیانی ایم، اے لکھتے ہیں: ''ان سب لوگوں کا (یعنی انبیاء سابقین کا) کام خصوصیات زمانی اور مکانی کی وجہ سے ایک تنگ دائرہ میں محدود تھا، لیکن مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) چونکہ تمام دنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث کیا گیا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے ہرگز نبوت کا خلعت نہیں پہنایا جب تک اس نے نبی کریم کی اتباع میں چل کر آپ کے تمام کمالات کو حاصل نہ کر لیا۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۱۴)

عقیدہ ❸ قرآنی عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں، اور قادیانی عقیدے کے مطابق اب یہ منصب بروزی طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

1۔ ''میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آخرین منهم لما یلحقوا بهم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزائن، ص ۲۱۲، ج ۱۸)

2۔ ''پس چونکہ میں اسکا رسول، یعنی فرستادہ ہوں، مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے، بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پاکر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔''

(نزول المسیح ص ۲، خزائن ص ۳۸۰ تا ۳۸۱، ج ۱۸)

3۔ ''ہلاک ہو گئے وہ جنھوں نے ایک برگزیدہ رسول (مرزا غلام احمد قادیانی) کو قبول نہ کیا، مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں، بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے، کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔''

(کشتی نوح ص ۵۶، خزائن ص ۶۰، ج ۱۹)

عقیدہ 4 قرآن کریم کے مطابق صاحب کوثر آنحضرت ﷺ ہیں، اور قادیانی عقیدہ یہ ہے کہ آیت انا اعطینا ک الکوثر، مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں ہے۔ (حقیقۃ الوحی، ص ۱۰۲، خزائن، ص ۱۰۵، ج ۲۲)

عقیدہ 5 قرآنی عقیدہ ہے کہ صاحب اسراء رسول اللہ ﷺ ہیں، مگر قادیانی عقیدہ ہے کہ صاحب اسراء بھی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں کیونکہ آیت ''سبحٰن الذی اسری بعبدہ'' ان پر نازل ہوئی ہے۔ (تذکرہ ص ۹۷، طبع چہارم)

عقیدہ 6 قرآنی عقیدہ ہے کہ قاب قوسین کا مقام آنحضرت ﷺ کے لیے مختص ہے، مگر قادیانی عقیدہ ہے کہ یہ منصب مرزا غلام احمد قادیانی کو حاصل ہے۔ (تذکرہ ص ۳۹۵، طبع چہارم)

عقیدہ 7 قرآنی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، مگر قادیانی عقیدہ ہے کہ ''خدا عرش پر مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف کرتا ہے اور اس پر درود بھیجتا ہے۔''

(تذکرہ، ص ۶۴۹، اربعین نمبر ۲، ص ۳، ۱۵، خزائن ص ۳۴۹، ج ۱۷)

عقیدہ 8 مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا وجود گرامی باعثِ تخلیق کائنات ہے۔ آپ ﷺ کا وجود نہ ہوتا تو کائنات باوجود میں نہ آتی لیکن قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ کائنات صرف مرزا غلام احمد قادیانی کی خاطر پیدا کی گئی ہے، وہ نہ ہوتے تو نہ آسمان وزمین وجود میں آتے نہ کوئی نبی ولی پیدا ہوتا چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا

الہام ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک یعنی اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔

(حقیقۃ الوحی ص ۹۹، خزائن ص ۱۰۲، ج ۲۲)

عقیدہ 9 اسلامی عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ افضل البشر اور سید الانبیاء ہیں، آپ ﷺ کا مرتبہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے اعلیٰ وارفع ہے، لیکن قادیانی عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام ہے: ''آسمان سے کئی تخت اترے، پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔''

(حقیقۃ الوحی، ص ۸۹، خزائن، ص ۹۲، ج ۲۲)

عقیدہ 10 اسلامی عقیدہ ہے کہ صاحب مقام محمود آنحضرت ﷺ ہیں اور قادیانیوں کے نزدیک مقام محمود مرزا غلام احمد قادیانی کو عطا ہوا ہے، چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام ہے: **اراد الله ان يبعثك مقاما محمودا!**۔ (حقیقۃ الوحی، ص ۱۰۲، مندرجہ خزائن ص ۱۰۵، ج ۲۲)

عقیدہ 11 مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ہوتے تو آپ ﷺ ہی کی پیروی کرتے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول آپ ﷺ کی پیروی کریں گے اور قادیانیوں کے نزدیک اب یہ مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حاصل ہے۔ ''الفضل'' لکھتا ہے۔ ''حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے مرتبہ کی نسبت مولانا (محمد احسن امروہوی قادیانی) لکھتے ہیں کہ پہلے انبیاء اولوالعزم میں بھی اس عظمت شان کا کوئی شخص نہیں گزرا۔ حدیث میں تو ہے کہ اگر موسیٰ وعیسیٰ زندہ ہوتے تو آنحضرت ﷺ کے اتباع کے بغیر ان کو چارہ نہ ہوتا (حدیث میں حضرت موسیٰ کا نام مذکور ہے حضرت عیسیٰ کا نہیں، کیونکہ وہ تو زندہ ہیں، اور آپ ﷺ کی پیروی بھی کریں گے۔ ناقل) مگر میں کہتا ہوں کہ مسیح موعود کے وقت میں بھی موسیٰ وعیسیٰ ہوتے تو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی ضرور اتباع کرنی پڑتی۔''

(اخبار الفضل قادیان ج ۳، ص ۲۹۸ کالم ۳ ص ۱۴، کالم ۱ مورخہ ۱۸/ مارچ ۱۹۱۶ء)

عقیدہ 12 قرآن کریم نے آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات کو ''امت کی مائیں'' فرمایا ہے، وازواجہ امھاتھم (الاحزاب) لیکن قادیانی مذہب میں یہ لقب مرزا غلام احمد قادیانی کی اہلیہ محترمہ کا ہے۔

عقیدہ 13 مسلمانوں کے نزدیک محمد عربی ﷺ کا لایا ہوا قرآن معجزہ ہے۔ اور قادیانیوں کے نزدیک مرزا

غلام احمد قادیانی کی وحی کے علاوہ ان کی تصنیف اعجاز احمدی، اعجاز المسیح اور خطبہ الہامیہ بھی معجزہ ہے۔ اس تفصیل سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کے مخصوص کمالات میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت نے مرزا غلام احمد قادیانی پر چسپاں نہ کردیا ہو۔ کیوں؟ اس لیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرت ﷺ کی دوسری بعثت کا مظہر ہونے کی وجہ سے اب چودھویں صدی کے محمد رسول اللہ ہیں۔

عقیدہ 14 یہی وجہ ہے کہ مسلمان تو جب کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں تو ''محمد رسول اللہ'' سے ان کی مراد آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی ہوتی ہے، لیکن قادیانی جب یہی کلمہ پڑھتے ہیں تو ''محمد رسول اللہ'' سے صرف بعثت اولیٰ کے محمد رسول اللہ ﷺ مراد نہیں ہوتے بلکہ دوسری بعثت قادیانی بعثت کے محمد رسول اللہ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی بھی مراد ہوتے ہیں۔ اور یہ الزام نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بعثت ثانیہ کا منطقی نتیجہ ہے۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد قادیانی ایم، اے لکھتا ہے:

''علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی وبین المصطفی فما عرفنی ومارای اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا، جیسا کہ آیۃ آخرین منہم سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں! اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔''

(کلمۃ الفصل، ص ۱۵۸، از مرزا بشیر احمد)

عقیدہ 15 چونکہ مسلمان آنحضرت ﷺ کے قادیان میں دوبارہ آنے کے قائل نہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ تسلیم نہیں کرتے اس لیے قادیانیوں کے نزدیک وہ قادیانی کلمہ کے منکر ہونے کی وجہ سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتے ہیں:

''اب معاملہ صاف ہے، اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا انکار بھی کفر ہونا

چاہیے، کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے۔ اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ ﷺ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے، آپ کا انکار کفر نہ ہو۔''

(کلمۃ الفصل، ص ۱۴۶، ۱۴۷، از مرزا بشیر احمد)

دعوت غور و فکر

❶ ۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے دعووں کی بنیاد ''فنافی الرسول'' پر اٹھائی۔ اس سے ترقی کر کے ''ظل و بروز، کی وادی میں قدم رکھا، ظل و بروز سے آگے بڑھے تو حریم نبوت میں پہنچ گئے اور خاتم النبیین ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کا جواز پیدا کرنے کے لیے آنحضرت ﷺ کی دوسری بعثت کا نظریہ ایجاد کیا، یوں رفتہ رفتہ وہ بعینہٖ ''محمد رسول اللہ'' بن گئے، قرآن بھی قادیان کے قریب ہی اتر آیا۔ (انا انزلنا قریباً من القادیان، تذکرہ ص ۷۵، طبع چہارم) اور پھر اس بعثت ثانیہ کے عقیدے سے جو عقائد ابھرے ان کا بہت ہی مختصر سا خاکہ آپ کے سامنے پیش کیا جا چکا ہے، یعنی خاکم بدہن مرزا غلام احمد قادیانی رحمۃ العالمین بھی ہوئے، سید الرسل بھی، باعث تخلیق کائنات بھی، مطاع مطلق بھی، مدار نجات بھی اور بالآخر کلمہ طیبہ میں بھی محمد رسول اللہ سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد لیا گیا۔

ادھر مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی بعثت کو روحانیت میں آنحضرت ﷺ کی بعثت سے اقویٰ اور اکمل اور اشد بتایا، اپنے معجزات، آنحضرت ﷺ کے معجزات سے سوگناہ زیادہ بیان کیے، آنحضرت ﷺ کے دور کو ہلال اور اپنے دور کو بدر کامل ٹھہرایا، آنحضرت ﷺ کے دور کو ترقیات کی ابتداء اور اپنے دور کو ترقیات روحانی کی انتہا قرار دیا، ان کے مریدان کے سامنے یہ ترانہ گاتے رہے۔

؎ محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں

اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اس جیسے نعروں کی بھی تحسین اور حوصلہ افزائی فرمائی، جس کے نتیجے میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کے بلند ہمت افراد نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی، اور آگے بڑھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ پر آنحضرت ﷺ کی بیعت ہی کرا دی۔

یہ تمام تفصیل.......... نہایت اختصار کے ساتھ آپ گزشتہ سطور میں پڑھ چکے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت نے ایک صدی میں ان عقائد پر جو دفتر کے دفتر تصنیف کیے ہیں یہ چند عقائد اس سمندر کا ایک قطرہ ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان سطور کو پڑھ کر ہمارے وہ بھائی جو جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے رشتہ عقیدت میں منسلک ہیں، ان سے کیا تاثر لیں گے؟ لیکن میں ان کو صرف ایک سوال پر غور کرنے کی دعوت دوں گا کہ کیا محمد رسول اللہ ﷺ سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی کی آمد سے پہلے تک تیرہ صدیوں کے مسلمانوں کے یہی عقائد تھے جو مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کے اکابر کے حوالے سے میں اوپر درج کر چکا ہوں۔ بہت موٹی سی بات ہے جس کے سمجھنے کے لیے دقیق فہم وفکر کی ضرورت نہیں کہ کیا ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم بھی یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ آنحضرت ﷺ دوبارہ قادیاں میں مبعوث ہوں گے؟ کیا ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ میں سے کسی سے یہ عقیدہ منقول ہے؟ کیا تابعین اور ائمہ دین میں سے کوئی اس کا قائل تھا؟ جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں خود مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کے ترجمان ''الفضل'' کا اقرار ہے کہ ''مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے کسی مسلمان نے یہ نظریہ کبھی پیش نہیں کیا۔'' اور واقعہ بھی یہی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے کوئی صحابی، تابعی، کوئی امام مجدد اس عقیدہ سے آشنا نہیں تھا۔ اور پھر اس عقیدے سے جو عقائد پیدا ہوئے ان کے بارے میں بھی آپ سن چکے ہیں کہ امت میں کوئی شخص ان کا قائل نہیں تھا۔

ہمارے بھائی اگر صرف اسی سوال پر عقل وانصاف سے غور کریں تو انھیں یہ احساس ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ان عقائد کو اپنا کر ''سبیل المومنین'' پر قائم نہیں رہے ادھر قرآن کریم کا اعلان ہے کہ ''جو شخص رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے اور سبیل المومنین کو چھوڑ کر کسی اور راستے پر چل نکلے تو دنیا میں وہ جو کچھ کرتا ہے ہم اسے کرنے دیں گے، اور اسے جہنم میں داخل کریں گے۔'' اس لیے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام عقیدت مندوں سے گزارش کروں گا کہ اگر انھوں نے واقعی اللہ ورسول کی رضامندی کی خاطر مرزا غلام احمد قادیانی کا دامن پکڑا ہے جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد ونظریات معلوم ہوجانے کے بعد ان پر یہ بات واضح ہوگئی ہوگی کہ انھوں نے اللہ ورسول اللہ ﷺ کی رضامندی کے لیے جو راستہ اختیار کیا ہے۔ وہ کعبہ کو نہیں بلکہ کسی اور ہی طرف کو جاتا ہے وہ ''سبیل المومنین'' (اہل ایمان کا راستہ) نہیں، بلکہ یہ اہل ایمان کے راستے سے الٹی سمت کو جاتا ہے۔

2۔ دوسری بات جس پر ہمارے بھائیوں کو غور کرنا چاہیے یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ عقیدہ کہ وہ عین محمد

ہیں۔عقل ودانش کی میزان میں کیا وزن رکھتا ہے؟

اگر مرزا غلام احمد قادیانی عین محمد ﷺ ہے تو سوال ہوگا کہ:

1 مرزا غلام مرتضیٰ کے نطفہ سے کون پیدا ہوگا؟

2 ۔چراغ بی بی کے پیٹ میں کون تھا؟

3 ۔جنت بی بی کس کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئی؟

4 ۔بچپن میں چڑیوں کا شکار کون کرتا تھا؟

5 ۔گل علیشاہ (شیعہ) کی شاگردی کس نے کی تھی؟

6 ۔سیالکوٹ کچہری میں عیسائی گورنمنٹ کا نوکر کون تھا؟

7 ۔عیسائی عدالتوں میں ''مرجاہاجر'' (یعنی مرزا حاضر!) کی آوازیں کس کو دی جاتی تھیں؟

8 ۔عیسائی قانون کی تیاری کس نے کی، اور اس میں فیل کون ہوا؟

9 ۔محترمہ حرمت بی بی کو طلاق کس نے دی؟

10 ۔مرزا سلطان احمد اور فضل احمد کو عاق کس نے کیا؟

11 ۔محمدی بیگم کا اسیر زلف کون ہوا؟

12 ۔اس سے نکاح کی پیشنگوئی کس نے کی؟

13 ۔اس پیش گوئی کو اپنے صدق وکذب کا معیار کس نے ٹھہرایا؟

14 ۔اور پھر اس سے وصل میں ناکام کون مرا؟

15 ۔نصرت جہاں بیگم کا شوہر کون تھا؟

16 ۔مرزا محمود احمد، شریف احمد، مرزا بشیر احمد کا باپ کون تھا؟

اور دوسری طرف اگر مرزا غلام احمد اور محمد ﷺ ایک ہی ذات کے دو نام ہیں تو

1 ۔حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا داماد کون تھا؟

2 ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وحفصہ رضی اللہ عنہا کا شوہر کون تھا؟

3 ۔حضرت عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کس کے داماد تھے؟

4 ۔حضرت فاطمہ، زینب، رقیہ اورام کلثوم رضی اللہ عنہما کس کی صاحبزادیاں تھیں؟
5 ۔حسن وحسین رضی اللہ عنہما کس کے نواسے تھے؟
6 ۔بدروحنین کے معرکے کس نے سر کیے؟
7 ۔شب معراج میں انبیاء کرام علیہم السلام کا امام کون تھا؟
8 ۔قیصروکسریٰ کی گردنیں کس کے غلاموں کے سامنے جھکیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

کیا پہلے سوالوں کے جواب میں ''محمد رسول اللہ ﷺ'' کا اور دوسرے سوالوں کے جواب میں مرزاغلام احمد قادیانی کا نام لے سکتے ہو؟ ''محمد پھراتر آئے ہیں ہم میں، اورآگے سے ہیں بڑھ کراپنی شان میں، کے ترانے گانے والے ہمارے بھٹکے ہوئے بھائیو! خدا کے لیے ذرا سوچو کہ تم نے ''محمد رسول اللہ'' کو قادیاں میں دوبارہ اتار کرمحمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا انصاف کیا؟ اللہ نے عقل وفہم تمہیں بھی عطا فرمائی ہے مرزاغلام احمد قادیانی کے دعوے میں محمد ہونے کو عقل وخرد کے ترازو میں تولو اور دیکھو! تم نے کس کا تاج کس کے سر پر رکھ دیا ہے؟ کس کی دولت کس کے حوالے کردی ہے، آخر مکہ مکرمہ کے ''محمد رسول اللہ'' میں معاذ اللہ تمہیں کیا نقص نظر آیا تھا کہ تم نے ان سے بڑھ کرشان والا ''محمد رسول اللہ'' قادیان میں اتارلیا؟

خلاصہ یہ کہ مرزاغلام احمد قادیانی کا محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت ثانیہ (قادیان میں دوبارہ تشریف آوری) کا عقیدہ پیش کرنا، خودکو بروزمحمد ﷺ کی حیثیت سے محمد رسول اللہ قرار دینا، اور پھراس قادیانی بعثت کو مکی بعثت سے اعلیٰ وبرتر قرار دینا نہ صرف اسلامی عقیدہ کے خلاف، اورقرآن کریم کی تصریحات کے منافی ہے، بلکہ یہ عقل وخرد کے اعتبار سے آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر بدترین ظلم اورآپ سے ناقابل برداشت مذاق ہے۔ مرزاغلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کے دل میں اگرآنحضرت ﷺ کی عزت وحرمت کی کوئی رمق باقی ہے تو میں ان سے حرمت نبوی کا واسطہ دے کرعرض کرتا ہوں کہ خدارا ان حقائق پرغور فرمائیں، اور مرزاغلام احمد قادیانی کی پیروی سے دستکش ہوکر حضرت خاتم النبیین ﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ ہوجائیں۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھولے بھٹکے بھائیوں کو بھی صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے اور شیطان لعین کے چنگل سے نجات عطا فرمائے۔

وصلی اللہ علی خیر خلقه سیدنا ومولانا محمد خاتم النبیین وعلیٰ واله واصحابه اجمعین الیٰ یوم الدین

اقتباس (مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ)

مشق سبق نمبر 30

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. وہ کونسا سلسلہ ہے جو سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضور ﷺ پر آ کر ختم ہو گیا؟

---

2. مرزا قادیانی کی اصطلاح میں ظل اور بروز کس کو کہتے ہیں؟

---

3. درود شریف کے بارے میں قادیانی کیا عقیدہ رکھتے ہیں؟

---

4. حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قادیانیوں کا کیا عقیدہ ہے؟

---

5. اگر نبی کریم ﷺ کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے، یہ جملہ کس نے کہا تھا اور اس کا کیا مطلب بنتا ہے؟

سوال نمبر 2 کالم ملایئے

دوسرا کالم	پہلا کالم
قادیان میں دوبارہ آنے کے قائل نہیں	مسلمانوں کے نزدیک
محمد عربی ﷺ کا لایا ہوا قرآن معجزہ ہے	مسلمان آنحضرت ﷺ کے
کہ آنحضرت ﷺ کا وجود گرامی باعثِ تخلیق کائنات ہے	کیا ابوبکر و عمر و عثمان و علی (رضوان اللہ علیہم) بھی یہ عقیدہ رکھتے تھے
کہ آنحضرت ﷺ دوبارہ قادیاں میں مبعوث ہوں گے؟	انھیں یہ احساس ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی
ان عقائد کو اپنا کر ''سبیل المومنین'' پر قائم نہیں ہے	مسلمانوں کا عقیدہ ہے

سوال نمبر 3 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگایئے۔

1. قرآنی عقیدہ ہے کہ.............. کا مقام آنحضرت ﷺ کے لیے مختص ہے

☐ ختم نبوت ☐ قاب قوسین ☐ رسالت ☐ معراج

2. قرآن کریم کے مطابق صاحب...... آنحضرت ﷺ ہیں

☐ قرآن ☐ کوثر ☐ علم وعرفان ☐ والضحیٰ

3. قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی...... محمد ہیں

☐ ظل ☐ خلیفہ ☐ عین ☐ جنس

4. مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ یہ ہے کہ...... کا نبی کی حیثیت سے دنیا میں دوبارہ آنا منجانب اللہ مقدر تھا

☐ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ☐ آنحضرت ﷺ ☐ حضرت ابراہیم علیہ السلام ☐ حضرت موسیٰ علیہ السلام

5. آپ ﷺ کا مرتبہ تمام انبیاء کرام سے...... ہے

☐ انفع ☐ اعلیٰ وارفع ☐ اکثر ☐ اتم

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجیے۔

1. اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی .... کرتے۔
2. قادیانی جب یہی کلمہ پڑھتے ہیں تو "محمد رسول اللہ" سے صرف .... کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد نہیں ہوتے۔
3. یہ بات واضح ہوگئی ہوگی کہ انھوں نے اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کے لیے جو راستہ اختیار کیا ہے وہ .... کو نہیں بلکہ کسی اور ہی طرف کو جاتا ہے۔
4. اپنے معجزات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے .... زیادہ بیان کیے۔
5. مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے کسی مسلمان نے یہ .... کبھی پیش نہیں کیا۔

سوال نمبر 5

1. قادیانیوں کو غور و فکر کی دعوت دینے کا طریقہ بیان کریں؟

----

2. قادیانیوں کے لئے توبہ کا طریقہ بیان کریں؟

----

3. قادیانیوں کو اسلام کی دعوت کیسے دی جائے؟

چالیس درود شریف

1 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی
آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [1]

2 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [2]

3 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ،
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [3]

4 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ 4

5 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ و آلِ إِبْرَاهِيْمَ 5

6 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيْمَ 6

7 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ 7

8 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ 8

9 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ 9

10 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ

وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ (10)

---

11 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ، وَأَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ (11)

---

12 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ
مَّجِيدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَصَلَوَاتُ
الْمُؤْمِنِينَ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ (12)

---

13 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ (13)

---

14 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ (14)

---

15 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ

وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (15)

16 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الأُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الأُمِّیِّ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (16)

17 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (17)

18 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَأَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَأَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (18)

19 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ وبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (19)

20 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ

مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ [20]

21 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [21]

22 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [22]

23 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اَبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [23]

24 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَ آلِ إِبْرَاهِیْمَ [24]

25 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَکَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَهَا

عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ 25

26 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد 26

27 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ 27

28 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ 28

29 اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الصِّدْقَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ 29

30 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ
الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ
الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ يَغْبِطُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ 30

31 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضاً وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ نِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَاهُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصَّالِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ 31

---

32 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيّٖنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ 32

---

33 اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ ، يَارَحِيْمُ ، يَاجَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ ، يَا مَامَنَ الْخَائِفِيْنَ يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهٗ ، يَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَهٗ ، يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهٗ ، يَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ ، يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ ، يَاعَظِيْمَ الرَّجَاءِ ، يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى ، يَا مُنْجِىَ الْغَرْقٰى ، يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَامُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُنِيْرُ اَنْتَ الَّذِىْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ ، وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ ، وَدَوِىُّ الْمَاءِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ ، يَا اَللّٰهُ ، اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ(33) 33

34 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد ، اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آل مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. 34

35 اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدِ نِ الْكُبْرٰى، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَاَعْطِهٖ سُؤْلَهٗ فِى الْآخِرَةِ وَالْاُوْلٰى كَمَا آتَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى 35

36 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ ، إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ ، وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا، يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ، وَاَبْلِغْهُ الْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِى الْمُصْطَفِيْنَ مُحَبَّتَهٗ وَفِى الْمُقَرَّبِيْنَ مَوَدَّتَهٗ ، وَفِى الْاَعِلِّيْنَ ذِكْرَهٗ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [36]

---

37 اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنَّا
رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ [37]

---

38 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهُ [38]

---

39 اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ ، صَلِّ عَبْدِكَ وَ
رَسُوْلِكَ، وَاجْعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [39]

---

40 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا [40]

حوالہ جات

(1) بخاری، باب قول اللہ تعالیٰ واتخذ اللہ، حدیث نمبر: ۳۱۱۹
(2) بخاری، باب قولہ ان اللہ وملائکتہ یصلون، ح: ۴۴۲۳
(3) بخاری: ۷۷۴، حاکم، نسائی، کعب عن عجرہ: ۱۹۰
(4) بخاری، باب ھل یصلی علی غیر النبی ﷺ، حدیث نمبر: ۵۸۸۳
(5) بخاری: ۹۴۰، عن ابی سعید
(6) بخاری، عن ابی سعید، نزل: ۱۶۸
(7) (مسلم: ۱۷۵، ابوداؤد: ۱۴۱، ترمذی، نسائی عن ابن مسعود
(8) نسائی، نزل: ۱۶۸
(9) مسند بزار عن ابی ہریرہ
(10) مسند حاکم، عن ابن مسعود: ۱/ ۲۶۸

(11) ابوداؤد:۱۴۱،مشکوۃ شریف عن ابی ہریرہ
(12) دار قطنی عن ابن مسعود
(13) (نزل:۱۷۰،احمد،ابن ماجہ،عن ابن مسعود
(14) مسند احمد والنسائی عن زید بن جاریہ
(15) بخاری، مسلم عن کعب بن عجرہ
(16) نزل:۱۶۹،ترمذی،عن ابن مسعود
(17) ابوداؤد:۱۴۱،والنسائی عن ابی حمید الساعدی
(18) ابوداؤد عن ابی ہریرہ
(19) نزل:۱۷۰،حاکم کعب بن عجرہ
(20) الادب المفرد عن ابی ہریرہ
(21) حاکم عن ابن مسعود:۲۶۹
(22) مسلم،عن ابن مسعود
(23) نسائی:۱۹۰
(24) بخاری،نسائی ابن ماجہ عن ابی سعید
(25) احمد عن بریرہ
(26) احمد،ابن حبان
(27) صحیحین:۱۷۵،عن ابی حمید الساعدی
(28) نسائی عن علی،نزل:۱۷۱
(29) (نزل الابرار:۱۷۱،طبرانی،عن رویفع
(30) ابن ماجہ:۶۵
(31) القول البدیع:۴۷
(32) ابن ماجہ،باب الصلاۃ علی النبی ﷺ،حدیث:۸۹۶
(33) القول البدیع:۴۶،عن ابن عباس مرفوعا
(34) شرح الشفاء:۲ / ۱۲۳،السعایہ:۲۴۳،عن علی
(35) القول البدیع:۴۵
(36) القول البدیع:۳۸
(37) مجمع الزوائد،ابن سنی:۸۸،مسند احمد:۳/۳۴۷
(38) القول البدیع:۴۷
(39) مجمع الزوائد:۳۳۸،عن ابی الدرداء
(40) الجلاء،القول البدیع:۱۸۸

تمت بالخیر

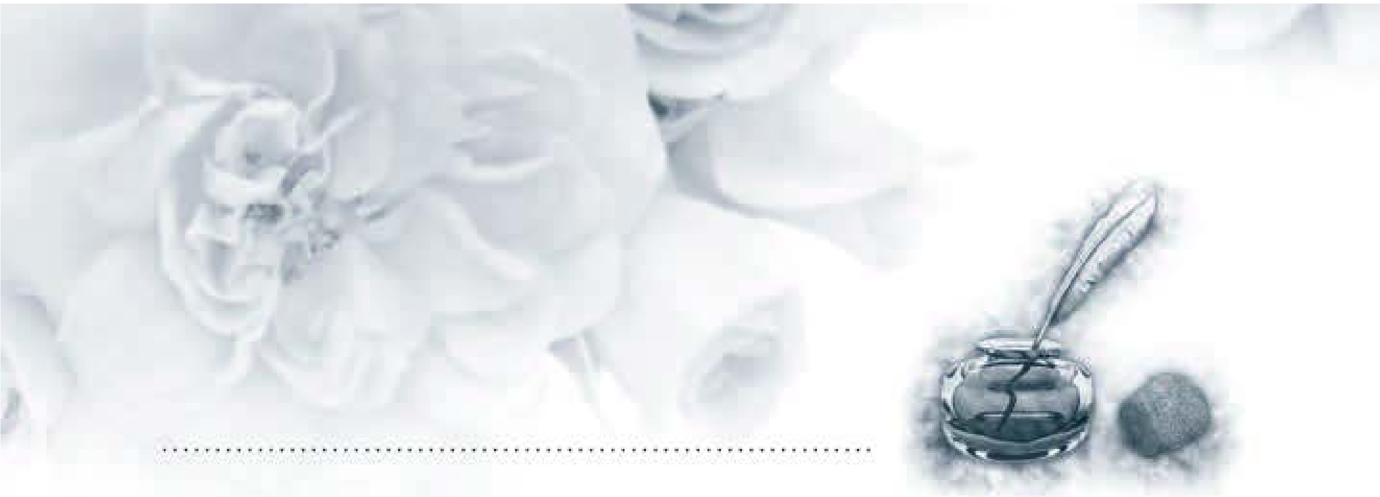

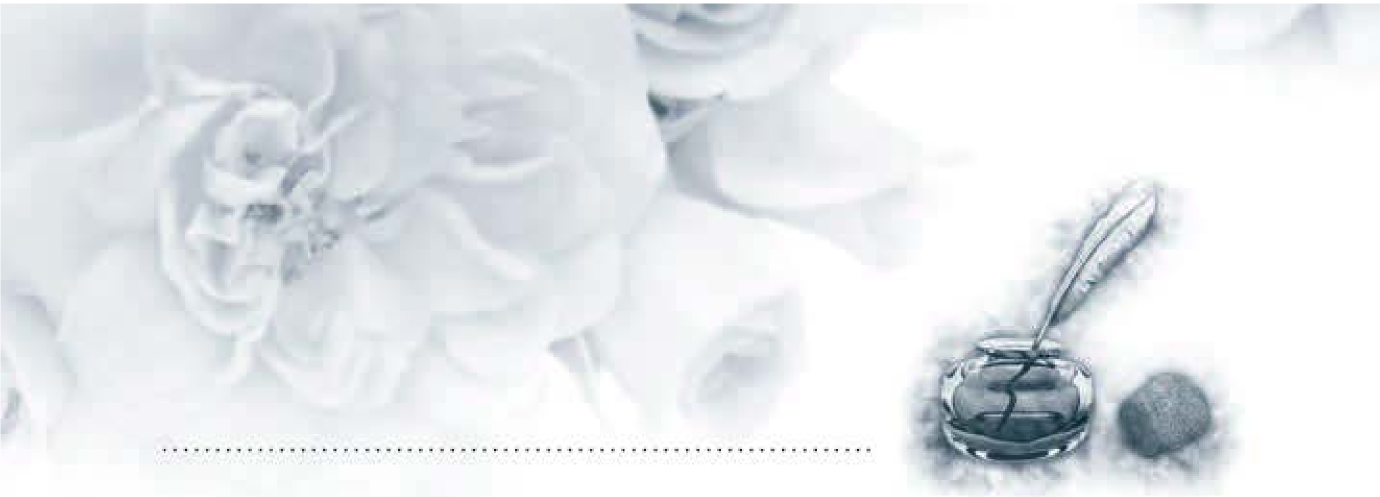

سیرت
SEERAHT

ہر شعبہ زندگی کے مصروف احباب کو مکمل دینی تعلیم سکھانا

ایک مسلمان کا اپنا جاننا اتنا ضروری نہیں جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جاننا ضروری ہے

SEERAHT INTERNATIONAL ISLAMIC INSTITUTE

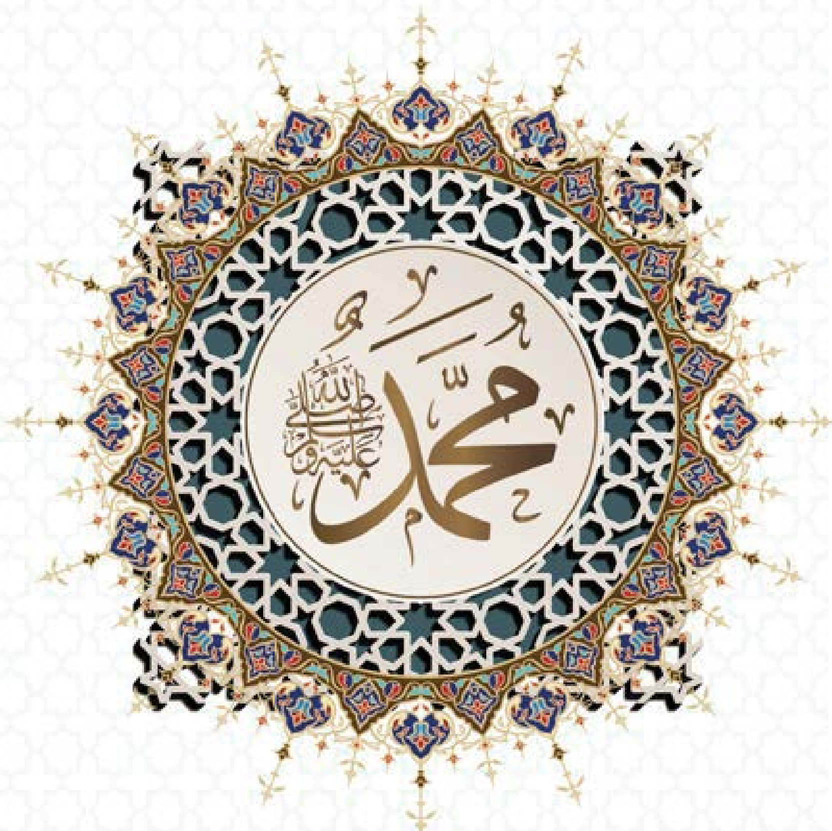

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

923 111 772 111 923 348 999 899
www.SEERAHT.com www.SEERAHT.org
SEERAHT
Mufti Mustafa Aziz

www.khatm-e-nubuwwat.com
061 4583486 061-4783486
Aalami Majlis Tahaffuz Khatm e Nubuwwat

9 231117 721118

مؤلف کی دیگر مطبوعات

سیرت کورس

سیرۃ النبی ﷺ اسباق کی صورت میں ابتداء سے انتہاء تک اہل بیت کے معطر تذکرے کے ساتھ بحوالہ اور مستند ترتیب دیا گیا ہے۔ تیس اسباق پر مشتمل جدید انداز میں آسان تعلیمی مشقوں کے ساتھ عصری تعلیم یافتہ اور مصروف احباب کے لئے عشق رسول ﷺ کی بیداری کی بہترین کاوش ہے۔۔ ہر ادارے میں سیرت آگاہی کے لئے یہ کورس نہایت موزوں ہے۔